

[illegible]

Date \_\_\_\_\_

19276  
UNIVERSITY OF KASHMIR  
LIBRARY

This book should be returned on or before the last date stamped above. An over-due charge of 10/20 Paise will be levied for each day, if the book is kept beyond that date.



























یوسف و ذلیف

جامی

اصنیلی فیفی ۱۹۱۶ء







Incongruities in the Story: -

I P. 54 l. 4 — How can a girl of 7 have all  
such sentiments & Ideas of love?

P. 127 { The summoning of wolves by Joseph &  
also the showing of an antler garment  
by the brothers. Are they such facts?



2725

Pages 1 - 138

شرف = nice, beautiful  
wonder.

(سنجرف) or شنرف = vermillion, red  
juice of a tree - cinnabar  
or red sulphide of  
mercury.



Quint Baig 3434  
St. Xavier's College  
Lilongwe - Malawi  
June 1916  
Bamboo

پنجابی

It is a شوی composed in پنج metre.

Each line is 3-footed. (فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن)

— — — — — | — — — — — | — — — — — |

The 3 Characteristics of Persian Poetry :-

- 1) Exquisite Exaggeration
- 2) Ambiguity
- 3) Artificiality







(ع. ۱۱) زاندر فزونی

۹.۵ مبله

مشابهی اضافت اقترانی -

۱) مغز فلک عشرت سازند -

P. 90

۲) چو باشد سحر شمعش در امید -

P. 101

۳) بی آسودگان بهود حناز -

P. 97

۴) بزانوار و بپیشتر نشسته -

P. 102

Examples of poetic licence (for the sake of metre)

1) P. 33, L. 13

—

(Double) یعنی بر عین

2) P. 52, L. 7

—

(dropped) نمودن برای نمودن



کتابخانه

۵۱۵

ناتوانی استخوان پستان

نیز در این کتاب  
مطابق با  
نیز در این کتاب  
مطابق با  
نیز در این کتاب  
مطابق با



یومِ نعمتہ علیک و علی آلِ تعویب

# نسخہ شامیہ

ترجمہ

نشی بالکرام صاحب گھر لکھنوی

حسبِ ہاش

اخئی اعظم برادر مکرم حاجی محمد عبدالقیوم صاحب تاجر کتب کلکتہ قریب عالیہ ۱۶

ازہم تمام

کترین محمد فخر الدین بن حاجی محمد یعقوب مبرور مالک و مہتمم مطبع باہ اگست ۱۹۱۱ء

مطبع فخر المظاہرین محلہ کلاں گنج طبع کرد



۱۹۱۵۰۱  
۵۲۲  
۵

۶۴  
CHECKED

PT 01  
Ro



مَشَاءَ اللَّهِ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

حسب فی پیشانی المعظم جناب حاجی محمد عبدالقیوم صاحب تاج کتب کلکتہ قریب ۱۹

تاج کتب

از اہتمام کتبخانہ انام راجی رحمۃ ارحم الراحمین محمد فخر الدین مالک طبع

مَطْبَعَةُ الْمَطْبَعَةِ وَالْمَطْبَعَةِ





19276

2-12-60

ST/82

قولی از او در حدیث  
 بنام او در حدیث  
 یعنی بنام او در حدیث  
 سے باقیات حاصلات  
 یعنی بنام او در حدیث  
 کے نزدیک ذات خدا  
 ۱۲ قول او  
 کے معنی غفاری کرنا  
 ۱۳ قول او  
 کو معنی غفاری کرنا  
 شکر میں معروف کرنا

prefatory

۱۳۵۱

[illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم

شرع کرتا ہوں خدا کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

گلی از روضہ جاوید بنماے  
ایک بھول بیشگی کے بارے سے دکھا  
وہ زین گل عطر پرور کن و ماغم  
اوپر اس بھول سے خوشبودار کردماغ میرا  
یہ نعمتہا می خوشم کن شناسا  
اپنی نعمتوں سے مجھ کو بچا گئے والا یعنی خبردار کر  
زبانم راستا پیش پیشہ گردان  
میری زبان کو تعریف پیشہ یعنی ترفیع کرنیوالی کر  
برافسلم سخن فیروزیم بخش  
بارت یعنی شاعری کے ملک پر فخری مجھ کو عنایت کر  
زنج و دل زبان را کن گہر سنخ  
دل کے خزانے سے زبان کو موتی تو لے والی یعنی کو بیاب  
معطر کن ز مشک قاف قاف  
خوشبودار کر مشک یعنی اکلام میرے سے تھام جان کر

الہی غنخہ امیر کشا  
 اے خدا تعالیٰ امیر کی کھول سنی شکستہ کر  
 بخندان از لب ان غنخہ باغم  
 ہنسا یعنی کھلا اس کی کے ہونٹ سے باغ میرا  
 ویرین محنت سرا می بی مواظبا  
 اس رنج کے گھر نہ غنخہ را می کر نیواے یعنی دنیا میں  
 ضمیرم را سیاسی اندیشہ گردان  
 دل میرے کو شکر کا خیال کر لے والا کہ  
 ز تقویم خیر دہر و زیم بخش  
 عقل کی جنتی سے بہتری مجھ کو عنایت کر  
 دلی وادی ز کوہ رنج بمرج  
 جیسا دل دیا تو نے موتیوں سے خزانہ اور خزانہ کے یعنی بھر دیا  
 کشادگی نافہ طبع مراناف  
 کھولی لو نے میری طبیعت کے نافہ کی ناف یعنی جود دی



ز شعرم خامہ را شکر زبان کن  
 میرے اشعار سے قلم کو میٹھی باتیں کر نوا لا کر  
 سخن را خود سرا بخامی نامزد است  
 شاعری کا خود کوئی انجام کا یعنی نتیجہ نہیں رہا ہے  
 درین خمخانہ شیرین فسانہ  
 اس شہر انجانے میٹھی کہانی یعنی دنیا میں  
 حریفان بادہ باخوردند و رفتند  
 ہمیشہ یعنی اگلے شاعر شہر میں پیکر چلے گئے یعنی خاک ہو گئے  
 نہ بستم تخت زرین بزم خامی  
 نہیں کھیتا ہوں کسی پکے یعنی شاعر کو اس قلعہ میں یعنی دنیا  
 چورفت از دست خم و جام سانی  
 جب کیا ساتی کے ساتھ سے مٹھو را اور پیالہ  
 بیا جامی رہا کن شرمساری  
 آؤ جامی چھوڑ شہر مندگی

ز عظم نامہ را عنبر فشان کن  
 عطر یعنی کلام میرے سے کتاب کو عنبر جلد نیا والی یعنی مشک  
 وزان نامہ بجز نامی نامزد است  
 اور ان کتابوں یعنی پُرانی شاعری کو سوانام کر رہا ہے  
 نے یا کم صدای زان ترانہ  
 نہیں یا تاہنوں کوئی اس راگ یعنی اگلی شاعری سے  
 تھی خمخانہ ہا کر وند و رفتند  
 شہر انجانے خامی کی اور گئے یعنی کچھ کہنے کو نہیں چھوڑ  
 کہ باشد بر نقش زان بادہ جامی  
 کہ ہوا کے ہاتھ میں اس شہر یعنی اگلی شاعر کو کوئی پہلے  
 با جز غم نامہ صبح بانی  
 ہمارے پاس سوا غم کے کچھ باقی نہ رہا  
 ز صیاف و درویش ارانہ داری  
 صاف اور لکھٹ سر جو کچھ رکھتا ہے سامنے لاؤ یعنی کہہ

### افتتاح نامہ بام نامی گانہ

لکھنا یہی شروع کتاب کا ساتھ نام نامور گانہ یعنی خدا کے

بنام آنکہ ناش جز جانہاست  
 شروع اس کے نام سے کہ نام اس کا تعویذ ہر ایک جان کا ہے  
 زبان و کام کام از نام او یافت  
 زبان نے نالو میں مقصد اس کے نام سے پایا  
 خرد را زو نمود و مبدم رومی  
 عقل کو دکھایا ہے اس سے منہ لکھ لکھ  
 دی آن موزبان را شانہ کردہ  
 واسطے اس بل کے زبان کو کنگھی کیا یعنی بنا کی

شنا بش جو ہر تیغ ز بانہاست  
 تعریف اس کی زبانوں کی تلوار کا جو ہر ہے  
 کم از سر حشمہ انعام او یافت  
 تری اس کے سر حشمہ یعنی دریا انعام سے پائی  
 ہزار ان نکتہ باریک چون موی  
 ہزاروں باریکیوں بال کی طرح باریک نے  
 ز دندان شانہ را دندانہ کردہ  
 دانتوں کے کنگھی کے دانت کیے یعنی بنائے

عظم نامہ را عنبر فشان کن  
 عطر یعنی کلام میرے سے کتاب کو عنبر جلد نیا والی یعنی مشک  
 وزان نامہ بجز نامی نامزد است  
 اور ان کتابوں یعنی پُرانی شاعری کو سوانام کر رہا ہے  
 نے یا کم صدای زان ترانہ  
 نہیں یا تاہنوں کوئی اس راگ یعنی اگلی شاعری سے  
 تھی خمخانہ ہا کر وند و رفتند  
 شہر انجانے خامی کی اور گئے یعنی کچھ کہنے کو نہیں چھوڑ  
 کہ باشد بر نقش زان بادہ جامی  
 کہ ہوا کے ہاتھ میں اس شہر یعنی اگلی شاعر کو کوئی پہلے  
 با جز غم نامہ صبح بانی  
 ہمارے پاس سوا غم کے کچھ باقی نہ رہا  
 ز صیاف و درویش ارانہ داری  
 صاف اور لکھٹ سر جو کچھ رکھتا ہے سامنے لاؤ یعنی کہہ

بنام آنکہ ناش جز جانہاست  
 شروع اس کے نام سے کہ نام اس کا تعویذ ہر ایک جان کا ہے  
 زبان و کام کام از نام او یافت  
 زبان نے نالو میں مقصد اس کے نام سے پایا  
 خرد را زو نمود و مبدم رومی  
 عقل کو دکھایا ہے اس سے منہ لکھ لکھ  
 دی آن موزبان را شانہ کردہ  
 واسطے اس بل کے زبان کو کنگھی کیا یعنی بنا کی

عظم نامہ را عنبر فشان کن  
 عطر یعنی کلام میرے سے کتاب کو عنبر جلد نیا والی یعنی مشک  
 وزان نامہ بجز نامی نامزد است  
 اور ان کتابوں یعنی پُرانی شاعری کو سوانام کر رہا ہے  
 نے یا کم صدای زان ترانہ  
 نہیں یا تاہنوں کوئی اس راگ یعنی اگلی شاعری سے  
 تھی خمخانہ ہا کر وند و رفتند  
 شہر انجانے خامی کی اور گئے یعنی کچھ کہنے کو نہیں چھوڑ  
 کہ باشد بر نقش زان بادہ جامی  
 کہ ہوا کے ہاتھ میں اس شہر یعنی اگلی شاعر کو کوئی پہلے  
 با جز غم نامہ صبح بانی  
 ہمارے پاس سوا غم کے کچھ باقی نہ رہا  
 ز صیاف و درویش ارانہ داری  
 صاف اور لکھٹ سر جو کچھ رکھتا ہے سامنے لاؤ یعنی کہہ



درجہ بندی - بنام انور - یوسف زلیخا

شعر جم

The Allusion is to the fact that phenomena in the world are known about the elements

تعالیٰ اللہ زبے قیوم ودانا  
 برتر ہے خدا کیا خوب قائم رہنے والا اور جاننے والا  
 فلک را از بن افروز ز اجسم  
 ستاروں سے آسمان کی محفل روشن کرنیوالا  
 مرتب ساز سقف چرخ دائر  
 بنانے والا اگر روشن کرنیوالے آسمان کی چھت کا  
 بنات غنچ گل را نافر سوند  
 مکی کی نافر میں پھول کا نافہ لگاتے والا  
 قصے باغ عروس نو بہاری  
 قصب بنایو والا دین نو بہار کا یعنی سبزے کا پیدا کرنیوالا  
 بلند می بخش ہر محنت بلندی  
 بلندی بخشنے والا ہر ایک بلند جو صلہ کا  
 گناہ آمر ز رندان قلع خوار  
 گناہ بخشنے والا شیر بخوار زندون کا  
 انیس خلوت شب زندہ داران  
 غمخوار رات کے جاگنے والوں کی تنہائی کا  
 ز بحر لطف او ابر بہاری  
 اسکی مہربانی کے دریا سے بدلی بہار کی  
 ز کان جود او باد خزانے  
 کار بخش اسکی سے ہوا بیت جھاڑ کی  
 ز شکرش پر شکر کام شکر فان  
 اسکے شکر سے نیکون کے تالو شکر بھرے ہوئے  
 وجودش آن فروزان آفتابست  
 ذات اسکی وہ روشن آفتاب ہے  
 گرا ز رشید و مہ دار و نہان روی  
 جو سوج اور چاہو سے منہ پر رشیدہ رکے

بالفعل و غیرہ کے الفاظ کا استعمال  
 انجمن طلبہ از انجمن  
 فروزان گروہ  
 عناصر = Pl. of Elements  
 عروس = Pl. of Elements  
 طاعت = devotion / طاعت = obedience  
 شکر فان = نیکون  
 Ungrateful  
 Allusion to Sufian

توانا نے وہ سرنا توانا  
 طاقت دینے والا ہر ایک کمزور کا  
 زمین را از یب اجم وہ بھروم  
 زمین کو آدمیوں سے ستاروں کی زیبائش دینے والا  
 فراز چار دیواعت صر  
 عنصر دن کی چار دیواری پر  
 ز گل بر شاہد گلین حسی بند  
 شاخ کے معشوق پر پھول سے زبردست چھانے والا  
 قیام آموز سر و جو بہاری  
 نہر کے کنارے کے سر و پھول سے کھڑا کرنیوالا  
 پستی افکن ہر خود پسندی  
 پستی میں ڈالنے والا ہر ایک خودی پسند کرنیوالے کا  
 بطاعت گیر پیران ریا کار  
 مکار بڑھوں کا بندگی پر کرنیوالا یعنی مواخذہ کرنیوالا  
 رفیق روز در محنت گذاران  
 دوست محنت میں دن کاٹنے والوں میں اہل نیا کا  
 کند خار و سمن را آبداری  
 آبداری کرنی یعنی پختی ہے کانٹوں اور پھلی کو  
 کند فرش چمن را ز رفشانی  
 باغ کے فرش پر زرفشانی کرتی ہے یعنی زرد پتوں گرائی ہے  
 ز قمرش ز ہر عیش تلخ حرفان  
 اسکے غصے سے ہر عیش کڑوی بات کرنیوالا یعنی ناشکر و نکا  
 کہ ذرہ ذرہ از وی نوریا بس  
 کہ ہر ایک ذرہ اس سے روشنی پانے والا ہے  
 فتد و عرصہ نابودشان کوی  
 بڑے بستی کے میدان میں گنبد ان کا



یوسف زلیخا - Acquired knowledge from reason. Imaginative knowledge from intuition. Acquired knowledge from reason.

بماثران مستستی نہ آید  
 ہر اس سبب سے احسان ہستی کا رکھنے والا آیا  
 زبام آسمان را کمر کو خاک  
 آسمان کے کوٹھے سے تہ خاک تک  
 فرو و آسند یا بالاشتہا بند  
 نیچے آدین یا اوپر کو دوڑین  
 ز چویش چون و چند ہا ہست  
 بے مانہ ہوئے اسکے ہے ایسا اور اس قدر ہے  
 میرا ذات از چونی و چندے  
 پاک ذات اسکی ہر ایک چون و چرا سے  
 خرو و ذات او اشفہ رانی  
 عقل اسکی ذات میں ایک پریشان عقل  
 اگر نہ ہند ز لطف خود قدم پیش  
 جو اپنی مہربانی سے قدم آگے نہ بڑھا دے  
 چو خیر و صدمت صیت جلاش  
 جو اٹھے صدمہ اسکے جلال کے آواز سے کا  
 ملک شرمندہ از نادانی خویش  
 فرشتے شرمندہ اپنی نادانی سے  
 جلال بہتر کہ مانتی ہو سناک  
 وہی بہتر کہ ہم ایک سٹھی بھوس یعنی تھوڑے لوگ  
 ز بود خود فراموشی سے گزینیم  
 اپنی ہستی سے فراموشی اختیار کریں ہم

کہ مست و نیست راستی وہ آمد  
 کہ بہت ازیت کو ہستی دینے والا آیا  
 اگر صدمہ پیانی و ہم و اوراں  
 ہم اگر سو بار برابر خیال اور دریا فت کے  
 ز حش ذرہ بیرون نیا بند  
 اسکے حکم سے ایک ذرے کو باہر نہ با دین  
 بلند ان با علوی قدر او پست  
 کہ بڑے بڑے اسکے مرتبے کی بلندی نیچے ہیں  
 منترہ تر زستی و بلندے  
 پاک زیادہ ہر ایک پست اور بلند سے  
 طلب در راہ او بیدست پانی  
 خواہش اسکی راہ میں ایک اپناج  
 شود ز و و ورمی ماد مبدمش  
 ہکو ہر دم اس سے دوری نہ زیادہ ہو  
 بود و در بار گاہ لایزالش  
 رہون اسکی نہ زوال ہا بنوا لی بار گاہ میں  
 فلک حیران ز سرگردانی خویش  
 آسمان حیران اپنی پریشانی سے  
 کہیم آئینہ از رنگ ہوس پاک  
 ہوس کے مورچے سے اپنے آپ بچیں یعنی دلوں میں  
 پس زانو ہی خاموشی سینیم  
 خاموشی کے زانو کے پیچھے بٹھین ہوس

ترتیب لائل اجب لی نمودن ترغیب تل و ران نمودن

آراستگی و لیون ہستی واجب ہونے خدا بر ترکی اور خواہش غور سے اس میں کرنے کی

یوسف زلیخا - Acquired knowledge from reason. Imaginative knowledge from intuition. Acquired knowledge from reason.



ولاتا کے ورین کاخ مجازی

کب تک ایدل اس اندھیرے گھر ظاہری یعنی دنیا میں  
توئی آن دست پر و سرع گستاخ

تو ہی ہاتھ یعنی دست قدرت کا پالا ہوا مرغ گستاخ ہے  
چرازان اشیان بیگانہ گشتے

کیون اس گھونسلے سے غیر یعنی جدا ہوا تو  
بیشان بال پر زامیرش خاک

جھار باز و پراور پر آلودگی خاک یعنی تعلق دنیا سے  
بین و رقص ازرق طیلسانان

دیکھنا چاہی گردش میں رنگ رنگ چادر والوں یعنی ستاروں کو  
ہمہ دور شبار وری گرفت

سب سفر گردش رات دن کی اختیار کی  
ولی ہر یک چو گوی از جنبش خاص

اور لیکن ہر ایک گیند کی طرح حرکت خاص یعنی ارادہ الہی سے  
میں از عرب رو در شرق کردہ

ایک سرچشم سے منہ پور سپن کیا یعنی چاند نے  
شدہ گرم از بے ہنگامہ روز

ہوا گرم ایک یعنی مسوج سے باز اردن کا  
میں از حروف سعادت نقش بستہ

ایک یعنی مشتری و ہر عطارد نے نیکی کا نقش باندھا  
چنان کرم اندر منزل بریدن

ایسے تیز بہن منزل کاٹنے یعنی راہ طو کرنے میں  
زرج راہ شان و سود کے نہ

راہ کی سرکلیف سے ان کو تھکائی نہیں  
چہ و اندکس کہ چندین درجہ کارند

کوئی کیا جانے کہ یہ اسنے کس کام میں ہیں

ازرق کے یعنی نیلوار  
طیلسان وہ دو پہیہ و  
کازہ بیلان یعنی  
اور ازرق طیلسان  
مادنا روتن کا  
آسمان کی نیکی کا  
رق یعنی مادنا  
میں ہر ایک  
شرق یعنی چرخ  
چونکہ چاند و ستاروں  
مشرق کے جگہ پر

رادت  
The  
will  
of God

از جنبش یعنی  
کوبیچ سے  
مادنا اور کوبیچ  
زرق یعنی  
روشنی کا  
عطار و عطر  
سپن اور مسوج  
از حروف یعنی  
غیر کوبیچ  
چہ و اندکس  
کی طرف میں

کنی مانند طفلان خاکبازی

لاکون کی طرح مٹی کھیلے گا  
کہ بودت اشیان بیرون این کاخ

کہ تیرا گھونسلہ باہر اس محل یعنی دنیا سے ہوتا تھا  
چو دونان چندان ویرانہ گشتے

کینون کی طرح اس ویرانے کا لہو ہوا تھا  
بیرتا کنکر ایوان افلاک

اڑ گنگورے محل آسمان یعنی عالم ملکوت تک  
روای نور بر عالم فشانان

چادر نور کی جہان پر جھاڑنے والے  
مبقتصد راہ فیروزی گرفت

طرف مقصد کے راہ فہمندی کی دلی یعنی حاصل کی  
بچو کان ارادت گشتہ رقص

ارادے کے چو گکان سے ہوئے رقص کرینوالے  
میں در غربتستی غرق کردہ

ایک نے بچم میں تا دھوئی یعنی آفتاب نے  
میں شب را شدہ ہنگامہ افروز

ایک یعنی چاند ہوارات کی محفل رسم و شن کرینوالا  
میں سررشتہ دولت بستہ

ایک یعنی زحل و مریخ نے سررشتہ دولت کا توڑا  
کزین جنبش نثارند آرمیدن

کہ اس حرکت سے ہمیں رکھتے ہیں آرام کرنا  
میان را در دوپارا سود کے نہ

مکرور در د اور پاٹون کو ماندگی نہیں  
ہمہ تن رو شدہ رودر کہ آرند

تمام بدن منہ ہو کر کس کو دیکھتے ہیں











چو دانا بچو نادان گشت غرقت

جب عقلمند مثل بے وقوفوں کے ڈوب کر گیا ہے  
ز دوستانہائی نفس ناخوش آہنگ  
نفس پر ارادے کے مکروں سے  
دوران تنگی کہ ماباشیم و آہی  
اُس تنگی یعنی گورین کہ ہم ہونگے اور ایک آہ  
از ان رہ خوان سوی درگاہ مارا  
اس راہ سے بلا اپنی درگاہ کی طرف ہم کو

ز دانش تا بنادانی چہ فرقت

دانائی سے نادانی تک کیسے دوری ہے  
مکن بر مارہ حسن عمل تنگ  
مس کر ہر راہ نیک کاموں کی تنگ یعنی بند  
ز رحمت سوی مابکشای راہی  
رحمت سے طرف ہمارے کھول ایک راہ  
بایمان بر برون ہمراہ مارا  
ایمان سے باہر لیجا ساتھ ہم کو

محصص مناجات بناظم لی دستیاری مشارک منساہم

خصوصیت مناجات کی طرف نظم کرنے والے کے بے مدد شراکت اور مساهمت کے

من آن مرغم کہ دامم و آئے تست

میں وہ چڑیا ہوں کہ میرا حال تیرا دانہ ہے  
توئی کا سباب مارا ساز کردی  
تو وہ ہے کہ اسباب ہمارے بنائے یعنی ہم کو بنایا تو نے  
کرامت کردی ز خدمت پسندی  
بخشی تو نے خدمت کے پسند کرنے سے  
براہمت سرسہ سا کردی جہنیم  
اپنی راہ میں گھسی تو نے میری پیشانی  
ز باخم را بہ ذکر خود کشادی  
میری زبان کو اپنے ذکر میں کھولا یعنی گویا کیے تو نے  
بہ شیرینی و چربے از زباخم  
مٹھائی اور چہرا ہٹ سے میری زبان میں  
نہ بردندان ازو کو بے رسیدہ  
نہ اُس سے دانتوں پر کوئی ٹھوکر پہنچی یعنی لگی

فسون و حشتم افسانہ تست

جاد و وحشت میری کا کسان تیری ہے  
در نعمت برویم باز کردی  
دروازہ نعمت کا میرے منہ پر کھولا تو نے  
بتوفیق سجودم سر بلندی  
سجودے کی توفیق سے مجھ کو سر بلندی  
کشیدی سرسہ چشم راہ بنیم  
کھینچا تو نے یعنی لگا یا میری راہ دیکھنے والی آنکھ میں  
دلہ را ذوق یاد خوشی دادی  
میرے دل کو مزا اپنی یاد کا دیا تو نے  
نہادی لقمہ خوش در وہاں  
رکھے تو نے نواسے اچھے میرے منہ میں  
نہ از خوردن کلور خوش کشیدہ  
نہ کمانے سے حلق کے تکلیف پہنچی

دستان کے معنی کر  
وحید اور واحد اور  
آوازہ ۱۲۱۱  
تنگی مارا و غیر  
دانتوں کا اعتبار  
پسند سے کے معنی  
بیکر بیان مراد  
خدا سے نکالے ہو  
مرحمت کوئی کی  
ظن صورت کے معنی  
اور ہی کے ذکر کے معنی

نہایت ذوق شوق  
سختی کا معنی  
جہنم کا معنی  
اور علامت سے  
کہ یہ شعر بیان  
کے معنی سے  
یعنی ایسی تمام  
ذائقہ عزیز ہیں  
غایت کین جہنم  
دانتوں کو تکلیف  
اور جہنم کو  
میں ایسا پہنچا



بشکر آن شکر گفت ساریم ده

عوض اس شکر کے شیریں بلانی مہکودے

بہ بد لفتن زبان من کردان

بہتر کہنے میں میری زبان کو حرکت نہ دے

ز کلکم کر جمد حرف خطائے

میرے قلم سے جو کوئی حرف ہر سہلے

خط عقوم بران حرف خطاش

خط مسافنی کا میرے اس برے حرف پر کھینچ

کیا ہے ام وفا پروردہ تو

میں ایک گھاس ہوں تیری محبت کی پالی ہوئی

سرم ہست از ہوا ہر سوی مال

یعنی چٹنگ میری ہوا ہر طرف خوش کنیوال یعنی ہتی ہو

کلی کان پای من گیر و بگویت

وہ مٹی کہ لگتی ہو پاؤں میں میرے تیری گلی میں

چو غنچہ یکدم کردان درین باغ

گلی کی طرح بدل کر مجھ کو اس باغ یعنی دنیا میں

درین رو حالی خبر یکدی نیست

اس راہ میں کوئی فائدہ سو ایکہ لی کے نہیں ہے

نہ بنید بستان یک مغز چند ان

نہیں دیکھتا ہے بستان ایک مغز کا اس قدر

چو خوش پرورد و صد دانہ دربر

جو پھسل پالتی ہے سودا نے سننے میں

چو غنچہ یک دل آمد رستہ از خار

جو گلی یک دل آئی بچی کا نٹے سے

گناہانم اگر از حد بروست

گناہ میرے اگر حد سے باہر ہیں

ز تلخی رستہ شیرین کا ریم وہ

کڑواہٹ سے چھڑا کر سٹھائی محکودے

زبان من زبان من کردان

میری زبان کو سبب میرے نقصان کا مت کر

کران پیش آیدم چون و چراے

کہ اس میرے آئے کوئی چون و چرا یعنی مواخذہ دے

چو کلکم زبان مسکفن و رکشا کش

مثل قلم کے امکودے سے کھینچا کھینچی میں مت ڈال

ز آب و گل برون آوردہ تو

پانی اور مٹی سے باہر لائی ہوئی تیری

و لے پا یم بکوی تست و رکش

اور لکین پاؤں میرا تیری گلی کی کیچڑ میں ہے

وزان گل بہ کہ نذر زنگ بویت

وہ اس بھول سے بہتر کہ نذر تیری رنگ اور بو

چو لاله کن نشان مندم بیک داغ

مثل لالے کے داغدار کر مجھ کو ایک داغ سے

دو دل بودن بجز بیک نیست

دو دل ہونا سوا بیکانہ ہونے کے نہیں ہے

چو بادام دو مغز از ارشدان

مثل بادام دو مغز کے پیچھے ہٹوڑے کی

بہر دانہ رستہ رستہ

بسیب ہر دانے کے پہنچی ہو ایک نو اور اس کے سر پر

نیابد با ہر اسان خنجر از ار

نہیں پاتی ہو باوصف ہزاروں خنجر یعنی کاٹوٹکے ایذا

ہزار ان بار از ان فضلت ز نوبت

ہزاروں حصہ اس سے مہربانی تیری زیادہ ہے

حدیث میں آیا کہ  
بشارت مولیٰ اللہ تعالیٰ  
حضرت علی اکرم علیہ السلام  
نے فرمایا کہ اللسان  
آفت انسان کی زبان  
انسان کی آفت ہے  
چونکہ ہر آدمی  
سوال اور جواب  
سب کا گواہ قیامت  
کو ہوگا اس لیے ہر بات  
کا معنی درود کا نام

ہر چیز کی زبان آدمی کی زبان + ہر بات کا گواہ

ان

دوست کھانا پکھانا  
بستان یک مغز چند ان  
آزاد میں جو  
بادام دو مغز ہر بیکانہ  
سدان  
بہان کو کہنے کو کہنے  
ان  
سننے سنائی جیسے ہوا  
کا مرنے میں  
خنجر سے مارا جائے  
میں اگر کوئی بیکانہ  
میں ہوتے ہیں





اگر باشد دو صد خرمن گناہم

جو میرے گناہ کے دو سو کھلیاں ہوں

وگرنہ باشد ز عصیان صد کتابم

اور جو ہوں میرے گناہ سے سو کتابیں

بہر گھر مح کہ کردم نسخ دیدہ

طرف جس معشوق کے کہیں نسخ لکھیں یعنی دیکھائیں نے

خیال روے او از دیدہ شویم

خیال اس کے چہرے کا دیدہ سے دھوتا ہوں میں

نظر کر سعی در بے آیم کرد

نظر نے جو میرے نہ رونے میں کوشش کی

دو چشم من دور دوست از دست

شرمندگی کے میری آنکھیں در دریا ہیں

ازین سوڈا رسم شاید بودے

اس سوڈے سے شاید کسی فائدے کو پہونچون میں

توانے سوختن از برق آسم

میری آہ کی بجلی سے تو جلا سکتا ہے

توانی شستن از چشم پر آبم

دھو سکتا ہوں تو میری چشم پر آب یعنی آنسوؤں سے

کنون از ہر مژہ خوغم چکیدہ

اب ہر باک کے بال میرے سے خون ٹپکا ہے

از ان رو اشک سرخ آید برویم

اس سرخ سے آنسو آتے ہیں میری منہ پر یعنی رونق دی

سرساک آبی بروی کارم آورد

آنسو ایک پانی میرے کام کے منہ پر لایا یعنی نکلتے ہیں

ہمین بس برویم تا قیامت

یہی آہرو مجھ کو قیامت تک کافی ہے

رسان از من بہ پییر درودی

میری طرف سے ایک درود پیسر پر پہونچا

در نعت خواجہ مخلوقات سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

سرور خلقت اور سرور دونوں جہان یعنی پیغمبر کی تعریف میں درود خدا کا ہواں پر اور ان کی اولاد پر اور سلام

محک کش قلم چون نامور ساخت

محمد کہ اس کو جو قلم نے نامور کیا یعنی لکھا

خطابح عدم زان حرف حک شد

خطبہ کی تختی کا اس حرف سے سٹ گیا

تواند شد ز سیر حاش آگاہ

ہو کے بھید حرف حاش کے خبردار

درین دیر مسدس وست روشن

اس چھہ کو نے کے حرمین اس سے روشن ہے

ز ہمیش خلق طوق و کمر ساخت

سیم اس کے سے خلق طوق اور کمر کا بنا یا

از ان سر خلق ملک ملک شد

اس سب سے سر قاب آدیمیوں اور فرشتوں کا ہوا

خرد با جلد دانش حاش شد

عقل یا وصف تمام دانائی کے پناہ خدا کی یعنی شکل پر

مشمس وضہ از ہشت کلشن

ہشت پہلو ایک سبزہ زار آٹھ باغ سے

کہ میری سوگاری اور  
دوڑنے سے نفع اور صحت  
میں  
کا بیان شافی ہے  
میں  
جگہ پر بولتے ہیں  
کی کیفیت  
نہ نقصان دہ  
تو بیکار خانہ ساز

کہ میرے میں ۱۲  
کا خفیفہ اور طرف  
کا وہ صحت کے  
راجع اور ہشت  
اسی جیسے کہ اعداد  
بالجہ کے حساب سے  
حرف حاشی کے  
آٹھ اعداد ہوتے  
میں اس لیے ہولانا  
سے زیادہ جس سے  
لطف مشغولی  
بہرہ ۱۲

دینہ نسخ  
Solook  
account only  
upon.



چو پا آر است از خلیج حال دیش

چو پانوں آراستہ ہوا دال کی پازیب سے آسکا

چہ نامست اینکہ در دیوان ہستی

کیا اچھا نام ہے یہ کہ دنیا کے دیوان میں

زبانم چون از وحر نے سراپد

زبان میری جو اس سے کوئی حرف کے

چو نام امیت نام اور چہ باشد

جب نام ایسا ہے صاحب نام کیست ہو گا

مکرم شد ز عالم نسل آدم

بزرگ ہوئی تمام جہان سے نسل آدم کی

خدا بر سرداران سردار ش داو

خدا نے سرداروں پر سرداری اس کو دی

چو آدم در رہ ہستی قدم زد

جب آدم نے دنیا کی راہ میں قدم مارا یعنی پیدا ہوئے

ز جو دش گر بنودی راہ رفیع

اگر اس کی بخشش سے راہ کشادہ نہ ہوتی

خلیل از وی نسیمی یافت کاش

خلیل اللہ نے اسی سے ایسے ٹھنڈی ہوا پانی گر آگ

صبح از مقدم او حیلہ کوئے

عیسی اس کی آمد سے حیلہ کرنے والی یعنی ذکر کرنیوالے

بصر جاہش از کنعان رسیدہ

اس کے مرتبے کے مصر میں کنعان سے پہنچنے آئے ہوئے

وران وادی کہ صانع ناقہ کش بود

اس جنگل میں گونج صانع ناقہ کش یعنی کھینچنے والے تھے

زستان وفا از اد سروے

دفا کے باغ سے ایک آزاد سرو

سردین پروران شد یا مالش

دینداروں کا سر اسکی پائمالی کرنے لگا

برونگرفت نامی پیشدستی

اسپر کسی نام نے سبقت نہ لی یعنی تپائی

دل و جانم ز لذت پر برآید

دل اور جان میرے بہت مزے سے نکلے

مکرم تر بود از ہر چہ باشد

بزرگ زیادہ ہو ہر چیز سے جو ہو دے

مکرم تر و لیست از ہر مکرم

بزرگ زیادہ وہ ہے جسے بزرگ سے

ز خیل انبیا سالار ش داو

پیمبروں کے گروہ سے سرداری اس کو دی

ز ہر روی صبح آراش دم زد

آفتاب صبح کو آراستہ کرنیوالے سے دم مارا یعنی ذکر کیا

بجو دی کے رسیدی کشتی نوح

کوہ جو دی پر کب پہنچی کشتی نوح علیہ السلام کی

بروشد چون گلستان خرم و خوش

ان پر ہوئی سبب باغ خوش اور خوش

کلیم از مشعل او شعلہ جوئے

موسی اس کی مشعل سے روشنی ڈھونڈنے والے

غلامے بود یوسف ز خریدہ

یوسف ایک مول لیے ہوئے غلام تھے

بیاد محملش باناقہ خوش بود

اس کے کجاوے کی یاد میں ناقہ سے خوش تھے

ز باغ اصطفا رعنات دروے

برگزیدگی کے باغ سے ایک خوبصورت چکور

سردین کے معنی بات  
کننا گانا اور بہت  
بھرا ہوا  
مکرم کا معنی اعلیٰ اور  
دم زدن کا معنی باز  
کننا فقط در وصف  
ہذا در صحت کی صفت  
چارہ کا جس کا  
یعنی حضرت نوح کی  
کشتی طوفان کی محفوظ

د

ہونے کے لیے ٹھہری  
تھی اچھے  
حضرت عیسیٰ کی خدمت  
موصوفے کے طور پر  
خبری قال مدغای  
عن حج یاتی سن بعد  
احمد ۱۲  
سے اشارہ قضا  
صالح کی طرف  
اصطفا  
اصطفا  
Choren



قدش را پایہ گردون خرامی

اس کے قد کو مرتبہ آسمان کے چلنے کا  
بیالاسا بنان چتر سجا

بلندی پر سایہ کرنے والا اُس کا بدلی کا چتر  
چومٹہ را بر سپر تیر اشارت

جب چاند کی ڈھال پر تیرا اشارے کا  
دونوں شد و وریم از حلقہ ماہ

دونوں بگیا گھیر امیم کا چاند کے حلقہ سے  
لمے چون اشت و شش بر قامت

ہاں جو رکھتا تھا تسلیم پر ہاتھ اُس کا پیٹھ  
نمودش خط و لی زو خط بہ تعبیل

نہ تھا یعنی نہ نکلا تھا خط اُس کے لیکن خط کھینچا جلد  
خرامان سروا و از سایہ آزاد

سیدھا سرو یعنی قد اُس کا سایے سے بے پروا  
ز سایہ بود بر تر پایہ او

سایے سے تھا بلند زیادہ مرتبہ اُس کا  
تمش را بود از جان پاک مایہ

اُس کے بدن کو تھی روح پاک سے پونجی  
فلک همچون زمین شد سایہ و ارش

آسمان زمین کی طرح ہوا اُس کا سایہ رکھنے والا  
سنگ از دست دشمن لعل خست

ساتھ تھیر کے دشمن کے ہاتھ سے لعل یعنی دہت کا ٹوٹا  
اگرچہ کور شد زو حشم ہر خام

جو اندھنی ہوئی اُس سے آنکھ ہر ناقص یعنی کانفر کی  
و ہائش بود ویر و حقہ پر

نہ اُس کا ایک ڈبا موتیوں کا مجسمہ اٹھ

لبش را مایہ لیکے العظامی

اُس کے ہونٹھ کو پونجی یعنی طاقت پڑیان زندہ کرنیکی  
چو زرین قتبہ بر سر آفتاب

سنہری کلسی کی طرح اس کے سر پر آفتاب  
ز و از سایہ معجز تبارت

مارا کلمے کی اگلی کرامات کی خوشخبری دینے والی سے  
چہل را ساخت شصت او و پنجاہ

چالیس کو کیا اُس کے تباہ نے دو پچاس شش یعنی علیحدہ  
رقم زو خط شق بر مہ زنگشت

لکھا خط بھاڑ ڈالنے کا انگلی سے چاند پر  
جملک شمع بر توریت و اخیل

رد کرنے کے تسلیم سے توریت اور انجیل پر  
جہان در سایہ آن سرو آباد

جہان اُس سرو کے سایہ میں آباد  
زمین و آسمان در سایہ او

زمین اور آسمان اُس کے سایے میں  
ندید از جان کسی بر خاک سایہ

نہ دیکھا روح کا کسی نے سایہ زمین پر  
از ان افتاد دریا سایہ و ارش

اُس سبب سے گر پڑا اُس کے پانوں میں سایے کا ماند  
مبشت ریگ پشت حملہ شکست

مٹھی بھر خاک سے پیٹھ سب کی بے توری  
چو سرمہ ساخت روشن جسم اسلام

سرمے کی طرح روشن کی آنکھ مذہب اسلام کی  
شدہ چون درج مرجان حقہ در

ہو گیا مونگے کے ڈبے کی طرح ہو تو کا ڈبا یعنی خون نکلا

۴

زندہ کرنا اور سب

طوبیوں کو

تیرے بطن میں

کلمے کے جو خیر نانی

جانب سے

اور

۵۰ = ۴۰

۵۰ = ۴۰

۵۰ = ۴۰

۵۰ = ۴۰

۵۰ = ۴۰

۵۰ = ۴۰

۵۰ = ۴۰

۵۰ = ۴۰

۵۰ = ۴۰

۵۰ = ۴۰

۵۰ = ۴۰

۵۰ = ۴۰

۵۰ = ۴۰

۵۰ = ۴۰

۵۰ = ۴۰

۵۰ = ۴۰

۵۰ = ۴۰

۵۰ = ۴۰

۵۰ = ۴۰

۵۰ = ۴۰

۵۰ = ۴۰

۵۰ = ۴۰

۵۰ = ۴۰

۵۰ = ۴۰

۵۰ = ۴۰

۵۰ = ۴۰

۵۰ = ۴۰

۵۰ = ۴۰

۵۰ = ۴۰

۵۰ = ۴۰

۵۰ = ۴۰

۵۰ = ۴۰

۵۰ = ۴۰

۵۰ = ۴۰

۵۰ = ۴۰

۵۰ = ۴۰

۵۰ = ۴۰

۵۰ = ۴۰

۵۰ = ۴۰

۵۰ = ۴۰

۵۰ = ۴۰

۵۰ = ۴۰

۵۰ = ۴۰

۵۰ = ۴۰

۵۰ = ۴۰

۵۰ = ۴۰

۵۰ = ۴۰

۵۰ = ۴۰

۵۰ = ۴۰

۵۰ = ۴۰

۵۰ = ۴۰

۵۰ = ۴۰

۵۰ = ۴۰

۵۰ = ۴۰

۵۰ = ۴۰

۵۰ = ۴۰

۵۰ = ۴۰

۵۰ = ۴۰

۵۰ = ۴۰

۵۰ = ۴۰

۵۰ = ۴۰

۵۰ = ۴۰

۵۰ = ۴۰

۵۰ = ۴۰

۵۰ = ۴۰

۵۰ = ۴۰

۵۰ = ۴۰

۵۰ = ۴۰

۵۰ = ۴۰

۵۰ = ۴۰

۵۰ = ۴۰

۵۰ = ۴۰

۵۰ = ۴۰

۵۰ = ۴۰

۵۰ = ۴۰

۵۰ = ۴۰

۵۰ = ۴۰

۵۰ = ۴۰

۵۰ = ۴۰

۵۰ = ۴۰

۵۰ = ۴۰

۵۰ = ۴۰

۵۰ = ۴۰

۵۰ = ۴۰

۵۰ = ۴۰

۵۰ = ۴۰

۵۰ = ۴۰

۵۰ = ۴۰

۵۰ = ۴۰

۵۰ = ۴۰

۵۰ = ۴۰

۵۰ = ۴۰

۵۰ = ۴۰







طرب چون بحر خندان از ان لب

خوشی مثل صبح کے ہنسنے والی ہو ٹھہراؤں سے  
درین شبان چراغ اہل سنش

اس آت میں وہ اہل سنش کا چراغ بیٹے محمد  
چو دولت شد ز بدخواہان نہانی

مثل دولت کے گیا یعنی دشمنوں سے پوشیدہ  
بہ پہلو تکبیر بر محمد زمین کرد

بغل میں تکبیر گوار ہے یعنی بفرش زمین پر کیا  
دلش بیدار دشمس و شکر خواب

دل اسکا جاگتا ہوا اور قہر نکمیں اسکی مٹی نہیں  
ور آمد ناگمان ناموس اکبر

آئے ایکبارگی ناموس بزرگ یعنی حضرت جبریل  
برو مالیدہ پر کا سے خواجہ بر خیر

منہ پر لے کر اسے سردار اٹھ  
برون بریکزبان زین خوابکہ رخت

باہر بھل دم بھر کو اس آرام کی جگہ سے اسباب  
پیش راہ عرشت کردم انیک

آبادہ رات عرش کا کیا میں نے اب تجھ کو  
جہندہ بر زمین خوش باد پائی

دور نے والا زمین پر ایک اچھا اور تیز رو گھوڑا  
چو عقل فلسفی افلاک گردے

مثل عقل فلسفہ جاننے والوں کے ایک آسمان کا گھومنے والا  
ز دست کس عنان اور بودہ

نہ کسی ہاتھ نے باگ اس کی پرکڑی  
چو آن دل کز تہان دار و فراغی

مقل اس دل کے کہ بتوں سے بے پردا ہو

گر نیران روز محنت و شباشت

بھاگنے والا دن رنج کا اس سے رات رات  
سزا سے آفرین از آفرینش

لا لائق تریف پیدا کش کے وقت ہے  
سوے دولت سراے اہمانی

طرت گھر دو تنہا نے یعنی گھر کی بی اہمانی کے  
زمین را محمد جان نازمین کرد

زمین کو گھورہ جان نازمین کا کیا  
ندیدہ چشم نجات این خواب خواب

نہ دیکھا نصیب کی آنکھ نے یہ خواب خواب میں  
سبکو تر ازین طاء و سحر خضر

تیز چلنے والے زیادہ اس سبز موہنی آسمان سے  
کہ اشب خوابت آمد دولت نکر

کہ آج کی رات نیند آئی تجھ کو دولت دینے والی  
تو نجات عالمی بیدار بہ نجات

تو جان کا نصیب ہی نصیب کا جاگتا رہتا ہے  
براق برقی سیر اور دم نیک

براق یعنی گھوڑا بجلی کی طرح چلنے والا لایا میں ابھی  
پر مندہ بر ہوا نسرخ ہمائی

اگر نے والا ہوا پر ایک مبارک ہوا وہ گھوڑا ہے  
چو فکر بند سی گیتی نور دے

مثل فکر بخوبیوں کے ایک جہان کا ناپنے والا  
نہ از پای رکائش کشت سودہ

نہ کسی کے پانوں سے رکاب اس کی گھسی  
ندیدہ ران او اسیب داعی

نہ دیکھی یعنی پائی اسکی ران نے تکلیف داغ کی

لفظ شباشت  
یوسف زلیخا  
This ought to be written, - Mother of -  
نہ دیکھا نصیب کی آنکھ نے یہ خواب خواب میں  
سبکو تر ازین طاء و سحر خضر  
تیز چلنے والے زیادہ اس سبز موہنی آسمان سے  
کہ اشب خوابت آمد دولت نکر  
کہ آج کی رات نیند آئی تجھ کو دولت دینے والی  
تو نجات عالمی بیدار بہ نجات  
تو جان کا نصیب ہی نصیب کا جاگتا رہتا ہے  
براق برقی سیر اور دم نیک  
براق یعنی گھوڑا بجلی کی طرح چلنے والا لایا میں ابھی  
پر مندہ بر ہوا نسرخ ہمائی  
اگر نے والا ہوا پر ایک مبارک ہوا وہ گھوڑا ہے  
چو فکر بند سی گیتی نور دے  
مثل فکر بخوبیوں کے ایک جہان کا ناپنے والا  
نہ از پای رکائش کشت سودہ  
نہ کسی کے پانوں سے رکاب اس کی گھسی  
ندیدہ ران او اسیب داعی  
نہ دیکھی یعنی پائی اسکی ران نے تکلیف داغ کی



گرش بالستی آخور بہر خوردن

جو اُس کے کھانے کو دانہ چارہ چاہتے ہوتا

زوزین بی رنج پشت ناز نیش

زین کی تکلیف نہ پائی اُس کی نازک بیٹھنے

ازان دولتسرا چون خواجہ دین

اُس مگر سے جو سردار دین کے معنی محمد

شد از سبوحیان گردون صدودہ

پاک لوگ یعنی فرشتے آسمان سے آواز دینے لگے

زوزارسم آن براق برق رفتار

مارسم یعنی ٹاپ سے اُس بجلی کی چال گھومنے لگے

زوزش در نم حلقہ بلکہ کمتر

مارا اُس نے آدھے لچکے بلکہ کم سین

وران مسجد امام ابلیا شد

اُس مسجد میں سردار پیرون کے یعنی محمد گئے

وزان جاشد برین فیروزہ خرواہ

اور وہاں سے اس سبز خیمے یعنی آسمان پر گئے

کشیدش بر حین دارع غلامے

کھینچا اوس نے پیشانی پر داغ غلامی کا

وزانجا شد ببالا تر سبک خیر

وہاں سے اور زیادہ بلند می پر پوئے بھر

وزانجا ساخت سوی زہرہ ہنک

اور وہاں سے طوت زہرہ کے ارادہ کب

بقصد شستن پا زین کلابہ

پانوں دھونیکے ارادے میں پاؤں پانی پانی دھونے کی کڑ سے

چوزد بر چرخ بیجم ایش کام

جب قدم مارا یعنی رکھا پانچوین آسمان پر اُس کے گھوڑے نے

گرفت شغل او گردون بگردن

اٹھالیتا آسمان اُس کا گھٹا گردن پر

ندیدہ رنج از کس پشت نیش

نہ دیکھی تکلیف کسی سے اُسکی زین کی بیٹھنے

خرامان شد بعزم خانہ زین

چلے زین کے گھر کے ارادے میں یعنی سوار ہوئے

کہ سبحان الذی امرے بعبدہ

کہ پاک ہے وہ جو رات کو لجاے اپنے خاص بند کو

ز مکہ سکہ برا قصے درم دار

مکہ سے بیت المقدس پر روپیہ کی طرح سکے یعنی پہونچا

زوزر حلقہ رسم حلقہ برور

گردش نعل سے حلقہ دروازہ پر یعنی زنجیر کھٹکائی

صف پیشینیان را پیشوا شد

قطار اگلے پیہرون کے پیشوا ہوئے

چو مالہ حلقہ زوزیرائش ماہ

ہارے کی طرح بگھیرا کیا گرد اُس کے چاند نے

برآمد زائکس نام تلمامے

بھلا اُس وقت سے اُسکا نام پورے یعنی کامل ہونیکا

عطارد درالفرق سر عطاریز

عطارد کے سر پر بخشش کرینوالے ہوئے

برامان و فائش زہرہ زوچنگ

زہرہ نے اُس کی محبت کے دامن پر چنگ مارا

چہارم چرخش اور وافتابہ

چوتھا آسمان جہان کہ قباب ہے اُس کے لیے آفتاب لایا

گرفت از نعل پوشش ہرہ ہرام

حاصل کیا اُسکی نعل کے چومنے سے ہرام نے حصہ

یوسف زلیخا

یوسف زلیخا

یوسف زلیخا

یوسف زلیخا

یوسف زلیخا

یوسف زلیخا

یوسف زلیخا

یوسف زلیخا

یوسف زلیخا

یوسف زلیخا

یوسف زلیخا

یوسف زلیخا

یوسف زلیخا

یوسف زلیخا

یوسف زلیخا

6/2/16

سکہ

impression

(here, instrument)

عطارد = Mercury

زہرہ = Venus

زحل = Saturn

مشتری = Jupiter



اس جہول کو سے اس پست و پیری

---

دو مقام پر  
۶ دس  
جائے ۱۲

نیکو بات  
محمّد بن  
رواد  
کتاب التبیان



مکانی یافت خالی از مکان نیز

ایک مکان پایا خالی مکان سے بھی  
قدم زنگ و ش از جان است

قدت نے میل نے ہو گیا کی جا سے دھویا  
کی ماندہ ہم از قید کیے پاک

ایک رہا ایک ہوئے کے قید سے بھی آزاد  
بدیدہ انچہ از دیدن برون بود

دیکھا جو کچھ دے رہے تھے سے باہر تھا  
نہ چند سے گنجد و آنجا چونی

نہ کوئی چون درجہ کی وہاں کچھ کش ہے  
شعید انکہ کلامے فی باواز

نہ سنا اس وقت کوئی کلام آواز سے  
نہ آگاہی از و کام و زبان را

نہ خبر اُس سے تالو اور زبان کو  
زورش گوش جان را بدور مشت

در یافت اسکی سے جانے کان کی مٹی میں ہوا یعنی پہوگی  
لباس فہم بر بالاسے اوتناک

گفتن بر ترست آن وز شیدن  
کنے اداسنے سے وہ بر تر ہے

منہ جامی ز جد خود برون پائی  
مت رکھ جای اپنی حد سے قدم باہر

کہ تن محرم نبود آنجا و جان نیز

کہ بدن واقف نہ تھا اُس جگہ اور جان بھی  
و جوب الالیش امکان است

بہت سے ہونے نے آلودگی امکان کیے سر کی ردھوئی  
ز بسیار ہی برون و اند کی پاک

بہت سے باہر اور تھوڑے سے پاک  
میسر از ما کیفیت کہ چون بود

مت ہو چھرم سے حال کہ جو تھا  
فرد بند از کیے لب و رفزونی

بند کہ ہو نہ ایک سے زیادتی ہیں یعنی چپ رہ  
معانی در معانی نے راز باراز

معنی معنی اور بھید بھید میں معنی آہستہ آہستہ  
نہ ہمراہی از و نطق و بیان را

نہ وفا تبت اُس سے گویائی اور بیان کو  
ز حشر دست دل اکوتہ نگشت

سیب سے دل کے باخونی انگلی کئی ہو میں  
سمند عقل در صحرا می اولنگ

گھوڑا عقل کا اسکی جنگل میں لنگرا  
زبان زمین گفتگو باید بریدن

زبان کو ان باتوں سے چاہیے کہ کاٹنا  
وزین دریای بی پایان و نامی

اور اس دریاسے جسکا کنارہ نہیں ہر باہر نکل  
درین مشہد ز گویا سے مزن دم

اس جا کے شہادتیں گویائی سے دم مت مار  
سخن را ختم کن و اللہ اعلم

کلام کو ختم کر وہی خدا ہے جانتے والا

قدم زنگ و ش از جان است  
۱۶/۷/۷  
کلی اسطی میں  
جیکو اون آفرین  
ہتی نہوہ  
کے معنی گویائی  
ان سے  
کئی شہاد اور  
اصطلاحی عیب سے  
ہیں  
دین دریا

در  
compre-  
hension  
کے بیان  
= a dun  
coloured  
horse  
(here a  
noble  
horse)  
first  
شعبہ  
میں گھوڑا  
grey  
horse)  
شہادتیں  
کو بھی کہتے ہیں



# لباس ضراعت پوشیدن در اقتباس شفاعت کوشیدن

لباس ناری کا پہننا یعنی رونا اور بخت کش چنے یعنی حاصل کرنے میں کوشش کرنا

زمجوری برآمد جان عالم  
جدائی سے نکل جان جہان بھر کی  
نہ آخر رحمت للعالمین

آخر رحمت جہان دونوں کا نہیں ہے تو  
زخاک امی لالہ سیراب بر خیر  
خاک سے اسے لالہ تا زہ اٹھ کھڑا ہو

برون اور سر از بر ویمانی  
باہر نکال سر چادر میں سے  
شب اندوہ مارا روز گردان

ہمارے غم کی رات کو دن کر دے  
بہ تن و رپوش عنبر بوی جامہ  
بدن میں کڑے عنبر ہے ہوئے یعنی خوشبودار پہن

فرو داویر از سر کیسوں را  
نچے نکا سر سے کاکلون یعنی بالوں کو  
ادیم طالعے نعلین بالکن

طائف کے خوشبودار چمڑے کا پاؤں کا جوتا بنا  
جہانی دیدہ کردہ فرش را ہند  
ایک جہان دیدے فرش اچھے بچھائے ہوئے ہیں  
ز حجرہ پائے در حن حرم نہ  
جرے سے قدم کبے کے صحن میں رکھ  
بدہ و سی زیا افتادگان را  
و سے ایک ہاتھ یعنی مدد حاجت مند کو

ترسم یا نبی اللہ ترسم

رحم کر اسے ہمیر اللہ کے رحم کے  
ز محرومان حیرا غافل نشینے  
بے نصیبوں سے کیوں غافل بیٹھا ہے تو

چونر کس خواب چند از خواب بیدار  
انگس کی طرح سونیا کب تک بند سے اٹھ  
کہ روی تست بچ زندگانی

کہ منہ تیرا ہے صبح زندہ گی کا  
ز رویت روز ما فیروز گردان  
اپنے منہ سے ہمارے دن کو فتح کر

بسر بر بند کا فوری عمامہ  
سر پر باندھ عمامہ کا فوری یعنی بھٹی  
فلن سایہ بیا سر و روان را  
ڈال پانوں کے سایہ کے نیچے سر و روان کو

شراک از رشتہ جانہائی مان  
تسم ہمارے جان کے تاکے کا بسا  
چو فرش اقبال پابوس تو خواہند  
مثل فرش کے قبول کرنا تیری پابوسی کا جانتے ہیں  
بفرق خاک رہ بوسان قدم نہ  
سراہ کی خاک چومنے والوں کے سر پر قدم رکھ  
میں ولداری ولد اوگان را  
دلہاری کر دل دیے ہوؤں کی

اس  
سرسے مراد آیت کا  
ارستو اس لالہ کو عالمین  
میں سے بڑا جان جہان  
کی در آخر رحمت کا لفظ  
اسی کا تھا اس  
ادب میں جو خوشبودار ہو  
بنجار کے ہیں در حلق  
بہرین کی سرور کا لفظ  
میں یا نبی  
پیش کی ہے حرم کو  
زہد پر نیکو غور خدا کا

بیا

ہوان کی قادیان  
شام میں وہ شوق  
گلے بیکل نظر بیا بیا  
کی دعا میں زمین کو میں  
پھیلے  
جڑ سے رادیا  
جہاں پر کھڑے  
دفن میں  
دست سے  
اظہار اسطرح  
میں دوست  
میں ہیں

laccu















بدھقا نیش چون دارے مسلم  
 کسان پین اُسکو کیونکر یقین رکھے تو  
 اگر خاک مرکب یا بسیط است  
 اگر خاک ترکیبی ہوئی یعنی مخلوقات کچھ بھی ہوئی یعنی زمین  
 کیا ہی بہرہ ور شد از نوایش  
 ایک لکاس نصیبہ دی ہوئی اُسکی بخشش سے  
 کمال روح اعظم زین چہ باشد  
 کمال جبریل کا اس سے کیا ہو دے  
 مقام خواجہ برتر از کماست  
 مقام خواجہ عبید اللہ کا بلند زیادہ گمان سے ہے  
 دلش بحریت ز اسرار الہی  
 دل اسکا خدا کے مجید و نکار ایک دریا ہے  
 بجنبش چون در آید بر رخسار  
 موج زنی میں جب ہو دریا موج مار نیوالا  
 چو بنشیند مراقب دیدہ برہم  
 جو مراقبہ میں آنکھ بند کر کے بیٹھے  
 کیے ہیں کہ در قید کی نیست  
 ایک کو دیکھے کہ ایک کے قید میں نہیں ہے  
 نمودہ روی در بالا و پست اوست  
 ظاہر بندی اور پستی میں وہی ہے  
 کند در ہستی او خویش را کم  
 اُسکی ہستی میں آپ کو بھول جاتا ہے  
 چو کرد و قطرہ اندر بحر ناچیز  
 جو ہو دے قطرہ دریا میں بے قدر  
 خوش آنا نیکہ سر بر خاک و نید  
 وہ لوگ اچھے ہیں جو سرا کی خاک پر رکھے ہیں

بدان ماند کہ کوئی روح اعظم  
 اُس سے مشابہ ہو کہے تو روح بزرگ  
 بجلہ فیض احسانش محیط است  
 سب میں اس کے احسان کا فیض گہرا ہے ہوئے ہے  
 ز قوتہ سوئے فعل آمد کماست  
 باطن سے طوف کام یعنی یہ ظاہر کے آیا کمال کا  
 بجز ذمہ وی این حسین چہ باشد  
 سواندست او کی یعنی میر و مرشد کی یہ تعریف کیا ہو دے  
 برون از حد تقریر و بیانیست  
 مد تقریر اور بیان کرنے سے باہر ہے  
 از و یک قطرہ از مہ تابا ہی  
 اُس سے ایک بوند آسمان سے زمین تک ہے  
 بجنبش قطرہ چون آید پیدار  
 اُس کے پہلو میں کب ظاہر ہو ایک قطرہ  
 بند و دید و دل در دو عالم  
 بند کرے دیدے دل کے دو نورن جہان سے  
 وزان در تنگنای اندکی نیست  
 اور اس کو ایک سرچھوٹی گلی میں تھوڑا ہونگی نہیں ہے  
 اگر بسیار و رسم ہر چہ بہت اوست  
 اگر بہت اور جو تھوڑا جو کچھ ہے وہی ہے  
 بند و از دوی چشم تو ہم  
 بند کر لیتا ہے دوتی سے آنکھ و ہم کی  
 ز بحر ش کے بود امکان مشیر  
 دریا سے کب ممکن ہو اُسکی تیز کرنا یعنی فرق  
 دل و جان بستہ فراق او نید  
 دل و جان اس کے شکار بند میں باندھے ہیں

وہ مقام کے معنی کسان  
 کچھ پین کرنے والا  
 لکھ گیاہ کے لئے  
 لکھ اس بیان مراد  
 آرمیوں سے اور قوت  
 باطن سے اور فعل  
 مراد ظاہر سے ہے  
 عہد مراد بقیوں  
 کج اصلاح میں گمانی  
 دل کے سوائے خدا  
 کے اور نظر اسے

بجانب خدا  
 عطف ایک قسم

ہوتا ہے تو زمین پر  
 کی چیز کے بانہ سے  
 کو شکار ہوتا ہے  
 اس کو شکار بندھی  
 کہتے ہیں مطلق  
 اس شکار کو کہہ  
 دل بست ایچ  
 بین قیود و شدت  
 رہا ہون در در جان  
 سے اکی طرف ہون  
 ان ۱۱

superficial  
 = dunes

11/7/16



ہمہ پر مایہ از سر مایہ او  
سب امیر اس کی دولت سے  
مبادا سایہ او از جہان دور  
نہو سایہ اس کا بہان سے دور  
شہین عمر احرار ملک شیش  
سن عمر بزرگ فرشتہ خصلت یعنی مرشد کا  
خصوصاً عمر فرزند ان نامیش  
غاسکر اس کے نام سے اور لڑکوں کی عمر  
ورین رنگارگون کا رخ زرا ندود  
اس نئے رنگ کے محل سُہری طبع یعنی آسمان میں  
جہان آئینہ مقصود شان باد  
جہان آئینہ اُن کے مقصد کا ہو جو

ہمہ در نور محو از سایہ او  
سب نور بین بخود سائے اُس کے سے  
ز قدش دیدہ ایام بے نور  
نہو سائے اُس کے سے آنکھیں نہانے کی بے نور  
بہ ہستی باد از دور فلک بیش  
زیادتی میں گردش آسمان سے زیادہ ہو جو  
مفصل وارز اخلاق گرامیش  
زیادہ رکھ اخلاق بزرگ اُس کے سے  
بہم بھی رسوم افضل و ایچود  
آپس میں زندہ رہیں طریقے مہربانی و بخشش کے  
وران نور قدم مشہور شان باد  
اُس نور قدیم میں اُن کا ظہور ہو جو

## در ملح سلطان حسین

بادشاہ سلطان حسین کی تعریف میں

جہان کیسے چہ ارواح و چہ جسم  
تمام جہان کیا رو میں اے در کیا قلب  
بود انسان درین شخص معین  
بودے انسان اس کا لبہ مقدر میں  
ورین عین آنکہ چون انسان عین  
اس آنکہ میں وہ کہ مثل تیل کے ہے  
نہیر این خمیدہ طاق مینا  
نیچے اس بھلے ہوئے سبز محل کے  
خوشا حشمتی کہ بیانی از ویافت  
اچھی وہ آنکہ جسے بیانی اُس سے پائی

بود شخصی معین عالم شن نام  
ہو ایک آدمی کا کا بد مقدر جہان اس کا نام  
چو عین باصرہ بشناس و شن  
مثل آنکہ بینا کے پہچان روشن  
جہان مروجی سلطان حسین است  
جہان مروت کا بادشاہ سلطان حسین ہے  
دو چشم آدمیت زوست بینا  
دو آنکھیں آدمیت کی اُس سے ہیں دیکھنے والی  
بہ بیانی توانالی از ویافت  
بیانی میں قوت اُس سے پائی

۱<sup>st</sup> part  
کے معنی میں  
۲<sup>nd</sup> part  
کے معنی میں  
۳<sup>rd</sup> part  
کے معنی میں  
۴<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۵<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۶<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۷<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۸<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۹<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۱۰<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۱۱<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۱۲<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۱۳<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۱۴<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۱۵<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۱۶<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۱۷<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۱۸<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۱۹<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۲۰<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۲۱<sup>st</sup> part  
کے معنی میں  
۲۲<sup>nd</sup> part  
کے معنی میں  
۲۳<sup>rd</sup> part  
کے معنی میں  
۲۴<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۲۵<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۲۶<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۲۷<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۲۸<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۲۹<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۳۰<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۳۱<sup>st</sup> part  
کے معنی میں  
۳۲<sup>nd</sup> part  
کے معنی میں  
۳۳<sup>rd</sup> part  
کے معنی میں  
۳۴<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۳۵<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۳۶<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۳۷<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۳۸<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۳۹<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۴۰<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۴۱<sup>st</sup> part  
کے معنی میں  
۴۲<sup>nd</sup> part  
کے معنی میں  
۴۳<sup>rd</sup> part  
کے معنی میں  
۴۴<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۴۵<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۴۶<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۴۷<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۴۸<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۴۹<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۵۰<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۵۱<sup>st</sup> part  
کے معنی میں  
۵۲<sup>nd</sup> part  
کے معنی میں  
۵۳<sup>rd</sup> part  
کے معنی میں  
۵۴<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۵۵<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۵۶<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۵۷<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۵۸<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۵۹<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۶۰<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۶۱<sup>st</sup> part  
کے معنی میں  
۶۲<sup>nd</sup> part  
کے معنی میں  
۶۳<sup>rd</sup> part  
کے معنی میں  
۶۴<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۶۵<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۶۶<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۶۷<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۶۸<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۶۹<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۷۰<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۷۱<sup>st</sup> part  
کے معنی میں  
۷۲<sup>nd</sup> part  
کے معنی میں  
۷۳<sup>rd</sup> part  
کے معنی میں  
۷۴<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۷۵<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۷۶<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۷۷<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۷۸<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۷۹<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۸۰<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۸۱<sup>st</sup> part  
کے معنی میں  
۸۲<sup>nd</sup> part  
کے معنی میں  
۸۳<sup>rd</sup> part  
کے معنی میں  
۸۴<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۸۵<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۸۶<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۸۷<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۸۸<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۸۹<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۹۰<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۹۱<sup>st</sup> part  
کے معنی میں  
۹۲<sup>nd</sup> part  
کے معنی میں  
۹۳<sup>rd</sup> part  
کے معنی میں  
۹۴<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۹۵<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۹۶<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۹۷<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۹۸<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۹۹<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۱۰۰<sup>th</sup> part  
کے معنی میں

۱<sup>st</sup> part  
کے معنی میں  
۲<sup>nd</sup> part  
کے معنی میں  
۳<sup>rd</sup> part  
کے معنی میں  
۴<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۵<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۶<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۷<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۸<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۹<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۱۰<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۱۱<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۱۲<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۱۳<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۱۴<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۱۵<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۱۶<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۱۷<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۱۸<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۱۹<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۲۰<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۲۱<sup>st</sup> part  
کے معنی میں  
۲۲<sup>nd</sup> part  
کے معنی میں  
۲۳<sup>rd</sup> part  
کے معنی میں  
۲۴<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۲۵<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۲۶<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۲۷<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۲۸<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۲۹<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۳۰<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۳۱<sup>st</sup> part  
کے معنی میں  
۳۲<sup>nd</sup> part  
کے معنی میں  
۳۳<sup>rd</sup> part  
کے معنی میں  
۳۴<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۳۵<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۳۶<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۳۷<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۳۸<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۳۹<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۴۰<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۴۱<sup>st</sup> part  
کے معنی میں  
۴۲<sup>nd</sup> part  
کے معنی میں  
۴۳<sup>rd</sup> part  
کے معنی میں  
۴۴<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۴۵<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۴۶<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۴۷<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۴۸<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۴۹<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۵۰<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۵۱<sup>st</sup> part  
کے معنی میں  
۵۲<sup>nd</sup> part  
کے معنی میں  
۵۳<sup>rd</sup> part  
کے معنی میں  
۵۴<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۵۵<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۵۶<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۵۷<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۵۸<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۵۹<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۶۰<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۶۱<sup>st</sup> part  
کے معنی میں  
۶۲<sup>nd</sup> part  
کے معنی میں  
۶۳<sup>rd</sup> part  
کے معنی میں  
۶۴<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۶۵<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۶۶<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۶۷<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۶۸<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۶۹<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۷۰<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۷۱<sup>st</sup> part  
کے معنی میں  
۷۲<sup>nd</sup> part  
کے معنی میں  
۷۳<sup>rd</sup> part  
کے معنی میں  
۷۴<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۷۵<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۷۶<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۷۷<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۷۸<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۷۹<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۸۰<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۸۱<sup>st</sup> part  
کے معنی میں  
۸۲<sup>nd</sup> part  
کے معنی میں  
۸۳<sup>rd</sup> part  
کے معنی میں  
۸۴<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۸۵<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۸۶<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۸۷<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۸۸<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۸۹<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۹۰<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۹۱<sup>st</sup> part  
کے معنی میں  
۹۲<sup>nd</sup> part  
کے معنی میں  
۹۳<sup>rd</sup> part  
کے معنی میں  
۹۴<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۹۵<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۹۶<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۹۷<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۹۸<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۹۹<sup>th</sup> part  
کے معنی میں  
۱۰۰<sup>th</sup> part  
کے معنی میں



فلک صد چشم دارد دورہ او

آسمان نشو آرزو میں رکھتا ہے اُس کی راہ میں  
زروی اوست روشن چشم عالم  
اس کے منہ سے آنکھ جہان کی روشن ہے  
بجز خلق و لطف خلق بی قتل

خوبصورتی اور خلق اور مہربانی خلق میں بیشک  
در اصلاتش کرم رعم قدیم است  
اُس کی پشہا شیت میں بخشش طریقہ پرانا ہے  
سردگر از کمال خوبے او

لائی ہے جو اتہا خوبصورتی اُس کی سے  
دو صد گشت ال در ہر دیاری  
دو سو گھیت امید کے ہر ایک ملک میں

زکف بحر نوال اور درشت  
ہتیبی سے دریا بخشش کا لایا مٹھی زمین  
زوتش کا برویم ہستند زان کم  
ہاتھ اُس کے کہ بدلی اور دریا بہن کم اُس سے

نمودہ لمع از زرفشان تیغ  
دکھلائی وہ جگہ زرفشان تلوار سے  
چو گشتہ برق تیغش پر تو افکن

جو ہوئی اُس کی تلوار کی بجلی سایہ ڈالنے والی  
و دوم یک برق را گرچہ بقایت

دو لحظہ ایک بجلی کو اگرچہ بقایت نہیں ہے  
بقایے او فمائی تیر گہا است

زندگی اس کی مٹانی والی تار کیوں کی ہے  
ز عدل او بوقت خواب شبگیر  
عدل اُس کے سے وقت نیند آفت شب کے

کہ چشم خود کند منزل گراو

کہ آنکھ اپنی اُس کی قیاس گاہ بناوے  
بوی اوست گلشن خاک آدم  
اُس کی خوشبو سے خاک آدم کی باغ ہو  
بوو یوسف درین مصر فلک نیل

ہووے یوسف اس مصر یعنی شہر آسمان نیلگوین  
کریم ابن الکریم ابن الکریم است  
کریم بیٹا کریم کا پوتا کریم کا ہے  
کند پیر فلک یعقوبے او

کرے پیر فلک یعقوبی یعنی عافقی اُسکی  
شدہ سر سبز از ہر جو باری

ہرے بھرے ہوئے ہر ایک پر ہرے  
کشیدہ جو بہارے از ہر نکشت  
کھینچی ہر ہر ایک سرانکشت سے  
خروشان باشد ابرو کف نشان کم

بدلی شور کرنیوالی اور دریا جو شش زن ہووے  
نہفتہ تیغ خود خورشید و تیغ

چھائی تلوار اپنی آفتاب نے بدلی میں  
جہان را گرد چون خورشید روشن

جہان کو کیا آفتاب کی طرح رہد روشن  
بقا از تیغ او یکدم جد نیست

زندگی اُس کی تلوار سے ایک دم جد نہیں ہو  
نیاید روشنی باتیر کی راست

نہیں معلوم ہوتی جو درست روشنی ساتھ اندھیرے کے  
کند قطع از یلنک خفتہ مخیر

کرے بچھنا شیر سوتے ہوئے سے شکار

خلق باقی کے لئے  
پیشانی اور بالعم  
منہ خوبی اور موت  
اور دین اور لطف  
باضم کے منہ سے  
اور ناز کی روح کی  
بے نیس کے منہ سے  
بیکار و بودی  
منہ جنت سلطان بن  
کے راجہ جو ہے  
اصطلاح جمع صلب  
کے منہ سے پھٹکا  
ہر کسی کے منہ سے  
اور کسم بالفتح  
کے منہ سے بالفتح  
آئین ۱۲  
یعقوبی کردن مراد  
عاشقی کرنے  
سے ہے  
شبگیر کا کسی سے  
صادق کا اتوری  
یوسف غوری  
رات ہے  
طرح  
Carpet  
here bed  
Game  
makes the  
panther in  
bedding

تیر - A time just before dawn.



گردش کے معنی ہوتا ہے  
جس کے بغیر کسی چیز میں  
اور تشدد و لام حاکم ہوتا ہے  
ہو جس کو غلام بھی کہتے  
ہیں "ع" گزرنے  
کے معنی بارہ شکاری  
جنھوں نے بیان کیا  
ہے کہ اس کے  
انگوٹھ کے پانی سے  
زہرا پھل ہو جاتا

عور = devoid of

عور = devoid of

عور = devoid of

عور = devoid of

عور = devoid of

عور = devoid of

ز شب گرومی چو یابد گرگ مالش

رات کے پھرنے سے جو پاؤں پھیرے یا کھینچے

پی جذب محبت چنگل باز

واسطے کشش محبت کے چنگل باز کا

درخت بیشہ پر شاخ و پیوند

درخت چنگل کے شاخ و پیوند اور گرہ و تار

کند شیر زریان مشکک شالی

کرے شیر مست اس کی شکل کو آسان

کمین گاہ بد اندیشان بیاک

گھات کی جگہ بے خوف و دشمنوں کی

اگر یک تن برو چون مہر انور

اگر ایک شخص ایسا ہوئے مثل آفتاب روشن کے

نیار و ملیح عور از وسع و پرہیز

نیک کوئی راہزن تقویٰ اور پرہیز گاری سے

صبح آنجا کہ عدل او بخندد

صبح کے جس جگہ کہ انصاف کا ظاہر ہو

چو برق آنجا کہ قہر تیر بر فروزد

شکل بجلی کے جس جگہ کہ غصہ اور کافیا ہو

خداوند ابیران جوان تخت

اے خداوند اقدس پادشاهان نصیب و ور کی

نیر پامی تخت شاہیش باد

تخت پادشاہی کا اسکے پانوں کے نیچے ہو جو

فلک باچتر او در چایلو سے

آسمان ساتھ تاج اسکے کے خوشامدین

خواب آباد عالم باد معمور

کھنڈھن زبان یعنی دانسیا کا رہ آباد

خدا از دینہ میشتش گرد مالش

رہنے عیسے کبریٰ ہے وہ گول تکبیر

شود قلابت مرغ تیر پرواز

ہو حلقہ چسپڑا تیرا ڈر بنے سدا کی کا

اگر شاخ گوز سے نے را کند بند

اگر کسی نیل گلے کے سینک کو الہجا دے

بہ پنجہ بخشد از بندش رہائی

ساتھ پنجہ کے ہسکو بختے قید سے آزاد دے

بود ز اندیشہ نا امینی پاک

ہو دے بخوف ہونے کے اندیشہ سے صحت

زم مشرق تا مغرب طشتی از زر

پورب سے چھم کو ایک تھال سونے سے بھرا ہوا

کہ در طشت زر او بکرد تیر

کہ اس کے سونے بھرے ہوئے تھال کو دیکھے بھی بغور

چو ظلمت ظلم ز انجا رخت بندد

اندھیرے کی طرح تاریکی کا دبان سے کوچ کرے

بیک شعلہ جہانے را بسوزد

ایک پست میں ایک جہان کو جلیو دے

کہ تاہست آسمان چتر و زمین تخت

کہ جب تک آسمان پر تاج اور زمین پر تخت

تبارک چتر ظل اللہیش باد

سر پر حسنہ کے سایے کا تاج اس کے ہو جو

زمین با تخت او در خاک بوسی

زمین ساتھ تخت کے ہسکی خاک چوسنے میں

با و لا و کراش تا دم صور

بسیب سکی بزرگ اولاد کے صور پھونکنے یعنی قیامت تک







# دل آرا شاہدی در حجلہ غیب

ایک معشوق دل آراستہ کرنیوالا پرودہ پوشیدگی میں  
 نہ با آئینہ روش در میانہ  
 نہ منہ اس کا در میان آئینے کے  
 صبا از طرہ اش نکستہ تباری  
 صبا نے سبکی زلف سے نہ توڑا کوئی تار یعنی بال  
 نکستہ باکشمش ہمسایہ سنبل  
 نہ کوئی سنبل یعنی زلف اس کے پھول یعنی چہرے سے ہمسایہ  
 رخش سادہ زہر خطی و خالے  
 چہرہ اس کا صاف ہر ایک خط اور تل سے  
 نوا می دلبری باخوش می ساخت  
 گانا معشوقی کا ساتھ اپنے کرتا یعنی خود بخود گاتا تھا  
 ولی زانجا کہ حکم خود برداشت  
 اور لیکن اس جگہ سے کہ حکم خود بصورتی کا ہے  
 نکور و تاب مستور سے نثار و  
 خوبصورت طاقت پوشیدگی کی نہیں رکھتا ہے  
 نظر کن لالہ را اور کو ہسار ان  
 دیکھ لالہ نے کو ہساروں میں  
 کند شق شقہ کل زیر حصارا  
 کرتا ہے چاک کپڑے پھول کے نیچے پتھر کے  
 ترا چون معنے در خاطر افتد  
 تیرے جو کوئی مضمون دل میں پڑے یعنی آدے  
 نیاری از خیال آن گذشتن  
 نہیں گذر سکتا ہے خیال اس کے سے یعنی خیال بندھا رہتا ہے  
 چو ہر جا ہست حسن انش تقاضا ست  
 جو ہر جگہ حسن ہے ہی اس کا تقاضا ہے

جگہ کے معنی وہ مقام  
 جگہ دوہن کا پردہ  
 میں بناد سنا کرین  
 ۱۱ معنی خیال کے  
 معنی لگان اور شکل یا  
 صورت کہ خواب  
 میں یا بیداری  
 میں دکھائی دے  
 ۱۲ بالغ کے معنی رال  
 عالم میں مشہور  
 ۱۳ بین اور نام  
 مقام کا بارہ بیوی  
 مقامات سے جو  
 ۱۴ معنی مستوی  
 میں یا بیصدی  
 ہونے اس کے  
 پوشیدہ ہونا  
 ۱۵ شق شق کے  
 معنی چٹناؤ  
 شقہ کا ہونا  
 ۱۶ شقہ کا ہونا  
 ۱۷ جھول کا

مہتر اذات او از تہمت عیب  
 پاک ذات اس کی عیب کی تہمت سے  
 نہ زلفش را کشیدہ دست شانہ  
 نہ زلف اس کی کو کھینچا کنگھی کے ہاتھ نے  
 ندیدہ پیش از سر غباری  
 نہ دیکھا اس کی آنکھ نے سرے سے کوئی غبار  
 نہ لبستہ سبرہ اش پیرایہ بر گل  
 نہ بازہا سبزی کی اس کے پھول پر زبور یعنی منہ پر خط نہ کلا  
 ندیدہ پیش از رخیاں  
 نہ دیکھی کسی کی آنکھ نے اس سے کوئی بات  
 قمار عاشقی باخوش می ساخت  
 جو عاشقی کا ساتھ اپنے کھیلتا تھا  
 نہ پردہ خود برداشت  
 پردے سے خوبصورت کی طبیعت تنگ ہے  
 چو در بندی سرا ز روزن آرد  
 جو تو دروازہ بند کرے خود کہ سے سر باہر نکالے  
 کہ چون خرم شود فصل بہاران  
 کہ جب خوش رہتی یعنی پھولتی ہے فصل بہار کی  
 جمال خود کند ز آتشکارا  
 خوبصورتی اپنی کرتا ہے اس سے ظاہر  
 کہ در سلک معانی نادر افتد  
 کہ معنی کی لڑی میں نادر یعنی بہت اچھا ہو  
 وہی بیرون بکشتن یا نوشتن  
 باہر دنیا یعنی نکالتا ہے تو بیان کرنے یا لکھنے سے  
 نخست این حسن از رخاں است  
 پہلے یہ حرکت حسن از رخاں سے پیدا ہوئی



برون زونیمہ ز اقلیم تقدس

باہر گاڑا خیمہ ملک پاک سے عین طن ہر ہوا  
از و یک لمحہ بر ملک ملک تافت

اُس سے ایک روشنی انسان اور فرشتوں پر چکی  
ز بہر آئینہ نمود روئے

واسطے آئینے کے ظاہر کی ایک صورت  
ہمہ سبوحیان سبوح گویان

تہام فرشتے پاک کہنہ دایے  
ز غواصان ابن بحر فلک فلک

تیرنے والوں اس دریاے آسمان کشتی سے  
ز ذرات جہان آئینہ ہا ساخت

جہان کے ذرون سے آئینے بنائے  
از ان لمحہ فروغی بر گل افتاد

اُس روشنی سے ایک روشنی پھول پر پڑی  
رخ خود شمع زان آتش برافروخت

منہا اپنا شمع نے اس آگ سے روشن کیا  
ز نورش تافت بر خورشید کی تاب

اُسی کے نور سے چکی آفتاب پر ایک روشنی  
ز روش رومی خود آراست لیلیٰ

منہا اُس کے سے منہا اپنا سنوار لیلیٰ نے  
لب شیرین بشکر ریز بکشا د

ہونٹ شیرین کے میٹھی باتیں کرنے میں کھولے  
جمال دوست ہر جا جلوہ کردہ

خوبصورتی اُس کی ہر جگہ جلوہ کیے ہوئے  
سرا ز جیب مہ کنعان بر آورد

ماہ کنعان یعنی یوسف کے گریبان سے سر باہر نکالا

تجلی کرد بر آفاق دانش

روشنی کی عین پھیلائی جان اور آدمیوں پر  
ملک سرگشتہ خود را چون فلک یافت

فرشتوں نے دیوانہ آپ کو مشعل آسمان کے پایا  
بہر جا خواست از وی گفتگوئے

ہر جگہ چاہی اُس سے ایک گفتگو  
شدند از بخودی سبوح جویان

ہوئے بخودی سے پاک کہنے والے  
برآمد غفل سجان ذی الملک

نکلا شور پاک ہے وہ صاحب ملک  
ز روی خود بہر یک عکس اندخت

اپنے چہرے سے ہر ایک میں عکس ڈالا  
ز گل شوری بجان بلبل افتاد

پھول سے ایک شور بلبل کے دل میں پڑا  
بہر کاشانہ صدر پروانہ را سوخت

ہر ایک مکان میں سیکڑوں پروانوں کو جلایا  
برون اور و نیلو فرسرا ز آب

باہر نکالا کنول کے پھول نے سر پانی سے  
بہر موش ز مجنون خاست میلی

ہر ایک بلبل سے پر مجنون سے پیدا ہوئی ایک خواہش  
دل از پرویز برد و جان فراد

دل پرویز سے لے گیا اور حبان فراد سے  
ز معشوقان عالم بستہ پردہ

جہان کے معشوقوں سے پردہ بند کیے ہوئے  
ز لہجہ را د مار از جان بر آورد

ز لہجہ کی جان سے ہلاکی بر لایا عین عا شق کب

۴

نورانی بین

نورانی بین

نورانی بین

نورانی بین

نورانی بین

نورانی بین

نورانی بین

نورانی بین

نورانی بین

نورانی بین

نورانی بین

Spark

\*

۱۲

۱۳

۱۴

۱۵

۱۶



بہر پردہ کہ بینی پر دگے دوست

جیس پر دے میں کہ دیکھے تو پردہ دار وہ ہے

بغشق اوست دل راز نگانی

اُس کے عشق سے دل کو زندگی ہے

ولی کان عاشق خوبان بچوست

جو دل وہ عاشق معشوقین دلجو کا ہے

الاما در غلط نامتی کہ گوئے

خبر دار ہو ہرگز غلطی میں نہ پڑے بلکہ کہے تو

توئے آئینہ او آئینہ آرا

تو ہے آئینہ وہ آئینے کا آراستہ کرینوالا

کہ ہجون نیکوئے عشق ستودہ

کہ ایسے خوبصورت عشق تعریف کیے ہوئے نے

چونیکو بندری آئینہ ہم اوست

جو خوب دیکھے تو آئینہ بھی وہی ہے

من و تو در میان کاری نداریم

میں اور تم درمیان میں کچھ کام نہیں رکھتے ہیں ہم

خمس کاین قصہ پایانی ندارد

چپ رہ کہ یہ کہانی کوئی انتہا نہیں رکھتی ہے

ہمان بہتر کہ من و عشق پیچیم

وہی بہتر کہ ہم بھی عشق میں پسیمیں

قضا جذبان ہر دل دلی اوست

ہر دلبری اُس کی قضا کی حرکت دینے والی ہے

لبشوق اوست جان را کامرانی

اُس کے شوق میں جان کی مقصد وہی ہے

اگر داند و گرنی عاشق اوست

جو جانے اور چونہ جانے عاشق اُس کا ہے

کہ از ما عاشقی و زومی نگوئے

کہ ہم سے عاشقی اور اس سے خوبصورتی ہو

توئی پوشیدہ و او آشکارا

تو پوشیدہ ہے اور وہ ظاہر ہے

از و سر بر زدہ در تو نمودہ

اوس گزشتہ ننگ تجسم میں ظہور کیا

نہ تنہا بل گنجینہ ہم اوست

نہیں فقط خزانہ بلکہ خزانے کی جگہ بھی وہی ہے

بجز بیودہ پنداری نداریم

سوائے ایک وابیات گمان نہیں رکھتے ہیں ہم

بیان اوز باندا سے ندارد

بیان اُس کا کوئی شاعر نہیں کر سکتا ہے

کہ بے این گفتگو پیچیم و پیچیم

کہ بغیر ان باتوں کے بیکار ہیں اور پیچ ہیں ہم

بہر پردہ کہ بینی پر دگے دوست

جیس پر دے میں کہ دیکھے تو پردہ دار وہ ہے

بغشق اوست دل راز نگانی

اُس کے عشق سے دل کو زندگی ہے

ولی کان عاشق خوبان بچوست



بہر پردہ کہ بینی پر دگے دوست

خل در بیان فضیلت عشق بستن و شایخہ آغاز

درخت پنج بیان بزرگی عشق کے باندھت یعنی لگانا اور مستم

سبب نظم کتاب بدان پیوستن

سبب نظم کرنے کتاب کی اُس سین



دل فارغ ز درد عشق دل نیست

فارغ دل درد عشق سے کوئی دل نہیں ہو  
ز عالم رویت آور در غم عشق  
جہان سے منہ اپنا سر لا عشق کے غم میں  
غم عشق از دل سس کم مبادا  
غم عشق کا کسی دل سے کم مست ہو پڑے  
فلک سرگشتہ از سودا می عشقت

آسمان پریشان عشق کے سودا سے ہے  
اسیر عشق شوکا ندریشہ انیست  
قیدی عشق کا ہو کر نہ کر یہی ہے  
اسیر عشق شوکا ز ادا با شے

عشق کا قیدی ہو کہ آزاد ہو دے تو  
مئی عشقت و ہر گمے و مستی  
شراب عشق کی بجو دگی گرمی اور نشہ  
زیاد عشق عاشق تازگی یافت

عشق کی یاد سے عاشق نے تازگی پائی  
اگر مجنون نہ مئی زین جام خور می  
جو مجنون اس شیراب سے پیالہ نہ پینا  
ہزاران عاقل و فزانہ رفتند

ہزاروں عقلمند اور دانا گذرے  
نہ نامے ماند از ایشان نہ نشانی  
نہ کوئی نام ان سے رہا نہ کوئی نشان  
بسامرغان خوش احوال کہ مستند

بہت چڑیاں خوش آواز بیسنی شاعر کہ ہیں  
چو اہل دل ز عشق افسانہ گویند  
جو صاحب دل عشق سے کہانی کہتے ہیں

تن بیدر و دل جز آب گل نیست

دل بیدر و کا بدن سراپائی اور سلی کے نہیں ہے  
کہ باشد عالم خوش عالم عشق  
کہ ہوتا ہے اچھا عالم عشق کا عالم  
دل بے عشق در عالم مبادا  
دل بے عشق کے جہان میں غم رہتا ہے  
جہان پر فتنہ از غوغا می عشقت

جہان فساد بھرا ہوا عشق کے شور سے ہے  
ہمہ صاحب دلان را پیشہ نیست  
تمام اہل دلون کا پیشہ یہی ہے  
عشش بر سینہ نہ تاشاد با شے

غم اس کا سینہ پر رکھ تو خوش ہو دے تو  
وگر افسردگی و خود پرستی  
دوسری محنتی اور خود پرستی  
ز ذکر او بلند آواز کی یافت

بیان اس کے شہرت پائی  
کہ اور اور دو عالم نام برو می  
کون دونوں جہان میں اس کا نام بے حباتا  
ولے از عاشقی بگاہ فرستند

اور لیکن عاشقی سے بے خیر چلے گئے  
نہ در دست زمانہ دستانی  
نہ زمانے کے ہاتھ میں ان سے کوئی کہانی  
کہ خلق از ذکر ایشان لب بستند

کہ لوگوں نے انکے ذکر سے لب بند گئے یعنی بخین کوئی نہیں جانتا  
حدیث بلبل و پروانہ گویند  
باتیں بلبل اور پروانے کی کرتے ہیں

عشق کا مطلب یہ ہے  
جہان میں عشق کے غم  
اور سو عشق کے غم  
غیر اور خود بینی  
پہ چاہے کسی اور  
عشق عاشق مراد  
اس کا بیٹ ہے جو  
کافالہ اللہ تعالیٰ  
الاجر لہ تعالیٰ

القلوب بیغیر ذکر  
خدا سے دل خوش  
اس میں ہے  
اس شوق کا مطلب  
یہ کہ ہزاروں دانا  
اور عقلمند جن کو  
عقل معاش غفلتی  
لیکن عقل معاش غفلتی  
اس دہشت انگ  
مستند ہوا انکا  
ذکر بھی کسی کی زبان  
پر باقی نہ رہا



بہیتی گرچہ صد کار آزمائے

جان میں اگر صد ہا کام کرے تو

مثاب از عشق رو گرچہ مجازیت

مست بھیسہ منہ عشق سے اگرچہ مجازی ہے

بلوچ اول الف باتا نخوا نے

تختی میں پہلے جب تک الف بے نہ پڑھے تو

شیدم شد مریدی پیش پیری

سنا میں نے کیا ایک مرید آگے ایک پیر کے

بگفت اریا نشد در عشقت از جاے

کہا جو تیرا پاؤں عشق میں نہیں گیا یعنی تو عاشق نہیں ہوا

کہ بی جام مے صورت کشیدن

کہ بے ظاہری شراب کے پیالے پینے یعنی بغیر عشق

وے بایہ کہ در صورت نمائی

اور لیکن چاہیے کہ ظاہر میں نہ رہے تو

چو خواہی رخت در منزل نہادون

جو چاہے تو اسباب منزل میں رکھنا

بجدا شد کہ تا بودم درین دیر

شکر خدا کا کہ جب تک رہا میں اس دنیا میں

چو دایہ نات من بی مشک دیدہ

جو دانی نے نات میری بے مشک دیکھی

چو مادر بر لبم پستان نہادہ

جو مان نے میرے ہونٹ پر چھپاتی رکھی

اگرچہ موی من اکنون چو شیرست

اگرچہ بال میرے اب بشل دودھ کے یعنی سفید ہیں

بہ پیری و جوانی نیست چون عشق

بوتر چاہے اور جوانی میں جو نہیں ہے عشق

ہمین عشقت دہد از خود رہائی

یہی عشق تجھ کو خودی سے آزادی دے گا

کہ آن بہر حقیقت کار سازیت

کہ وہ واسطے حقیقت کے رند و بست ہے

ز قرآن درس کردن کی تو آنے

قرآن سے کب سبق پڑھ سکتا ہے تو

کہ باشد در سلوکش دستگیری

کہ ہوا سکا راہ مذہب تپانے میں ہاتھ پکڑے تو والا

برو عاشق شوا نکہ پیش من آے

جاء عاشق ہو اُس وقت میرے پاس آؤ

نیارے جرمہ یعنی چشیدن

نہ سکے تو ایک گھونٹ حقیقت کی شراب کا چکھنا

وزین پل زد خود را بگذرانی

اور اُس پل سے جلد آپ کو پار آمارے تو

نباید بر سر پل ایستادن

نہ چاہیے پل کے اوپر کھڑا ہونا

براہ عاشقی بودم سبک سیر

عشق کی راہ میں رہا میں تیس دن چلنے والا

بہ شیخ عاشقی نات ہم بریدہ

عاشقی کی تلوار سے نات میری ہی تراشی

ز خو خوارے عشقم شیر دادہ

اذیت عشق سے مجھ کو دودھ پلایا

ہنوزم ذوق شیرم در ضمیرست

اب تک مزا دودھ کا میرے دل میں ہے

و مدبر من و مادام این عشق

پھونکتا ہے مجھ پر ہمہ دم یہ عشق جاودہ

بہ عشق سے

پل از تجاری یعنی

ظاہری ہی نہیں

بہ عشق حقیقی کا

مست مگر مردانہ

ہے اور سبک سیر

سے مراد جلد گزرنے

والا اور جست و

چالاک ہے

نہ

نہ

نہ

نہ

نہ

مجاز

Passing

perishable

also metaphor

Universal

Materiality

معنی

Spirituality

The symbolic

is the bridge

to the Real.

نہ

نہ

نہ

نہ

نہ

نہ

نہ

نہ

نہ

نہ

نہ

نہ

نہ

نہ

نہ

نہ

نہ

نہ



کہ جامی چون شدی در عاشقی پر

کہ جامی جو عاشقی میں تو ہوا بڑھیا  
نبہ در عشق بازی داستانے  
کہ تینے لکھ عشق بازی میں کوئی داستان  
بکس نقش ز کلک نکتہ ز ایت  
کھینچ اپنے بار کی پیدا کر نیوالی قلمی ایک نقش  
چو از عشق این ندا آمد بگو شمع  
جو عشق سے یہ آواز میرے کان میں آئی  
بجان بستم کمر فرمان بری را  
جان سے کمر باندھی ہیں نے تابعداری کے لیے  
بر آئم گر خدا تو فیت بخشید  
اسپر ہوں میں جو بگو خدا تو فیت بخشے  
کنم از سوز عشق آن نکتہ رانی  
کردن میں سوز عشق سے پر وہ شاعری  
درین فیروزہ گنبد افکنم دود  
اس نیلے گنبد یعنی آسمان پر ڈالوں میں آسمان  
سرخن را پایہ بر جانے رسام  
شاعری کا مرتبہ اس جگہ پھو پھاؤں میں

سبک دھوے کن و در عاشقی میر

خوش گفتاری کر یعنی عمدہ شعر کہہ اور عاشقی میں مرجا  
کہ باشد از تو در عالم نشانے  
کہ رہے تجھ سے جہان میں ایک نشان  
کہ چون از جا رومی ماند بجایت  
کہ جو تو چلا جاوے تری جگہ پر رہے  
باستقبال بیرون رفت ہوشم  
پیشوا کی واسطے باہر گیا ہوش میر یعنی میں بیہوش ہو گیا  
نہا دم رسم نو سحر آوری را  
رکھا میں نے طریقہ نیا چا دوں گری کا  
کہ تخلم میوہ تحقیق بخشید  
کہ درخت کیر میوہ تحقیق کا بخشے  
کہ سوز و عقل رخت نکتہ دانی  
کہ جلادے عقل سب بار کی جانی کا  
کنم حشمت کو الگ کر یہ آلود  
کردن میں آنکھیں ستاروں کی آنسو بھری ہو ہیں  
کہ بنوازد با حسنات اسماع  
کہ سرفراز کرے تعریف سے مجھ کو آسمان

دست گل از چمن فضائل عشق چیدن ورشته

ایک گلستانہ فضیلت عشق کے باغ سے چننا اور ڈورا  
اتمام سبب نظم کتاب بر آن چیدن  
تمامی سبب نظم کرنے کا کتاب پر پینا

سخن نو باوہ بستان عشق ست

شاعری نیا پودہ عشق کے باغ کا ہے

سخن و سیاہ دیوان عشق ست

کلام سرنامہ عشق کے دیوان کا ہے

۲  
سبک دھوے کن و در عاشقی میر  
خوش گفتاری کر یعنی عمدہ شعر کہہ اور عاشقی میں مرجا  
کہ باشد از تو در عالم نشانے  
کہ رہے تجھ سے جہان میں ایک نشان  
کہ چون از جا رومی ماند بجایت  
کہ جو تو چلا جاوے تری جگہ پر رہے  
باستقبال بیرون رفت ہوشم  
پیشوا کی واسطے باہر گیا ہوش میر یعنی میں بیہوش ہو گیا  
نہا دم رسم نو سحر آوری را  
رکھا میں نے طریقہ نیا چا دوں گری کا  
کہ تخلم میوہ تحقیق بخشید  
کہ درخت کیر میوہ تحقیق کا بخشے  
کہ سوز و عقل رخت نکتہ دانی  
کہ جلادے عقل سب بار کی جانی کا  
کنم حشمت کو الگ کر یہ آلود  
کردن میں آنکھیں ستاروں کی آنسو بھری ہو ہیں  
کہ بنوازد با حسنات اسماع  
کہ سرفراز کرے تعریف سے مجھ کو آسمان

سبک دھوے کن و در عاشقی میر

۲  
سبک دھوے کن و در عاشقی میر  
خوش گفتاری کر یعنی عمدہ شعر کہہ اور عاشقی میں مرجا  
کہ باشد از تو در عالم نشانے  
کہ رہے تجھ سے جہان میں ایک نشان  
کہ چون از جا رومی ماند بجایت  
کہ جو تو چلا جاوے تری جگہ پر رہے  
باستقبال بیرون رفت ہوشم  
پیشوا کی واسطے باہر گیا ہوش میر یعنی میں بیہوش ہو گیا  
نہا دم رسم نو سحر آوری را  
رکھا میں نے طریقہ نیا چا دوں گری کا  
کہ تخلم میوہ تحقیق بخشید  
کہ درخت کیر میوہ تحقیق کا بخشے  
کہ سوز و عقل رخت نکتہ دانی  
کہ جلادے عقل سب بار کی جانی کا  
کنم حشمت کو الگ کر یہ آلود  
کردن میں آنکھیں ستاروں کی آنسو بھری ہو ہیں  
کہ بنوازد با حسنات اسماع  
کہ سرفراز کرے تعریف سے مجھ کو آسمان

۲  
سبک دھوے کن و در عاشقی میر  
خوش گفتاری کر یعنی عمدہ شعر کہہ اور عاشقی میں مرجا  
کہ باشد از تو در عالم نشانے  
کہ رہے تجھ سے جہان میں ایک نشان  
کہ چون از جا رومی ماند بجایت  
کہ جو تو چلا جاوے تری جگہ پر رہے  
باستقبال بیرون رفت ہوشم  
پیشوا کی واسطے باہر گیا ہوش میر یعنی میں بیہوش ہو گیا  
نہا دم رسم نو سحر آوری را  
رکھا میں نے طریقہ نیا چا دوں گری کا  
کہ تخلم میوہ تحقیق بخشید  
کہ درخت کیر میوہ تحقیق کا بخشے  
کہ سوز و عقل رخت نکتہ دانی  
کہ جلادے عقل سب بار کی جانی کا  
کنم حشمت کو الگ کر یہ آلود  
کردن میں آنکھیں ستاروں کی آنسو بھری ہو ہیں  
کہ بنوازد با حسنات اسماع  
کہ سرفراز کرے تعریف سے مجھ کو آسمان

۲  
سبک دھوے کن و در عاشقی میر  
خوش گفتاری کر یعنی عمدہ شعر کہہ اور عاشقی میں مرجا  
کہ باشد از تو در عالم نشانے  
کہ رہے تجھ سے جہان میں ایک نشان  
کہ چون از جا رومی ماند بجایت  
کہ جو تو چلا جاوے تری جگہ پر رہے  
باستقبال بیرون رفت ہوشم  
پیشوا کی واسطے باہر گیا ہوش میر یعنی میں بیہوش ہو گیا  
نہا دم رسم نو سحر آوری را  
رکھا میں نے طریقہ نیا چا دوں گری کا  
کہ تخلم میوہ تحقیق بخشید  
کہ درخت کیر میوہ تحقیق کا بخشے  
کہ سوز و عقل رخت نکتہ دانی  
کہ جلادے عقل سب بار کی جانی کا  
کنم حشمت کو الگ کر یہ آلود  
کردن میں آنکھیں ستاروں کی آنسو بھری ہو ہیں  
کہ بنوازد با حسنات اسماع  
کہ سرفراز کرے تعریف سے مجھ کو آسمان



بغا لم هر چه از نو و کن زاد

جهان بین جو کچھ ہے اور پُرانی سے پیدا ہوا

خرد را کار و بار می جز سخن نیست

عقل کو کوئی کار و بار سوا کلام کے نہیں ہے

سخن از کاف و نون دم بر قلم زد

کلمہ کن سے قلم پر دم مارا یعنی قلم سے کہا

چو شد قاف قلم زان کاف موجود

جو ہوا قاف قلم کا اُس کاف سے ظاہر

جهان به باشان که در بالا و ستند

جہان کے رہنے والے کچھ ادا و پُرانی ہندی اور پستی میں ہیں

چو زان جویش کند لب نکتہ زانی

جو اُس جویش سے ہونٹہ باریکیاں بیان کرے

زند باد نفس و شش بد امان

مارے ہوا دم کے ہاتھ اُس کے دامن میں

کند رہ بر دور و دروازہ گوش

اگرے راہ کان کے دروازے پر یعنی سنکر

کند خاطر با استقبال آہنگ

اگرے دل اُسکی پیشوائی کا ارادہ

کے لب را نشاط خندہ آرد

کبھی ہونٹہ کو خوشی سے ہنسا دے

از و خندان لب اندوہ مند ان

اُس سے ہنسنے والے سے ہونٹہ درد مند دیکھ

چو این شان الہی منم از وی

جو یہ شان پر خدا کی دیکھتا ہوں میں اُس سے

بدین می شغل گیری ساخت سرم

اس شراب سے شغل کرنے نے بڑھا کیا چنگو

چنین گوید سخندان کز سخن زاد

ایسا کہتا ہے شاعر کہ بات یعنی لفظ سے پیدا ہوا

جهان را یاد کاری جز سخن نیست

جہاں کو کوئی نشانی سوا کلام کے نہیں ہے

قلم بر صفحه ہستی رقم زد

قلم نے ہستی کے صفحہ پر رقم

کشاد از چشمہ اش فوارہ جود

کھولا اُسکے چشمہ سے فوارہ بخشش کا

ز جوششہای آن فوارہ مستند

اُس فوارے کے جوشش سے مست ہیں

کے باشد ز گلزار معانی

ایک پورے ہووے سے باغ حقیقت سے

برون آرد ز گلزارش خرامان

باہر لاوے باغ سے ٹپکتے ہوئے اُسکو

فتد از مقدم او ہوش بہوش

گہرے اُسکی مد سے ہوش بہوش ہو کر

در آرد دل بر چون غنچہ اش تنگ

لاوے دل کو دین گلی کی طرح کھینچ کر اُسکو

کہ از ویدہ نم اندوہ بار و

کبھی آنکھ سے آنسو غم کے بر سادے

از و گریان شود لبہای خندان

اُس سے روتے ہیں ہونٹہ ہنسنے والے

معاذ اللہ کہ دامن چنیم از وی

پناہ خدا کی کہ دامن چھڑاؤں میں اُس سے

بہ سیرانہ سرا کنون شغل گیرم

بڑھائے میں اب اور شغل جتنا کروں میں

یہ جو کچھ ہے اور پُرانی سے پیدا ہوا  
عقل کو کوئی کار و بار سوا کلام کے نہیں ہے  
کلمہ کن سے قلم پر دم مارا یعنی قلم سے کہا  
جو ہوا قاف قلم کا اُس کاف سے ظاہر  
جہان کے رہنے والے کچھ ادا و پُرانی ہندی اور پستی میں ہیں  
جو اُس جویش سے ہونٹہ باریکیاں بیان کرے  
مارے ہوا دم کے ہاتھ اُس کے دامن میں  
اگرے راہ کان کے دروازے پر یعنی سنکر  
اگرے دل اُسکی پیشوائی کا ارادہ  
کبھی ہونٹہ کو خوشی سے ہنسا دے  
اُس سے ہنسنے والے سے ہونٹہ درد مند دیکھ  
جو یہ شان پر خدا کی دیکھتا ہوں میں اُس سے  
اس شراب سے شغل کرنے نے بڑھا کیا چنگو  
ایسا کہتا ہے شاعر کہ بات یعنی لفظ سے پیدا ہوا  
جہاں کو کوئی نشانی سوا کلام کے نہیں ہے  
قلم نے ہستی کے صفحہ پر رقم  
قلم نے ہستی کے صفحہ پر رقم  
کھولا اُسکے چشمہ سے فوارہ بخشش کا  
جہاں کے رہنے والے کچھ ادا و پُرانی ہندی اور پستی میں ہیں  
جو اُس جویش سے ہونٹہ باریکیاں بیان کرے  
مارے ہوا دم کے ہاتھ اُس کے دامن میں  
اگرے راہ کان کے دروازے پر یعنی سنکر  
اگرے دل اُسکی پیشوائی کا ارادہ  
کبھی ہونٹہ کو خوشی سے ہنسا دے  
اُس سے ہنسنے والے سے ہونٹہ درد مند دیکھ  
جو یہ شان پر خدا کی دیکھتا ہوں میں اُس سے  
اس شراب سے شغل کرنے نے بڑھا کیا چنگو  
ایسا کہتا ہے شاعر کہ بات یعنی لفظ سے پیدا ہوا  
جہاں کو کوئی نشانی سوا کلام کے نہیں ہے  
قلم نے ہستی کے صفحہ پر رقم  
قلم نے ہستی کے صفحہ پر رقم  
کھولا اُسکے چشمہ سے فوارہ بخشش کا  
جہاں کے رہنے والے کچھ ادا و پُرانی ہندی اور پستی میں ہیں  
جو اُس جویش سے ہونٹہ باریکیاں بیان کرے  
مارے ہوا دم کے ہاتھ اُس کے دامن میں  
اگرے راہ کان کے دروازے پر یعنی سنکر  
اگرے دل اُسکی پیشوائی کا ارادہ  
کبھی ہونٹہ کو خوشی سے ہنسا دے  
اُس سے ہنسنے والے سے ہونٹہ درد مند دیکھ  
جو یہ شان پر خدا کی دیکھتا ہوں میں اُس سے  
اس شراب سے شغل کرنے نے بڑھا کیا چنگو











بدور اور گریا بد خطائے  
زمانے میں چ پاوے کوئی غلطی  
بقدر وسع در اصلاح کوشد  
اینے مقدر بھر اصلاح میں کوشش کرے

نیار و بر سر من ماجرائے  
 نہ لاوے میرے سر پر کوئی اعتراض  
 اگر اصلاح نہ ہو اندھ جموں  
 اگر اصلاح نہ ممکن ہو چپ ہو رہے

دائستان شمع جمال یوسفی را در شبستان غیب

افروختن و پروانہ دل آدم را بمشاهده آن سوختن  
روشن کرنے اور دل آدم کے پروانہ کے اُسکے دیکھتے ہی جلنے کے بیان میں

گہر سنجان دریائے معانی  
 موتی تولنے والوں دریاے حقیقت میں مورخوں نے  
 چھوٹا سیچ جہان گردند آغاز  
 جو تو ایسے جہان کی سنش کشاوند  
 کہ چون چشم جہان کی سنش کشاوند  
 کہ جب آنکھ جہان دیکھنے والی اُسکی کمیوں  
 صفوف انبیا یکجا پس و پس  
 قطارین پیردن کی ایک جگہ تھے اور آتے  
 صفوف اولیا قائم و مگر جاے  
 قطارین ادیا کی قائم دوسری جگہ  
 گروہی باشکوہ بادشاہی  
 ایک گروہ بادشاہی بدرجے سے  
 ستادہ صف بصف یکر خلافت  
 کمرے ہوئے قطار قطار اور لوگ  
 جو آدم سوی آن مجمع نظر کرد  
 جو آدم نے طرف اُس مجمع کے دیکھا

و رُق خوانان وحی آسمانی  
تفسیر کنے والوں علم آسمانی یعنی کلام مجید نے  
چنین وارد فرمایا کہ آدم خیر باز  
ایسی ہی وقت حضرت آدم سے خبر  
بر و اولاد اور اجلوہ دادند  
اسیر اسکی ولاد کو جلوہ دیا یعنی ظاہر کیا  
شادہ ہر صفی بریایہ خویش  
کھڑے ہوئے ہر قطار اپنے مرتبے پر  
نہادہ در مقام پیروی پائی  
رکھے ہوئے مقام ہر وی میں تسلیم  
بتلج شوکت شاہی ہے مبارہی  
تاج بادشاہی کے دببے سے فخر گزینوالا  
بہر ترتیب خوش و دستور لائق  
اچھی ترتیب اور عمدہ قاعدے سے  
زہر جمعے تماشا لے دگر کرو  
ہر ایک گروہ سے ایک دوسرا تماشا دیکھا

۱۔ دریا اور دریا  
 ۲۔ شکر شکر شکر شکر  
 ۳۔ اتصال  
 ۴۔ شاعر اور مونس  
 ۵۔ شاعر اور مونس کے  
 ۶۔ مونس تا بیخ بیان  
 ۷۔ کرنے والا  
 ۸۔ وزیر خزانہ  
 ۹۔ مراد مونس  
 ۱۰۔ مراد مونس  
 ۱۱۔ مراد مونس  
 ۱۲۔ مراد مونس  
 ۱۳۔ مراد مونس  
 ۱۴۔ مراد مونس  
 ۱۵۔ مراد مونس  
 ۱۶۔ مراد مونس  
 ۱۷۔ مراد مونس  
 ۱۸۔ مراد مونس  
 ۱۹۔ مراد مونس  
 ۲۰۔ مراد مونس  
 ۲۱۔ مراد مونس  
 ۲۲۔ مراد مونس  
 ۲۳۔ مراد مونس  
 ۲۴۔ مراد مونس  
 ۲۵۔ مراد مونس  
 ۲۶۔ مراد مونس  
 ۲۷۔ مراد مونس  
 ۲۸۔ مراد مونس  
 ۲۹۔ مراد مونس  
 ۳۰۔ مراد مونس  
 ۳۱۔ مراد مونس  
 ۳۲۔ مراد مونس  
 ۳۳۔ مراد مونس  
 ۳۴۔ مراد مونس  
 ۳۵۔ مراد مونس  
 ۳۶۔ مراد مونس  
 ۳۷۔ مراد مونس  
 ۳۸۔ مراد مونس  
 ۳۹۔ مراد مونس  
 ۴۰۔ مراد مونس  
 ۴۱۔ مراد مونس  
 ۴۲۔ مراد مونس  
 ۴۳۔ مراد مونس  
 ۴۴۔ مراد مونس  
 ۴۵۔ مراد مونس  
 ۴۶۔ مراد مونس  
 ۴۷۔ مراد مونس  
 ۴۸۔ مراد مونس  
 ۴۹۔ مراد مونس  
 ۵۰۔ مراد مونس  
 ۵۱۔ مراد مونس  
 ۵۲۔ مراد مونس  
 ۵۳۔ مراد مونس  
 ۵۴۔ مراد مونس  
 ۵۵۔ مراد مونس  
 ۵۶۔ مراد مونس  
 ۵۷۔ مراد مونس  
 ۵۸۔ مراد مونس  
 ۵۹۔ مراد مونس  
 ۶۰۔ مراد مونس  
 ۶۱۔ مراد مونس  
 ۶۲۔ مراد مونس  
 ۶۳۔ مراد مونس  
 ۶۴۔ مراد مونس  
 ۶۵۔ مراد مونس  
 ۶۶۔ مراد مونس  
 ۶۷۔ مراد مونس  
 ۶۸۔ مراد مونس  
 ۶۹۔ مراد مونس  
 ۷۰۔ مراد مونس  
 ۷۱۔ مراد مونس  
 ۷۲۔ مراد مونس  
 ۷۳۔ مراد مونس  
 ۷۴۔ مراد مونس  
 ۷۵۔ مراد مونس  
 ۷۶۔ مراد مونس  
 ۷۷۔ مراد مونس  
 ۷۸۔ مراد مونس  
 ۷۹۔ مراد مونس  
 ۸۰۔ مراد مونس  
 ۸۱۔ مراد مونس  
 ۸۲۔ مراد مونس  
 ۸۳۔ مراد مونس  
 ۸۴۔ مراد مونس  
 ۸۵۔ مراد مونس  
 ۸۶۔ مراد مونس  
 ۸۷۔ مراد مونس  
 ۸۸۔ مراد مونس  
 ۸۹۔ مراد مونس  
 ۹۰۔ مراد مونس  
 ۹۱۔ مراد مونس  
 ۹۲۔ مراد مونس  
 ۹۳۔ مراد مونس  
 ۹۴۔ مراد مونس  
 ۹۵۔ مراد مونس  
 ۹۶۔ مراد مونس  
 ۹۷۔ مراد مونس  
 ۹۸۔ مراد مونس  
 ۹۹۔ مراد مونس  
 ۱۰۰۔ مراد مونس

18/7/1916



چشمش یوسف آمد چون کی ماه  
 چو جمع آمدن زان جمع ممتاز  
 جمال نیکوان در پیش او لم  
 روای دلبری افکند بر دوش  
 کمال حسش از اندیش بیرون  
 بدوش خلعت لطف الہی  
 چیش مطلع صبح سعادت  
 ہمہ پیران از پیش و ز پس  
 ہمہ ارواح قدسی بی کم و کاست  
 درین محرابی خورشید قندیل  
 از ان جاہ و جلال دم عجب ماند  
 کہ یارب این نہال زلفش کیست  
 برو این پرتو دولت چرا تافت  
 اسیر ملک دولت کا کیونکر چکا

ابن سائی غزل  
 کے دیکھنے سے  
 گروہ "مطلع" سے  
 کے معنی "مندان" سے  
 کے معنی "جمال" سے  
 فنی و در فنیوں  
 اور نیکوان کی  
 معنی "سکھ" سے  
 کے معنی "دعا" سے

چشمش یوسف آمد

طلسمائے جسمانی  
 پاندہ ہوش پان مراد  
 ہمان ہمان

فقدون سے ہو  
 کے معنی "خفت" سے  
 کے معنی "کے" سے  
 کے معنی "کے" سے

نجاوین بایندہ  
 اور عزت بجاوین  
 کے معنی "کے" سے  
 کے معنی "کے" سے

نہمہ خورشید اوج عزت و جاہ  
 میان جمع شمع آتش سرافراز  
 چنان کہ ز پر تو خورشید اجم  
 فدائی خاکپاش صدر واپوش  
 بفرقش تاج فر بادشاہی  
 شب غیب از رخسار و ز شہادت  
 ز ظلمتہائے جسمانی مقدس  
 علما بر کشیدہ از چپ و راست  
 غلغلہ بسیج و تملیل  
 لعنوان معجب زیر لب راند  
 تماشا گاہ چشم روشن کیست  
 جمال جاہ چندین از کجایافت  
 خوں صورتی اور مرتبہ آتشا کھان سے پایا

نہیں چاند آفتاب بلند ی عزت اور مرتبہ کا  
 در میان گروہ کے مانند شمع کے سر بلند  
 ایسا کہ عکس آفتاب سے ستارے  
 قربان خاک قدم اسکی کے سیکڑون چادر اور معنی دار  
 انتہا عقل فکر پیش سے  
 اس کے سر پہ تاج بادشاہی دیدے کا  
 بدنی تیار کیون سے پاک  
 علما بر کشیدہ از چپ و راست  
 علما کے ہونے بایں اور دہانے سے  
 بجاوین بسیج پڑھنے اور وظیفے کا  
 بطور تعجب کے پونہ کے پتھر لینے آہستہ کہا  
 سیر گاہ کس روشن سر آنکو کی ہے  
 خوں صورتی اور مرتبہ آتشا کھان سے پایا







# آوردن ہم اور ابابہ یعقوب ہوائی ل زلیخا پروردن

لانا اور اسکو یعقوب ہی کی آنکھوں کے پانی اور ہوائے دل زلیخا سے پرورش کرنا

ذہن کے من و پی  
ذہن ہول و غماز  
دوسرے ہاتھ پر  
ہم پروردن کی  
ادب کے ساتھ

ذہن کے ساتھ حقیقت  
سے مراد ذات حقیقت  
ہو کہ تمام عالم و اسکا  
نظر میں آئے ہوئے  
ادب کے ساتھ

The Prophet  
شیش  
Seth

ہاں  
(here)

this world  
since out  
Chief duty is  
to worship  
God.

زمین کا  
بین و بون کا  
فارسی میں بھی  
انفاق

Malewali  
of  
devchhood.  
Necurus  
of life

## درین نویت کہ صورت پرستی

اس نقارخانے صورت پوجنے والے یعنی ظاہری میں  
حقیقت را بہر دوری ظہوریت  
حقیقت کو ہر ایک دورے میں ایک ظہور  
اگر عالم سبک دستور ماندے

اگر جہان ایک طریقی پر رہتا  
گرا ز گردون نگر دو نور خور کم  
جو آسمان سے نور آفتاب کا پوشیدہ نہو

زمستان از چمن بار بار نہ بندو  
جا زہ باغ سے جو جو جہ نہ باندھو یعنی نہ جائے  
چو آدم رخت ازین محراب کہ بست  
جو آدم نے اسباب سے باندھا یعنی سفر کیا

چو وی ہم رفت کرد آغاز ادریس  
جب وہ بھی گئے اور ادریس نے شروع کیا  
چو شد تدریس اور ادریس آسمانی  
جو ہوئی پر عالی حضرت ادریس کی آسمانی یعنی مر گئے

بطوفان فنا چون عرق شد نوح  
فنا کے طوفان میں جب نہو گئے حضرت نوح  
چو خوان دعوتش چیدند از آفاق  
جب خوان اسکی دعوت کا چنا جہان نے

چو زین ہامون شد اوراہ عم کو ب  
جب اس بھل یعنی دنیا سے ہوا وہ نیستی کی راہ چلنے والا

## زندہ ہر کس نبوت کو سہتی

بجائے ہر شخص باری سے نقارہ ہستی کا  
نرا سہی بر جہان افتادہ کو ریت  
ایک نام سے جہان پر ایک نور پڑا ہے  
سبا انوار کان مستور ماندے

بہت نور کہ وہ پوشیدہ رہتے  
نگیر درونق بازار اہم  
نہ پکڑے رونق بازار رہے ستارون کی

ز تاثیر بہار ان گل خندو  
بہار کی تاثیر سے گل پھول نہ کھلین  
بجائش شیش در محراب بست  
انکی جگہ پر شیش پیر محراب میں بیٹھے

درین تلمیس خانہ درس تقدیس  
اس مکرخانے یعنی دنیا میں سبق پاکی کا  
نبوح افتاد وین را پا سبانی  
حضرت نوح پر پڑی دین کی نگہانی

شد این در بر خلیل اللہ مفتوح  
شد این در بر خلیل اللہ مفتوح

موفق شد بان انفاق اسحاق  
توفیق دیا گیا واسطے اس کے لفقہ دینے کے اسحاق  
زوار کوہ ہدی گلبانک یعقوب  
ماری یعنی دی کوہ ہدی سے آواز یعقوب نے

ماری یعنی دی کوہ ہدی سے آواز یعقوب نے



چو یعقوب از عقب بن کاروم زد  
 جو یعقوب بنے چھپے سے اس کام یعنی ہمیری بن دم مارا  
 اقامت را بکنعان حمل افکند  
 ٹھہرنے کا کنعان میں کجا وہ ڈالا  
 شمار کو سپندش از بزرگوش  
 گنتی بھیر اور بکریوں اور سردنہ اس کے کی  
 بنو بت حد بنو بت کشت پیدا  
 لڑکے کے باری باری سے پیدا  
 ششم پشت و احم کشت یوسف  
 آٹھویں پشت میں ظاہر ہوئے یوسف  
 پسر بیرون زیوسف یازدہ پشت  
 رو کے باہر یعنی سوا یوسف سے گیارہ رکھتا تھا  
 چو یوسف ہر زمین آمد ز مادر  
 جو یوسف زمین پر آیا مان سے یعنی پیدا ہوا  
 و مشید از بوستان دل نہالے  
 او کا باغ دل سے ایک نیا پودہ  
 ز گلزار خلیل اللہ کی رست  
 باغ خلیل اللہ یعنی ابراہیم سے ایک پھول اُگایا  
 برآمد اخترے از برج اسحاق  
 نکلا ایک ستارہ برج یعنی خاندان اسحاق سے  
 علم ز دلالہ از باغ یعقوب  
 ظاہر ہوا ایک لالہ باغ یعقوب سے  
 غزالی شد شمیم افزا سے کنعان  
 ایک ہرن کا بچہ ہوا خوشبو بڑھا ہوا لا کنعان کا  
 ز جان تابودہ بہرہ ماوریش را  
 جان سے جب تک رہا حصہ سبکی مان کو یعنی جیتا کہ رہیں

ز حد شام تا کنعان علم زد  
 کن سے شام سے کنعان تک سکے ٹھہرا  
 قنادر و رفرائیش مال و فرزند  
 بڑے زیادتی میں مال اور لڑکوں کے  
 دوران وادی شد از موموش  
 اُس جنگل میں ہوئی چھٹی اور چھٹی سے زیادہ  
 بفصل رسالت شعلہ آسا  
 ساتھ تفصیل ہمیری کے شعلے کے مانند  
 بماند از روی جہانے در تاسف  
 رہا اُن سے ایک جان افسوس میں  
 ولی یوسف میان جانش رہ و داشت  
 اور لیکن یوسف اسی جان میں راہ رکھتے یعنی عزیز تھے  
 برخ شد ماہ گردون را برابر  
 چہرے میں ہوا آسمان کے چاند کے برابر  
 نمود از آسمان جان ہلاکے  
 ظاہر ہوا آسمان کی جان سے ایک مچ کا چاند  
 قیامی نازک اندامی بروست  
 چکن نازک بدن ہونے کی اُس پرست  
 ز روی او منور چشم آفاق  
 اُس کے چہرے سے روشن آنکھ جہان کی  
 از وہم مرہم وہم داع یعقوب  
 اُسی سے مرہم اور بھی کو باغ یعقوب کا  
 از ورشک ختن صحرا می کنعان  
 اس سے رشک دینے والا ختن کا جنگل کنعان کا  
 ز شیر خوش شستی شکرش را  
 دودہ اپنے سے دھو تین شکر یعنی ہونٹھا اُسکے کو

یوسف زلیخا  
 one maid come  
 حضرت یوسف کے بیان  
 ۱۱  
 ۱۹۱۵/۶/۲۰  
 Second reading  
 بیان ہوا کہ  
 شعلہ آسا  
 جیسے آگ کی طرح  
 جہاں آسمان کے  
 جیسے آگ کی طرح  
 قطع درخت کو کئے  
 ۱۲  
 باغ خلیل اللہ  
 اور ختن نام  
 ملک کا ہر بیان  
 شکر پس  
 ہوتی ہے  
 ۱۲  
 یوسف کی زندگی  
 یوسف کی زندگی  
 ۱۱

سر بنو بت بنو بت شتہ پیا = 4 line مع  
 گہر put شد = Instead of مع  
 4 line



یوسف حضرت  
 یوسف علیہ السلام  
 یوسف کے دوست  
 آپ کی کائنات  
 کیا اس کا حال  
 کی بہن یعنی یوسف  
 کو کھینچ کر لے کر  
 پیراں کا حال  
 ہے یعنی اس کے  
 یوسف حضرت  
 یوسف کا نام  
 انہی کے لئے  
 ہے جس کے لئے  
 جان کی طرح  
 رہنے کے لئے  
 یوسف  
 نے انہی کے  
 کہہ کر خفا تو  
 ہوئی کہ میں کیا  
 کروں اب مجھ  
 یوسف علیہ السلام  
 کی جانی گواہ  
 زمین کے

یوسف و یوسف در کنار خود دو سالہ  
 جو دیکھا اس نے اپنی گود میں دو برس کا  
 گرامی مورتے از بحر کرے  
 ایسا اچھا موتی دریا سے بخشش سے  
 پدر چون دید حال کو ہر خوش  
 باپ نے جو دیکھا حال موتی یعنی رط کے اپنے کا  
 ز غم مرغ جانش پرورش یافت  
 چھو بھی سے اس کی جان کی چڑیا نے پرورش پائی  
 قدس آئین خوش قناری آورد  
 قد اس کے نے طریقہ نیک چلنی کا پایا یعنی چلنے لگے  
 دل عمہ بہر شش شد چنان بند  
 دل چھو بھی کا اس کی محبت میں سوتا تھا  
 بہر شب خفته چون جان برش بود  
 ہر رات مثل جان کے اس کے ہر سو میں سوتا تھا  
 پدر ہم آرزوی روی و دشت  
 باپ بھی خوش شکی صورت کی رکھتا یعنی دیکھا کرتا تھا  
 جزاوسں رول عمکین نمی یافت  
 اس کے سوا اول غمکین میں کسی کو نہ پاتا تھا  
 چنان میخواست کان و دل فروز  
 ایسا چاہتا تھا کہ وہ چاند دل روشن کرے والا یعنی یوسف  
 جو اہر گفت کامی کہ ہر روزی  
 بہن سے کہا کہ اسے بہن محبت کرنے سے  
 ندام طاق و ورمی یوسف  
 نہیں رکھتا ہوں میں طاقت یوسف کے دور رہنے کی  
 بخلو نگاہ راز من فرستش  
 میری تنہائی کی جگہ بھیج دین اس کو بھیج

و مید آیام ز ہر شش رنوالہ  
 چھوٹکا یعنی ملا یا زمانے سے ہر اس کے کھانے میں  
 زیادہ ماند با اشک یتیم  
 مان سنے اساتذہ انسوتیمی کے یوسفی روتا ہوا  
 صدف کروش کنار خواہر خوش  
 اپنی بہن کی گود اس کے لیے سب سے بنائی  
 بگلزار خوشی بال و پرش یافت  
 خوشی کے باغ میں بازو اور پر اس نے پائے  
 لبش سس شکر گفتاری آورد  
 ہونچھ اس کے طور میں کلامی کو لائے یعنی بولنے لگے  
 کہ نکستی از و یک محظہ پیوند  
 کہ نہ تو رتی اس سے ایک م کو پیوند یعنی دم بھر جدا ہوتی  
 ہر روز آفتاب منظرش بود  
 ہر روز آفتاب اس کی آنکھ کا تھا  
 ز ہر سوسل خاطر سوی او دشت  
 ہر طرف سے خواہش دل کی طرف اس کے رکھتا تھا  
 بکہ کہ دیدش تسکین نمی یافت  
 کبھی کبھی اس کے دیکھنے سے اطمینان نہ پاتا تھا  
 بہ پیش چشم او باشد شب و روز  
 ہے اس کی آنکھ کے سامنے رات و دن  
 بفرم چون درخت بید لری  
 میرے پر درخت بید کی طرح تو کا بنے یعنی خفا ہوگی  
 خلاصم وہ ز مجوری یوسف  
 خلاصی مجھ کو دے یوسف کی جدائی سے  
 بجز اب نیاز من فرستش  
 میری تنہائی کی جگہ بھیج دین اس کو بھیج







برویش چشم روشن شاد و شبت

سامنے اُس کے آنکھ روشن کے خوش بیٹھی  
بدوشد خاطر یعقوب حشرم

اُس سے دل یعقوب کا خوش ہوا  
یہ پیش رو چو یوسف قبلہ یافت

ساتنے اپنے جو یوسف ایسا قبلہ پایا  
یوسف بود خوش رحمت اندوز

یوسف سے تھی روح اُس کی راحت جمع کرنی یعنی خوش  
یوسف بود ہر کاری کہ بودش

یوسف کے سبب سے تھا جو کام کہ تھا اُس کا  
بی ہر جا کہ زین سان بہ تباہ

ہاں جس جگہ کہ اس طرح کا چاند روشن ہو  
چکویم کان ز حسن و دلبری بود

کیا کہوں میں اس خوبصورتی و دلبری سے کہ تھی  
مے بود از سہرا شنائی

ایک چاند تھا آسمانِ محبت سے  
نہ مہمہات روشن آفتابی

نہیں چاند افسوس ایک آفتاب روشن  
چہ می گویم چہ جامی آفتابست

کیا کہتا ہوں میں کیا جگہ آفتاب کی ہے  
مقدس نوری از قید چہ و چون

ایک پاک نور آزاد چون و چرا سے  
چون بچون وین چون کردہ آرام

جو اُس بچے یاغذ یعنی خدا نے اس صورت میں آرام کیا  
بدل یعقوب کہ ہر شہنشاہ داشت

دل میں یعقوب جو اُس کی محبت پوشیدہ رکھتا تھا

پس از چندی این چشمش فرو بست

بعد چند روز کے موت نے آنکھ اُسکی بند کی یعنی مر گئی  
نہ دیدارش نہ بستی دیدہ برہم

اُس کے دیکھنے سے آنکھ نہ بند کرتا یعنی جدا نہ کرتا  
نہ فرزند ان دیگر رومی بر تافت

اور لوگوں اپنے سے کچھ بھیرا  
یہ یوسف بود پیش دیدہ افروز

یوسف سے آنکھیں اُس کی تھیں دیدہ روشن کرنیوالی  
یوسف بود بازارِ اری کہ بودش

یوسف کی وجہ سے تھی جو رونق کہ تھی اُس کی  
اگر خورشید باشد رہ نیابد

اگر آفتاب ہو دے راہ پیادے  
کہ بیرون از حد حور و پری بود

بلکہ باہر حد حور اور پری سے تھی  
از و کون و مکان را روشنائی

اُس سے دونوں جہان کی روشنی  
کہ از وی برفلک افتابانی

جس سے کہ آسمان پر پری ایک شہنشاہی  
کہ رخشان چشمہ اش از بخار سربست

بلکہ روشن چشمہ اُس کا دیان دھوکا ہے  
سرا از جلیات چون اور و بیرون

سرجہ پردے سے باہر لایا یعنی ظاہر ہوا  
پے رو پوش کردہ یوسف نام

رو پوشی کے واسطے اس نے یوسف نام رکھا  
وگر روشن بجان جا جای ان داشت

اور جو کی اس کی جان میں جگہ وہی جگہ رکھتا تھا

یوسف زلیخا کی کہانی

یوسف زلیخا کی کہانی

یوسف زلیخا کی کہانی

یوسف زلیخا کی کہانی

یوسف زلیخا کی کہانی

یوسف زلیخا کی کہانی

یوسف زلیخا کی کہانی

یوسف زلیخا کی کہانی

یوسف زلیخا کی کہانی

یوسف زلیخا کی کہانی

یوسف زلیخا کی کہانی

لکون  
existence  
the spiritual  
world  
مکان  
place  
this world  
Both  
the  
worlds



North Africa 25

مستخرج

زلیخائی کہ رشک حور عین بود  
ایسی زلیخا کہ رشک دینے والی حور بہشت کی تھی  
زحور شید رخسار ناویدہ تباہ  
آفتاب چہرے اُس کے سے بغیر کوئی چکانے لگے  
چو پر دور ان غم عشق اور زور  
جب دور رہنے والوں یعنی عاشقوں پر غم عشق کا زور کرتا ہے

بمغرب پر وہ عصمت نشین بود  
پچھم مین پاکداسنی کے پردے مین بیٹھنے والی تھی  
گر قمار خیال کش شد بخوابے  
اُس کے خیال کی ایک شب چوٹی گرفتار  
ز نزدیکیاں نہا شد عائی دور  
نزدیک والوں سے کوئی عاشق دور نہیں ہوتا ہے

در وصف نسب زلیخا کہ مغرب از طلوع آفتاب

زلیخا کے نسب کی تعریف مین کہ چھپم طلوع ہونے آفتاب  
جمالش مشرق کشتہ بود بلکہ ہزاران درجہ ازان درگذشتہ  
خوبصورتی اُس کی سے پورب ہو گیا تھا بلکہ ہزاروں درجے اُس سے گزرا یعنی زیادہ ہوا

چنین گفت آن سخندان سخن سنج  
ایسا کہا اُس سخندان سخن تو لے والے یعنی شاعر نے  
کہ در مغرب مین شاہی بنامیں  
کہ چھپم کی زمین مین ایک بادشاہ با عزت  
ہمہ اسباب شاہی حاصل او  
بادشاہی کا تمام اسباب حاصل اس کو یعنی رکھتا تھا  
ز فرش تلج را اقبال مندی  
اُس کے سر سے تلج کو اقبال مندی  
فلک دخیلش از جوزا کر بند  
آسمان اُس کے گردہ مین جوزا سے کر بند مین والا  
زلیخا نام زلیا دختری دشت  
زلیخا نام ایک خوبصورت لڑکی رکھتا تھا  
نہ دختر اخترے از برج شام ہے  
نہیں لڑکی ایک ستارہ برج شام سے

کہ در گنجینہ بودش آن سخن گنج  
کہ اُس کے خزانے مین تھا شاعری کا وہ خزانہ  
ہمیزد کوس شاہی نام طیموس  
بجاتا تھا نقارہ بادشاہی کا نام طیموس تھا  
نماندہ آرزوے در دل او  
نہ رہی کوئی آرزو اُس کے دل مین  
ز پائش تخت را پایہ بلندی  
اُس کے پاؤں مین سے تخت کو مرتبہ بلندی کا  
ظفر بانبندش سخت پیوند  
فتح کا اُس کی شمشیر بند سے مضبوط ساتھ  
کہ با او از ہمہ عالم شری دشت  
کہ اُس کی طرف تمام جہان سے ایک خیال رکھتا تھا  
فروران کوہری از برج شام ہے  
بادشاہی ٹہبے سے ایک روشن موتی

عین بہشت والی عورت ہوتی خوبصورت ہوتی مین اور اسبوجہ مین آتا ہے اور سفیدی اور سبکی ان کی آنکھوں کی خوبصورتی اور سوز و دل ہوتی ہے



21/1/15

omitted from here to p. 51



کنگنی در بیان وصف جمالش

نہیں سمانی ہر بیان میں تعریف اُس کی خوبصورتی کی  
زسرتا یا فرو و آیم چوموشش  
سرے پانوں تک اتر اُون میں مثل زلف اُسکی کے  
ز نوشین لعشش استمداد جویم  
ہو نیچے بیٹھے اسکے سے مرد ڈھونڈھتا ہوں میں

قدش نخلی نہ رحمت آنسیریدہ

قد اُس کا ایک درخت رحمت سے پیدا کیا ہوا  
ز جوی شہریاری آب خوردہ  
نہ پیر بادشاہی سے پانی پے پیچے سینچا ہوا  
بفرش موے دام ہوشمند ان

اُس کے سر کے بال عقلمندوں کے لیے حبال  
فراوان موشگافی کردہ شانہ  
بہت بال سلجھائے یعنی باریکیاں دکھائیں کنگنی نے  
ز فرق او دویمیر نافہ راول

سر اُس کے سے دو ٹکڑے نانے کا دل  
فرو و آو نیمہ زلف سمن ہاے

لٹکائے ہوئے زلف چنبیلی گھسنے والی یعنی خوشبودار

دو کیسوش و ہندوی سن ساز  
دو زلفین اُس کی دو کا فر رسی بیٹھے والے

فلک درس جمالش کردین

آسمان نے سبق خوبصورتی کا اُس کو تعلیم کیا  
ز طرف لوح سمیش نمودہ

چاندی کی تختی اُس کی کے کتار سے سے دکھائی  
بیران دونوں طرف دو صاوش

تھے ان دونوں بھوون اُسکی نادر و صاہ یعنی آنکھیں

کنم طبع آزمائی با خیالش

کرتا ہوں میں طبیعت آزمائی اُس کے خیال سے  
شوم روشن ضمیر از عکس رویش  
ہوں میں روشن دل اُسکے چہرے کے عکس سے  
ز وصفش انچہ در کجہ بلویم

بہستان لطافت سرشیدہ

لطافت کے باغ میں سر کھینچے یعنی بلند  
ز سر و جو سباری آب برودہ  
نہر کے کنار کے سرد سے ابرو لے گئے ہوئے  
از و تاشک فرق امانہ چندان

اُس سے مشک تکس فرق لکین نہ اتنا  
نہادہ فرق نالک در میانہ  
رکھا فرق تھوڑا در میانہ یعنی مانگ کا  
وزو در نافہ کار مشک مشکل

بلور اُس سے نانے میں کام مشک کا مشکل یعنی مصیبت میں  
فکندہ شلخ کل راسایہ دریائے

ڈالے ہوئے پھول کی ٹہنی کا سایہ نیچے پانوں کے

ز شمشاد سرافرازش رسن باز  
سر و سر بلند یعنی قد اُس کے سے نٹ کے تھامنے کو

نہادہ از جنبش لوح سیمین

پیشانی اُس کی سے چاندی کی تختی رکھی  
دونوں سر نکون از مشک سودہ

دونوں اٹھنے یعنی بھوین مشک سے گھسی یعنی ہلک کے بال  
نوشتہ کلک صنع او شادوش

لکھا کارگیری او ستاد یعنی خدا کے تسلیم نے اُن کو

اردو زبان میں  
یوسف زلیخا  
آب و ہون کے  
زلف و اُون کے  
نخلی  
بفرش  
فلک  
ز طرف  
نوشتہ  
لکھا



ز حد نون او با حلفت میم

کنارے نون اُس کے سے اوپر حلقہ میم یعنی منہ کے

فزودہ بر الف صفروہان را

بڑھا کر الف بر نقطہ منہ کا  
شدہ سنش عیان از عل خندان

ہوئے سین اُسکے ظاہر یعنی دانت اُسکے ہنستے ہوئے ہونٹوں سے

زبستان ارم رویش نمونہ

باغ بہشت سے چہرہ اُس کا نمونہ

بروہر جانب از خالی نشانے

اُس پر ہر طرف تل سے ایک نشان

ز خندانش کہ سیم بی ز کا تست

بھڑکی سکی کہ چاندی بی ز کوۃ ہی یعنی کسی نے بوسہ نہیں لیا ہے

بزیر عیبے اروانا برد راہ

نیچے گوشت گردن کے جو عقلمند راہ لے جاوے

قرار دل بودنایاب آنجا

قرار دل کا ناپا یا جاوے وہاں یعنی بیقرار ہو

بیاض گردش صافی تر از علج

سفیدی اُس کی گردن کی صاف زیادہ ہاتھی دہت سے

برو و شش زوہ طعنہ من را

سینے اور کندھے اُس کے نے طعنہ دیا چنبیلی کو

دو پستان ہر یکے چون قہر نور

دو جھاتیان ہر ایک مثل شعلہ نور کے

دونار تازہ برستہ ز یک شاخ

دوانا رس تازہ پیدا ہوئے ایک پٹنی یعنی بدن سے

ز بازو من سیمین و غل بود

بازو سے خزانہ چاندی کا بفل میں تھا

الف واری کشیدہ بینی از سیم

الف کے مانند کینچی ہوئی ناک چاندی سے یعنی گوری

یکی دہ کردہ آشوب جہان را

ایک نے دس حصہ کی پریشانی جہان کی

کشادہ میم را عقدہ بہ دندان

کھلی سیم یعنی منہ کی گرہ دانتوں سے

در و گہما شکفتہ کو نہ کو نہ

اُس میں پھول کھلے ہوئے طرح طرح کے

چو زنگی بچکان در گلستانے

مثل بھو نرون کے ایک باغ میں

در و چاہے پر از آب حیات

اُس میں ایک گوان آب حیات سے بھرے

بود گر آمدہ رستے ازان چاہ

جوانی ہو کوئی تری اُس کنوئین سے

کہ ہم چاہ است وہم گرداب آنجا

کہ گوان بھی ہے اور بھینر بھی وہاں ہے

بگردن آورندش ہوان باج

گردن کے بل لاوین اُس کو ہرن محصول

گل اندر حبیب کردہ پیرہن را

پھول نے گریبان میں کیا لباس کو یعنی سمٹ گیا

حبابی خاستہ از عین کافور

ایک بلبلا اٹھا چشمہ کافور یعنی سفید سینے سے

گفت امید شان ناسودہ گستاخ

امید کی بتیلی نے انکو گستاخانہ نہ گھسا یعنی نہ چھو

عیار سیم پیش او و غل بود

کساؤ چاندی کا آگے اُس کے کھوٹا تھا

۴  
منہ کے معنی خالی  
اور نہ نقطہ میم  
تختہ جہان را  
بجی جہان  
یا بینی جہان  
۵  
غنیب یعنی  
منہ وہ کوشت چوچ  
۶  
چھڑکی سکی  
۷  
بازو سے خزانہ

۸  
۹  
۱۰  
۱۱  
۱۲  
۱۳  
۱۴  
۱۵  
۱۶  
۱۷  
۱۸  
۱۹  
۲۰  
۲۱  
۲۲  
۲۳  
۲۴  
۲۵  
۲۶  
۲۷  
۲۸  
۲۹  
۳۰  
۳۱  
۳۲  
۳۳  
۳۴  
۳۵  
۳۶  
۳۷  
۳۸  
۳۹  
۴۰  
۴۱  
۴۲  
۴۳  
۴۴  
۴۵  
۴۶  
۴۷  
۴۸  
۴۹  
۵۰  
۵۱  
۵۲  
۵۳  
۵۴  
۵۵  
۵۶  
۵۷  
۵۸  
۵۹  
۶۰  
۶۱  
۶۲  
۶۳  
۶۴  
۶۵  
۶۶  
۶۷  
۶۸  
۶۹  
۷۰  
۷۱  
۷۲  
۷۳  
۷۴  
۷۵  
۷۶  
۷۷  
۷۸  
۷۹  
۸۰  
۸۱  
۸۲  
۸۳  
۸۴  
۸۵  
۸۶  
۸۷  
۸۸  
۸۹  
۹۰  
۹۱  
۹۲  
۹۳  
۹۴  
۹۵  
۹۶  
۹۷  
۹۸  
۹۹  
۱۰۰



می تعویذ آن پاکیزہ چون در  
 واسطے تعویذ اس پاک مثل موتی کے  
 پریرویان بجان کردہ سپندش  
 خوبصورتوں نے جان سے کیا سپند اس کے لیے  
 زرتاج سران تخت و ویم  
 سروارون کے تخت اور تاج لوٹنے سے  
 کفش راحت وہ ہر محنت اندیش  
 ہتھیلی اس کی راحت دینے والی ہر فکر مند یعنی مفلس کی  
 بدست آورد زانگشتان قلہا  
 ہاتھ میں لائی یعنی لیا انگلیوں سے مستلم کو  
 دل از ہر ناخوش بستہ خیالے  
 دل نے ہر ایک ناخن اس کے سے ایک خیال باز ہوا  
 بترج انگشت مر را بر و چہر  
 پانچون انگلیوں سے چاند کا لے گئی پنجہ یعنی غالب آئی  
 سیاحت موی بل کر موی نیمے  
 کمر اس کی بال بلکہ بال سے آدھی یعنی بہت باریک  
 نیارستی کمر از موی بستن  
 باندھ سکتی کمر کو بلکہ بال سے  
 شکر چون تختہ قائم شدہ  
 سیٹ آتش تختہ قائم کے کھنپا ہوا یعنی صاف  
 سرش کوہ اما سیم سادہ  
 چو تر اس کے پہاڑ لیکن چاندی خالص کے یعنی گوار اور صاف  
 بدان نرمی کہ گرفتار دیش مست  
 ساتھ اس نرمی کے کہ جو باد سے تو ان کو ہٹھی میں  
 ز دست افشار ز راکنون چش شو  
 ہاتھ کے بچوٹے ہوئے یعنی اندام بہانی سے آچپ رہ

پنج فصولت کوگون  
 یعنی جان کو بکس  
 سپند زان کو نظر نہ لگنے  
 کے لیے جلایا کوگون  
 زانگو زیادہ عزیز  
 مٹی ۱۲  
 راحت بھی اس جگہ  
 مابین ناسب کیا کوگون  
 راحت بھی کف دست  
 کو کھینچن ۱۱  
 قائم بقیم فان دوم  
 کمر از موی بستن  
 بیکو نیمے  
 کمر اس کی بال بلکہ بال سے آدھی یعنی بہت باریک  
 نیارستی کمر از موی بستن  
 باندھ سکتی کمر کو بلکہ بال سے  
 شکر چون تختہ قائم شدہ  
 سیٹ آتش تختہ قائم کے کھنپا ہوا یعنی صاف  
 سرش کوہ اما سیم سادہ  
 چو تر اس کے پہاڑ لیکن چاندی خالص کے یعنی گوار اور صاف  
 بدان نرمی کہ گرفتار دیش مست  
 ساتھ اس نرمی کے کہ جو باد سے تو ان کو ہٹھی میں  
 ز دست افشار ز راکنون چش شو  
 ہاتھ کے بچوٹے ہوئے یعنی اندام بہانی سے آچپ رہ

دل پاکان عالم از دعا پُر  
 دل جہان کے پاک لوگون کا دعا سے پھرا ہوا  
 رگ جان ساختہ تعویذ بندش  
 رگ جان کی بنائی اس کے تعویذ کا بند  
 دوسا عدم سستیش کردہ پریم  
 دونوں ہاتھوں نے استین اس کی چاندی سے بھری  
 نہادی مرہمی بر ہر دل ریش  
 رکھتی ایک مرہم ہر ایک کے دل کے زخم پر  
 زوہ از مرہر ولسا ر قہا  
 رقم کیس محبت سے ولون پر خط محبت  
 فرودہ بر سر بدیری ہلالے  
 بڑھایا ایک باہ کمال کے سر پر ایکس دوج کے چاند کو  
 ز زور عجب مر را کرد رنجہ  
 پنجے کے زور سے چاند کو کب رنجیدہ  
 ز باریکی بہر و از موی نیمے  
 باریکی کی وجہ سے لے گئی بال سے ایک خوت  
 کزان موبو دیش ہم بستن  
 کمر اس بال سے لٹکے یعنی کمر کو خوت ٹوٹ جانے کا تھا  
 نرمی دایہ ناف او بر مردہ  
 آہستگی سے والی نے اس کا نال کا ٹا  
 چو کو سے کز کمر زیر اوقاتادہ  
 مثل ایک پہاڑ کے کمر سے نیچے ڈھلے ہوئے  
 برون رفتی خمیر آساز انگشت  
 باہر نکل جاتے خمیر کے مانند انگلی سے  
 سیا و سیم دست افشار لبش نو  
 اگر چاندی ہاتھ کی پخاڑی ہوئی یعنی چوٹرون کا حال سن



ز زلیخا ف تا بالا سے زانو  
 نات کے بچے سے زانو کے اوپر تک  
 ندادہ در حرم آن حرم گاہ  
 زدی بیچ گرد اس سرست کی جگہ کے  
 سخن را خم ز ساق او کہ چو دست  
 بات کتا ہوں میں را زون اس کی سے کہ کیسی ہیں  
 بنام ایزد عجب کلدستہ نور  
 سبحان اللہ عجب ایک نور کا گلدستہ  
 صفائی او نمود آئینہ راز و  
 اس کی صفائی نے دکھلا یا منہ آئینے کو  
 از ان آئینہ ہم زانوئی او شد  
 اس سے آئینہ زانو بزاو اس کے ہوا  
 بوی ہر اس کہ ہم زانو نشیند  
 ساتھ اس کے جو شخص کہ زانو بزانو بیٹھے  
 قدم در لطف نیز از ساق کمیت  
 تلوے اس کے صفائی میں ران سے کم نہیں ہیں  
 چنان بودی چو رفتی حیت و چاہک  
 ایسا ہوتا جو چلتے جلد اور تیز  
 کہ گر بر چشم عاشق کر ویش چاہے  
 کہ اگر عاشق کی آنکھ پر وہ جگہ کرتے یعنی گزرتے  
 ندامت از زانو زلیخا گویم  
 نہیں جانتا ہوں میں زرا اور زلیخا سے کیا کہو نہیں  
 ز زلیخا خود کہ وصف آن پری کرد  
 زلیخا سے تحقیق کر کس نے تعریف اس پری کی کی  
 پر از گوہر تبارک افسری دشت  
 موتی سے بھرا یعنی جڑا و ہر ایک تلج رکھتی تھی

نگویم نکستہ از کسہ بانو  
 نہ کہو نگاہیں ایک بھید بار یک حال بی بی یعنی زلیخا  
 حصار غمتش اندیشہ را راہ  
 قلہ پاکیزگی اس کی نے اندیشے کو راہ  
 بنامی حسن را سیمین ستونست  
 خوبصورتی کی بنیاد کے چاندی کے کعبے میں  
 ولی از چشم ہر بے نورستور  
 اور لیکن ہر بے شرم کی آنکھوں سے پوشیدہ  
 در آمد از ادب پیشش زانو  
 آیا ادب سے آگے اس کے زانو پر  
 کہ فیض نور یاب از روی او شد  
 بلکہ اس کے چہرے کے فیض سے نور یا نوالا ہوا  
 رخ دولت در ان آئینہ بسند  
 منہ دولت کا اس آئینے میں دیکھے  
 چو او در لطف اس ثابت قدمیت  
 مثل اس کے صفائی میں کوئی مضبوط نہیں ہے  
 قدم از پاشنہ تا چہ نازک  
 تلوے ایشی سے خوبہ تک نازک  
 شدی پر آبلہ شکش کف یل  
 چھالے بھرے ہوئے ہوتے آنسو اس کے سے تلوے  
 کہ خواہد بود قاصر ہر چہ گویم  
 کہ ہو گا کم جو کچھ کہوں گا حسین  
 کہ زیور را جمالش زیورے کرد  
 بلکہ زیور کو اسکی خوبصورتی سے زیور ہو نیکی لائق کیا  
 کہ در ہر یک خزانہ کشوری دشت  
 جس کا ہر ایک موتی محصول ایک لایت کا رکھتا تھا

۴  
 جگہ انصاف  
 منہ باریکات  
 اور صحت طبعیت  
 اور کثرت طبعیت  
 نازی طبعیت  
 اور انہماکی سے  
 کی اور پاکیزگی  
 فون کے معنی  
 بی بی اور بی بی  
 کو کہتے ہیں  
 ۵  
 چہرہ زلیخا  
 جہاں اس کی صفائی  
 صفائی نے  
 ایسا کہ چلتا  
 پناہ دکھایا  
 زانو پر آبلہ  
 سے لپکتا  
 زانو پر آبلہ  
 ۶  
 کات لکھامہ  
 زانو پر آبلہ  
 لامنی پاک



دور و لعلش کہ بود آویزہ گوش

اگر بکشتیش گوہر ز گردن

موضع موی بندش کہ قفا بود

نہ کر لطفش گرفتہ یارہ را دست

نیارم پیش ازین از زخیر داد

کے در عشوہ مستند نشینی

کے در جلوہ ایوان خرامی

بہر روزی توئی کا فکندہ پر تو

بیگ حبش دوبارہ سوزہ

زیا پس سران دامن کشیدے

نزدادہ دست جز پیرائش را

سہی سروان ہوا داریش کردند

ز ہزاروان ہزاران حور زادہ

ہزاروں سے ہزاروں حور پیدائش

ہزاروں سے ہزاروں حور پیدائش

بجز زلیخا ان سے کوئی سوتی

دست پر زدن اول گریبان اس کی زبانی سے

ہونی کا خزانہ ہوتا ہے

دستوار ہونے کی ہندی میں کنگن

کنگن میں کنگن کے ساتھ سناو

کے در جلوہ ایوان خرامی

بہر روزی توئی کا فکندہ پر تو

بیگ حبش دوبارہ سوزہ

زیا پس سران دامن کشیدے

نزدادہ دست جز پیرائش را

سہی سروان ہوا داریش کردند

ز ہزاروان ہزاران حور زادہ

ہزاروں سے ہزاروں حور پیدائش

ہزاروں سے ہزاروں حور پیدائش

ہزاروں سے ہزاروں حور پیدائش

ہمی بر کو از دل جان لطف و ہوش

شدی رنج جواہر حبیب و دامن

ہزاروں موتوں کی لڑیوں کی قیمت تھی

کہ یارستی ز دستانش بر و بست

کہ شد خلخال و پایش اندر افتاد

بریا و یس رومی و چینی

نذر زرش حلا مصری و شامی

چو وہ بر تنش حبس خلعت نو

بدین دولت گردان رسیدے

کہ در آغوش خود دیدی تنش را

پریر بیان پرستار شش کردند

نجدست روز و شب شش ستادہ

خدمت میں رات دن اس کے آگے طہری ہوین

خدمت میں رات دن اس کے آگے طہری ہوین

خدمت میں رات دن اس کے آگے طہری ہوین



نہ ہرگز بردش باری نشستہ  
 نہیں کبھی اس کے دل پر کوئی بچہ بیٹھا  
 بنو وہ عاشق و معشوق کس را  
 نہ ہوئی عاشق اور معشوق کسی کی  
 بشت چون نرگس سیراب خفتی  
 رات میں شل نرگس تر و تازہ کے سوتی  
 لیسمن تختیان از خور و سالان  
 ساتھ چاندی کی گردین چھوٹی چھوٹی سے  
 ولی فارغ ز لعبت چرخ و وار  
 دل بے فکر بازی آسمان گردش کر نوالے سے  
 بدنیسان خرم و دلشاد بودے  
 اسی طرح خوش اور خرم رہتی  
 کش از ایام ہر گردن چہ آید  
 کہ زمانے سے اس کی گردن پر کیا آدینگا

نہ یکبارشس پیا خاری فشکستہ  
 نہیں ایک بار اُسکے پانوں میں کوئی کاٹھا ٹوٹا  
 نذا وہ رہ بخاطر این ہوس را  
 نہ راہ دی دل میں اس ہو پس کہ  
 سحر چون غمِ خندان شکفتی  
 صبح کو سشل کھلنے والی کلی کے کھلتی  
 صحن خانہ چون رعنا غزالان  
 مگر کے صحن میں شل طہدار آہو چون یعنی خوبصورت لڑکوں کے  
 بنو دی غیر لعبت بازیش کار  
 نہ تھا سوا اگر بیان کھیلنے کے اُسکو کام  
 وزین غم خاطرش از ادب و عے  
 اور اس غم سے دل اُس کا بنیکہ رہتا  
 وزین شہامی استن چیز ایدہ  
 اور ان راتوں کے حاملہ ہونے سے کیا پیدا ہوگا

در نیام منام ویدن ز لہجہ نبوت اول تیغ آفتاب جمال  
 بیچ نیام خواب گاہ کے دیکھنا زلہجہ کا پہلی مرتبہ تلوار آفتاب جمال  
 یوسفی راو کشتہ عشق وے شدن  
 لوست کو اور کشتہ اس کی عشق کی ہونا

شب و خوش اچھو صبح زندگانی  
ایک اچھی رات مثل صبح زندگی کے  
زینبش مرغ و ماہی آرامیدہ  
حرکت سے چڑیا اور مچھلی نے آرام کیا یعنی چپ ہیں  
دیرین بستان سراے پر منتظر  
اس باغ یعنی دنیا نظارہ بھرے ہوئے ہیں

نشاط افزا چو ایام جوانی  
خوشی بڑھائی نال شل زمانہ جوانی کے  
حوادث پامی درو من کشیدہ  
حادثوں نے پائوں داس میں کھینچا یعنی آنکھیں بند ہو گئیں  
خاندانہ باز جز چشم ستارہ  
نہ رہی کشادہ سوا آنکھ ستاروں کے

۱۵  
 غنیمت رات دین کو  
 خوشی اور آرام میں  
 گذریا تھا اور  
 بعبت نظم تمھیں  
 کی خبر میں نہ نہ کہے  
 اور کہہ کر کے چوری  
 اور صوبہ میں بنا کر  
 رکھ دیا تھی میں اسے  
 گرا کر کہے میں ما  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹

مہدی ہوتا ہے  
 کھیلنا ۱۵  
 نظارہ بالغ و  
 تشدید ظاہر  
 دیکھنے والے  
 اور خفیف تشدد  
 کسی چیز کو  
 دیکھنا اور باز  
 کے لئے  
 کشادہ بین

A magnificent  
description  
of right  
Man.  
his  
Style.



رہ بودہ و زو شب ہوش عس را

لے گیا چو ررات کا ہو شش کو تو ال کلامی غافل کر دیا  
سگان را طوق شستہ حلقہ دوم

کتون کی دم کے حلقے طوق ہوئے سینے سو گئے  
ز شہر مرغ شب خیر شیدہ

شب سے رات کی چٹریا نے خیر کھینچا  
ز کنگر وار کاغ شہر یارے

کنگورے دار محل بادشاہی سے  
بہ بیداری نماندہ و گیرش تاب

جاگنے کی نہ رہی پھر اس کو طاقت  
شادہ از دہل کو بی دہل کوب

ٹھیکے کے ڈھول بجانے سے نوبت بجانے والے  
نکر وہ موزون از گلپانک یا حی

یہ کیا اذان دینے والے آواز حی الصلوٰۃ سے  
ز لہجہ آن بلہامی شکر ناب

ز لہجہ کی ان ہونٹوں شکر خالص سے  
سرس سودہ بہالین جہد نبل

سر اس کے زہسی بینی رکھی تکیہ پر چو بیٹو شہو دار  
ز بالین سنبلیش در ہم شکستہ

سر ہانے سے بال اس کے ٹوٹے ہوئے  
نخوالبش چشم صورت میں غنودہ

نیند سے اس کی ظاہر بین آنکھ اونچے گئی  
در آمد نا کہان از در جواسنے

آیا ایکبارگی دروازے سے ایک جوان  
ہمایون پیکرے از عالم نور

ایک مبارک صورت عالم نور سے

زبان بستہ جس جہان جس را

زمان ہندی گھڑیاں بجا نیوالون سے گھڑیاں کی  
وران حلقہ رہ فریاد شان کم

اس حلقہ میں ان کی فریاد یعنی بھونکنے کی راہ گم ہو گئی  
زبانک صبح نانی خود بریدہ

آواز صبح سے اپنا گلا کاٹا یعنی گزرت گئی  
چو حارس وید شکل کو کنارے

جو چوکیدار نے شکل کو کاہلی یعنی سپیدی کی دیکھی  
خواص کو کنارش کردہ در خواب

بوست کی خواص نے اس کو سلا دیا  
ماجوم خواب دستش بستہ بر چوب

نیند کے غلبہ نے ہاتھ ان کے تختہ پر باندھ دئے  
فراس غفلت شب مردگان طی

فرش غفلت ررات کے مرے ہوں یعنی سو نیوالون کا تہ  
شدہ پرنرس از شرین شکر خواب

بھر گئیں آنکھیں میٹھی نیند کی شکر سے  
نفس دادہ بہ بستر خرمین گل

بدن اس کے نے دیا بچھو نے کو گلپان بھول کا  
گل تار حریرش نقش بستہ

بھول یعنی اس کے بدن میں حریر کے تار نے نقش باندھا  
ولی چشم دگر از دل کشودہ

اور لیکن آنکھ دوسری دل سے کھلی ہوئی  
چہ میگویم جوانی نے کہ جلنے

کیا کہتا ہوں نہیں ایک جوان نہیں بلکہ ایک جان  
بیاع خلد کردہ غارت حور

باغ بہشت سے حورون کو لوٹے ہوئے

مرس اس اس  
حارس

زبان بستہ جس جہان جس را  
یعنی چو ررات کا ہو شش کو تو ال کلامی غافل کر دیا

سگان را طوق شستہ حلقہ دوم  
کتون کی دم کے حلقے طوق ہوئے سینے سو گئے

ز شہر مرغ شب خیر شیدہ  
شب سے رات کی چٹریا نے خیر کھینچا

ز کنگر وار کاغ شہر یارے  
کنگورے دار محل بادشاہی سے

بہ بیداری نماندہ و گیرش تاب  
جاگنے کی نہ رہی پھر اس کو طاقت

شادہ از دہل کو بی دہل کوب  
ٹھیکے کے ڈھول بجانے سے نوبت بجانے والے

نکر وہ موزون از گلپانک یا حی  
یہ کیا اذان دینے والے آواز حی الصلوٰۃ سے

ز لہجہ آن بلہامی شکر ناب  
ز لہجہ کی ان ہونٹوں شکر خالص سے

سرس سودہ بہالین جہد نبل  
سر اس کے زہسی بینی رکھی تکیہ پر چو بیٹو شہو دار

ز بالین سنبلیش در ہم شکستہ  
سر ہانے سے بال اس کے ٹوٹے ہوئے

نخوالبش چشم صورت میں غنودہ  
نیند سے اس کی ظاہر بین آنکھ اونچے گئی

در آمد نا کہان از در جواسنے  
آیا ایکبارگی دروازے سے ایک جوان

ہمایون پیکرے از عالم نور  
ایک مبارک صورت عالم نور سے

زبان بستہ جس جہان جس را  
یعنی چو ررات کا ہو شش کو تو ال کلامی غافل کر دیا

سگان را طوق شستہ حلقہ دوم  
کتون کی دم کے حلقے طوق ہوئے سینے سو گئے

ز شہر مرغ شب خیر شیدہ  
شب سے رات کی چٹریا نے خیر کھینچا

ز کنگر وار کاغ شہر یارے  
کنگورے دار محل بادشاہی سے

بہ بیداری نماندہ و گیرش تاب  
جاگنے کی نہ رہی پھر اس کو طاقت

شادہ از دہل کو بی دہل کوب  
ٹھیکے کے ڈھول بجانے سے نوبت بجانے والے

نکر وہ موزون از گلپانک یا حی  
یہ کیا اذان دینے والے آواز حی الصلوٰۃ سے

ز لہجہ آن بلہامی شکر ناب  
ز لہجہ کی ان ہونٹوں شکر خالص سے

سرس سودہ بہالین جہد نبل  
سر اس کے زہسی بینی رکھی تکیہ پر چو بیٹو شہو دار

ز بالین سنبلیش در ہم شکستہ  
سر ہانے سے بال اس کے ٹوٹے ہوئے

نخوالبش چشم صورت میں غنودہ  
نیند سے اس کی ظاہر بین آنکھ اونچے گئی

در آمد نا کہان از در جواسنے  
آیا ایکبارگی دروازے سے ایک جوان

ہمایون پیکرے از عالم نور  
ایک مبارک صورت عالم نور سے

زبان بستہ جس جہان جس را  
یعنی چو ررات کا ہو شش کو تو ال کلامی غافل کر دیا

سگان را طوق شستہ حلقہ دوم  
کتون کی دم کے حلقے طوق ہوئے سینے سو گئے

ز شہر مرغ شب خیر شیدہ  
شب سے رات کی چٹریا نے خیر کھینچا

ز کنگر وار کاغ شہر یارے  
کنگورے دار محل بادشاہی سے

بہ بیداری نماندہ و گیرش تاب  
جاگنے کی نہ رہی پھر اس کو طاقت

شادہ از دہل کو بی دہل کوب  
ٹھیکے کے ڈھول بجانے سے نوبت بجانے والے

نکر وہ موزون از گلپانک یا حی  
یہ کیا اذان دینے والے آواز حی الصلوٰۃ سے

ز لہجہ آن بلہامی شکر ناب  
ز لہجہ کی ان ہونٹوں شکر خالص سے

سرس سودہ بہالین جہد نبل  
سر اس کے زہسی بینی رکھی تکیہ پر چو بیٹو شہو دار

ز بالین سنبلیش در ہم شکستہ  
سر ہانے سے بال اس کے ٹوٹے ہوئے

نخوالبش چشم صورت میں غنودہ  
نیند سے اس کی ظاہر بین آنکھ اونچے گئی

در آمد نا کہان از در جواسنے  
آیا ایکبارگی دروازے سے ایک جوان

ہمایون پیکرے از عالم نور  
ایک مبارک صورت عالم نور سے



رہ بودہ سر بر حسن و جمالش

لے گیا تمام حسن و جمال انکا یعنی حور و یون کا  
کشیدہ قامتی چون تازہ شمشاد  
قد ایک لانا مثل تازہ سرو کے  
بریر او نچتہ زلف چو زنجیر  
نیچے لکائے ہوئے زلفین مثل زنجیر کے  
فروزان لمعہ نور از رخسار  
روشن ایک روشنی نور پیشانی اس کے سے  
مقوس ابرو ش محراب یا کان  
اکیں کی طرح ابرو اس کے محراب یا کان کی +  
محل زرخش از سر تازہ  
سے لکھائے ہوئے آنکھیں کی تازہ کے سرے سے  
و لعلش از بستم در شکر ریز  
دو لون ہونٹھ اس کے ہنسی سے شکر ریزی میں  
برق درش از لعل و نشان  
چمک اس کے مونی یعنی دانت کی ہونٹھ مونی چھڑیوں سے  
نچندہ از شر یا نور میر خیت  
پہنے میں شر یا سے نور گولڈن تھا  
دقن چون سببی از غیب مطلق  
ٹھٹھی مثل ایک سیب کے گردن کے گوشت سے حلقہ دار  
گلزار رخس از مشک داغ  
اس کے چہرے کے باغ میں ایک سیاہ داغ یعنی تل  
رخس ماہی ز برج اوج فردوس  
چہرہ اسکا ایک چاند برج بلند سی بہشت سے  
ز سیمین ساعدش باز و توانگر  
چاندی کے چو پنے اس کے سے باز و امیر یعنی موٹے

گرفتہ یک یک غنچ و دلالش

لے لیا ایک ایک غنچہ اور عشوہ ان کا  
باز ادی غلامش سرو آزاد  
بلوصف آزادی کے غلام اسکا سرو آزاد  
خرو را بستہ دست و پای تدبیر  
عقل اور تدبیر کے ہاتھ اور پاؤں پانچھے  
مہ و خورشید را در و بر رخسار  
چاند اور سورج کا منہ اس کی زمین پر یعنی آنکھوں پر  
منبر سائبان بر خواب ناکان  
خوشبودار سایہ کرنا اس کے منبر بھری ہوئی یعنی آنکھوں پر  
ز مرگکان بر جگر بانادک انداز  
بلکون کے بالوں سے ہر کلمہ پر تیر ڈالنے والی  
و لعلش در حکم شکر آمیز  
منہ اس کا بات کرنے میں شکر ملائے والا  
چو از گلگون شفق برق و نشان  
مثل سرخ شفق کے بجلی سے چمکنے والی  
نماک از لبتہ پر شور می رخت  
نمک نمکین منہ سے گراتا تھا  
ز سبب او نچتہ آبے معلق  
سیب لٹکا ہوا ایک پانی معلق یعنی گوشت گردن کا  
گرفتہ آشیان ز اے بباغ  
پکڑا یعنی بنایا گھونسل ایک کوسے نے ایک باغ میں  
را برو کردہ آن مرہ خانہ در قوس  
ابرو سے کیا اس چاند نے گھر مکین میں  
ز بی سہمی میان چون موی لاغر  
مغلسی سے کمر بال کے مانند دینی

غنچہ غنچہ غنچہ  
عشوہ اور غنچہ  
کر دہ انکھ اور بار  
کی حرکت سے  
مہ و خورشید  
چاند اور سورج  
دانتوں کی جگہ  
دانتوں کی جگہ  
اور سائبان  
خوشبودار سایہ  
منبر سائبان  
چاند اور سورج  
منبر سائبان  
چاند اور سورج

زنجیر یا نور  
چاند اور سورج

مراد ہیں  
بہشت یا نور  
مراد منہ نمکین اور  
بازوہ  
مطلق کے کسی طوق  
کیا ہو یعنی حلقہ دار  
کے سے قوس  
اور اسی شکل کا  
ایک بجائے ممکن  
ہے

\*

Plaid

Lightest Heaven

4/16







زلیخا از زلیخا کے رسیدہ  
 زلیخا زلیخا ہونے یعنی خود آرائی سے بھلائی  
 ازان معنی اگر آگاہ بودے  
 اوس کی حقیقت سے جو خبر دار ہوتی  
 ولی چون بود در صورت گرفتار  
 اور لیکن جو تھی ظاہر میں گرفتار یعنی عاشق  
 ہمہ در بند پنداریم ماندہ  
 تمام عمر قید غور میں رہے ہم  
 در صورت گرفتار معنی رونمائی  
 ظاہر سے جو طوط باطن کے رخ کرے  
 یقین داند کہ در کوزہ نمی بہشت  
 یقین جانتا ہے کہ گھرے میں کچھ پانی ہے  
 چو ساز و غرق در یابی ز لاش  
 جو ڈباوے دریا ٹھنڈے پانی کا اُس کو

از ان معنی بصورت آرمیدہ  
 اُس باطن سے ظاہر میں آرام کی  
 یکی از واصلان راہ بودے  
 ایک ہوئے ہوئے راہ خدا سے ہوتی  
 نشد در اول از معنی خبردار  
 نہ ہوئی پہلی مرتبہ حقیقت سے آگاہ  
 بصورت گرفتاریم ماندہ  
 علو رتوں یعنی ظاہر کے گرفتار رہے ہم  
 کجا یکدل سو صورت گراید  
 کہاں یکدل طوط ظاہر کے سبیل کرے  
 ازان در گردن آرد تشنہ شدت  
 اُس سے پیاسا اُس کی گردن میں لاتا ہے ہاتھ  
 نیاید یاد نم دیدہ سفارش  
 نہ آوے یاد تری گھرے کے دیدے کی اُس کو

## وزیرین نسیم سحری زلیخا و نرسو ابنائش اکشاوون

چلنا ہوا سے صبح کا اوپر زلیخا کے اور اُس کے نیند بھری آنکھوں کا کھلنا یعنی جاگنا

سحر چون زراع شب و از برداشت  
 صبح کو جب رات کے کوہے نے اڑنا اٹھایا  
 عنادول حسن و لکشم بر کشیدند  
 بیلون نے آوازیں بول کھینچنے والی بلبند کین  
 سمن از آب شبنم زوی خود شست  
 چنبیلی نے اُس کے پانی سے منہ اپنا دھویا  
 زلیخا محبتیں در خواب نوشین  
 زلیخا دلچسپی ہی بھی نہیں

خروس صبح گاہ آواز برداشت  
 مرغ صبح کے وقت نے آواز اٹھائی یعنی بولا  
 نقاب عنیہ از گل بردیدند  
 پھول سے پردہ کھلی کا پھاڑا یعنی پھول کھلے  
 بنفشہ جعد عنبر لوی خود شست  
 بنفشہ نے چوٹی خوشبودار اپنی دھوئی  
 دلش را روی در محراب نشین  
 منہ اُس کے دل کا رات والی محراب میں

زلیخا زلیخا ہونے  
 کی بجائی کا خود بینی دور  
 خود آرائی ہے  
 معنی اگر طوط  
 باطن کے رونمائی  
 جھڑت ظاہر کے  
 منہ نہ ہوئے  
 نہ ہوتی

زلیخا زلیخا ہونے  
 کے  
 عنادول حسن و لکشم  
 بیلون نے آوازیں بول کھینچنے والی بلبند کین

دستان اور عنادل  
 بالفتح کے معنی  
 آواز اور عنادل  
 نفت کے معنی  
 چنبیلی نے اُس کے پانی سے منہ اپنا دھویا

Plural of







عنان دل بدستش خود کجا بود  
 باگ اپنے دل کی اُسکے ہاتھ میں کھان بھی  
 دلی کز عشق در کامر شکست  
 وہ دل کہ عشق سے ٹھڑپاں کے اتارو میں ہے  
 برون از یار خود کامے ندارد  
 باہر اپنے یار سے کوئی مقصد نہیں رکھتا ہے  
 اگر گوید سخن با یار گوید  
 اگر کہے بات ساتھ یار کے کہے  
 ہزاران بار جانش بر لب آمد  
 ہزارین مرتبہ جان اُس کی ہونٹ پر آئی  
 شک مد ساز کار عشق بازان  
 رات آئی موافقت کرنے والی عاشقون کی  
 ازان بر روز شان شب اختیارست  
 اس سبب اُنکے دن پر رات کو اختیار ہے  
 چو شب شد روی در دیوار غم کرد  
 جب رات ہوئی منہ غم کی دیوار میں کیا  
 ز تار اشک لبست اوتار بر جنگ  
 آنسو کے تار سے باندھے اُسے تار جنگ پر  
 ز نالہ نغمہ جان کاہ برداشت  
 نالے سے راگ جان گھٹانے والا اٹھایا  
 خیال یار پیش دیدہ نشاند  
 خیال یار کا آگے آنکھ کے بھلا یا  
 کہ اسی پاکیزہ گوہر از چہ کافی  
 کہ اسی پاک ہوئی کس کان سے ہنر تو  
 دلم بردے و نام خود نہ گفتے  
 دل میرا لے گیا تو اور نام اپنا نہ کہا تو نے

کہ ہر جا بود با آن دلربا بود  
 بلکہ جس جگہ بھی پاس اُسے مشورق کی تھی  
 ز حبست جوی کامرین لنگست  
 مقصد کی جستجو سے اُسکا پانون لنگڑا ہے  
 دروش بالکس از اے ندارد  
 دروش اُسکا ساتھ کسی کے کوئی آرام نہیں رکھتا ہے  
 و گر جوید مراد از یار جوید  
 اور جوڑ ہونٹ سے مراد یار سے ڈھونڈے  
 کہ تا آن روز محنت شب آمد  
 یہاں تک کہ اُس رات کے دن کی رات آئی  
 شب آمد رازدار عشق بازان  
 رات آئی بھید جاننے والی عاشقون کی  
 کہ آن یکے در دین پردہ دار  
 کہ وہ ایک پردہ چھڑنیوالا اور یہ پردہ رکھنے والی ہے  
 بناری لشت خود چون جنگ ہم کرد  
 رونے میں پیٹھ اپنی مثل جنگ کے پیڑھی کسی  
 بدل پروازی خود ساخت آہنگ  
 اپنے دن سے مشغول ہونے کا کیا ارادہ  
 بزیر وکم فغان و آہ برداشت  
 آہستہ اور بلند آواز سے شور اٹھاتا ہے شروع کیا  
 ہم از دیدہ ہم از لب گوہر افشاند  
 آنکھوں سے اور ہونٹ سے بھی موتی جھارتے یعنی روکنے لگے  
 کہ وارم از تو این گوہر نشانی  
 کہ کھتی ہوں میں تجھ سے یہ روزنامہ یعنی گفتگو  
 نشانی از مقام خود نہ گفتے  
 کچھ بتا اپنے جاے قیام سے نہ بتایا تو نے

۱۰  
 ۱۱  
 ۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰



منی دامن کہ نامست از کہ پرسم

نہیں جانی جو میں کہ نام تیرا کس سے پوچھو نہیں

اگر شاہی ترا آخر چہ نام مست

اگر بادشاہ ہے تو آخر تیرا کیا نام ہے

مبادا مجلس چون من گرفتار

مست ہو جو کوئی شخص مجھ ایسا گرفتار

خیالت دیدم و بر بود خوابم

صورت تیری دیکھی میں نے اور لیکن نیند مجھ کو

کتون دارم تن بحواب ماندہ

اب رکھتی ہو نہیں بدن بے خواب کے عاجز

چہ باشد گزنی اکم بر آتش

کیا ہو جو چہرے کے تو میری آگ پر پانی

کلی بودم ز گلزار جواسے

ایک پھول تھی میں جوانی کے باغ سے

نہ ہرگز بر سرم بادے دریدہ

نہ کبھی میرے سر پر کوئی ہوا جلی یعنی تکلیف ہوئی

بیاب عشوہ مرا بر باد دادے

ایک آنکھ کے اشک سے مجھ کو برباد کر دیا تو نے

تن نازکتر از کلبرک صدار

بدن نازک تر اور درجہ پھول کی جی سے زیادہ

چشم شب تاسم کہ کارش این بود

تمام رات صبح تک کام اس کا یہی تھا

چو شب بگذشت دفع مرا ترا

جب ات گزری ہر شبہ کے دور کرنے کے لیے

نفس تر بود از خون خوردن شب

ہو مجھ اسے تر تھے رات کے خون کھانے سے

کجا یا ہم مقامت از کہ پرسم

کیاں پاؤں میں مقام تیرا کس سے پوچھوں میں

وگر ماہی ترا منزل کہم مست

اور اگر تو چاند ہے تیرا مقام کون کا ہے

کمی دل دارم اندر کف ز دلدار

کہ نہ دل ہاتھ میں رکھتی ہوں نہ مشوق

کشاوار دیدہ و دل خون نام

کھلا یعنی جاری ہوا میری دید و اور دل سے خون خالص

ولی از آتش در تاب ماندہ

لیکن دل تیری آگ سے جلن میں رہا ہوا

نبا شمی بجو آتش گرم و سرکش

نہوے تو شل آگ کے تیز اور مغرور

تروتازہ جو آب زندگانی

تروتازہ مثل آب حیات کے

نہ دریا ہرگز م خارسے خلیدہ

نہ میرے پاؤں میں کبھی کوئی کانٹا چبھا

ہزاران خار بر بستر نہادے

ہزاروں کانٹے بچھونے پر رکھے تو نے

چہ سان خواب اکیم بر بستر خار

کس طرح نیند آوے مجھ کو کانٹوں کے بچھونے پر

شکایت با خیال یارش این بود

گلہ خیال یار کے ساتھ اس کو یہی تھا

لشت از گریہ چشم خون نشا نرا

رونے سے آنکھ خون رو کیوالی کو دھویا

کلوخ خشک را مالید لب

خشک ڈھیلے کو ملا ہونٹ

یہ نقصان

میں نے کیا

تو اور

نہوے تو

ابو داؤد

کا اشارہ

بھیج دیا

میں تو

یہاں

میں نے

میں نے

میں نے

میں نے

میں نے

میں نے

میں نے

کلوخ خشک = 0 dry  
damp of muc







کسی از آتش دل آہ می کرد

بہر آہی کہ از دل بر کشیدے

چو بودی روز و شب بخواب بخورد

بدستی ہمہ گزینج باغ

کثیران این نشانیہا چو دیدند

ولی روشن نشد کار اسبب خلست

یک گفت کسی متلش نہ دیدست

یک گفت اہمانا سحر ساری

یکے افتاد این معنی پسندش

کی گفت اینہما اشار عشق نہست

ولی کس را بہ بیدارے نہ دیدہ

ہمی بست از کمان ہر س خیالے

ولی سر دیش ظاہری شد

اور لیکن اسکے دل کا بھید ظاہر نہیں ہوتا تھا

یہی زلیخا کی طرف سے ہے  
یہی زلیخا کی طرف سے ہے  
یہی زلیخا کی طرف سے ہے

دل میں سے  
دل میں سے  
دل میں سے

زلیخا کی طرف سے  
زلیخا کی طرف سے  
زلیخا کی طرف سے

یہی زلیخا کی طرف سے  
یہی زلیخا کی طرف سے  
یہی زلیخا کی طرف سے

یہی زلیخا کی طرف سے  
یہی زلیخا کی طرف سے  
یہی زلیخا کی طرف سے

بگردون دودا ہش اہ می کرد

کسان بوی کباب دل شہیدے

گل سرش نمودے لالہ زرد

نروید لالہ خالی زردا غے

خط اشتہا کی بروے کشیدند

قضا جنبان این حال عجب لست

ہمانا کز کسی چشم رسیدست

نہ ہجرش بستہ بردا من طرازی

کہ از دیو و پری آمد کز ندش

دش پیشک بوزیر بار عشق نہست

ز خواش کوئی این آفت رسیدہ

ہمیکہ دند با ہم قیل و قالے

سخن بر باغ چہر آخر نمی شد

بایت اویر کسی چہر چہر کے ختم نہیں ہوتی تھی



از انجملہ فسون گردایہ داشت

ان سب سے ایک جادو گردائی رکھتی تھی

برآہ عاشقے کار از مودہ

عاشقی کی راہ میں کام آئے ہوئے

بہم وصلت وہ معشوق و عاشق

پلاوینے والی آپس میں معشوق اور عاشق کی

بسی اندر زمین بوسید پیش

ایک رات میں زمین چومے آگے آؤسکے

بگفت ای عجم لبستان شاہی

کہا اے کلی باغ بادشاہی کی

دلت خرم لبست پر خندہ بادا

دل تیرا خوش ہو نہ ترے ہنستے رہیں

تو در باغ جمال ن تازہ سرو

تو خوبصورتی کے باغ میں وہ ایک تازہ سرو ہو

من از بحر وفا آن جو سبارم

میں دریائے محبت سے وہ نہر ہونیں

رخت ز آغاز من بودم کہ دیدم

منہ ترا شروع سے میں تھی کہ دیکھا میں نے

سرو تن شکر از مشک کلابت

سراپہ بدن تیرا دھوپا میں نے گلاب سے

قماط از پردہ دل کروست ہمار

پردہ ہرادل کے پردہ سے کیا میں نے

فدا از شیر دادم شکرت را

کھانا دودھ سے دیا میں نے تیرے ہونٹھ کو

شب آمد خواب در کار تو کردم

رات مہنی تیرے سونے کا کام کیا میں نے

کہ از افسونگری سرایہ داشت

کہ جادو گری سے ایک پونجی رکھتی تھی

کھی عاشق کے معشوق بودہ

کبھی عاشق کبھی معشوق ہوئی

موافق ساز یار ناموافق

موافق کرنے والی یار ناموافق رہش کی

بیاد آور دو خدمتہائے خویش

یاد دلائیں خد متین اپنی اسکو

نجونی از تو کلر بیان مباحی

نجونی میں تو معشوقوں سے ہر رنگ

ز رویت بخت ما فرخندہ بادا

تیرے منہ سے نصیب ہمارا مبارک رہے

کہ گرد و طوطے حاکم تدرے

کہ ہووے میری جان کی طوطی ایک جکور

کہ پروردت زمانہ در کنارم

کہ یہاں لا تجکو ایک زمانہ گود میں میں نے

بہ تیغ مہر ناکت را بریدم

محبت کی تیوار سے تیرا بل کاٹا میں نے

کلاب مشکبو کردم خطابت

گلاب مشک کی خوشبودیے والا کیا میں نے خطاب تیرا

ز جانش رستم بچیدم لصدرا

جان کے دورے سے پیٹا میں نے ڈاکو سونا

بپروردم تن جان پروردت را

بالا میں نے تیرے جان پالنے مانے پیرن کو

سحر شد ز سب رخسار تو کردم

صبح ہوئی زینت تیرے رخسارے کی کی میں نے

عاشق و معشوق  
بہم وصلت  
عاشقی کی راہ میں  
کام آئے ہوئے  
بسی اندر زمین  
بوسید پیش  
ایک رات میں  
زمین چومے آگے  
آؤسکے  
بگفت ای عجم  
لبستان شاہی  
کہا اے کلی باغ  
بادشاہی کی  
دلت خرم لبست  
پر خندہ بادا  
دل تیرا خوش  
ہو نہ ترے ہنستے  
رہیں  
تو در باغ جمال  
ن تازہ سرو  
تو خوبصورتی کے  
باغ میں وہ ایک  
تازہ سرو ہو  
من از بحر وفا  
آن جو سبارم  
میں دریائے محبت  
سے وہ نہر ہونیں  
رخت ز آغاز من  
بودم کہ دیدم  
منہ ترا شروع  
سے میں تھی کہ  
دیکھا میں نے  
سرو تن شکر  
از مشک کلابت  
سراپہ بدن تیرا  
دھوپا میں نے  
گلاب سے  
قماط از پردہ  
دل کروست ہمار  
پردہ ہرادل کے  
پردہ سے کیا میں نے  
فدا از شیر  
دادم شکرت را  
کھانا دودھ سے  
دیا میں نے تیرے  
ہونٹھ کو  
شب آمد خواب  
در کار تو کردم  
رات مہنی تیرے  
سونے کا کام کیا میں نے

pleasant  
is  
considered  
to be  
the  
love of  
cypress

ultra  
fashionable  
clothes

16/11/21







تسبیح و دعا خوانم چنانش  
 تسبیح اور دعا سے بلاؤ نہیں ایسا اُسکو  
 اگر باشد پس در کوہ و بیشہ  
 اگر ہو دے پری پہاڑ اور جنگل میں  
 تسبیح خوانم غزائے ہما بجوانم  
 اس کے تسبیح کرنے میں غزائے بیتین پڑھوں میں  
 و گر باشد ز جلیس آدمی زاد  
 اور اگر ہو آدم زاد کی قسم سے  
 کہ باشد خود کہ پیوندت نخواہد  
 کون ہو وہ کہ ملنا تیرا نہیں چاہتا ہے  
 زلیخا چون بدید آن مہربانی  
 زلیخا نے جو دیکھی وہ مہربانی  
 ندید از رست گفتن بایچ چارہ  
 نہ دیکھی سواچ کئے کے کوئی تندر  
 کہ گنج مقصد ملس ناپدیدست  
 کہ خزانہ میرے مطلب کا بالکل پوشیدہ ہے  
 چہ گویم با تو از مرے غے نشانہ  
 کیا بتلاؤں میں تجھ سے اُس جڑ یا سے کوئی تبا  
 ز غنقا ہست نامی پیش مردم  
 غنقا سے ایک نام ہے آگے لوگوں کے  
 چہ شیرینست عیش تلخ کا مے  
 کیا بیٹھا یعنی اچھا ہے عیش کہ سنا میرا دکا  
 ز دوری گر چہ باشد تلخ کا مے  
 دوری سے اگرچہ کروڑ منہ یعنی وہ نامراد ہووے  
 زبان بکشا دانکہ پیش من ایہ  
 زبان کھولی اُسوقت وایہ کے آگے

کہ آرم بر زمین از آسمانش  
 کہ لاؤں میں زمین پر آسمان سے اُسکو  
 غزائم خوانم کارست و پیشہ  
 افسون پڑھنا کام اور پیشہ ہے میرا  
 کنم در شیشہ و پشت نشاتم  
 کروں کیم شیشہ میں اور آگے پیچے بٹھاؤ نہیں  
 بزودی سازم از وی طرت شاد  
 جلد کروں میں اُس سے تیرا دل خوش  
 نہ بندہ بل خداوندت نخواہد  
 نہیں بندہ بلکہ مالک تجھ کو نہیں چاہتا ہے  
 فسوں پردازم افسانہ خوانی  
 وہ جادو گر ہی اور کہانیاں کہتا  
 گرفت از گریہ مرہ را در شتارہ  
 روئے چاند کو ستاروں میں لیا یعنی آنسوئیں نہ چھپ گیا  
 در آن گنج ناپیدا کلیدست  
 کہ میں خزانے کے دروازے کی کنجی ناپیدا ہے  
 کہ با غنقا بود ہم آشیانہ  
 کہ غنقا کے ساتھ ہووے ایک گھونسلے زمین  
 ز مرغ من بود آن نام ہم کم  
 میری چڑیا سے وہ نام بھی گم آگے  
 کہ میداند ز کام خوش نامے  
 جو جانتا ہے اپنے مقصد سے کوئی نام  
 کند باری زبان شیرین بنائش  
 کرے ایک بار زبان کو شیرین اُس کے نام سے  
 ز ہمارا زنی بلندش ساخت پایہ  
 واقف کار کرنے سے بلند کیا اسکا مرتبہ

یوسف زلیخا  
 تسبیح اور دعا سے بلاؤ نہیں ایسا اُسکو  
 اگر باشد پس در کوہ و بیشہ  
 اگر ہو دے پری پہاڑ اور جنگل میں  
 تسبیح خوانم غزائے ہما بجوانم  
 اس کے تسبیح کرنے میں غزائے بیتین پڑھوں میں  
 و گر باشد ز جلیس آدمی زاد  
 اور اگر ہو آدم زاد کی قسم سے  
 کہ باشد خود کہ پیوندت نخواہد  
 کون ہو وہ کہ ملنا تیرا نہیں چاہتا ہے  
 زلیخا چون بدید آن مہربانی  
 زلیخا نے جو دیکھی وہ مہربانی  
 ندید از رست گفتن بایچ چارہ  
 نہ دیکھی سواچ کئے کے کوئی تندر  
 کہ گنج مقصد ملس ناپدیدست  
 کہ خزانہ میرے مطلب کا بالکل پوشیدہ ہے  
 چہ گویم با تو از مرے غے نشانہ  
 کیا بتلاؤں میں تجھ سے اُس جڑ یا سے کوئی تبا  
 ز غنقا ہست نامی پیش مردم  
 غنقا سے ایک نام ہے آگے لوگوں کے  
 چہ شیرینست عیش تلخ کا مے  
 کیا بیٹھا یعنی اچھا ہے عیش کہ سنا میرا دکا  
 ز دوری گر چہ باشد تلخ کا مے  
 دوری سے اگرچہ کروڑ منہ یعنی وہ نامراد ہووے  
 زبان بکشا دانکہ پیش من ایہ  
 زبان کھولی اُسوقت وایہ کے آگے



## از خواب خوشین بیدارش داد

خواب اپنے سے بیداری اُسکو دی یعنی ظاہر کیا  
چو دایہ حرفی از طومار او خواند  
خود دایہ نے ایک حرف دفتر اُسکے سے سُنا  
لی ای حرف نقش ہر خیال ست  
ہاں یہ بات ہر خیال کے نقش ہو یعنی سب جاننے  
مرادی راز اول تاندا نے

جب تک شروع ہے کسی مطلب کو نہ جانے تو  
نیارست از دوش چون بند کشاد  
اُسکے دل سے جو بڑی نہ کھول سکی  
خوشین گفت نہیا کار دیوست

پہلے کہا یہ کام دیوون کا ہے  
بزدوم صورت زیبا نمایند  
اور دیوون کو صورت اچھی ظاہر کرتے ہیں  
زینجا لفت دیوے را چہ یارا  
زینجانے کہا کسی دیو کو کیا طاقت

نی کز شور و شر باشد سرشته  
جو شخص کہ شور اور فساد سے بنا ہوا ہو  
وگر گفتا کہ این خوابیت ناست  
پھر کہا کہ یہ ایک جھوٹا خواب ہے

بگفت این خواب کز ناست بودی  
کہا یہ خواب اگر جھوٹ ہوتا

شمارند اہل دلین نکتہ راست  
جاننے ہیں صاحب دل پس نکتہ کو سچ  
وگر گفتا کہ ہستی دلش اندیش  
پھر کہا کہ تو عقلمند ہے

## بہ ہوشی خود ہشیار شس داد

اپنی بہوشی سے ہوشیاری اُسکو دی  
ز چارہ سازش حیران فرو ماند  
اتدیر کرنے اُسکے سے حیران اور عاثر رہی  
کہ نادانستہ را بن محال ست

کہ تعبیر جانے ہوے کو ڈھونڈنا مشکل ہے  
کجا در آخرش حستین توانے

کہاں اُسکے انجام میں جستجو کر سکے تو  
باصلاحش زبان پند کشاد  
اُسکے اصلاح کی واسطے زبان نصیحت کی کھولی  
ہمیشہ کار دیوان مکر و دیوست

دیوون کا کام ہمیشہ مکر اور حیل ہے  
کہ تا بروے در سودا کشانید

اتا کہ اسیر دروازہ سودا کا کھولیں یعنی عاشق کر لیں  
کہ نہا چہ بین شکل دل آرا

کہ دکھا دے ایسی صورت دل آراستہ کرینوالی  
معاذ اللہ کز وزاید فرشتہ

پناہ خدا کی کہ اُس سے پیدا ہونے کی صورت  
چرا باید بہر نارست جان کاست

کیون ہر جھوٹ پر جان رکھنا چاہیے  
بدنیسان راستانرا کی ربودی

اُسے سچو سن لینی محکوب لیجا تا مینی بنجود کر دیتا  
کہ جہاں گراید راست بارست

کہ تیر چلے تیرے کی طرف میل کرتا ہے میدھا طرف سے ہے کہ  
برون کن انخیال از خاطر خوش

اپنے دل سے اس خیال کو محال

خواب اپنے سے بیداری اُسکو دی یعنی ظاہر کیا  
چو دایہ حرفی از طومار او خواند  
خود دایہ نے ایک حرف دفتر اُسکے سے سُنا  
لی ای حرف نقش ہر خیال ست  
ہاں یہ بات ہر خیال کے نقش ہو یعنی سب جاننے  
مرادی راز اول تاندا نے  
جب تک شروع ہے کسی مطلب کو نہ جانے تو  
نیارست از دوش چون بند کشاد  
اُسکے دل سے جو بڑی نہ کھول سکی  
خوشین گفت نہیا کار دیوست  
پہلے کہا یہ کام دیوون کا ہے  
بزدوم صورت زیبا نمایند  
اور دیوون کو صورت اچھی ظاہر کرتے ہیں  
زینجا لفت دیوے را چہ یارا  
زینجانے کہا کسی دیو کو کیا طاقت  
نی کز شور و شر باشد سرشته  
جو شخص کہ شور اور فساد سے بنا ہوا ہو  
وگر گفتا کہ این خوابیت ناست  
پھر کہا کہ یہ ایک جھوٹا خواب ہے  
بگفت این خواب کز ناست بودی  
کہا یہ خواب اگر جھوٹ ہوتا  
شمارند اہل دلین نکتہ راست  
جاننے ہیں صاحب دل پس نکتہ کو سچ  
وگر گفتا کہ ہستی دلش اندیش  
پھر کہا کہ تو عقلمند ہے



بگفتا کارگر بودی بدستم  
 کما کام جو ہوتا میرے ہاتھ یعنی اختیار میں  
 مرا تدبیر کار از دست رفتہ است  
 میرے کام کی تدبیر ہاتھ سے نکل گئی ہے  
 مرا نقشی نشستہ در دل تنگ  
 بیٹھا ایسا نقش میرے دل تنگ میں  
 اگر بادے وز دیا آبے آید  
 جو کوئی ہوا چلے یا کوئی پانی آوے  
 چو دایہ دیدش اندر عشق محکم  
 جب دایہ نے اسکو عشق میں مضبوط دیکھا  
 نہانی رفت حالش باید گرفت  
 پوشیدہ گئی حال اسکا باید سے کہا  
 ولی چون عاجز آمد دست تدبیر  
 اور لیکن جب عاجز آیا ہاتھ تدبیر کا

کی این بار گران دادی شکست  
 کب یہ بجاری بوجہ یعنی عشق مجھ کو شکست دیتا یعنی عاجز کرنا  
 عنان اختیار از دست رفتہ است  
 ہاک اختیار کی ہاتھ سے گئی ہے  
 کہ بس محکم ترست از نقش و رنگ  
 کہ نقش بچھو کہ ہے بھی زیادہ مضبوط ہے  
 ز شک ان نقش محکم کے زواید  
 پتھر سے اس مضبوط نقش کو کب مٹا سکے  
 فرو بست از نصیحت گویش دم  
 اسکو نصیحت کرنے سے دم باندھا یعنی چپ رہا  
 پد رزان قصہ مشکل براشتفت  
 باب اس کے مشکل قصہ سے خفا ہوا  
 حوالہ کرد کارش را بقدر  
 کام اسکا تقدیر کے حوالے کیا

در خواب دیدن زلیخا حضرت یوسف را نویت دوم  
 خواب میں دیکھنا زلیخا کا حضرت یوسف کو دو سہ مرتبہ  
 وسلسلہ عشق وی جنبیدن و دیر اور ورطہ رجنون کشیدن  
 اور اسکے عشق کی زنجیر کا ہلنا اور اسکو دیوانگی کی بھنور میں گھینپنا

خوش آمدل کاندرو منزل کند عشق  
 اچھا وہ دل حبیب عشق مقام کرے  
 درو رخشنده برتے بر فروزد  
 اس میں ایک ایسی چمکدار بجلی چمکا دے  
 مانند روی اندوہ سلامت  
 نہیں اس میں رنج ملامت یعنی ملامت سننے کا

ز کار عالمش غافل کند عشق  
 جان کے کام سے اسکو عشق غافل کرے  
 کہ صبر و ہوش را خرمین بسوزد  
 بلکہ صبر اور ہوش کے گلیان کو جلا دے  
 شود کا ہے برو کوہ ملامت  
 ایک تنکا اسپر پہاڑ ملامت کا ہو یعنی معلوم ہو

۱  
 ۲  
 ۳  
 ۴  
 ۵  
 ۶  
 ۷  
 ۸  
 ۹  
 ۱۰  
 ۱۱  
 ۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰







ہنوزش تن نیا سودہ بہ بستر

ابھی اُس کا بدن نہ آسودہ ہوا تھا بستر پر

ہماں صورت کز اولیٰ و برور راہ

اُسی صورت نے کہ پہلے اُس پر راہزنی کی یعنی یوسف

نظر چون بر رخ زیباس افکند

نظر جو اُس کے خوبصورت چہرے پر ڈالی

زمین بوسید کای سرول اندام

زمین چومی کہ اسے منہ دھول سے بدن

آن صانع کہ از نور آفریدیت

قسم اس کا ریگر یعنی خدا کی کہ نور سے پیدا کیا تجکو

ترا بر حیل خوبان سروری داد

تجکو معشوقین کے گردہ پر سرداری دی

قدت را کلین بستان جان ساخت

قد تیرا شاخ جان کے باغ کا بنا یا

ز روی ولفروزت شمع افروخت

منہ دل روشن کر نیوالے تیرے شمع روشن کی

بشکین گیسوان داوت کندی

سیاہ زلفون سے دی تجکو ایک کسند

تخم را ساخت چون موی میانیت

میرے بدن کو بنا یا مثل تیرے کمر کے بال کے یعنی لاغر

کہ بر حال من بیدل پنجشائے

کہ مجھ بیدل کے حال پر رسم کر

بگو با این جمال و دولتائے

کہ ساتھ اس خوبی اور دل بھانے کے

درخشان کوہری کانت کدست

ایک روشن سوتی ہے تو کان تیری کمان ہے

در آمد آرزوئے جانش از در

آئی آند فاس کی جان کی دروازے سے یعنی یوسف کو دیکھا

در آمد بارخ روشن تر از ماہ

آیا ساتھ چہرے روشن کے چاند سے زیادہ

ز جابر خاست سر در پاشان افکند

جگہ سے اٹھی سر اُس کے بالوں پر ڈالا

کہ ہم صبرم ز دل دی ہم آرام

کہ صبر بھی میرے دل سے لگیا اور آرام بھی

ز ہر آلودگی دور آفریدیت

ہر ایک آلودگی سے علحدہ پیدا کیا تجکو

بلطف از آب حیوان برتری داد

صفائی میں آب حیات سے برتری دی

لبت را مایہ قوت و ان ساخت

تیرے ہونٹھ کو پونجی جان کی قوت کا بنا یا

کہ چون پروان مرغ جان من ساخت

جسے مثل مرغ پروالے کے جان میری کو جلایا

کہ بر من زان بہر موہیت بندی

کہ مجھ پر اُس کے ہر ایک ہال سے ایک پیری ہے

دل مرا تنگ چون میم دہانت

میرے دل کو مثل میم منہ تیرے کے تنگ

بیاسخ لعل شکر ریز بکشاے

واسطے جواب کے ہونٹھ ٹھانی گرا نیوالے کھول

کہ در اصل از کد امی خاندانی

کہ کس اہل اور خاندان سے ہے تو

کد امی شاہی ایوت کد دست

ایک بزرگ بادشاہ ہے تو محل تیرا کون ہے

۷

یوسف کا جواب

یوسف کا جواب

یوسف کا جواب

یوسف کا جواب

یوسف کا جواب

یوسف کا جواب

یوسف کا جواب

یوسف کا جواب

یوسف کا جواب

یوسف کا جواب

یوسف کا جواب

یوسف کا جواب

یوسف کا جواب

یوسف کا جواب

یوسف کا جواب

یوسف کا جواب

یوسف کا جواب

یوسف کا جواب

یوسف کا جواب

یوسف کا جواب

یوسف کا جواب

یوسف کا جواب

یوسف کا جواب

یوسف کا جواب

یوسف کا جواب

یوسف کا جواب

یوسف کا جواب

یوسف کا جواب

یوسف کا جواب

28/7/16



بگفتا از نزا د آدم من

کہا آدم کی اولاد سے ہوں میں

کئی دعویٰ کہ ہستم بر تو عاشق

کہتی ہے تو دعویٰ کہ میں تجھ پر عاشق ہوں

حق مہر و وفای من نکلدار

حق محبت اور دوستی سب سے میری کانگاہ کھ

من دندان رسیدہ شکرت را

مست کر اپنے ہو تجھ کو دانت لگا ہوا یعنی کسی کو بوسہ دینا

ترا از من اگر بر سینه داغ ست

تیرے سینے پر اگر مجھ سے داغ ہے

مرا ہم دل بدام تست در بند

میرا دل بھی تیرے حبال میں قید ہے

زلیخا چون بدید آن مہربانی

زلیخا نے جب دیکھی وہ مہربانی

گرفت از نو پرمی دیوانہ را

پکڑا نئے سر سے پریمی نے ایک دیوانے کو

سحرست از خیال غم اب برخاست

صبح کو مست خواب کے خیال سے اٹھی

بدل اندوہ او ابنوہ تر شد

اُس کے دل میں غم کا ہجوم زیادہ ہوا

یکے صد گشت سودائی کہ بودش

ایک کا سو حصہ ہو گیا وہ سوداگر تھا اُس کو

ز نام عقل بیرون نقش از دست

باگ عقل کی اُس کے ہاتھ سے باہر سے گئی

ہمیز و محو غم حسیب جان چاک

بار کی یہی کرنی تھی کل کی طرح گریبان جان کا چاک

ز جنس آب و خاک عالم من

قسم پانی اور خاک جہاں یعنی ربیع عناصر سے ہوں میں

اگر ہستی درین گفتار صادق

اگر تو اس بات یقینی قول میں جی ہو

بہ بی جفتی رضا سے من نکلدار

بے شادی ہونے کے حالت میں خوشی میری کیا خیال کھ

مساز الماس دیدہ گوہرت را

مست کر الماس دیکھ کر یعنی بیدار ہوا اور خوش ہوئی یعنی بکر کو

نہ پنداری کران اغم فراغ ست

نگمان کر تو کہ اُس غم سے مجھ کو فراغت ہے

ز داغ عشق تو ہستم نشان مند

تیرے عشق کے داغ سے میں ہوں داغ دار

ز لعل او شنید این نکتہ رانی

ہو نہ اُس کے سے یہ باتیں سنیں

قناد آتش بجان پروانہ را

پڑی آگ ایک پروانے کی جان پر

جگر پر سوز و دل بر تاب غامت

کلجہ بھرا ہوا سوز کا اور دل شرب کا بھرا ہوا اٹھی

بگردون دوش از اندوہ بر شد

برابر آسمان کے دھواں اُس کے غم کا بلند ہوا

ز حد بگذشت غوغائی کہ بودش

حد سے گذرا وہ شور کہ تھا اُس کا

ز بند پند و قید مصلحت رست

قید نصیحت اور قید مصلحت چھوٹی یعنی اچھے برے کی تمیز نہ رہی

چو لالہ خون دل میریت بر خاک

شکل لالہ کے خون دل کا گرانی تھی خاک پر

یوسف نے آدمی

غلاب کی حالت میں

زلیخا سے کہا اگر

کا دعویٰ عاشق

بہرہ کنان

کہانی محبت کو

دوسرے کو محفوظ

رہے

پسیت علی مقول

حضرت یوسف کا

مرتبہ دوم جمال

یوسف کی

سوال کے جواب

یوسف کی

یوسف کی

یوسف کی

یوسف کی

یوسف کی

یوسف کی

یوسف کی

یوسف کی

یوسف کی

یوسف کی

یوسف کی

یوسف کی

یوسف کی

یوسف کی

یوسف کی



کسی از مهر و دلش روی میکند

کبھی اس کے منہ کی محبت سے منہ نوچتی تھی  
پرستاران بہر سوش شستند  
کوئی زبان ہر طرف اس کے ٹھہرنے

اگر زان حلقہ بودی بیج تفصیر  
جب اس حلقہ سے کچھ کمی ہوتی یعنی لونڈیاں اٹھ جاتیں  
وگر نگریش آن حلقہ دامن

اور چونہ بکڑتا وہ حلقہ اس کا دہن  
وگر بندش نکر دے غنچہ کردار  
اور جو اس کو قید کرتے لوگ کلی کے مانسند  
پدر زان واقعہ چون گشت آگاہ  
بآپ جب اس حال سے خبر دار ہوا

بشد بمرش بہر اسے دویدند  
اس کی فکر میں ہر ایک طرف لوگ دوڑے  
بفرمودند چیان ماری از زر

فرمایا ایک لہر کھاتا ہوا سانس یعنی زنجیر سونے کی تیار ہو  
بسمین سے سافش آن مار کمرج  
اس کی گوری کلام فی میں وہ سانپ کی تو لٹنے والا یعنی زنجیر  
زلیخا بود گنج خوبے آرسے

زلیخا تھی خوبی کا خبزانہ بیشک  
چو زریں مار زبردانش خفت  
جب منہ سانپ بچا سکی آستین کے سوا یعنی زنجیر غیبی لگتی  
مرا پای دل اندر عشق بندست

میرے دل کا بانو کون عشق کی بیڑی میں ہے  
سبکدستی جبرج عمر فرسا  
چالاک آسمان عمر گھٹانے والی کی

کسی بریاد زلفش موی می کند

کبھی اس کی زلف کی یاد پر بال اکھاڑتی یعنی کھسوتی تھی  
بگرد مہر چو بالہ حلقہ بستند

گرد چاند کے مثل ہلے کے حلقہ بانہ عا یعنی گھیر لیا  
برون جستی ز حلقہ است چون سیر  
باہر نکلتی حلقہ سے سیدی مثل تیر کے

سوی بر زن شدی سروش خزان  
گلی کی طرف خزان ہوتا سروش کا یعنی گھر کے باہر کو چلتی  
چو گل بے پردہ کردی رو بآزار

پھول کی طرح بے پردہ کل حاتی بازار میں  
دوا جو شد ز دانا یان در گاہ  
علاج چاہنے والا ہوا دربار کے حکیموں سے

باز زنجیر تدبیرش ندیدند  
بہتر زنجیر یعنی قید سے اس کی تدبیر نہ دیکھی  
کہ باشد مہرہ دار از لعل گوہر

جو کہ موتی اور مہر سے جڑاؤ ہووے  
در آمد حلقہ زن چون مار بین گنج  
کندلی مار تار ہوا خزانہ پر مثل سانپ کے بلندی بچائی گئی

بود ہرج رانا چار مارے  
ہوتا ہر خزانے پر ایک سانپ  
ز دیدہ اشک میبارید و سبقت  
آنکھوں سے آنسو برساتی تھی اور کہتی تھی

ہمان بندم ازین عالم بندست  
وہی بیڑی مجھ اس جہان سے لگائی ہے  
بدین بندم چرا ساز و کران لیسے  
اس بیڑی سے میرے پادشہ کیون بھاری کرتی ہے

کبھی اس کے منہ کی محبت سے منہ نوچتی تھی  
پرستاران بہر سوش شستند  
کوئی زبان ہر طرف اس کے ٹھہرنے  
اگر زان حلقہ بودی بیج تفصیر  
جب اس حلقہ سے کچھ کمی ہوتی یعنی لونڈیاں اٹھ جاتیں  
وگر نگریش آن حلقہ دامن  
اور چونہ بکڑتا وہ حلقہ اس کا دہن  
وگر بندش نکر دے غنچہ کردار  
اور جو اس کو قید کرتے لوگ کلی کے مانسند  
پدر زان واقعہ چون گشت آگاہ  
بآپ جب اس حال سے خبر دار ہوا  
بشد بمرش بہر اسے دویدند  
اس کی فکر میں ہر ایک طرف لوگ دوڑے  
بفرمودند چیان ماری از زر  
فرمایا ایک لہر کھاتا ہوا سانس یعنی زنجیر سونے کی تیار ہو  
بسمین سے سافش آن مار کمرج  
اس کی گوری کلام فی میں وہ سانپ کی تو لٹنے والا یعنی زنجیر  
زلیخا بود گنج خوبے آرسے  
زلیخا تھی خوبی کا خبزانہ بیشک  
چو زریں مار زبردانش خفت  
جب منہ سانپ بچا سکی آستین کے سوا یعنی زنجیر غیبی لگتی  
مرا پای دل اندر عشق بندست  
میرے دل کا بانو کون عشق کی بیڑی میں ہے  
سبکدستی جبرج عمر فرسا  
چالاک آسمان عمر گھٹانے والی کی



دستخط



کر دل تنگ پر سوز گوارین بهترین

سکے دامن میں ایک جناحیں مار رہی تھی

سین  
چین

ق



ازین افسانہاے عاشقانہ

ان عاشقانہ کہ ساینوں یعنی باتون سے  
قتاد از زخم آن برسینہ شجاک

پڑا اُس کے زخم سے اُسکے منہ پر شگات  
بہ بیوشی زمانی گشت و مساز

بیوشی سے کچھ دیر موافق یعنی بیوشی ہی  
بافسون دل دیوانہ خویش

واسطے اپنے دل دیوانہ کے بہلانے کے  
کسی وز گریہ کہ درخندہ میشد

کبھی روتی تھی کبھی ہنستی تھی  
ہمیشہ ہر دم از حالے بجالی

ہمیشہ ہر ایک دم ایک حال سے دوسرے حال میں

یکے افتادناگہ بر نشاۃ

ایک چڑی ایک بارگی نشاۃ پر  
چو صید ز خنک افتادہ بر خاک

نشل ز تھی شکار کے گر پڑی خاک پر  
وگر آمد بحال خویشتن باز

پھر اپنے حال یعنی حواس میں آئی \*  
ز سر آغاز کرد افسانہ خویش

شروع سے شروع کیا قصہ اپنا  
کسی می مرد و گاہی زندہ میشد

کبھی مرجاتی اور کبھی زندہ ہوتی تھی  
بدنیسان بود حالش تابسالی

اسی طرح رہا حال اُس کا ایک برس تک

در خواب دیدن زلیخا یوسف را نوبت سوم و نام و

خواب میں دیکھنا زلیخا کا یوسف کو تیسری مرتبہ اور نام اور

مقام وی را پسیدن و عقل و ہوش باز آمدن زلیخا

مقام انکا پوچھنا اور عقل اور ہوش میں پھر آنا زلیخا کا

بیا ای عشق پر افسون و نیزنگ

آؤ اے عشق منتر اور جادو بھرے ہوئے  
کسی فرزانہ را دیوانہ سازی

کبھی عقل مند کو سودائی بناتا ہے تو  
چو بوزلف پر پرویان نہی بند

جو بے شوق کی زلف پر کوئی پیچ دتا ہے کبھی یعنی دی تو  
اگر زان زلف بندی بر کشالی

جب اُس زلف سے کوئی پیچ کھولے تو

کہ باشد کار تو کہ صلح و گنج

کہ رہتا ہے کام تیرا کبھی ملاپ اور کبھی لڑائی  
کسی دیوانہ را فرزانہ سازی

کبھی دیوانے کو عقل مند کر دیتا ہے تو  
بزنجیر جنون افتد خرومشد

دیوانہ جن کی زنجیر میں گر پڑے عقل مند  
چراغ عقل یا بدر و شنائی

چراغ عقل کا روشنی پائے

۹  
دلیوانہ کے نشاۃ پر  
چو صید ز خنک افتادہ بر خاک  
نشل ز تھی شکار کے گر پڑی خاک پر  
وگر آمد بحال خویشتن باز  
پھر اپنے حال یعنی حواس میں آئی \*  
ز سر آغاز کرد افسانہ خویش  
شروع سے شروع کیا قصہ اپنا  
کسی می مرد و گاہی زندہ میشد  
کبھی مرجاتی اور کبھی زندہ ہوتی تھی  
بدنیسان بود حالش تابسالی  
اسی طرح رہا حال اُس کا ایک برس تک  
۱۰  
در خواب دیدن زلیخا یوسف را نوبت سوم و نام و  
خواب میں دیکھنا زلیخا کا یوسف کو تیسری مرتبہ اور نام اور  
مقام وی را پسیدن و عقل و ہوش باز آمدن زلیخا  
مقام انکا پوچھنا اور عقل اور ہوش میں پھر آنا زلیخا کا  
۱۱  
بیا ای عشق پر افسون و نیزنگ  
آؤ اے عشق منتر اور جادو بھرے ہوئے  
کسی فرزانہ را دیوانہ سازی  
کبھی عقل مند کو سودائی بناتا ہے تو  
چو بوزلف پر پرویان نہی بند  
جو بے شوق کی زلف پر کوئی پیچ دتا ہے کبھی یعنی دی تو  
اگر زان زلف بندی بر کشالی  
جب اُس زلف سے کوئی پیچ کھولے تو  
۱۲  
کہ باشد کار تو کہ صلح و گنج  
کہ رہتا ہے کام تیرا کبھی ملاپ اور کبھی لڑائی  
کسی دیوانہ را فرزانہ سازی  
کبھی دیوانے کو عقل مند کر دیتا ہے تو  
بزنجیر جنون افتد خرومشد  
دیوانہ جن کی زنجیر میں گر پڑے عقل مند  
چراغ عقل یا بدر و شنائی  
چراغ عقل کا روشنی پائے  
۱۳



ر تو ایک لونڈی کو سرفراز کرے تو

قید سے آزاد کرے محکم

کتاب







زلیخا چون جانان این نشان یافت

زلیخا نے جو مشتوق سے یہ پتا پایا

سیدش بعد از ان گفتار چون نوشت

ہو گیا اس کے یعنی زلیخا کے بعد ان آنحضرت کی سنی تونکر

از ان خوابی کہ دید از بخت بیدار

اس خواب سے کہ دیکھا جاگتے ہوئے نصیب سے

خبر زان مرہ کہ در دل جوش آورد

اس چاند یعنی یوسف کی خبر نہیں اس کے دل میں جوش لائی

کنیران راز ہر سودا و آواز

لوٹ یون کو ہر طرف سے آواز دی

پدر را مرشدہ دولت رسانید

باپ کو خوشخبری دولت کی پہنچاؤ تم

کہ آمد عقل و دانش سوی من باز

کہ ہوش حواس آگئے طرف میرے یعنی مجھ میں پھر

بیا بردار بند ز زبر سیم

اگر آٹھا و پٹری بند ہی میری چاندی یعنی گوری کلاہو

چو قفل سیم را در بند مگذار

مثل جمع کر نیوالے یعنی کنجوس کے چاندی کو قید نہ چھو

پھر را چون سید این مرشدہ در گوش

باپ کے کان میں جو یہ خوشخبری پہنچی

برسم عاشق اول ترک خود کرد

عاشق کی طرح پہلے چھوڑنا خودی کا کیا یعنی خود ہو گیا

و بان بکشا و آن مار و دوسرا

منہ کھلا اس دو منہ سانپ یعنی زلیخا کا

پرستار ان بپایش سر نہاوند

توند یون نے اس کے قدموں پر سر رکھا

تو کوئی مردہ صد سالہ جان یافت

تو کے تئو برس کے مردے نے جان پائی

بہ تن زور و بدل صبر و بجان ہوش

بدن میں طاقت اور دل میں صبر اور جان میں ہوش

اگرچہ خفت مجنون خاست ہشیار

اگرچہ سوئی تھی دیوانی اٹھی ہوش سے درست

و گر بارہ عقل و ہوشش آورد

دو بارہ عقل اور حواس میں اس کو لایا

کہ امی با من درین اندوہ دسار

کہ اے میرے ساتھ اس غم میں شریک

دلش از آتش محنت رہا سید

اس کے دل کو سنج کی آگ سے چھڑاؤ تم

روان شد زاب فتنہ جوی من باز

جاری ہو گیا پانی میری ہنہ کچھ

کہ تہو و از جنون من بعد نیم

کہ نہو و گیا دیوانگی سے پھر غفوت مجھ

بدست خویش بند از سیم بردار

اپنے ہاتھ سے قید چاندی اٹھا یعنی پٹری میری کاٹ

باستقبال آن رفت از سرش ہوش

واسطے پیشوائی اس کی کے گیا سر اس کے سے ہوش

وزان پس و سوی آن سرو قد کرد

اور اس سے پیچھے منہ طرف اس سرو قد یعنی زلیخا کے کیا

رہا ند از بند غم آن سیمبر را

چھڑا یا قید غم سے اس مشتوق یعنی زلیخا کا

بزمیر یاش تحت ز رہنہاوند

اس کے پاؤں کے نیچے تخت سونے کا رکھا

دن شام کی

پہلی پہلی

جہاں کو تیرا

کے ہیں اس

چون کہ سنی

دو بارہ اور سوئی

اس سے

مادامہ کہ

سے چھ

سکے گوری

واری کلاہان

میرے ہوش

میں کہ



افقہ

باز آہ

my perspective

what I have

left me here

leave me here

من بعد

باز آہ



نشانندش فراز مسندناز  
 جھایا اس کو اور مسندناز کے  
 پر پرویان زہر جامع شستند  
 خوبصورتین یعنی سیلیان ہر جگہ سے جمع ہوئیں  
 ہمزادان چو در مجلس شستی  
 ہجو لیون میں جو بیچ مجلس کے بیٹھتی  
 سر درج حکایت باز کردی  
 منہ زہر حکایت کا کھولتی  
 ز روم و شام کشتی نکتہ نگین  
 روم اور شام سے ہوتی بارکی اٹھانیوالی  
 حدیث مصریان کردی سرانجام  
 باتیں مصر والوں کی کرتی ختم  
 چو این نامش گرفتہ بزبان جای  
 یہ نام جس کی زبان پر جگہ بگڑتا یعنی آتا  
 زابر ویدہ سیل خون فشاندی  
 انگھون کی ہڈی سے سیلاب خون کا چھارتی یعنی بہاتی  
 بروز و شب ہمہ این بود کارش  
 تمام درن اور رات پر ہی تھا کام اس کا  
 بدین نقار خوش کشتی سخن کویش  
 ان باتوں میں اچھی طرح باتیں کرتی

بزین تلج کردندش سرافراز  
 سنہ تاج سے اس کو سرفراز کیا  
 ہمہ پروانہ آن شمع گشتند  
 سب پروانہ اس شمع یعنی زلیخا کی ہوئیں  
 چو طوطی لعل او شکر شستی  
 طوطی کی طرح اس کے ہونٹھ میٹھی باتیں کرتے  
 زہر شہری سخن آغاز کردی  
 ہر ایک شہر سے بات شروع کرتی  
 شدی از نو کہ مصر اندر شکر ریز  
 ہوتی مصر کے ذکر سے شکر ریزی میں  
 کہ تا بروی عزیز مصر نام  
 تاکہ لیجا سے یعنی عسکر مصر کا نام  
 در افتادی بسان سایہ دریایی  
 سایے کی طرح اس کے قدموں پر گر پڑتی  
 نوامی نالہ بر گردون رساندی  
 آواز سنہ یاد کی آسمان پر پہنچاتی  
 سخن از یار راندی وز دیارش  
 باتیں یا سے چلاتی۔ یعنی کہتی اور اس کے ہلکے  
 و گرنہ بودی از گفتار خاموش  
 اور حو نہیں بولنے سے چپ رہتی

آمدن رسولان نجوہ نگاری زلیخا و سنگدل برکشتن انہا

آنا قاصدون کا واسطے مانگنے یعنی منگنی کرنے زلیخا کے اور او اس کوٹ جانا ان کا

زلیخا گرچہ بود آشفہ حالش  
 زلیخا کا اگرچہ وہ پریشان حال تھا

جہان پر بود از صیت جمالش  
 جہان اس کی خوبصورتی کے آواز سے صبر اٹھاتا

۱۔ فراز سے معنی آواز  
 ۲۔ پروانہ یعنی سیلیان  
 ۳۔ شمع گشتند  
 ۴۔ طوطی لعل  
 ۵۔ شکر شستی  
 ۶۔ زلیخا کی خوبصورتی  
 ۷۔ زلیخا کی خوبصورتی  
 ۸۔ زلیخا کی خوبصورتی  
 ۹۔ زلیخا کی خوبصورتی  
 ۱۰۔ زلیخا کی خوبصورتی



ہر جا قصہ خوش رسیدے  
 ہر جگہ قصہ اس کے حسن کا پہونچتا  
 سران ملک را سودای او بود  
 ملکوں کے پادشاہوں کو سودا اس کا تھا  
 ہر وقت آمدی از شہر یاری  
 ہر وقت آتا تھا ایک پادشاہ کے پاس سے  
 درین فرصت کا ز قید جنون رست  
 اس عرصے میں کہ قید دیوانہ پن سے چھوٹی  
 رسولان از شہ ہر روز ہر روز  
 قاصد ہر سرحد اور مقام کے پادشاہوں کے  
 قزوں از دہ تن از رہ در رسیدند  
 زیادہ دس آدمیوں سے برابر پہونچتے  
 کے منشور ملک و مال و رشت  
 ایک کے ہاتھ میں ملک اور مال دینے کا فرمان  
 کہ ہر ایک تحفہ و کشورستانیست  
 کہ ہر ایک تحفہ ایک پادشاہ کا ہے  
 ہر جا روندند آن غیرت خور  
 جس جگہ گئے یعنی جا بے وہ آفتاب کی شہینہ کرنیوالی  
 ہر کشور کہ گرد و جلوہ گامش  
 جس ملک میں کہ ہو اس کے جلوے کی جگہ  
 اگر گیرد چو پسر در روم آرام  
 جو اختیار کرے چاند کی طرح روم میں آرام  
 اگر آرد بسوی روم آہنک  
 جولاوے ارادہ طسوف روم کے  
 بدین دستور ہر قاصد سیامی  
 اسی طرح سے ہر قاصد ایک پتہ نام

از ان ملک کی  
 زمین اور سرحد  
 کے ہر ایک  
 قوم کے معنی زمین  
 نامور اور مقام  
 اور منزل کو بھی  
 کہتے ہیں  
 cultivated  
 land  
 by means  
 of  
 uncultivated  
 land  
 منشور =  
 patent  
 اور تیر اور تاج  
 مع کے ہیں  
 وہ رستہ یا ق  
 وہیم =  
 crown  
 نفوذ کرنے  
 طور اور طریقہ سے  
 میں طلب ہے  
 اس طرح کے  
 کا پتہ نام  
 نظام کے زیجا  
 سے بیان کیا  
 تھا

شدی مفتون او ہر کس شہیدے  
 ہونا عاشق اس کا جو شخص مست  
 بزم خسرو ان غوغاے او بود  
 پادشاہوں کی محفل میں غل اس کا تھا  
 بامید وصالش خواستگاری  
 اس کی ملاقات کی امید میں ایک ننگے والا یعنی شنگی کیلئے  
 تحت دلبری ہشیار نشست  
 مشوقی کے تحت یہ ہوشیار بیٹھی  
 چو شاہ ملک شام و کشور روم  
 شام پادشاہ شام اور پادشاہ روم کے  
 بدرگاہ جلاش ار میبندند  
 اس کی یعنی زیجا کی بزرگ درگاہ میں آرام کیا یعنی لائے  
 کے مہر سلیمانے درانکشت  
 ایک کی انگلی میں مہر سلیمانی یعنی پادشاہی انگلی  
 ز شاہی خواستگاری را نشایت  
 ہر پادشاہ سے خواہش کا ایک نشان ہے  
 بود آن تختگامش تاج بر سر  
 ہووے اس پادشاہت کا تاج اس کے سر پر  
 بود وہیم شاہی خاک را امش  
 ہووے تاج اس پادشاہ کا اس کی راہ کی خاک  
 دعای او کند از صبح تا شام  
 دعا اس کو کرے صبح سے شام تک  
 غلام او شود از روم تازنک  
 غلام اس کا ہووے روم سے تازنک تک  
 ہمی گفت از لب فرخندہ نامی  
 بیان کرتا تھا ہونٹھ سے ایک مبارک نام



زینچار اچو زین معنی خبر شد  
 زینچا کو جو اس بات سے خبر ہوئی  
 کہ با انیان زمصر آیا کسی بہت  
 کہ آیا ان میں مصر سے کوئی شخص ہے  
 بسوے مصر یا نعمی کشد دل  
 طرب مصر والوں کے مجھ کو کچھ بتا ہے دل  
 شیمے کز دیار مصر خیزد  
 جو ہوا کہ شہر مصر سے اٹھے  
 مرا خوشتر از ان بادست صد بار  
 مجھ کو اس ہوا سے تلو درجہ بہتر ہے  
 درین اندیشہ بوداوش پدر خوند  
 اسی فکر میں تھی کہ اس کو باب نے بلایا  
 بگفت ای نور چشم و شادی دل  
 کہا اسے روشنی آنکھ کی اور خوشی دل کی  
 بدار الملک خوبے شہر یاران  
 خولی کی بادشاہت میں بادشاہ  
 بدل داغ تمنائے تو دارند  
 دل میں داغ تیری آرزو کا رکھتے ہیں  
 بسوے ما با امید قبول  
 طرب ہمارے قبول کرنے کی امید ہے  
 بگویم داستان ہر سولت  
 سناتا ہوں میں داستان ہر قاعد تجھ کو  
 بہر لشور کہ افتد دولت میل  
 طرب جس ملک کے کرے یہی ہوتی ہے دل میں خوش  
 پذیر میگفت او خاموش می بود  
 باپ کہتا تھا وہ چپ رہتی تھی

زاندیشہ دیش زید روز شد  
 فکر ہے دل اس کا الٹ پلٹ ہو گیا  
 کہ عشق مصر یا نعم پشت شکست  
 کیونکہ مصر والوں کے عشق نے سیری پیچ توڑی اپنی غار کیا  
 زمصر از قاصدی نبود چہ حال  
 مصر سے جو نہوے کوئی قاصد کیا فائدہ  
 کہ در چشم غبار مصر بیزد  
 بلکہ سیری آنکھ میں گرہ مصر کی چھانے  
 کہ آرد نافہ از صحراے تاتار  
 حلاوتے تاتار کے جنگل سے نافہ یعنی خوشبو  
 پدر و امش بیش دیدہ بنشانند  
 باپ کے مانند اس کو نظر کے سامنے ٹھایا  
 ز بند خطا غم آزادے دل  
 قید غم سے خطا آزادی دل کی  
 تخت شہر یارے تاجداران  
 تخت بادشاہی سے بادشاہ  
 بسینہ کج سوداے تو کارند  
 سینے میں ایچ تیرے عشق کا بوتے ہیں  
 رسید اینک ز ہر ملی رسوے  
 پہنچے اب تک ہر ایک ملک سے ایک قاصد  
 یہ نیم تاکہ مے افتد قبولت  
 دیکھوں آئین کہ تجھ کو کون پسند پڑتا ہے  
 ترا سازم بزودی شاہ آن جیل  
 تجھ کو جلد اس گروہ کا بادشاہ کروں میں  
 ہوئی آشنائی کوش مے بود  
 اس آشنائی یعنی دوستی کی امید میں سنتی حسباتی تھی

زینچا کو جو اس بات سے خبر ہوئی  
 کہ با انیان زمصر آیا کسی بہت  
 کہ آیا ان میں مصر سے کوئی شخص ہے  
 بسوے مصر یا نعمی کشد دل  
 طرب مصر والوں کے مجھ کو کچھ بتا ہے دل  
 شیمے کز دیار مصر خیزد  
 جو ہوا کہ شہر مصر سے اٹھے  
 مرا خوشتر از ان بادست صد بار  
 مجھ کو اس ہوا سے تلو درجہ بہتر ہے  
 درین اندیشہ بوداوش پدر خوند  
 اسی فکر میں تھی کہ اس کو باب نے بلایا  
 بگفت ای نور چشم و شادی دل  
 کہا اسے روشنی آنکھ کی اور خوشی دل کی  
 بدار الملک خوبے شہر یاران  
 خولی کی بادشاہت میں بادشاہ  
 بدل داغ تمنائے تو دارند  
 دل میں داغ تیری آرزو کا رکھتے ہیں  
 بسوے ما با امید قبول  
 طرب ہمارے قبول کرنے کی امید ہے  
 بگویم داستان ہر سولت  
 سناتا ہوں میں داستان ہر قاعد تجھ کو  
 بہر لشور کہ افتد دولت میل  
 طرب جس ملک کے کرے یہی ہوتی ہے دل میں خوش  
 پذیر میگفت او خاموش می بود  
 باپ کہتا تھا وہ چپ رہتی تھی

78/16



خوشاگوشت سخن کردن ز جانی

بہت اچھی بات سن لینا اُس جگہ سے  
 زرشا بان قصہ ہانی وری اور

بادشاہوں کے ذکر پر درجے الایاتی بیان کیے  
 زینجا وید کز مصر و دیار شمس

دویدار پدر نو میسر بر خاست

نوک ویدہ مرواریدی سفت

یہ ہے کیوں یہی پتلون کے بال سے مولیٰ جھڑی  
راہے کا شے کا شے مادہ میرا  
کے اے افسر کا شے کا شے

راغم برج طالع زاده ام من  
بین حانتی چون هر کس وقت سدا میو میو

اُٹھے دریا سے اک <sup>Cloud</sup> مدلی

رہ سوئے من لب تشنه آرد  
 راہ طرف مجھ رہا سی کے لاہوے یعنی اگر بانی رہے

نغم ای فلک بامین حداری  
ن جانی هن مین ای آسمان محمدی کیون بغض رکھا ہو تو

مذہبی بسوی دوست پرواز  
وطن پر دوست کے اڑنے نہیں دیتا ہے تو

اس من مرل خواہی مردم انیک  
بری موت چاہے تو مر چن ابھی سے

خواہی مراد رنج و اندوہ  
۳۴۵ : مجھ کو بچ اور غم میں

در بار الکسندر جمع و  
 کی سنی اسے اس طرح  
 لیکن ملک و مملکت  
 کے معنی میں عام  
 مستعمل ہے ۱۲  
 اس کا شک  
 کہ آرزو کا معنی  
 اسے تاسف اور  
 افسوس کا بھی ہے ۱۳  
 اس کا معنی  
 جو اس کا معنی  
 اور صبح کا زب  
 کلنا آفتاب کا اور  
 فارسی میں نصیب  
 دولت کے معنی  
 ہیں ۱۴  
 باسن صوری میں  
 لفظ بعض مخدوم  
 شہنشاہ  
 ہے اور لون  
 انگریزی کے لیے  
 ہے ۱۵  
 نصیب ہے

بِأَمْرِ حَدِيثِ أَشْنَانِي

ولی از مصریان دم بر نیاورد

اولیٰ بن مصر و الان سے سائنس نے لی یعنی کچھ نہ کہے  
نیا مدیح قاصد خواستگار ش

نہ آیا کوئی قاصد اس کا مانگنے والا  
 زعم لرزان چو شاخ بیدرخواست

میں سے شلح بیدی طح کا پتی اٹھنے لگی  
دویدہ اشک می بارید و مسکیت  
نکلیں سے آنکھیں آتھیں کہ تھیں

گر میزاد پس شیرم نمیداد

در این طالع کجا افتاده ام من

ریزد و بربل بر تشنه آبے  
گراوے ہر با سے کھینچو ٹھہر ایک یانی

بائے آب جزا کش سبارو  
و یابی کے سوالک کے نہر سے یعنی میری قسمتی واک برساو

خون غرق خون اسن چه داری  
ج میرا اسن خون کا ڈوبا جوا کیون رکھتا ہے تو

و باری حسین دورم میبند از  
سے بارے اتنی دور مجھ کوست چھینک

بیدا و تو جان بسپر دم انبیا  
 لم سے تیرے جان سوچی میں ابھی سے

دو ہر دم صدریج چون لوہ  
تو نے میرے دل پر سوخ مشق بہاڑ کے

کہ ریز و برب ہر تشہ آئے  
کہ گراوے ہر پائے کے ہونٹ پر ایک پانی

بجائے آب جزا لش بنارو  
بجای مانی کے سوا آگ کے نہ ہر سے یعنی ہیر و قیمتیں و آگ برساو

جو خوشم عرق خون اسن چہ داری  
اپنی طرح میرا اسن خون کا ڈوبا ہوا کیون رکھتا ہے تو

ارو باری سین دورم بیدار  
اُس سے بارے اتنی دور مج کو مست پھینک  
زیرِ آفتاب

رہی یاد و لوح جان بسیرم ایسے  
 غم سے تیرے جان سوچی میں ابھی سے  
 نہ اویں در دل صبر نہ کر جاؤں نہ

رکھے تو نے میرے دل پر سوخ مشق بپاڑ کے



Throw of the Dice



زبان ہر ازین بہ مثل نیست

جہاں کی زبان پر اس سے بہتر مثال نہیں ہے  
رسولان زان تمنا در گذشتند  
مقامد اسس آرزو سے طر گذرے

کہ گوید دست پشین ابد نیست

کہ کہتے ہیں اسکو ہاتھ کا بدلا نہیں ہے  
زمینش باد بر کف باز گشتند  
اُسکے آگے سے ہو جیتی پیری نام پہچ

فرستادن پدر زلیخا قاصد السوی عزیز برای خواستگاری زلیخا

بھجنا زلیخا کے باپ کا قاصد کو عزیز مصر کی طرف ریحنا کی سنگنی کے لیے

زلیخا داشت از دل بر جگر داغ

زلیخا رکھتی تھی دل سے کیلے پر داغ  
بود ہر روز را دور سیدی

ہوتا ہے ہر دن کے لیے زبان سپیدی یعنی روشنی کا  
پدر چون بہر مصر شہ جہان دید

باپ نے جو واسطے مصر کے اُس کو نیم جان دیکھا  
کہ دانائے براہ مصر پوید

کہ ایک قاصد طرف راہ مصر کے دورے یعنی جاے  
بروز از دوسے پیامی چند با او

بجاوے اُس سے چند پیام اُس کے پاس  
ز نزدیکیان کے دانائے زین کرد

پاس والوں میں سے ایک قاصد کو پسند کیا  
پداو از تحفا صد گونہ چیزش

دین سیکھوں قسم کی چیزیں اُس کو تحائف سے  
پیامش داد کا سے دور زمانہ

پیام اُس کو دیا کہ اسے عزیز مصر گرہن زدن  
بہر روز از نو از شہای کردون

ہر روز آسمان کی مسرہ بانیوں سے

ز نو میدی فرودش داغ برداغ

نوا میدی سے اُس کے داغ پر داغ زلیخا ہوا  
بجز روز سیاہ نا امید

سوا دن انہی سے نا امید کے  
علاج خستہ جالش اندران دید

دوران میں کی زخمی جان کی اس میں دلچسپی  
علاجش از عزیز مصر جوید

علاج اس کا عزیز مصر سے تو ہوتا ہے  
زلیخا را دھند پیوند با او

زلیخا کو پیوند سے سیسی پیار سے ساتھ اُس کے  
ز دانائی ہزارش آفرین کرد

اُس کی عقلندی سے ہزاروں تعریفیں گئیں  
برفتن را می زد سوی عزیزش

واسطے جانے کے جوڑ کر کیا طواف عزیز کے اُس کو  
ترا بوسید خال آستانہ

جوئی تیری چو کشت کی سناسک  
عزیزی بر عزیزی یادت افزون

بزدلی بہ بزدلی تیری زیادہ ہو بیسو

بہشت زلیخا قاصد  
زلیخا کی سنگنی کے لیے  
فرستادن پدر زلیخا قاصد السوی عزیز برای خواستگاری زلیخا  
بھجنا زلیخا کے باپ کا قاصد کو عزیز مصر کی طرف ریحنا کی سنگنی کے لیے  
زلیخا داشت از دل بر جگر داغ  
زلیخا رکھتی تھی دل سے کیلے پر داغ  
بود ہر روز را دور سیدی  
ہوتا ہے ہر دن کے لیے زبان سپیدی یعنی روشنی کا  
پدر چون بہر مصر شہ جہان دید  
باپ نے جو واسطے مصر کے اُس کو نیم جان دیکھا  
کہ دانائے براہ مصر پوید  
کہ ایک قاصد طرف راہ مصر کے دورے یعنی جاے  
بروز از دوسے پیامی چند با او  
بجاوے اُس سے چند پیام اُس کے پاس  
ز نزدیکیان کے دانائے زین کرد  
پاس والوں میں سے ایک قاصد کو پسند کیا  
پداو از تحفا صد گونہ چیزش  
دین سیکھوں قسم کی چیزیں اُس کو تحائف سے  
پیامش داد کا سے دور زمانہ  
پیام اُس کو دیا کہ اسے عزیز مصر گرہن زدن  
بہر روز از نو از شہای کردون  
ہر روز آسمان کی مسرہ بانیوں سے







ہمہ شاہان ہوا خواہان اویند

تمام بادشاہ چاہنے والے یعنی عاشق اس کے ہیں  
سرا فرازان ز حد روم تا شام

بڑے بڑے سردار سرحد روم سے شام تک  
ولی او در نیار دوسر ہر س

اولی سکن وہ نہیں لاتی ہے خیال کسی کی طرف  
نکرد و خاطر اور رام باروم

نہیں ہوتا ہے دل اُس کا سوا طرف روم کے  
براہ مصر چشم او سبیل ست

مصر کی راہ میں آنکہ اُس کی روان ہے  
بمانا خاک اوزرا بخار ستند

تحقیق کر خاک کی اس جگہ سے گونہ یعنی مٹی مصر کی تھی  
ند احم سوی مصرش این شغف چیست

نہیں جانتا ہوں میں مصر کی طرف اسکو یا نہیں کیون ہے  
اگر آفت قبول را سے عالی

اگر عقل برتر کے پسند پڑے یعنی آپ کہیں  
اگر نبود بصدر خستہ خوبی

اگر نہ بیچ دو لگانہ کے کوئی لائق + + +  
عزیز مصر چون این مردہ بشنود

عزیز مصر نے جو یہ خوش نصیب سی سنی  
توا صنع کرد و گفت امن کہ ہام

عاجزی کی اور کہا میں کہوں ہوں  
ولی چون شہر برابر دست از خاک

اور لیکن جب بادشاہ نے مجھ کو خاک سے اٹھا یا یعنی مغز کیا  
من آن خالم کہ ابرو بہاری

خراب لطف ناگاہان اویند

خراب کیے ہوئے اس کی کبھی کبھی مہربانی کے ہیں  
ہمہ از شوق او خون دل آشام

سب اس کے شوق سے دکھا خون پینے والے یعنی عاشق  
ہوا می مصر در سردار دوس

خواہش مصر کی سر میں رکھتی ہے اور بس  
شمار د آب خاک شام را شوم

گنتی ہے یعنی سمجھتی ہے شام کی آب وہا کو منجوس  
براہ مصر شمش رودیل ست

مصر کی راہ میں آنسو اس کے دریا سے نیل ہیں  
برائت رزق او ارجا نو شتند

حصہ سے اس کی روزی کا اس جس جگہ لکھا  
ہوا انگیز طبعش آن طرف چیست

طبیعت اس کے اس طرف خواہش کر نیوالی کیون ہے  
فریشش بان دلکش حوالے

بھیجیں ہم اس کو اس دل چھیننے والی طرف  
بود خد متکبرے را خا کروبی

ہو خدگار کے لیے ایک رخصتا دینے والی  
کلاہ مخبر ادا ج فلک سود

تاج خزا کا آسمان کی بلندی پر گھا یعنی اپنا فتح سمجھا  
کہ در دل تخم این اندیشہ ہام

کہ دل میں اس خیال کا بیج اچھڑا کہوں یعنی برون میں  
سزد کر بکند را خم سر ز افلاک

اگر آسمان سے سر بلند کروں میں لائق یعنی بجا ہے  
کند از لطف بر من قطرہ باری

مہربانی سے مجھ پر بوند برساوے

ہوا خواہ  
کے معنی دوسرے  
اور لطف  
کے معنی

مہربانی

کے معنی

اطاعت کرنا

والا فرمان دار

اور خود بالضعف

بے اختیار

بے اختیار

بے اختیار

بے اختیار

8/16

شوم = unlucky

سبیل = here - dedicated

شغف = deep love







زہر گوہر بخود بدست زہر

ہر جہاں سے آپ چنے ہوئے زہر  
زار باب کیا ست ہر کہ باید

عقل مندوں سے جو شخص کہ چاہے  
فرستے تا بعد اعزازش آرند

بیمون میں تاک سیکڑوں ہزر گیون سے اس کو لاوین  
چو دانا قاصد این اندیشہ بشید

جو دانا قاصد نے یہ انتظام سنا  
کہ اسی مصر از تو دیدہ صد غنیزی

کہ اس عزیز مصر کو کچھ ایسے سیکڑوں بادشاہ  
شہر مارا سرخیل و حشم نیست

جہاں بادشاہ کو خیال نہ کر چاکر دن کا نہیں ہر  
غلامان و کنیزان ہر چہ دارد

غلام اولاد لوندیان جو کچھ کہہ رہا ہے  
بزم خلوش فرخندہ بختان

مخل تہائی اس کی خوش نصیب یعنی امیر  
زدش بزل گوہر ہای تابان

اس کے ہاتھ کے خراج کے لینے دیے ہوئے ہوتی روشن  
مراد او قبول خاطر است

مراد اس کی پسند چاہے ہو نا تیرا ہے  
چو آن بیوہ خورامی خواست اقلاد

بودہ بیوہ لائی تیرے خواہن کے معلوم ہوا یعنی زلیخا تیری قابل ہے

نشستہ جلوہ گرد در ہودج زہر

نشستہ ہوئے جلوہ کوئے والے سنہری عماری میں  
زار کان فراست ہر کہ شاید

عقل مندوں سے جو شخص کہ لائق ہووے  
بدین خلوتسرای نازش آرند

اس مجلس اے ناز میں اس کو لاوین  
بسجدہ سر نہاد و خاک بوسید

سجدے میں سر رکھا اور زمین چومی  
ز تو گشت کرم در تازہ چیز می

بچھوئے ہوئی ہر ایک چیز میں بخشش تازہ  
پیش ہر چہ قیمتی بیج کم نیست

آگے اس کے جو کچھ بے بیان کیا تو نہ کچھ کمی نہیں  
نیار و در شمار سے کر شمار د

نہیں گن سکتا ہو کوئی اگر شمار کرے  
بود افزون تر از برگ درختان

زیادہ تر ہیں درخت کی پتیوں سے  
بود افزون تر از ربک بیابان

زیادہ تر ہیں مہوین جنگل کی ریہ سے  
خوش آنکس کو قبول خاطر است

جس شخص جس کے پسند خاطر تو ہے  
برو دی پیش تو خواہد فرستاد

جس آگے تیرے بھیجے گا

کیا ست بکان  
عقل مندوں سے

ingenuity

بزل ہودج  
دیکھو ہودج

(Egypt has  
seen a 100  
qualities  
from you)

بسان ہودج  
مسترحم

حکومت مصر  
زلیخا تیری

میں اس کی  
قبول ہونے سے

کرنا اور  
قبول ہونے سے

میں

نیم قبول از جانب مصر و زین و عماری زلیخا را

ہوا قبول ہونے کی مصر کی طرف سے عمارت اور عماری زلیخا کی



کی ادھار سے  
اور کجاوہ بہان

# چون محل گل بمصر شیدن

مشل ٹوکرے پھول کی طرح مصر کے کھینچنا

کہ از جان زلیخا بکسلد بند  
کہ جان سے زلیخا کی بیڑی توڑے یعنی کاٹے  
مٹی از خوش و پر کرد از عزیزش  
خالی خودی سے کب اور پھر عزیز سے اسکو  
ہمائے دوستش آمد پیر و از  
ہلکے دولت کی یعنی زلیخا کی پیر و از میں آئی  
خیالی آمد و آن بند بکشاو  
ایک خیال آیا اور اس کی بیڑی کھولی  
بکیتی در زخوابی با خیالیت  
جہان میں کسی خواب یا کسی خیال سے ہے  
سکسار از چنین کرد اب بگذشت  
ہلکا سے بھنور سے گزرا  
بترتیب جہاز او عنان تافت  
درستی جہیز اس کے مین باگ پھیری یعنی مصروف ہوا  
ہزار ان لعل چینی و روسی  
ہزاروں لونڈیاں چین اور روس کی  
عذارستان گلستان برکتان  
رخسار سے ان کے باغ باغ یعنی مسخ مسخ  
کشیدہ قوس مشکین گوش تا گوش  
کھینچے ہوئے کسان یعنی ابرو کان سے کان تک  
زننک و مہ پاک و عار غازہ  
شرم ٹٹا لگانے اور شرم گلگونے سے پاک

چو از مصر آمد آن مرد خردمند  
جو مصر سے آیا وہ مرد عقلمند یعنی قاصد  
خبر مائی خوش آورد از عزیزش  
خوش خبر بان وہ عزیز کے پاس سے لایا  
گل بخش شکفتن کرد اعزاز  
اس کے نصیب کے پھول نے کھلنا شروع کیا  
ز خوابی بند ہا بر کارش افتاد  
اس خواب سے بیڑیاں اس کے کام پر پڑیں  
ملی ہر جان شاطو یا ملا لیت  
بان جس جگہ کوئی خوشی یا کوئی رنج ہے  
خوش ہو گئیں کہ خیال خواب بگذشت  
اچھا وہ شخص کہ خیال اور خواب سے گزرا  
زلیخا را پدر چون تلوان یافت  
زلیخا کو باپ نے جو خوش پایا  
مہیا ساخت بہر آن عروسی  
موجود تھیں اس کے لیے دولہن کی طرح  
مہر لیستہ دہان و نارستان  
سب تنگ دہن اور انار کی سی چھاتیان  
نہادہ عقد کو ہر بر بنا گوش  
لکے ہوئے لڑکیان موتی کی کان کی لوہر  
چو برگ گل بوقت صبح تازہ  
مشل پھول کے پتوں کے صبح کے وقت تازہ

اور مرد و مکمل باب  
کو بھی کہتے ہیں  
اور بی بی بی بی  
مستخرج  
غدار یا بکسلد  
مخا اور زخواب  
اور دونوں طرح  
و درین زلیخا سہی غریب  
نہادہ عقد  
دیکھ لکھ لکھ  
کہ اس سے بلان  
کو زمین کرنے  
پان اور وہ نیک  
کی پتی سے مشابہ  
ہے ۱۲  
غازہ وہ مسخ  
روغن ہوتا ہے  
جو ورمین فہ  
پر ملتی ہیں

Rouge made of indigo  
red-paint  
See from all such artificial aids to beauty







بہ تنہا کوہ آتالی ستون فی

بدون میں پہاڑ لیکن بے ستون یعنی اباہج نہیں  
چو زبا و قناعت کوش و کم خوار  
مثل پر ہیز گاروں کے قناعت کرنے والے اور کم کھانوں والے

بریدہ صد بیابان بر توکل

سے کیے سیکڑوں جنگل بھروسے پر یعنی بے آب و دانہ

ز شوق رہروی بخواب خوروان

شوق راہ چلنے سے سہمے بے کھائے سوئے

ز انواع نفاس صد شتر بار

طرح طرح کی نفیس چیزوں سے سیکڑوں ادنیٰ لے ہوئے

دو صد مفرش زویای گرامی

دو سو لباس عمدہ و زیبائے بنے ہوئے

دو صد درج گہر ہای درخشان

دو سو ڈبلے روشن ہوتیوں کے

دو صد طبلہ پراز مشک تباری

دو سو بٹارے مشک تبار سے بھرے ہوئے

ہر جا ساربان منزل نشین شد

جس جگہ شتران مقام کرنے والے ہوئے

مرتب ساخت از بہر زلیخا

آراستہ کی زلیخا کے لیے

مقطع خانہ از صندل عود

قطع دار ایک گھریلی ورجہ صندل اور عود سے

مرصع سقف او چون چتر جمشید

جڑاؤ چھت اُسکی مثل چتر جمشید بادشاہ کے

برون او درون او ہمہ پر

باہر اور اندر اُس کے تمام بھرے ہوئے

ز راہ باور قناری برون فی

تیسرے چلنے کی راہ سے باور نہیں

چو اصحاب محفل بار بردار

مثل صاحب برداشت کے بوجھ اٹھانے والے

چریدہ خار را چون سنبل و گل

چرے کلنے مثل سنبل اور بھول کے خوشی سے

بر آہنگ حدی صحرانوردان

ہانکنے کی آواز پر جنگل طے کرنے والے

خراج کشوری بر ہر شتر بار

محصول ایک ولایت کا ہر ایک ادنیٰ پر لدا ہوا

چہ مصری و چہ رومی و چہ شامی

کیا مصر اور کیا روم اور کیا شام والی سے

ز یا قوت و درو لعل بدخشان

یا قوت اور موتی اور لعل بدخشان سے

ز سار اعنبر و عود قناری

عنبر خالص اور عود قناری سے

ہمہ روی زمین صحرائی حنین شد

تمام زمین سہم جنگل حنین کا یعنی خوشد زار ہوئے

یہ دیش عماری حبلہ ہما

ایک عمدہ عماری تخت عروس کے مانند

موصول و حمای او ز راندود

موصول کیے ہوئے تختے اُنکے سونے کے ہار سونا چڑھے ہوئے

زرافشان قباہ شمعین می خوشید

سنہری کلسیان اُس کی مثل گیند آفتاب کے

ز مسمار زرو آویرہ در

تر سونے کے اور آویرے موتی کے

زلیخا کی

آواز مصری

بالغیر سے

منہ جلتا

اونٹ کا گھنٹا

کی آواز سے

The camel driver song

جگہ بختین

دوخت کی طرح

پہاڑ کی طرح

پہاڑ کی طرح

پہاڑ کی طرح

پہاڑ کی طرح

پہاڑ کی طرح

پہاڑ کی طرح

پہاڑ کی طرح

پہاڑ کی طرح

پہاڑ کی طرح

پہاڑ کی طرح

پہاڑ کی طرح

پہاڑ کی طرح

پہاڑ کی طرح

پہاڑ کی طرح

پہاڑ کی طرح

پہاڑ کی طرح

پہاڑ کی طرح



فروہشتہ بروز زلفیت ویا

چھٹکا اُس پر زلفیت دیبا سا  
زلیخا ز اور ان حجلہ شانند  
زلیخا کو اُس عماری مین بٹیا یا  
بہشت باد پایان آن عماری  
گھوڑوں کی پیٹھ پر وہ عماری  
ہزاران سر و شمشاد و صنوبر

ہزاروں سرد اور صنوبر قد لونڈی غلام  
روان گشتہ کوئی تو بہارے

روان ہونے کے تو ایک نو بہار  
بہر منزل کہ شد جان صتم را

جس جگہ پر کہ منزل ہوئی اُس معشوق کی  
غلامان مست جولان رنگ و تار

غلام مست گھوڑا دوڑانے مین دوڑتے ہوئے  
فلتہ ہر کنیر از زلف دائمی

ڈالے ہوئے ہر ایک لونڈی زلف سے ایک جال  
کشیدہ ہر غلام از غمزہ تیری

کھینچے ہوئے ہر ایک غلام غمزے سے ایک تیر  
زیکسو دلبرے و عشوہ سازی

ایک طرف سے معشوقی اور اشائے بازی  
ہزاران عاشق و معشوق درکار

ہزاروں عاشق اور معشوق کام مین  
بدین دستور منزل سے بریدند

اِس طرح سے منزل سے کرتے تھے  
زلیخا شاد دل از بخت خوشنود

زلیخا خوش خوش و شش نصیبی سے

برنگ و پذیر و شکل زیب

پسندیدہ رنگ اور اچھی طرح کے  
بصد نازش بسوی مصر اندند

نوازا کہ اُس سے اُس کو مصر کی طرف روانہ کیا  
روان شد چون گل باد بہاری

روان ہوئی مثل بھول باد بہار کے  
سمن روی و سمن بوی و سمن بر

چنبیلی کا رخسارہ اور چنبیلی کی خوشبو اور چنبیلی کا سا بدن  
مخ آور و از دیاری در دیارے

مخ کیا ایک ملک سے دوسرے ملک مین  
خجالت داد بستان ارم را

شرمندگی دی یعنی شرمندہ کیا باغ بہشت کو  
کنیران جلوہ گر از ہودج ناز

لونڈیاں بھانچے والی نازک عماری سے  
شکار خوشی تن کردہ غلامی

شکار اپنا کیے ہوئے ایک غلام کو  
کشادہ رخنے در جان اسیری

کھولنے کیے ہوئے شوراخ ایک قیدی یعنی عاشق کی جان مین  
ز دیگر سو نیاز و عشق بازی

دوسری طرف سے آرزو اور عبا شقی  
ہر جا صد متاع و صد خریدار

ہر جگہ سیکڑوں چیزیں اور سیکڑوں خریدار  
بسوی مصر محل سے کشیدند

طرف مصر کے کجاوہ یعنی عماری کھینچے تھے  
کہ راہ مصر طی خواہد شدن زود

کہ راہ مصر کی جلد طے ہو جاوے گی

میزاد و خفا  
اور مین بٹیا  
پول مین بٹیا  
جسکے چنبیلی  
مین بٹیا  
بھی ایسا  
پیمان مراد غلامان  
اور لونڈیوں  
سے ہوتا ہے

مصر و قیصرین زلیخا بسوی مصر

hole = نقع  
reut. = گھوڑا

دوڑانا اور  
مانتین کا حال  
مسد سے  
آکے دوڑنا  
میں زلیخا  
میں اسکا  
شاہد اور خیر  
اور خوشنود اور



شب غم را سحر خواہد رسیدن  
 غم کی رات صبح کو پونے گی  
 ازان غافل کہ شب بس سیاہ است  
 اُس سے غافل کہ وہ رات نہایت اندھیری ہو  
 بروز روشن شہای تاریک  
 دن روشن اور اندھیری راتوں میں  
 فرستادن ز انجا قاصدی پیش  
 بھیجا وہاں سے ایک قاصد آگے  
 بسوے مصر جوید پیشتر راہ  
 شہر کی طرف آگے راہ ڈھونڈے  
 کہ آمد پر سراینگ دولت تیر  
 کہ آئی سرپر دولت ابھی جلد یعنی سواری پہنچی

غم ہجران لبس خواہد رسیدن  
 غم جدائی کا آخر کو پونے گا  
 ازان تا صبح چندین سالہ راہ است  
 اُس سے صبح تک کئی برس کی راہ ہے  
 ہمیں راندند تا شد مصر نزدیک  
 چلے جاتے تھے یہاں تک کہ مصر نزدیک ہوا  
 کہ راند پیش ازیشان محل خویش  
 کہ ان لوگوں سے آگے اپنا کجاوہ ہنگامی  
 عزیز مصر را کردند آگاہ  
 عزیز مصر کو خبر دیا  
 کہ استقبال خواہی کرد بر خیر  
 اگر پیشوائی کیا چاہتا ہے تو آٹھ

### خبر یافتن عزیز مصر از مقدم زینجا و بعزیت استقبال

خبر پانا عزیز مصر کا زینجا کے آنے سے اور پیشوائی کے ارادے سے  
 برخاستن و بالشکران مصر خود را بہ محل آستان  
 اوتھنا اور مصر کے لشکر والوں سے آپ کو بخوبی تمام آراستہ کرنا

عزیر مصر چون این قصہ بشنید  
 عزیز مصر نے جب یہ قصہ سنا  
 منادی کرد تا از کشور مصر  
 و فہم صورا بجوایا کہ ملک مصر سے  
 ز اسباب بجل ہر چہ دارند  
 عمدہ عمدہ اسباب سے جو کچھ رکھتے ہیں  
 برون آمد سپاہ از پای تا فرق  
 باہر نکل سپاہ سہ سے ہانوں تک

جہاں ترا بر مرا و خویشتن دید  
 جہاں کو اپنے مقصد پر دیکھا  
 برون آئید یکسر لشکر مصر  
 باہر آدین تمام لشکر مصر کے  
 ہمہ در معرض عرض اندر آند  
 سب مقام پیشوائی میں لاوین  
 شدہ در زیور و زوگر غرق  
 ہو کر زیور اور سونے اور موتی میں غرق

عزیر مصر  
 جہاں ترا بر مرا و خویشتن دید  
 جہاں کو اپنے مقصد پر دیکھا  
 برون آئید یکسر لشکر مصر  
 باہر آدین تمام لشکر مصر کے  
 ہمہ در معرض عرض اندر آند  
 سب مقام پیشوائی میں لاوین  
 شدہ در زیور و زوگر غرق  
 ہو کر زیور اور سونے اور موتی میں غرق

۹۹۲۶  
 parade  
 ground



غلامان و کنیران صد ہزاران

غلام اور لونڈیاں سیکڑوں ہزاروں

غلامان بطوق و تاج زرین

غلام طوق اور سنہرے تاج سے

کنیران ہمہ ہر ہفت کردہ

لونڈیاں سب ساتوں سنگار کیے ہوئے

شکر لب مطربان نکتہ پرواز

مستوق گانے والے باریکی جاسنے والوں نے

معنی چنگ عشرت ساز کردہ

بجانبواہوں نے چنگ خوشی کی بجائی

بالمش داد گوش عود و آتاب

لے کان سرو کے یعنی کھونٹیاں ٹروٹین

نوا سے نے نوید وصل دادہ

یانسری کی آواز نے خوشخبری وصل کی دی

رباب از تار غم جان را امان دہ

طنبور غم کی تار کی کسی جان کا پناہ دینے والا

دور افکنده دف این آواز از دوست

سائی دف نے یہ آواز دوست سے

بدین آئین رخ اندر رہ نہادند

اس طور سے منہ راہ میں رکھا یعنی چلے

چومہ چون یک منزل و منزل ہر پند

مثل جاند کے جب ایک منزل راہ چلے

زمینی یا فتنہ از تیر کے دور

ایک زمین پائی تار کی سے دور یعنی دشمن

تو گوئے ابر حیرت بے کنارہ

تو کہے بدلی آسمان بے کنارہ سے

ہمہ گلچہرگان و مہر عذاران

سب پھول کے سحرے اور چاند کی سحرے

چو رستہ نخل زرا از خانہ زرین

مثل سونے کے اور گے ہوئے درخت زرین کے طرح سے

ہو و ج در پس زربفت پردہ

پیچھے زربفت کے پردے کے عمارت میں

برسم تہنیت خوش کردہ آواز

بطور مبارک بادی کی خوشی کی آواز کی یعنی گانے

نوا سے خرے آواز کردہ

گانا خوشی کا شروع کیا

طرب اساختہ از مارش اسباب

گانے کے سبب اسکے تار و نگو بنایا یعنی ملا یا

بجان از وی امید وصل زادہ

جان میں اس سے امید وصل کی پیدا ہوئی

برآوردہ کماخبر نعرہ زدہ

شکالی مضرب نے آواز مرجبا کی

اکر دور دست رہ کو بان بود دوست

کہ اس سے راہ کوئی والوں کے ہاتھ میں چہرہ طبعی

برہ داد نشاط و عیش دادند

راہ میں حق خوشی اور عیش کا ادا کیا

بان خورشید مہر و بیان رسیدند

پاس اس آفتاب چاند سی صورتوں کے پہنچے

ز وہ دور وی ہزاران قہر نور

لگے ہوئی آئین ہزاروں کلان نور کی یعنی خیمہ

بسمان ز الہ بارید می ستارہ

اوسے کے طرح برستے ستارے

معنی

The fembellish  
maids lo femi

beauty 1) دن

3) سم 2) سامنی

3) سم 2) سامنی

3) سم 2) سامنی

3) سم 2) سامنی

3) سم 2) سامنی

3) سم 2) سامنی

3) سم 2) سامنی

3) سم 2) سامنی

3) سم 2) سامنی

3) سم 2) سامنی

3) سم 2) سامنی

3) سم 2) سامنی

3) سم 2) سامنی

3) سم 2) سامنی

3) سم 2) سامنی

3) سم 2) سامنی

3) سم 2) سامنی

3) سم 2) سامنی

3) سم 2) سامنی

3) سم 2) سامنی

3) سم 2) سامنی

3) سم 2) سامنی

3) سم 2) سامنی

3) سم 2) سامنی

3) سم 2) سامنی

3) سم 2) سامنی



کشیدہ در میانہ بارگاہی

کچھ ہوئی در میان میں ایک بارگاہ  
عزیز مصر چین آن بارگہ دید  
عزیز مصر نے جو وہ بارگاہ نہ کی  
فرود آمد زرخش خسروانہ  
آر آیا بادشاہانہ گھوڑے سے  
مقیان حرم پیش ویدند  
ہوٹیاں محل کی آگے اس کے دو تین  
یک ایک سلام و مرحبا گفت  
ایک ایک سے سلام اور مرحبا کہا عزیز مصر  
تفحص کرد زیشان حال آن ماہ  
در یافت کیا ان سے حال اس چاند یعنی زلیخا کا  
برسم پیش چیریکہ بودش  
بطور تحفہ کے جو کچھ کہ اسکے پاس تھے  
چلے شیرین و شاقان شکر خند  
کیا خوبصورت غلام مسکرا نے واسے  
چہ از اسپان زرین زر گرفت  
کیا گھوڑوں ہونے کے زیور بنی ہوئے سے  
چہ از مویشیہ و ابریشمینہ  
کیا بیشمینہ اور ریشمی کپڑوں سے  
ز شکر ہای مصری تنگ بر تنگ  
مصری شکر سے پورے بھرے ہوئے  
بدینہا روی صحرا را بیا راست  
ان چیزوں سے زمین جنگل کی آراستہ کی  
بفر و اعزم رہ را نامزد کرد  
کل کے دن ارادہ چلنے کا بیان کیا

ز خوبان صف نہ وہ ہر سوسپاہی

خوبصورت قطار باندھے ہر طرف ایک پاہ  
چو صبح از پر تو خورشید خندید  
مثل صبح کے عکس آفتاب روشن ہوا یعنی ہنسا  
لبسوی بارگہ شد خوش روانہ  
بارگاہ کی طرف خوش چلا  
باقبال زمین بوش رسیدند  
دو اسطے زمین بوسی اقبال اسکے کچھ ہو چین  
چو گل در روی شان از خند شکفت  
مثل پھول کے اُنکے سامنے ہنسی سے کھلا  
ز آسیب ہوا و محنت راہ  
تکلیف آپ ہوا اور رنج راہ سے  
کہ پیش چشم خوشتر می نمودش  
جو کہ اسکی نظر میں اچھے معلوم ہوتے تھے  
چہ از زین کلاہان کمر بند  
کیا سنہری ٹوپیاں اور کمر بند باندھے ہوئے  
ز دم تا گوشش در گوہر گرفتہ  
نہم سے کان تک موتی لگے ہوئے  
چہ از تاو در گہر ہائے خزینہ  
کیا خزانے کے نایاب موتیوں سے  
ز شہر ہمای نوشین رنگ بر رنگ  
میٹھے شہر ہتوں طرح طرح سے  
تلاطمها نمود و عذرا خواست  
مہربانیاں کین اور معافی مانگی  
وزان پس رو بنزل گاہ خود کرد  
اور بعد اسکے اپنے مکان کو چلا

بارگاہ بادشاہ  
چو صبح از پر تو خورشید خندید  
لبسوی بارگہ شد خوش روانہ  
باقبال زمین بوش رسیدند  
چو گل در روی شان از خند شکفت  
ز آسیب ہوا و محنت راہ  
چہ از زین کلاہان کمر بند  
ز دم تا گوشش در گوہر گرفتہ  
چہ از تاو در گہر ہائے خزینہ  
وزان پس رو بنزل گاہ خود کرد  
اور بعد اسکے اپنے مکان کو چلا

بالکسر  
غلام خدمتگار  
کون کو کہتے نوشین =  
بین جن کا  
بسنہرہ آغوش  
یعنی ہر قسم کا  
موتی











منم آن را حلقہ کم کرده در کوه

مین وہ قافلہ پہاڑ میں بھولی ہوئی ہوں  
شدہ یا شاخ شاخ از زخم سنگم

ہوئے پانوں ٹکڑے ٹکڑے تھکے زخم سے  
زنا کہ چشم خون آغشته من

ایکبار آنکھ خون سے آلودہ میری  
کشایم گام سوئے اودلیری

رکھوں میں قدم اس کی طرف بہادرانہ  
منم آن تاجری کشتی شکستہ

میں ہوں ایک سوداگر ٹاٹو ٹوٹی ہوئی  
ربا ید ہر زمان از جای موجم

زلیخا تھی ہے ہر دم ایک جگہ سے نہ مجھو  
کہ ناگہ زور سے آید پیدار

کہ ایکبارگی ایک ڈونگی ظاہر ہوئے  
چون نزدیک من آید بیدارنگی

جو پاس میرے آوے کسی دیر کے  
چون در جملہ عالم بیدار نیست

مثل سیر تمام جہان میں کوئی عاشق نہیں ہے  
نہ دل اکنون بدست من نہ دلبر

نہ دل اب میرا ہاتھ میں نہ دلبر  
خدا را ای فلک بر من بختاے

خدا کے واسطے اے آسمان مجھ پر رحم کر  
اگر نہ نئے بکف و امان یارم

چون کہتے ہیں کہ دینا تو میری ہاتھ میں امین یار کا  
بر سو اے مگر پیرا ہنم را

زنی زادی بزرگوار اندوہ

بے توشہ ہونے سے نیچے پہاڑ غم کے  
نہ پای سیرونی رای در انکم

نہ پانوں چلنے کے قابل اور نہ تدبیر کی مجھو  
نشانی بیند از کم کشتہ من

ایک نشان دیکھے کھولے ہوئے میرے سے  
بود از بخت بد در تہ شیری

ہو وے بد نصیبی سے ایک شیر در تہ  
بکہ ہنہ بر سر لوح کشتہ

تنگا ایک تختے پر بیٹھا  
برو کہ در حوض و کہ براوچم

لجاتی ہے پستی اور کبھی بلند ی پر مجھو  
شوم خرم کرو آسان شود کار

خوش ہوں میں کہ اس سے آسان ہو کار  
بود بہر ہلاک من نہنگی

واسطے مار ڈالنے میرے کے ایک گھڑیاں ہو  
میان بیدلان بچا کی نیست

عاشقوں میں ایسا بچا صل کوئی نہیں ہے  
از انم سنگ دل دست پر سر

اس میری دل پر تھرا اور سر پر ہاتھ یعنی پیرا ہنم  
بروی من دری از ہر بکشاے

میرے منہ پر ایک دروازہ دھریانی سے کھول  
گر قمار کے دیکھ مدارم

کسی دوسرے کا قید یعنی عاشق مجھ کو مت رکھو  
بدست کس مالا و انم را

کیسے ہاتھ سے مت آلودہ کرو میرے دامنگو

شاخ شاخ

پہاڑ پہاڑ

پہاڑ پہاڑ

پہاڑ پہاڑ

پہاڑ پہاڑ

پہاڑ پہاڑ

پہاڑ پہاڑ

پہاڑ پہاڑ

پہاڑ پہاڑ

پہاڑ پہاڑ

پہاڑ پہاڑ

پہاڑ پہاڑ

پہاڑ پہاڑ

پہاڑ پہاڑ







زلیخا چون ز غیب این تہ بدہ بشنود

زلیخانے جو غیب سے یہ خوشخبری سنی  
زبان از نال اولہ فغان بست

زبان فریاد سے اور ہونٹھ شور سے بند کیا  
ز خون خوردن می بی غم میزد

خون کھانے سے بے غم کوئی دم نہیں مارتی تھی  
برہمے بود چشم انتظارش

آنکھ اسکی انتظار میں رہتی تھی

بشکرانہ سر خود بر زمین سود

شکرانے سے سرانیا زمین پر گھسائی عجدہ کیا  
چو غنچہ خوردن خون امیان بست

مثل کلی کے خون کھانے پر کمر باندھی  
ز غم میسوخت اما دم نمیزد

غم سے جلتی تھی لیکن دم نہ مارتی تھی  
کہ کی این عقدہ بکشاید ز کارش

کہ کب یہ گرہ کھلے اسکے کام سے

نالہ کنی یا دواز  
بلند اور نا پست

کامیابی یا ناکامی  
نصرہ اور آواز نور

افغان باغ  
زلفہ کے بھی

یہ سنہاں  
رازی دم سستی

بہارہ عریضہ

سختی

نقارہ

نقارہ

نقارہ

در آمدن زلیخا ہمراہ عزیر مصر و بیرون آمدن مصریان و

آنا زلیخا کا ساتھ عزیر مصر کے اور باہر آنا مصر و بیرون کا اور

طبقہ کے زلیخا بر عمارے زلیخا افشاندن  
طبقہ سوے کے بھرے ہوئے زلیخا کے عمارتی پر قربان کر کے لٹا دینا

ز زترین کوس کوس رعت شب

سُہرے نقارے یعنی آفتاب سے نقارہ رنگے کوچ کوٹیکا  
بہر اہی شب نخل بستند

رات کے ساتھ کجا مہ باندھا یعنی چھپ گئے  
برنگ پر طوطی دُم طاؤس

ٹانڈ طوطی کے پر کے دم مور کی  
نشاند از خیمہ مہر را اور عمارے

بٹھایا خیمے سے چاند یعنی زلیخا کو عمارتی میں  
باغینی کہ میا نیست آراست

ساتھ اس طریقے کے کہ چاہیے تھا آراستہ کیا  
بپاشد سایہ زین درختان

پائون پر ہو اسایہ سہرے درختوں یعنی مشوونکے

سحر گاہان کہ نزد چرخ ملکوب

صبح کی وقت کہ بجایا آسمان ستارہ دار نے  
کواکب نیز محفل پر شکستند

ستاروں کی بھی محفل کوئی یعنی غروب ہو گئے  
شد از رخشانی آن زرفشان کوس

ہوئی اس سُہرے نقارے یعنی آفتاب کی چمک سے  
عزیر آمد بفر شہر یارے

عزیر آیا بادشاہی دبدبہ سے  
سپہ از زین پیش و چپ و راست

سپاہ کو آگے اور پیچھے اور بائیں اور دہنہ سے  
ز چیر زلفرق نیک بختان

سُہرے چہرے خوش نصیبوں کے سہرے

نقارہ

نقارہ

نقارہ

نقارہ

نقارہ







مسلمان  
have done to person  
refer to the book

کہ امی گردون مرا زلیخا چہ دار

کہ اے آسمان مجھ کو اس طرح کیا رکھتا ہے تو

ندامت در حق تو من چہ کردم

نہیں جانتی ہوں نہیں تیرے حق میں کیا کیا میں نے

خست از من بخوابی دل ربودی

پہلے خواب میں مجھ سے دل لے گیا تو

کہ از دیوانگی بندم بنادے

کبھی دیوانے بن سے مجھ کو قید رکھاتا تو نے

چو شد از تو شکست خود درستم

جو ہوئی تجھ سے شکست اپنی ثابت مجھ کو

چہ دانستم کہ وقت چارہ سازی

کیا جانتی تھی میں کہ وقت نہ میرے کرے

مرا بس بود داغ بے نصیبی

مجھ کو کافی رہتا داغ بے نصیبی کا

چو باشد جانگدازی چارہ ساریت

جب تیری چارہ سازی جانگدازی ہے

منہ در رہ دگر دام فریتم

مت رکھ دو بارہ میری راہ میں جال ریب کا

وہی وعدہ کزین پس کامیابی

وعدہ کرتا ہو تو کہ بعد اس کے مقصد پاؤ گی تو

بدین وعدہ بغایت شاد مانم

اس وعدے سے نہایت خوش ہوں میں

زلیخا با فلک این گفتگو داشت

زلیخا آسمان سے یہ باتیں کہ رہی تھی

برآمد بانگ رہ دانان بہ عمل

آئی اونہ راہ جاننے والوں کی جلد جلد

چنین بی صبر بیامان چہ دار

ایسا بے صبر اور بے سامان کیا رکھتا ہے تو

کہ افکندی چنین در رنج و دروم

کہ ڈالا ایسے رنج اور دروم میں مجھ کو

بہ بیداری ہزارم غم فرودی

بیداری میں مجھ پر ہزاروں غم بڑھائے تو نے

کہ از فرزانگی بندم کشادے

کبھی ہوشیاری سے بڑی میری کھولی تو نے

خطا کردم کہ از تو چارہ جستم

خطا کی میں نے کہ تجھ سے چارہ جوئی کی میں نے

مرا از خانان آوارہ سازی

مجھ کو گھر بار سے آوارہ کر گیا تو

فزون کردی بدان درد غری

زیادہ کیا تو نے اس درد مسافری کا

معاذ اللہ چہ باشد جانگدازیت

بنا یہ خدا کی کیا ہو گی تیری جانگدازی

نیفکین سنگ بر جام شکیم

مت پھینک پتھر میرے صبر کے پیالے پر

وزان آرام جان آرام یابی

اور اس آرام جان سے آرام پاؤ گی تو

ولی گر باشد این بختم چہ دامن

اور لیکن اگر ایسا ہو نصیب میرا کیا جانتوں میں

کہ آن بروشت آفرود داشت

کہ اس آگ بھائے ہوئے بنی ہاب کے مارنے کی جگہ آئی

کہ انیک شہر مصر و سائل

کہ یہی شہر مصر اور کناہ دریائے نیل کا ہے

خان کے منی گھر

اور مان کے

میں گھر کا

اسباب اور

آوارہ کے

بلا گنہ اور

پولشان ۱۲

معاذ اللہ

نہال مجھ کے

میں خدا پناہ

۱۲

عمر عظیم

عظیم

میں گھر کا

میں گھر کا

میں گھر کا

میں گھر کا

میں گھر کا

میں گھر کا

میں گھر کا

میں گھر کا

میں گھر کا

میں گھر کا



ہزاران تن سوار و پاسبان  
 ہزاروں آدمی سوار اور پاسبان  
 مصر اور حق گذاری  
 عزیز مصر کو بیع حق ادا کرنے کے  
 طبقہ سے زرا زر و درم پر  
 خوان سونے کے شرفی اور روپیوں سے بھرے ہوئے  
 گہریزان برو صاحب شاران  
 سوتی کٹا نیوالے اسپر قربان کرنیوالے لوگ  
 زبس کفہا زر و گوہر فشان شد  
 اس کثرت سے ہاتھوں نے روپیہ اور موتی لٹائے  
 مٹی آمد زر گوہر و زر مردم  
 آتے بے نہ پڑتے تھے لوگوں کے موتی لٹانے سے  
 چوشتی مسماسان آتش افکن  
 جو ٹاپین گھوڑوں کی ہونٹیں آگ ڈالنے والی  
 چہ صفہا شیدہ میل و میل  
 سب قطارین کھینچے ہوئے میل میل پر  
 بنیل اندر شد از درہای شاہی  
 دریائے نیل میں بادشاہی موتیوں سے ہو گئے  
 شد از بدل درم ریزان بسیار  
 کثرت روپیے لٹانے والوں سے ہو گئے  
 بدین آرایش شاہانہ رفتند  
 ساتھ اس بادشاہانہ آراستگی کے گئے  
 سرائے بلکہ در دنیا بہشتی  
 ایک گھر بلکہ دنیا میں ایک بہشت  
 دوران دولت اسے تخت نہادہ  
 اس محل میں ایک تخت رکھا ہوا

خروشان برب نیل استادہ  
 شور کرتے ہوئے کنارے نیل کے کھڑے ہوئے  
 بکف بہر نثار آن عماری  
 ہاتھ میں واسطے قربان کرنے اس عماری کے  
 طبقہ سے دیگر از گوہر و درم  
 اور خوان جواہرات اور موتیوں سے  
 چوہر طرف چمن اب بہاران  
 جس طرح باغ سے کنارہ من پر بدلی بہار کی  
 عماری در زر و گوہر نہان شد  
 کہ عمارت زلیخا کی روپیہ اور موتیوں میں چھپ گئی  
 دران رہ مرکبان را بر زمین سم  
 اس راستے میں گھوڑوں کے پائوں زمین پر  
 زلعل و نعل بودی سنگ آہن  
 نعل اور نعل سے بٹھہ اور لوہا بن جاتے  
 نثار افشان گذشتہ از لب نیل  
 اٹھاتے ہوئے دریائے نیل کے کنارے سے گذرے  
 چوہر گوہر صد ہر گشت ماہی  
 بنیل موتی بھری سی کے ہر ایک مچھلی کے کان  
 ہنکشت نیر خون ماہی درم وار  
 گھریاں بھی اس دریا کے نل مچھلی کے دم رکھنے والے  
 بدولت سوی دولتخانہ رفتند  
 دولت سے بظرف دولتخانہ شاہی کے گئے  
 ز فرش ماہشتی مہر خشتی  
 اس کے فرش سے جامدہ سوچ ایک ایک ٹپ  
 بہ زیبائی نہ ہر تختے زیادہ  
 خوبصورتی میں ہر ایک تخت سے بڑھ کر

۱۰  
 جہان ان کے  
 خانان اور طہان  
 کے اس میں ان  
 زار و نثار مل ہے  
 ہمارے کھینچ دین ہے  
 ۱۱  
 ۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰







چو دل باد لبرے آرام گیرد  
جو دل ساتھ ایک معشوق کے آرام قبول کرے  
کجا پروانہ پیرد سوے خورشید  
کمان پروانہ اڑے طرے آفتاب کے  
نہی صد دستہ ریکان پیش بلبل  
رکھ تو سودے ریکان کے آگے بلبل کے  
زمر آتش چو در نیلو فرافت  
آفتاب سے جب نیلو فر کو عشق ہووے  
چو خواہد تشریف جانی شربت آب  
جب مانگتا ہو کوئی بیاسا گھونٹ پانی کا  
زلیخا راوران فرخندہ منزل  
زلیخا کو اس مبارک مکان میں  
غلامی بود پیش او عزیز  
ایک غلام تھا آگے اس کے وہ عزیز  
مرستاران گل بوی گل اندام  
نوزدیان بھول سی خورشید اور بھول ایسے بدن  
کنیزان دل شو ب دل رای  
نوزدیان دل پریشان کرنوالی اور دل آراستہ کرنوالی  
غلامان قصب پوش و کمر بن  
غلام قصب بنے ہوئے کمر باندھے ہوئے  
سیر فامانی از غیر مرشد  
محبتی لوگ غیر سے ملے یعنی بنے ہوئے  
مقیمان حرم دریا کباب زک  
رہنے والے محل کے پانچویں  
زخا تو نان مصری ہنشینا  
مصر کی بیگم سے ساتھ بیٹھے وہ

زوصل دیگر کے کام گیرو  
 دوسری ملتا پتا ہے کب مقصد حاصل کرے  
 چو باشد سوی شمعش وی امید  
 جب شمع کی طرف اسکی امید کا منہ ہو  
 نخواہد خاطرش جز نکست گل  
 نہ خواہش کہے دل اسکا سوا خوشبو بھل کے  
 تماشای مہش کی درخور اقتد  
 دیکھنا جانہ کا کب اسکو موافق ہووے  
 شیفہ سودمندش شکر ناب  
 نہ پڑے فائدہ مندا اسکو شکر خالص  
 ہمہ اسباب حشمت بود حاصل  
 تمام اسباب امیری کے حال تھے  
 نو وائر مال و زر کم هیچ چیزش  
 نہ تھی روپے اور مال سے کچھ کم کسی اس کو  
 پرستاریش را بے صبر و آرام  
 اس کی خدمت کے لیے بے صبر اور آرام  
 پی خدمتگاری ششہ از پامی  
 خدمتگاری کے لیے بیٹھی ہوئیں دو زانو  
 ز سرتا پامی شیرین چون نی قند  
 سر سے پالون تک شیون مثل گئے کے  
 ز شہوت پاکد من چون فرشتہ  
 خواہش بد نے مثل فرشتوں کے پاک  
 ارمیان حرم و کار سازی  
 امانت دار محل کے کام کرنے میں  
 بر عنائی و خوبی نازنیاں  
 رعنائی اور خوبصورتی میں نازک بدن

[illegible]



ہمہ ہم قامت و ہمزاد با او  
 سب قدیم اند سن میں برابر ساتھ اسکے  
 زلیخا با ہمہ در صفت بار  
 زلیخا سب کے ساتھ بار عام میں  
 بساط خرمی افگستہ بودے  
 بچونا خوشی کا بچھائے یعنی خوش رہتی  
 بظاہر با ہمہ گفت و شنود داشت  
 ظاہر میں سب سے باتیں کیا کرتی تھی  
 لبش با خلق در گفتارے بود  
 ہونٹھ اسکے لوگوں سے بات کرنے میں رہتی تھی  
 از ان بار گران در شادی و غم  
 اس بھاری بوجھ سے خوشی اور غم میں  
 بصورت بود با مردم شستہ  
 ظاہر میں تھی پاس آدمیوں کے بیٹھی ہوتی  
 ز وقت صبح تا شب گشت این بود  
 صبح سے رات تک کام اسکا یہی تھا  
 چو شب بہ چہرہ مشکین پر وہستی  
 جب چہرے پر رات سیاہ پر وہ باندھتی یعنی رات ہوتی  
 خیال دوست را در خلوت راز  
 دوست کے خیال کو بچھید کی خلوت میں  
 برانوی او پیش پیش  
 دوزانو بیٹھتی اس کے آگے  
 ز نالہ جنگ محنت ساز کردی  
 نالے سے جنگ محنت کی بجاتی  
 بدو گفتی کہ اسے مقصود جاہم  
 اس سے کہتی کہ اے مقصد میری جان کے

مقتدر ہوا  
 سے وہ لوگوں  
 کے ساتھ  
 ہونے لگی  
 عام میں  
 ہونے لگی  
 زلیخا  
 اور باطن میں

بظاہر و باطن

نہایت  
 غنی  
 کردار  
 کافی  
 فعل  
 راہ  
 اور کام  
 نکل  
 کے  
 جی

زوق، نشینی شاو با او  
 پاس بیٹھنے کے شوق میں خوش ساتھ اسکے  
 کہ یکسان باشد آنجا یا رو غیار  
 کہ برابر ہوں جس جگہ اسے اور  
 درون پر خون و لب خرم بودے  
 دل میں بھر رہی تھی دل میں خوشی  
 ولی دل جامی یگر در گرو داشت  
 لیکن دل دوسری جگہ گرو رکھتی تھی  
 ولی جان و دلش با پارے بود  
 لیکن جان اور دل اسکا پاس پارے رہتا تھا  
 بنو و شش با کسے چوند محکم  
 نہ تھا اسکو کسی کے ساتھ رشتہ مضبوط  
 معنی از ہمہ خاطر  
 باطن میں سب کے دل توڑے یعنی اٹھائے ہوئے  
 میان دوستان کردار میں این بود  
 درمیان دوستوں کے کام اسکا یہی تھا  
 چو مہ در پردہ اش نہا نشستی  
 زلیخا مثل چاند کے اسکے پردہ میں اکیلی بیٹھتی  
 نشانہ سے تاسحر بر مسند ناز  
 بھلائی صبح تک ناز کی مسند یعنی رات بھر خیال کرتی  
 بعرض اور سانییدی غم خویش  
 اس سے بیان کرتی غم اپنا  
 سر و بخودی آغاز کردی  
 گانا بخودی کا شروع کرتی  
 بہر از خویشتن دادی نشانم  
 مصرعین اپنا بتا دیا تھا تو نے بجگو



عزیز مصر گفتم خوشی نام  
 عزیز مصر بتلا یا تو نے اپنا نام  
 بفرم تاج عزت از عزیزیت  
 میرے سر پر تاج بزرگی کا تیری بزرگی سے  
 بمصر امروز مجھ کو روغن سر ہم  
 مصر میں آج جدا اور مسافر ہوں میں  
 ندائتم تا برس کے سوزم درین داغ  
 نہیں جانتی کہ نہیں کتنی غلو نگہ میں اس داغ میں  
 بیاؤ رونق باغ و لہم باس  
 آ اور میرے دل کے باغ کی رونق ہو  
 بنو میدے کشیدار عشق کا رم  
 نا امید پر کھینچا عشق سے کام میرا  
 بدین امید کنون زندہ ماند  
 اس امید پر اب تک زندہ رہی میں  
 بنوری کہ جمالت بر دلم تافت  
 ساتھ اس نور کے کہ تیس جمال سے میرے دل پر چمکا  
 ز شوق گر چہ خونبارست چشم  
 شوق تیرے سے اگرچہ خونبار ہیں آنکھیں میری  
 خوشا وقتیکہ از را ہے برائی  
 اچھا وہ وقت کہ کسی راہ سے آوے تو  
 جو دیدار تو بنیم نیست گردم  
 جب دیدار تو دیکھوں گی نیست ہو جاؤں گی میں  
 کتم سر رشته بندار خودم  
 کروں انکی میں رشتہ اپنے جلنے کا گم  
 مرا دیگر بجائے خود شہی  
 مجھ کو دوسری بار اپنی جگہ پر نہ دیکھے گا تو

عزیزی روزیت با واسر انجام  
 عزیز سی تجھ کو نصیب ہو جیو انجام کار  
 پروا آثار دولت از کثیریت  
 او پر اس کے نشان دولت کا تیری نوٹری ہوئے  
 ز اقبال وصال بی نصیب  
 تیری ملاقات کے اقبال سے بے نصیب ہوئے  
 چراغ محنت افروزم درین داغ  
 چراغ محنت کا جلاؤنگی میں اس داغ میں  
 بوصلت مریم داغ و لہم باس  
 ملاقات اپنی سے میرے دل کے داغ کا مریم ہو  
 سر و شش غیب کرو امید وارم  
 فرشتہ غیب نے کیا امید وار مجھ کو  
 زو امن گردنومیدی فشاندم  
 دامن سے گردنا امیدی کی جھاڑی میں نے  
 یقین دارم کہ آخر خواہم تافت  
 یقین رکھتی ہوں میں کہ آخر تجھ کو پاؤنگی میں  
 بسوئے محبت چارست چشم  
 طرف جہان کے مقابل ہے آنکھیں میری  
 یہ رخ و پیرہ چون ماہی در آبی  
 آنکھ کے سرچ میں مثل ایک چاند کے آوے تو  
 بساط ہستی خود در نور دم  
 بجھونا اپنی ہستی کا لپیٹوں یعنی مر جاؤنگی میں  
 شوم از بخود سے در کار خود کم  
 ہو جاؤنگی اس بچے کام سے بخود ہی میں کم  
 جو جانانی بجان من نشینی  
 مثل جان کے آوے تو میری جان میں بیٹھے ہو

عزیز مصر گفتم خوشی نام  
 عزیز مصر بتلا یا تو نے اپنا نام  
 بفرم تاج عزت از عزیزیت  
 میرے سر پر تاج بزرگی کا تیری بزرگی سے  
 بمصر امروز مجھ کو روغن سر ہم  
 مصر میں آج جدا اور مسافر ہوں میں  
 ندائتم تا برس کے سوزم درین داغ  
 نہیں جانتی کہ نہیں کتنی غلو نگہ میں اس داغ میں  
 بیاؤ رونق باغ و لہم باس  
 آ اور میرے دل کے باغ کی رونق ہو  
 بنو میدے کشیدار عشق کا رم  
 نا امید پر کھینچا عشق سے کام میرا  
 بدین امید کنون زندہ ماند  
 اس امید پر اب تک زندہ رہی میں  
 بنوری کہ جمالت بر دلم تافت  
 ساتھ اس نور کے کہ تیس جمال سے میرے دل پر چمکا  
 ز شوق گر چہ خونبارست چشم  
 شوق تیرے سے اگرچہ خونبار ہیں آنکھیں میری  
 خوشا وقتیکہ از را ہے برائی  
 اچھا وہ وقت کہ کسی راہ سے آوے تو  
 جو دیدار تو بنیم نیست گردم  
 جب دیدار تو دیکھوں گی نیست ہو جاؤں گی میں  
 کتم سر رشته بندار خودم  
 کروں انکی میں رشتہ اپنے جلنے کا گم  
 مرا دیگر بجائے خود شہی  
 مجھ کو دوسری بار اپنی جگہ پر نہ دیکھے گا تو

عزیز مصر گفتم خوشی نام  
 عزیز مصر بتلا یا تو نے اپنا نام  
 بفرم تاج عزت از عزیزیت  
 میرے سر پر تاج بزرگی کا تیری بزرگی سے  
 بمصر امروز مجھ کو روغن سر ہم  
 مصر میں آج جدا اور مسافر ہوں میں  
 ندائتم تا برس کے سوزم درین داغ  
 نہیں جانتی کہ نہیں کتنی غلو نگہ میں اس داغ میں  
 بیاؤ رونق باغ و لہم باس  
 آ اور میرے دل کے باغ کی رونق ہو  
 بنو میدے کشیدار عشق کا رم  
 نا امید پر کھینچا عشق سے کام میرا  
 بدین امید کنون زندہ ماند  
 اس امید پر اب تک زندہ رہی میں  
 بنوری کہ جمالت بر دلم تافت  
 ساتھ اس نور کے کہ تیس جمال سے میرے دل پر چمکا  
 ز شوق گر چہ خونبارست چشم  
 شوق تیرے سے اگرچہ خونبار ہیں آنکھیں میری  
 خوشا وقتیکہ از را ہے برائی  
 اچھا وہ وقت کہ کسی راہ سے آوے تو  
 جو دیدار تو بنیم نیست گردم  
 جب دیدار تو دیکھوں گی نیست ہو جاؤں گی میں  
 کتم سر رشته بندار خودم  
 کروں انکی میں رشتہ اپنے جلنے کا گم  
 مرا دیگر بجائے خود شہی  
 مجھ کو دوسری بار اپنی جگہ پر نہ دیکھے گا تو



رہا

را دیکھ لیتے

من ریکر آم

یعنی ہر نفس سے

مرا دل سے

ہوا کی چلنے والی

جنتیں

فان زین

کے پانچ

محل میں

طالع

توئی از ہر دو عالم آرزو کم

تو ہے دونوں جہان سے آرزو میری

نہم یک سو خیال ما و من را

رکھوں میں ایک طرف خیال ہم اور میں یعنی خودی کو

سحر کردی بدین گفتار شب را

صبح کرتی ان باتوں میں رات کو

چو باد صبح بستن کردی آغاز

چھ ہوا صبح کی چلنا شروع کرتی

چہ گفتی گفتی اسے باد سحر خیز

کیا کہتی کہتی اسے ہوا صبح کی چلنے والی

تماشا گاہ سرو و سوسن آری

سیرگاہ سرو اور سوسن کی آ رہتہ کر

بشاخ از برگ جنبانی جلاجل

شاخ پر پتوں سے بجاتی ہے تو جھانجھ

بمشتوقان بری پیغام عاشق

مشتوقوں کے پاس لجاتی ہے تو پیغام عاشق کا

زولداران نواز شامہ آری

مشتوقوں کے پاس سے خط لاتی ہے تو

کس از من در جہان غم دیدہ تر نیست

کوئی مجھ سے جہان میں زیادہ غم دیدہ نہیں ہے

و لم بیمار شد دل داری کن

دل میرا بیمار ہو گیا کچھ دل داری کر

بعالم هیچ منزل کہ نباشد

جہان میں کوئی ایسا مقام نہ ہووے

و گر در خود بود ز آہن در آئی

اور جو تحقیق کرو وازہ لہے کا ہوا نہ آوے تو

ترا چون یافتہم از خود چہ گویم

تجھ کو جو پایا میں نے آپ سے کیا کہوں میں

ترا یا بکم چو جویم خوشتر را

تجھ کو پاتی ہوں میں جو ڈھونڈھتی ہوں میں اسے کہ

نہ بستی زین سخن تا روز لب را

نہ بند کرتی ان باتوں سے دن تک ہنچھو کہ

برائین و گر کردی سخن ساز

دوسری طرح پر باتیں شروع کرتی

شیم مشک در حبیب سخن ریز

خوشبو مشک کی حبیبی کے گرا بیان میں گرا نیالی

ز سنبل جعد تر بر روی گل سای

سنبل سے زلف بھول سہر کے منہ پر گھس

شود در قصان درخت پای در گل

ناچنے لگتے ہیں درخت گڑے ہوئے

بدین خنیش وہی آرام عاشق

اس حرکت سے دیتی ہے تو عاشق کو آرام

کئی غم ویدگان را عکساری

کرتی ہے تو غمگینوں کی عکساری

ز داغ ہجر ماتم دیدہ تر نیست

جدائی کے داغ سے ماتم دیکھا ہوا زیادہ نہیں ہے

غم بسیار شد غمخواری کن

غم مجھ کو بہت ہوا کچھ غمخواری کر

کت استخا گاہ و بیکہ رہ نباشد

جس جگہ تجھ کو وقت اور بیوقت راہ نہوے

چو در بندند از روزن در آئی

جو دروازہ بند کر لیں جھوکے سے آوے تو



بخشا بر من بی راہ و روئے

رحم کر مجھ بیہوش اور بی طاقت پر

درا اور دار ملک شہر یاران

آؤ بادشاہوں کی سلطنت میں

بہر شہر کے خبر پرس از مہمن

ہر ایک شہر میں خبر چوچ چاند یعنی یوسف میرے

گذر افکن بہر باغ و بہاری

گذر کر یعنی جاہر باغ اور بہر بہار میں

بود بر طرف جوئی زین تک و پوی

شاید کنارے کسی نہر کے اس دوڑ دھوپ سے

بصحرائے ختن نہ از کرم گام

ختن کے جنگل میں مہربانی سے قدم رکھ

تماشا کن ز روئے او مثالی

دیکھ اُس کے چہرے کی طرح کوئی شبیہ

چو گیر و را می رفتن زین دیارت

جو ارادہ اس ملک سے تیرے جانے کا ہووے

اگر پیش آیت کہک خرامان

اگر تیرے آگے آوے چکور چلنا ہوا

و گر مینی برائے کاروانے

اور جو دیکھے تو کسی راہ میں کوئی قافلہ

چشم من بہرین آن شاہ جانرا

میری آنکھ سے دیکھ اُس معشوق کو

بود کان و لستان را چون بہیم

شاید جبکہ اس معشوق کو دیکھوں میں

ز وقت صبح تا خورشید تابان

صبح کے وقت سے آفتاب روشن جب تک

بکن از جانب من جست جوئے

کہ میری طرف سے ایک جستجو

بر آبر تخت گاہ تاجداران

بادشاہوں کے تخت پر

بہر تختے نشان جو از شہ من

ہر ایک تخت پر نشان ڈھونڈھ میرا بادشاہ سے

قدم نہ بر لب ہر جو بہاری

قدم رکھ نہ ہر ایک نہر کے کنارے

چشم آید ترا آن سرود جوی

دکھائی دے اچھو وہ سرودوں ڈھونڈھو والا

بصور تخانہ چین کب آرام

طرت تصویر خانہ چین کے لے آرام یعنی جا

بدام آور ببوسے او غزالی

جال میں بھنسا اسکی امید میں کسی ہر گے نیچے

بہر کوہ و دری کا فتہ گذارت

جس پہاڑ اور جنگل میں کہ پڑے گذرتیرا

بیاد او بزین و شمش بدامان

اسکی یعنی یوسف میرے کی یاد میں ہاتھ لاسکے واسن میں

در و سالار شہ و ستائے

انہیں کسی معشوق کو سزا دینا ہوا

باین کشور رسان آن کاروانرا

اُس ملک میں پہونچا دے اُس قافلے کو

گلی از گلین امید چنیم

ایک پھول امید کے درخت سے چنوں میں

بحولانگاہ روز آمد شتابان

بیچ بھڑوڑوڑ کی جگہ دنگے دوڑتا ہوا آیا

۱۸/۹/۱۶  
راوی کے معنی  
بیہوش اور بے  
خوشی بات اور بے  
کے معنی امید  
کے معنی مثال  
کے معنی  
باجس کے معنی  
نہیں اور مانند اور  
کا لہجہ اور لہجہ  
کے معنی امید  
کے معنی امید  
اور کاربان کے  
معنی اذیت اور  
گدہوں کی قطار  
اور اس کے اور  
قافلے کے معنی  
میں نہ ہو رہا  
اور قافلہ سالار  
اور پیش رو کے  
معنی میں بھی  
مستقل ہے  
معنی دستان کا  
معنی معشوق



دل پرورد و چشم خون نشان داشت

دل در دیکھرا ہوا اور آنکھ خون بہا بیوا لی رکھتی تھی

چو شد خورشید شمع مجلس افروز

جب شمع آفتاب کی مجلس روشن کر بیوا لی ہوئی

پرستاران بہ پیش صف کشیدند

لوٹڈیوں نے آگے اوس کے قطار میں کھینچیں

بان صافی دلان و پاک سینہ

اُن صاف دلون اور پاک سینہ سے

ہر روز و شبی این بود حالش

ہر ایک رات اور دن ہی تھا حال اسکا

چو درخانہ دل او تنگ گشتی

جب گھر میں دل اسکا تنگ ہوتا

کسی باداغ سینہ ز آہ نالہ

کبھی سینے کے داغ سے آہ اور نالے سے

از ان کلر خ بہ لالہ راز کفتمی

یہ لفظ کا معنی ہے  
دن یعنی اس کا  
کل گزرتا ہوا  
یعنی چوتھا  
اور لفظ آہ  
یعنی غم  
اور لفظ نالہ  
یعنی رونا  
اور لفظ کلر  
یعنی رنگ  
اور لفظ راز  
یعنی مخفی  
اور لفظ کفتمی  
یعنی کہتا ہوں

بیا و صبح دم این داستان داشت

ہو اسی صبح سے ہی بیان رکھتی پسنی کتی تھی

زلیخا ہنچو خورشید اجمن سوز

زلیخا مثل آفتاب کے ہوئی مجلس گرم کرنیوالی

رفیقان با جمالش آرامیدند

رفیقوں نے اس کے جمال سے آرام کیا

بجا آورد راہ و رسم دینہ

بجالاتی یعنی برتا طریقہ کل والا

بدین آئین گذشتی ماہ و سالش

اسی طرح گذرتے تھے مہینے سال اس کے

بعزم گشت تیز آہنگ گشتی

سیر کے ارادے میں جلد ارادہ کرتی تھی

بدشت افراختی خمیر حوالہ

جنگل میں بلند کرتی تھی خمیر مثل لالہ کے

ز داغ دل سخن باز کفتمی

دل کے داغ سے بھر باتیں کہتی تھی

شدی با دیدہ گریان سوی

جاتی ساتھ دیدہ گریان کے طرف دریا کے

زوی درشل ولق ماکم خویش

ماری یعنی ڈالتی دریا میں گدڑی با اتم اپنے کی

برہ میداشت چشم انتظار می

راہ میں رکھتی تھی وہ آنکھ انتظار کی

چو خورشید طالع شود چون مہر آید

مثل آفتاب طلوع کرے یا مثل چاند کے ٹکڑے

ز کنعان ماہ کنعان را برارم

کنعان سے ماہ کنعان یعنی راست کو نکالیں

کنعان

کنعان

کنعان

کنعان



زینجا بادل امیدوار است

زینہا ساتھ دل امیدوار کے ہے  
ز حد بگذشت و روانہ انتظار  
حد سے گزرا درد اس کے انتظار کا  
مہ خوش باشد کہ بعد از آنتظاری  
کیا خوش ہو کہ ایک انتظار کے بعد

نظر بر شاه راه انتظار است

نظر اور ہر طرف سے انتظار کے سبب  
دوا بخشی کہ تم از وصل یارش  
دوا دین ہم یار کی ملاقات سے ہو  
با امید سے رسد امید واری  
کسی امید پر پہنچے کوئی امید وار

آغاز و استان حسد بدون برادران یوسف و

شروع داستان ڈرامہ کرنا حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کا اور  
انتظار کشیدن ایشان بر انتقام وے باتفاق  
بالا اتفاق سب کا اُن سے بدلا لینے کا منتظر رہنا

و پیر خامه ز استاد کهن زاد

قلم کے منشی نے پڑھانے استاد سے  
 کہ چون یوسفؑ بخوبی سہرا فروخت  
 کہ جب یوسفؑ نے غوبی بین سہر بلند کیا  
 بسان مردش در دیدہ بست  
 تیلی کی طرح اس کو آنکھ میں بچھلایا  
 گرمی باومی آنسان لطفہا پیش  
 لیتے یعنی کرتے تھے یوسفؑ پر اس طرح کی میربانیان  
 درختی بود در محسن سرا یہ اس  
 ایک درخت یعقوب کے مکان کے محسن میں تھا  
 ستاوہ در مقام استقامت  
 طرار ہوا منام راستی بین  
 جو سکان صوامع سبز پوشی  
 مثل عباد خانین کے رہنے والوں کے ایک سبز پوش

درین نامه حنین و ادب بخش داد

اس کتاب میں اس طرح سخن کی داد دی  
دل یعقوبک مشغوف خود خست

میتوب کے دل کو اپنا دیوانہ بنایا  
 زفر زندان دیکر ویدہ بر لبست

اور لڑکوں سے آنکھیں بند کر لی مگر ذرا دیر نہ گزرتی تھی  
کہ بروی رشک شان ہر دم شدی ش

اُسیر غلام نکلی اور بھائیوں کو ہر دم زیادہ ہوتا تھا  
بسنہری و خوشی بہجت فراہم

سبزی اور خونی میں اچھا خوشی پڑھائی والی  
فلکندہ بر زمین گل کرامت

والے ہوئے زمین پر سایہ مہربانی کا  
زنجبش تنو و جدی درخروشی

جہتس سے تیز اور عشق سے شور کرنے میں

[illegible]







نہ زخم تیشہ ایام دیدہ  
نہ زخم زبانی کے بسویے کا دیکھا  
قوی قوت گران قیمت سبک سنگ  
نہایت مضبوط قیمتی ہلکے وزن کی  
پیام آوردین فضل الہی ست  
پیام لایا کہ یہ مہربانی خدا تعالیٰ کی ہے  
چو شد یوسف ازان تحفہ قوی دست  
جب یوسف کا ہاتھ اس تحفے سے طافور ہو گیا  
برایشان آن عصا از دست مستی  
ان یعنی بھائیوں پر وہ لکڑی ہستی کے ہاتھ  
نچو دستند ازان ہر یک خیال  
اسی میں باندھا اس سے ہر ایک نے اس کی خیال  
ز اول طبع رازان زندگی و  
پہلے طبیعت کو اس سے زندگی دی

نہ رنج ارہ دوران کشیدہ  
 نہ رنج زمانے کے آریے کا کھینچا  
 نیا لودہ پہ ننگ روشن و رنگ  
 نہ آلودہ ہوئی روشن اور رنگ کی شرم سے  
 ستون بارگاہ بادشاہی ست  
 کھیا بارگاہ بادشاہی کا ہو یعنی یہ لکڑی  
 زحمت حاسد ان ایشیت لاشیت  
 افسوس سے حسد کرنے والوں کی پیٹھ ٹوٹ گئی  
 گراں تر آمد از حسد چو بدستی  
 بھاری زیادہ معلوم ہوتی سولا ٹھیکو سچ  
 نشاندہ از حسد در دل نہالی  
 بھلا یا حسد سے دل میں ایکس درخت  
 ولی آخر بر شمشیر کی داد  
 لیکن آخر میں پھل شرمندگی کا دیا

نحو اب دیدن یوسف <sup>ع</sup> سجدہ آفتاب و مہتاب و یازوہ  
خواب میں دیکھنا حضرت یوسف <sup>ع</sup> کا سجدہ کرتے ہوئے آفتاب اور مہتاب اور گیارہ

ستاره و استماع اخوان و از ویاد خد مبرون ایشان  
ستارون کو اور سننا بھائیون کا اور زیادہ حد کرنا ان کا حضرت یوسفؑ سے

خوش آن کن بند صورت باز رہے  
کیا خوب بچھن کہ تہی ظاہر سے آزاد ہوا  
دل جا گئے والا اور نہ نکھین اس کی نیند میں

زحمت چشم بندان چشم بسته  
 نظر باز نہ دھنے والوں کے جادو سے آنکھ کھلنے کی  
 نذر یہ کس چشمن بیدار و خواب  
 نہ دیکھی کسی نے ایسی بیداری بخت بد میں

[illegible]







یک کس گفت یوسف آن فسانہ  
 ایک شخص سے یوسف نے کسی وہ داستان  
 شنید سستی کہ ہر سرگز دو بگدشت  
 سنا ہے تو نے کہ جو بھید دو آدمیوں سے گذرا  
 حکمی گفت کان دو جزو لب نیست  
 ایک آنے کہا کہ وہ دو سکا دونوں لب کے نہیں ہے  
 بسا سرگز دو لب افتد بہ سروں  
 بہت بھید کہ دو ہونٹوں سے باہر نکلتے ہیں  
 چہ خوش گفت آن نکو کوئی نکو کار  
 کیا اچھا کہا اسل چھ کئے والے نیک کام نے  
 چو خوشی مرغ از قید قفس جست  
 جب جنگلی چڑیا پھرے کے قید سے چھوٹی  
 چو اخوان قصہ یوسف شنیدند  
 جب بھائیوں نے قصہ حضرت یوسف کا سنا  
 کہ یارب چیست در خاطر پدر  
 کہ اے خدا باپ کے دل میں کیا ہے  
 نمیدانند کہ از طفلی چہ آید  
 نہیں جانتے کہ ایک لڑکے سے کیا ہو سکتا ہے  
 ہر یک چند بر باد و روغ  
 ہر ایک کتنے ایک جھوٹ بنا تا یعنی بولتا ہے  
 خور و آن پیر سین زان فریبی  
 کھاتا ہے وہ غریب بڑھا اس سے ایک فریب  
 کس قطع نکو پیوندیے ما  
 قطع کرتا ہے ہماری نیک پیوندی کو  
 پدر گروست ز غیاں سر بلندش  
 باپ نے اس طرح سر چڑھایا ہے

نہاد آن را باخوان در میانہ  
 رکھی آئے بھائیوں کے درمیان یعنی بھائیوں سے کہدیا  
 باندک وقت وروہر زبان گشت  
 تھوڑی دیر میں ہر شخص کی زبان کا وظیفہ ہوا  
 کزان سر بگدرا شنیدن ادب نیست  
 کہ آئے بھید گزرا شنیدنی باہر کا لیا ادب نہیں ہے  
 ورون صد و لا اور راکند خون  
 دل سو بہا ورون کا خون کر دیتے ہیں  
 کہ سرخواہی سلامت سر نکندار  
 جو بہر سلامت چاہتا ہے تو بھید کو نگاہ رکھ  
 وگر نتوان بدستان پای اوست  
 دوبارہ نہیں ممکن ہے مگر سے اسکو تید کرنا  
 ز غصہ پیرمان بر خود و دریدند  
 رنج سے گرتے یعنی کپڑے اپنے بھاڑ ڈالے  
 کہ شناسد ز نفع خود ضرر را  
 کہ اپنے نفع نقصان کو نہیں پہچانتا ہے  
 کہ طفلی از لطف شاید  
 بلکہ کوئی لڑکا سوا کیسے دیر سے کسی لائق ہوگا  
 و ہر زان گوہر خود را فروغ  
 اس سے اپنی ذات کو ایک فروغ دیتا ہے  
 شود از صحبت آن ناسیکی  
 نہیں ہوتا ہوا اسکی صحبت سے صبر کر نیوالا  
 بر و ہر پدر فرزندے ما  
 کا تھا ہے محبت باپ اور لڑکے ہماری کو  
 نیفتد اینقدر خست لشدش  
 نہیں کافی معلوم ہوتی ہے اتنی خست اسکو

یوسف زلیخا  
 ایک شخص سے یوسف نے کسی وہ داستان  
 شنید سستی کہ ہر سرگز دو بگدشت  
 سنا ہے تو نے کہ جو بھید دو آدمیوں سے گذرا  
 حکمی گفت کان دو جزو لب نیست  
 ایک آنے کہا کہ وہ دو سکا دونوں لب کے نہیں ہے  
 بسا سرگز دو لب افتد بہ سروں  
 بہت بھید کہ دو ہونٹوں سے باہر نکلتے ہیں  
 چہ خوش گفت آن نکو کوئی نکو کار  
 کیا اچھا کہا اسل چھ کئے والے نیک کام نے  
 چو خوشی مرغ از قید قفس جست  
 جب جنگلی چڑیا پھرے کے قید سے چھوٹی  
 چو اخوان قصہ یوسف شنیدند  
 جب بھائیوں نے قصہ حضرت یوسف کا سنا  
 کہ یارب چیست در خاطر پدر  
 کہ اے خدا باپ کے دل میں کیا ہے  
 نمیدانند کہ از طفلی چہ آید  
 نہیں جانتے کہ ایک لڑکے سے کیا ہو سکتا ہے  
 ہر یک چند بر باد و روغ  
 ہر ایک کتنے ایک جھوٹ بنا تا یعنی بولتا ہے  
 خور و آن پیر سین زان فریبی  
 کھاتا ہے وہ غریب بڑھا اس سے ایک فریب  
 کس قطع نکو پیوندیے ما  
 قطع کرتا ہے ہماری نیک پیوندی کو  
 پدر گروست ز غیاں سر بلندش  
 باپ نے اس طرح سر چڑھایا ہے























جب اس طرح کی باتیں یعقوب نے اُن سے سنیں

عندراستھائے یعنی منع کرنے سے چپ ہو گیا

۱۰  
 ۱۱  
 ۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰



بصحر ابرون یوسف رضا داد

یوسف کے بھانے کے لیے اجازت دی

بلار اور دیار خود صلا داد

بلاگو اپنے ملک میں آواز دیا یعنی بلا با

برون برادران یوسف راز پیش پدر و چاہ فکندن

بھانا بھائیوں کا حضرت یوسف کو باپ کے پاس سے اور کنوین میں ڈال دینا

فغان بن حیرخ دولابی کہ ہر روز

فریاد اس آسمان گھومنے والے سے کہ ہر روز

غزالی در ریاض جان حیرندہ

جان کے باغ میں ایک جہنم کے ہرن کو

چو یوسف را بدان کرگان سپرند

جو یوسف کو ان بھڑیوں کو سونپا

نجشمان پدرتائے نمودند

باپ کی آنکھوں میں جب تک دیکھائی دیتے ہیں

کسی آن بر سر و دوشش گرفتاری

کبھی وہ سر اور کاندھے پر اس کو لیتے

چو یا بروان صحرا نہادند

جب جنگل کے واسن پر پاؤں رکھا

زدوش مرحمت بارش فکندن

مہربانی کے کاندھے سے بوجھ اس کا ڈال دیا

برہنہ یا قدم برخارے زد

سنگے پائوں قدیم کانٹوں پر مارتا یعنی چلتا تھا

فکند و کفش رہ برخارے زد

جوتہ آہارے ہوئے راہ کا پٹنوں پر چلتا تھا

کف پای کہ میوشش کل تنگ

تلوے آسکے کہ پھول سے بھی نرم تھے

تلوے آسکے کہ پھول سے بھی نرم تھے

بجای ہی افکند ماہ دل افروز

ایک کنوین میں ڈالتا ہے چاند دل روشن کر دیا

نہد در چرخ کرک درندہ

رکھتا ہے بھڑیے بھڑیوں کے جھگڑ میں

فلک نقشا کہ کرگان برہ نمودند

آسمان نے کہا کہ بھڑیے بکری کا بچہ لے گئے

زریکد بکر مہر شے نمودند

ایک دوسرا اس کو محبت سے بھار رہے تھے

اگر این تنگ اندر آغوش گرفتاری

کبھی اس کو وہ گود میں لپٹا لیتے

بر و دست جفاکارے کشادند

اس پر ظلم کرنے کا ہاتھ کھولا

میان خارہ و خارش فکندن

پتھر اور کانٹے کے درمیان اس کو ڈال دیا

بگل از خار و خس مسارے زد

پھول پر کانٹے اور تنکے سے مچھین ٹھونکتا تھا

کف شین ز خارہ یارہ میزد

تلوے گوری پتھر کو ٹکڑوں میں مارتا یا کانٹوں کو ٹکڑوں میں کر دیتا تھا

ز خون در خار و خار اگشت کلرنگ

خون سے کانٹے اور پتھر میں سرخ ہو گئے

خون سے کانٹے اور پتھر میں سرخ ہو گئے

فغان با کس کس کا معنی  
فریاد یعنی یا ادا بلند  
غزالی در ریاض جان حیرندہ  
جان کے باغ میں ایک جہنم کے ہرن کو

دولابی سے مراد گشت  
کھانے والا آسمان  
یوسف علیہ السلام کی  
ادب سے

برہنہ یعنی  
کسی آن بر سر و دوشش گرفتاری  
کبھی وہ سر اور کاندھے پر اس کو لیتے

چو یا بروان صحرا نہادند  
جب جنگل کے واسن پر پاؤں رکھا

زدوش مرحمت بارش فکندن  
مہربانی کے کاندھے سے بوجھ اس کا ڈال دیا

برہنہ یا قدم برخارے زد  
سنگے پائوں قدیم کانٹوں پر مارتا یعنی چلتا تھا















میاں کش را کہ بودی موی مانند

کر ایسکی کو کہ تھی مانند بال کے یعنی بتلی

کسیدند از بدن پیراں او

اتارا بدن سے کرتے اس کا

بقدر خود بریدند از ملامت

اپنے قدر یعنی بدن پر ہنر ملامت سے

فرو و او بخت سدا لک بکھاں

نیچے لکھایا اس وقت بکھوین میں اس کو

ز خوبی بود خورشید جہاں تاب

خوبی سے تھا جہاں کا روشن کرینو الا آ رہتا

برون از آب درجہ بود سدا

باہر یعنی علیحدہ پانی سے تھا اس کی پھر کو برین میں

چہ دولت یافت آخر نیکر آن سنگ

کیا دولت پائی دیکھ آخر کو اس نے پھر

ز نعل خوشکوار و شکرا مین

مڑے دار ہو نچھ اور بٹھائی بھرے ہوئے سے

شد از نور رخس آچاہ روشن

ہوا اس کے چہرے کی روشنی سے وہ کنوان روشن

شمیم کیسوان عطر سانس

خوشبو زلفون خوشبو دار اسکی نے

ز نور طلعت آن ہرگز ندہ

روشنی شکل اسکی سے ہر کھانے والی یعنی سانپ بچھو

معوید اندر سس پیرا مینی بود

اسے کرتے میں ایک تو نید تھا

فرستادش با براہیم رضوان

بھیجا اسکو رضوان نے واسطے ابراہیم کے



رسید از سدرہ جبریل من زود

پہونچے سدرہ سے جبریل امین جلد  
برون آورد زانجا پیرہن را

باہر لایا وہاں سے کرتے کرتے  
از ان پس گفت ای مجبور غمناک

بعد اسکے کہ آئے جدا پڑے ہوئے غمگین  
کہ روزی این خیانت پیشکارا

کہ ایک دن ان چوری پیشہ یعنی بھائیوں کو  
ز تو دل ریش تر پشت رسا تم

تجھ سے زیادہ رنجیدہ تیرے آگے پہونچا دیکھا میں  
بر ایشان این جفا ہا را شماری

انہیں پر ان ظلموں کو گنے یعنی سمجھے تو  
تو دانی موبوا ایشان کیا نند

تو جانتا ہے بال بال یعنی ذرا بہ کون بہن  
ز جبریل من حسن یوسف چو بستود

جبریل سے یوسف نے جو یہ بات سنی  
مود آن تحہ سنگین سخت کا ہے

کیا یعنی بنایا اس پتھر کے تخت کو ایک تخت گاہ  
سکین داودن جان حشر

اسکی غمگین جان کے تسکین دینے کے لیے  
ندیم خاص شد روح الالیش

مصاحب اسکا خاص ہوا جبریل  
باز آمدن اخوان یوسف علیہ السلام نزد پدر و

پھر آنا حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کا باپ کے پاس اور

ز بازوی وی آن تعونید کشتود

اسکے بازو سے وہ تعونید کھول لیا  
بدان پوشید آن پاکیزہ بن را

اس پاکیزہ بدن میں اس کو سنبھالیا  
پیامت میرساند ایند پاک

پیام تجھ کو پہونچاتا ہے خدا سے پاک  
گروہ ناصواب اندیشگان را

گروہ بُرائی سوچنے والوں کو  
فلندہ پیش سرشت رسا تم

سر جھکائے تیرے آگے پہونچا دیکھا میں  
وز ایشان حال خود پوشیدہ اری

اور ان سے اپنا حال پوشیدہ رکھے تو  
سر موسے ترا ایشان ندانند

تجھ کو یہ بال برابر نہیں جانتے یعنی ہا کل ناواخت ہیں  
ز رخ و محنت اخوان بر اسود

بھائیوں کے محنت اور رنج سے اسود ہوا  
نشست آنجا چونیکو بخت شامے

بیٹھا اس جگہ مثل ایک نیکبخت بادشاہ کے  
روح الامین

جبریل علیہ السلام =

روح الامین

روح الامین

اخوان باکلی جمع  
کی جگہ سے جگہ  
ز بازو سے جگہ  
پہونچا دیکھا میں  
اس پاکیزہ بدن میں  
پیام تجھ کو پہونچاتا ہے  
خدا سے پاک  
گروہ بُرائی سوچنے والوں کو  
فلندہ پیش سرشت رسا تم  
سر جھکائے تیرے آگے  
پہونچا دیکھا میں  
وز ایشان حال خود پوشیدہ اری  
اور ان سے اپنا حال پوشیدہ رکھے تو  
سر موسے ترا ایشان ندانند  
تجھ کو یہ بال برابر نہیں جانتے  
یعنی ہا کل ناواخت ہیں  
ز رخ و محنت اخوان بر اسود  
بھائیوں کے محنت اور رنج سے اسود ہوا  
نشست آنجا چونیکو بخت شامے  
بیٹھا اس جگہ مثل ایک نیکبخت بادشاہ کے  
روح الامین  
جبریل علیہ السلام =  
روح الامین  
روح الامین



# از مکر خود نام گرگان گرفت

اپنے مکر سے بھیڑیوں کا نام لگانا

چو یوسف را بجایہ انداختندش

جب یوسف کو ان خون نے گنہگار بن دیا

بہ پیراہن کہ از روئے برکشیدند

کرتے ہیں کہ اس کے بدن سے آثار آتا

کہ از خون درویش رنگ سازند

کہ جوئے خون سے اس کو رنگین کریں

بکشتند از نی آن کو پسندی

بارگاہی کو اس کے ایک بھیڑیوں کو

بخون کو سفندش رنگ کردند

بھیڑیوں کے خون سے اس کو رنگین کیا

بنزدیک پدر ہر ایک شستند

سانے باپ کے ہر ایک بیٹے

کشاوہ پیر چشم خویشین را

کھولا بڑے یعنی یعقوب نے اپنی آنکھ کو

ندیدہ نور و دیدہ پس دیدہ

نہ دیکھ کر رٹ کے کو آگے نظر کے

بگفتا یوسف مہ روی من کو

کہا میرا چاند سا یوسف کہاں ہے

قرارم ہمرہ اورفت و جاہم

جبرمیل اس کے ساتھ تھا گیا اور جان میری

بامید قدمش چشم در راہ

اس کے آنے کی امید میں آنکھیں راہ میں یعنی منتظر

۳۲

چہ تار یک منزل ساختندش

اندھیرے کنوین کو اس کا مگر بنا دیا

مصالح غیر ازین دیگر ندیدند

مصلحت اس کے سوا اور نہ دیکھی

بہ نزدیک پدر نیز رنگ سازند

باپ کے سانے مکر کریں

گرفتند از تن او قطره چندی

لیا اس کے بدن سے کئی بوند خون

بخانہ بعد از ان آہنگ کردند

بعد اس کے مگر کی طرف ارادہ کیا

بگرد مہ جو بال حلقہ بستند

مثل چاند کے گرد اس کے حلقہ باندھا

ندید آن نوجوان سیمین را

نہ دیکھا اس خوبصورت نوجوان یعنی یوسف کو

بسوز و درد آسے بر شیدہ

سوز اور درد سے ایک آہ کی بجائی

سان مشرگان کمان ابروی من کو

جس کے ابرو مثل کمان اور مشرگان مثل گانہ کی ہودہ کہاں ہے

بہ ہجرش ہجر ہم باورد و ہم ہم

اسکی جدالی سے درد اور غم کے ساتھ ہوں میں

بماندم کا دید آن رخسان تر از ماہ

رہن میری کہ وہ چاند سے زیادہ روشن آنا ہوگا

۳۲

یوسف کو یوسف زلیخا نے گنہگار بن دیا  
جب یوسف کو ان خون نے گنہگار بن دیا  
بہ پیراہن کہ از روئے برکشیدند  
کرتے ہیں کہ اس کے بدن سے آثار آتا  
کہ از خون درویش رنگ سازند  
کہ جوئے خون سے اس کو رنگین کریں  
بکشتند از نی آن کو پسندی  
بارگاہی کو اس کے ایک بھیڑیوں کو  
بخون کو سفندش رنگ کردند  
بھیڑیوں کے خون سے اس کو رنگین کیا  
بنزدیک پدر ہر ایک شستند  
سانے باپ کے ہر ایک بیٹے  
کشاوہ پیر چشم خویشین را  
کھولا بڑے یعنی یعقوب نے اپنی آنکھ کو  
ندیدہ نور و دیدہ پس دیدہ  
نہ دیکھ کر رٹ کے کو آگے نظر کے  
بگفتا یوسف مہ روی من کو  
کہا میرا چاند سا یوسف کہاں ہے  
قرارم ہمرہ اورفت و جاہم  
جبرمیل اس کے ساتھ تھا گیا اور جان میری  
بامید قدمش چشم در راہ  
اس کے آنے کی امید میں آنکھیں راہ میں یعنی منتظر  
۳۲







بدین کاری کہ پیرا بن دلیل است

ساتھ اس کام کے کہ کرتے دلیل ہے  
جو یعقوب ابن سخن در گوش خود کرد  
یعقوب نے جو یہ بات اپنے کاین بن کی یعنی سنی  
یہ بیہوشی زبے بیہوشی در آمد

بیہوشی بن بیہوشی سے گر پڑا  
کئی بیہوشی کہ ہیشیا ریشید

کبھی بیہوش اور کبھی ہو ویشار ہو جاتا تھا  
بلانی جان مشتاقان اق است

مشتاقوں کی بلا سے جان جدائی ہے  
بسا عاشق براہ آشنا ہے

بہت سے عاشق آشنا کی بداد میں  
تکلیف میں این سخن از عاشق زار

یہ بات ایک سر عاشق زار سے سنی ہے میں نے  
فغان و گریہاں بسیار کردہ

رونا اور فریاد بہت شروع کی  
بلکشتن ملن گریہ ضرر بہت

لوگوں نے کما مٹ رو نقصان ہے  
بلقفا دیدہ بہر دیدن یار

کما آنکہ واسطے دیکھنے یار کے  
می دیدار جانان دیدہ خوشتر

و اسطے معشوق کے دیکھنے کے آنکھیں بھی میں  
نفر زندان زبان طعنہ بکشاؤ

لوگوں سے زبان طعنہ کی کھولی  
چرا اور از پس من رلودند

کیون اسکو میرے سامنے سے نے گئے

رضای آن خداوند جلیل است

خوشی اس خدا سے بزرگ کی ہے  
وداع جان و دل ہوش خود کرد

رخصت جان اور عقل اور ہوش اپنے کی کی  
دو چشم او چون جوسی در آمد

دونوں آنکھیں سکی خون جوش کرنیں آہن بجز رنگا  
کے بزرگیت خود بیزار میشد

کبھی اپنی زندگی پر ناراض ہوتا تھا  
فراق دوستان مالا یطاق است

جدائی دوستوں کی طاقت سے باہر ہے  
شدہ مقبول از تیغ جدا ہے

جدائی کی تلوار سے قتل ہو گئے  
کہ دوری بہ ز جان امانہ از یار

کہ جان سے دوری بہتر ہو لیکن پارہ نہیں بہتر  
فراق یوسف اور اکاثر کردہ

یوسف کی جدائی نے اسکا کام کیا  
کہ گریہ دافع کو لبصر مست کیا

کہ فنا دور کر نہو الا بنیائی آنکہ کا ہے  
بود خوشتر و گرنہ نیست در کار

اچھی ہوتی اور جو نہیں در کار نہیں ہو  
ولی مجھے روی جانان کو بہتر

اور لیکن بے ستم دیکھے معشوق کے اندھی بہتر  
کہ از دوست شایدا و فریاد

کہ تم لوگوں کے ظلم کے ہاتھ سے فریاد ہے  
جو بروے حامی و حافظ نبودند

بٹ اسکے پشت پناہ اور نگہبان نہ رہے

بدین کاری کہ پیرا بن دلیل است

ساتھ اس کام کے کہ کرتے دلیل ہے

جو یعقوب ابن سخن در گوش خود کرد

یعقوب نے جو یہ بات اپنے کاین بن کی یعنی سنی

یہ بیہوشی زبے بیہوشی در آمد

بیہوشی بن بیہوشی سے گر پڑا

کئی بیہوشی کہ ہیشیا ریشید

کبھی بیہوش اور کبھی ہو ویشار ہو جاتا تھا

بلانی جان مشتاقان اق است

مشتاقوں کی بلا سے جان جدائی ہے

بسا عاشق براہ آشنا ہے

بہت سے عاشق آشنا کی بداد میں

تکلیف میں این سخن از عاشق زار

یہ بات ایک سر عاشق زار سے سنی ہے میں نے

فغان و گریہاں بسیار کردہ

بدین کاری کہ پیرا بن دلیل است

ساتھ اس کام کے کہ کرتے دلیل ہے

جو یعقوب ابن سخن در گوش خود کرد

یعقوب نے جو یہ بات اپنے کاین بن کی یعنی سنی

یہ بیہوشی زبے بیہوشی در آمد

بیہوشی بن بیہوشی سے گر پڑا

کئی بیہوشی کہ ہیشیا ریشید

کبھی بیہوش اور کبھی ہو ویشار ہو جاتا تھا

بلانی جان مشتاقان اق است

مشتاقوں کی بلا سے جان جدائی ہے

بسا عاشق براہ آشنا ہے

بہت سے عاشق آشنا کی بداد میں

تکلیف میں این سخن از عاشق زار

یہ بات ایک سر عاشق زار سے سنی ہے میں نے

فغان و گریہاں بسیار کردہ











بنام این دوچه فرخ کاروانی

سبحان الله کیا مبارک وہ قافلہ  
چو دلوں کے بر گشتہ ناگہ ز چاہی  
چو ایک ٹول کینچے ایکبارگی ایک کنوئین سے  
سہ روز آئناہ در چہ بود تائب

تین دن رات تک وہ چاند یعنی یوسف کنوئین میں رہا  
چو چارم روز ازل میں فیروزہ حر کا  
جو چوتھے دن اس سہ رنگ خیمے  
زمین کا روانی رخت بستہ

مدین سے ایک قافلہ اسباب باندھے ہوئے  
نہراہ افتادہ دور آنجا قنادند

راہ سے علمدہ ہو کر وہاں آ بیڑے  
خوش آن گمرہ کہ رہ آرد بجائی

اچھا وہ بھولا ہوا کہ راہ لاوے یعنی ہوئے اس جگہ  
گزرے گا ہاں منزل گاہ کروند

نہیں تھے گرد قیام گاہ کیا  
نخست آمد سعادتمند مروی

پہلے آیا ایک مرد خوش نصیب  
تاریکی چاہ آن خضر سیما سے

کنوئین کے اندر میرے مین خضر پشانی نے  
بوسٹ گفت جبریل امین خیر

یوسف سے کہا جریٹل امین ہے کہ ایک  
نشین دروچون خورشید تابان

دول میں بیچ و بدل آفتاب و زمین کے  
کنار چاہے را دور انق کین

کڑیشان آب جویان کاروانے

کہ ان پانی بھر نے والوں سے ایک عقل مند  
شود طالع زبرج دلو ماہ ہے

چو ماه خشب اندر چاه خشب  
 ملا هر سو پد بر ج دلو سے ایک چاند

مثل تخت کے چاند کے تخت کے کونین میں  
برآمد یوسف کم گشتہ از چاہ

کھلا یوسف کھو گیا ہوا کنوئین سے  
بعزم مصر باجیت حجتہ

مصر کے ارادے میں رہا اور رک نصیب ہے  
ہے آسودے کے محل کشادہ

سب سے پہلے کے بے کجا یہ کہوں دیو  
کہ باشد ماچو یوسف رہ نامی

بقصد آب رودر جاہ کردند

پانی کے ارادے سے مٹھ کھوین پی طرف لیا  
 نسوی آب حیوان رہ لور دی

طرف انجیات کے راہ چھے والا  
 فرود آنخت ولو آب پماے

یانی بھرے والے دیووں کی لٹکایا  
زلال رحمتے بر تشنگان زمین

زمن غرب سوی مشرق تہوستان بان

افق را باز نورانی شمس مکن

See  
note

(not which is in Iran)  
city on the coast of the Red sea

Sweet water



زرویت پر توی بر عالم افکن

اپنے چہرے سے ایک روشنی جہان پر ڈال

روان یوسف سنگ جاہرست

نور ابوسف کنوین کے پتھر سے کو د پڑا

شید آن دلو را مرد تو انا

کھینچا اس ڈول کو طاقتور مرد نے

بگفت امروز دلو ما کراست

کما آج ہمارا ڈول بھاری ہے

چو آن ماہ چلے ان آرا برآمد

جب وہ چاند جہان کا راستہ کرنا لایا یعنی یوسف نکلا

بشارت کنوین تار یک چاہی

خوشخبری ہو کہ ایسے اندھے کنوین سے

بشارت کنوین تار یک چاہی

خوشخبری ہو کہ ایسے اندھے کنوین سے

در ان محرابی بشکفت اورا

اس جگہ میں ایک پھول نکلا اسکے بے

نہالی جانب منظر لکھش برو

پوشیدہ طرف خیمے کے سر اسکو لے گیا

مے چون یسے کج یا بد

ہاں جو کوئی خوش نصیب خزانہ پاوے

حسودان ہم در ان نزدیک بودند

دشمن بھی وہیں نزدیک تھے

ہی بروند واکم انتظار

بھاتے بیٹھے کرتے تھے انتظار

ز حال کاروان آگاہ گشتند

قافلے کے مال سے آگاہ ہوئے

جہانرا از سر نو ساز روشن

جہان کو نئے سرے یعنی دوبارہ بھر روشن کر

چو آب حیمہ اندر دلو بشت

چشمہ کے پانی کی طرح ڈول میں بیٹھا

بقدر وزن دلو و آب دانا

مواثق وزن ڈول اور پانی کے جان کر

یقین چیز ی بجز آب اندر است

یقیناً کوئی چیز سوا پانی کے نہیں ہے

ز جانش بانک یا بشری برآمد

اسکے دل سے آواز خوشخبری کی نکلی

برآمد بس جہان افروز ماہی

نکلا ایک نہایت جہان پرورش کرنا والا چاند

برآمد آئے از شور آب کے دور

نکلا ایسا پانی بھر بھاری مین سے دور

ولی از دیگران نہفت اورا

لیکن دوسروں سے چھپایا اس کو

بیاران خودش پوشیدہ پس

اپنے ساتھیوں میں اسکو چھپا کر رکھا

اگر نہ پسان ندر دوسر کج یا بد

اگر پوشیدہ نہ رکھے رنج پاوے

ز حال او محض مے نمودند

اسکے حال کی جستجو کرنے تھے یعنی یوسف کے بھائی

کہ تا خود چون شود انجام کارش

کہ کیونکر تحقیق ہوا انجام کار اسکے کا

خبر جو یان بکرو جاہ گشتند

خبر پوچھتے ہوئے کنوین کے کنارے بھرے

لہذا جہان

at once

(advent)

(here)

بیت قال یا بشر

یوسف

یوسف

یوسف

یوسف

یوسف

یوسف

یوسف

یوسف

یوسف

یوسف

یوسف

یوسف

یوسف

یوسف

یوسف

یوسف

یوسف

یوسف

یوسف

یوسف

یوسف

یوسف

یوسف



نہان گردند یوسف را ندائے

پوشیدہ یعنی آہستہ سے یوسف کو ایک آواز دی  
لبسوی کاروان گردند آہنگ  
قافلے کی طرف ارادہ کیا  
پس از تجد تمام و جہد بسیار  
یعنی بعد نہایت کوشش اور کاوش کے  
گرفتندش کہ مارا بندہ است این  
بکڑ لیا اسکو کہ یہ ہمارا غلام ہے  
بکار و خدمت آمد سست پوند  
کارم اور خدمت میں نہایت سستی کرتا ہے  
ز نیکی و بندگی فارغ نہاد است  
اچھی طرح نوکری کرنے سے بیکار ہے  
چو گیر و بندہ بد بند کے پیش  
جو لیا ہے کوئی غلام بد بندگی آگے  
بہ آن باشد کہ بفروشم یہ پیش  
بہتر وہ ہو کہ تھوڑی قیمت پر بیچ دوں میں اسکو  
در اصل اس ازین پس می نگویم  
اسکی اصلاح میں اس سے کوشش زیادہ کرینگے ہم  
جو انمردی کہ از چہ بر کشیدش  
جس جو انمرد نے کہ کوئین سے نکالا تھا اسکو  
بہ مالک بود مشہور آن جو انمرد  
اس جوان کا نام مالک مشہور تھا  
وزان پس کاروان محل بستند  
بعد اسکے قافلے نے کہا وہ باندہ ہے  
زبان کاران کہ جنس جان فروشند  
بدکار لوگ کہ جنس جان کی بیچتے ہیں

برون نامزد چاہ الاصدائے

نہ کلی لیکن کوئین سے کوئی آواز  
کہ تا از بند یوسف را فرا چنگ  
تاکہ یوسف کو چنگل میں لا دین  
میان کاروان آمد پدیدار  
قافلے کے درمیان ظاہر ہوا  
سر از طوق و فاما بندہ است این  
حلقہ سے منسوب ہے کہ پھرنے والا ہے  
رہ بگرین کیر و بہر چنند  
بہر چنند کہ روز بعد بھاگ جاتا ہے  
فرویش اگر چہ خانہ زاد است  
بیچتے ہیں ہم اسکو اگرچہ خانہ زاد ہے  
ز نیکی و بندگی کہ بد بند کے پیش  
ایک نیک سے کرتا ہے بد بند سے کی زیادہ  
ندارم از بدی و رتاب و پس  
نہ رکھوں اسکی بڑائی سے کچھ کھٹکا  
بہر قیمت کہ باشد میفروشم  
جس قیمت پر کہ ہو بیچتے ہیں ہم  
باندک قیمتی زیسان خریدش  
بھوڑی قیمت پر برون لیا اس نے  
بقفس چند مملوک خودش کرد  
عوض خید پیوں کے غلام اپنا اس نے کر لیا  
بقصد مصر در محل شستند  
مصر کے ارادے میں کہا وہ پرے چلے  
چنان جلس حنین ارزان فروشند  
ایسی چیز ایسی شستی بیچتے ہیں

یوسف کو ایک آواز دی  
لبسوی کاروان گردند آہنگ  
قافلے کی طرف ارادہ کیا  
پس از تجد تمام و جہد بسیار  
یعنی بعد نہایت کوشش اور کاوش کے  
گرفتندش کہ مارا بندہ است این  
بکڑ لیا اسکو کہ یہ ہمارا غلام ہے  
بکار و خدمت آمد سست پوند  
کارم اور خدمت میں نہایت سستی کرتا ہے  
ز نیکی و بندگی فارغ نہاد است  
اچھی طرح نوکری کرنے سے بیکار ہے  
چو گیر و بندہ بد بند کے پیش  
جو لیا ہے کوئی غلام بد بندگی آگے  
بہ آن باشد کہ بفروشم یہ پیش  
بہتر وہ ہو کہ تھوڑی قیمت پر بیچ دوں میں اسکو  
در اصل اس ازین پس می نگویم  
اسکی اصلاح میں اس سے کوشش زیادہ کرینگے ہم  
جو انمردی کہ از چہ بر کشیدش  
جس جو انمرد نے کہ کوئین سے نکالا تھا اسکو  
بہ مالک بود مشہور آن جو انمرد  
اس جوان کا نام مالک مشہور تھا  
وزان پس کاروان محل بستند  
بعد اسکے قافلے نے کہا وہ باندہ ہے  
زبان کاران کہ جنس جان فروشند  
بدکار لوگ کہ جنس جان کی بیچتے ہیں



<p><b>خارج مصر یک دیدار از وی</b>          ایک مرتبہ دیکھ لیتا اسکا خارج مصر کا  <b>ولی این نرخ را یعقوب داند</b>          لیکن اسکا بھاد حضرت یعقوب جانتے ہیں  <b>و ہر گنج سعادت تا آخر دہشت</b>          دیتا ہے نیکی کے خزانے کو بے عقل</p>	<p><b>متاع جان بیک گفتار از وی</b>          اسکی ایک بات پر جان کا اسباب مدد تے  <b>زلیخا کی خریدار سے تواند</b>          زلیخا کو بھولے سکتی ہے  <b>ستاند زو شہیدہ در ہر چہ چند</b>          لیتا ہے اس کے کھینچنے یعنی یہ مشکل کی درم</p>
--	---

حضرت یوسف کی  
 و بیعت کی کیا بیان  
 میں ہے کہ حضرت  
 یوسف کو ایک بڑے  
 دیکھ لیتا ملک مصر کا  
 خزانے اور لوگوں  
 کی جانیں ایک بات  
 میں تھک ہو جاتی ہیں  
 کے دست زانی  
 کا معنی از دزدی

**سائیدن مالک یوسف را در حوالی مصر**  
 پہونچایا مالک کا یوسف علیہ السلام کو سرحد مصر میں اور  
**فرستادن بادشاہ عزیز را با استقبال**  
 بھیجتا بادشاہ کا عزیز کو واسطے پیشوائی کرنے کے

بصر و استقبال کردن یوسف  
 بار بکھ فرشتن  
 Stumble upon wealth  
 غلامی  
 Hebrew or Jewish

<p><b>چو مالک را برون از دست بختی</b>          جب مالک کا زیادہ ایک مزدوری سے  <b>نئے آمد ز روی آن دلارای</b>          نہ آتا یعنی نہ پڑتا تھا اس لئے آدھ کرے کہ وہ سے  <b>بہوش جان ہی پرورد و میرفت</b>          اسکی خوشبو سے جان مٹا تھا اور جاتا تھا  <b>بمصر آمد چون نزدیک از رہ دور</b>          مصر کے قریب مہر راہ دور سے آیا  <b>کہ آمد مالک انیک از سفر باز</b>          کہ مالک سفر سے بھی واپس آیا  <b>غلامی فی کہ رخشان آفتابے</b>          ایک غلام نہیں بلکہ ایک روشن آفتاب</p>	<p><b>فروشد پا ازین سودا بہ گنجی</b>          دھنس گیا بانوں اس تجارت سے ایک غلام نے میں  <b>در ان ہر زمین از ستادش پای</b>          اسکا پاؤں زمین پر خوشی سے راہ میں  <b>دو منزل را یکی میلر دو میرفت</b>          دو منزل کو ایک کر تا یعنی جلد چلا جاتا تھا  <b>میان مصریان شد قصہ مشہور</b>          مصر والوں میں یہ قصہ مشہور ہوا  <b>بعبرانی غلامی گشتہ و مساز</b>          ایک عبرانی غلام کو ساتھ لے کر  <b>بدار الملک گیتی کا میا بے</b>          جہان کے دار الملک بن ایک صاحب مقصد</p>
--	---







کہ مارا این زمان معذور داری

کہ ہم کو اس وقت سناں رکھے تو  
بود روز دوسرا سودہ گردیم

شاید دو تین دن میں آسودہ ہو بین ہم  
عباس از روی و چرخ از تن بشویم

گروہرے سے اور سیل بدن سے دھوئیں ہم  
عزیز مصر چون این نکتہ بشنید

عزیز مصر نے جو یہ بات سنی  
بشاہ از حسن یوسف نکتہ گفت

یوسف کے حسن سے بادشاہ سے کچھ بیان کیا  
اشارت کرد کہ خوابان ہزاران

اشارہ کیا کہ ہزاروں خوبصورت  
ہمہ زرین کلمہ بہادہ بر سر

سب سہرے تاج سروں پر رکھ کر  
کمر ہائے مرصع بر میان شان

ٹنگے جڑے او انکی گردن پر بندھے  
چو گل از گلین خوبی بچینند

مثل بھول کے خوبصورتی کی ٹہنی سے جن  
کہ چون آرند یوسف را بہ بازار

کہ جب لا دین یوسف کو بازار میں  
کشند انیان بدین شکل و شمائل

کھینچیں یہ لوگ بھی اس صورت اور شکل سے  
شود از خود بود ہر جہاں کرد

ہو دے یعنی ممکن ہو اگر آپ قباب جہاں پھر نیوالا ہو

باسائش درین منزل گذاری

واسطے آرام کے اس مقام میں چھوڑے تو  
کہ از رنج سفر بخواب و خوردیم

کہ سفر کی تکلیف سے سوئے ہیں نہ کھایا ہے نہ رہنے  
بہ تن پاکیزہ سوئے شاہ پویم

صاف بدن سے طرف بادشاہ کے چلے ہم  
نجد متکار سے شہر باز کردیم

بادشاہ کی خدمت میں واپس چھٹا  
بغیرت ساخت جان شاہ زما

شرم سے سر بادشاہ کی طبیعت کو چڑا یعنی شرمندہ کیا  
بدار الملک خوبی شہر باران

خوبصورتی کے ملک کے بادشاہ  
ہمہ زرکش قبا پوشیدہ در بر

تامی کی قبا بین بدنوں میں پہن کر  
بخندہ در شکر ریزی وہاں شان

رہی میں شکر گرانے والے سنا ان کے  
ز گل رویان مصرے برگزینند

مصر کے معشوقوں سے انتخاب کریں  
کنندش عرض ہر چشم خریدار

پیش کریں اسکو آگے خریداروں کے  
بدعوی داریش صف و مقابل

واسطے دعوے کرنے کے قطار مقابلے میں  
ازین آتش رخاں بازار آورد

ان سبچہ چہرہ دن یعنی خوبصورتوں سے اسکا بازار آورد

یوسف کو اس وقت سناں رکھے تو  
بود روز دوسرا سودہ گردیم  
شاید دو تین دن میں آسودہ ہو بین ہم  
عباس از روی و چرخ از تن بشویم  
گروہرے سے اور سیل بدن سے دھوئیں ہم  
عزیز مصر چون این نکتہ بشنید  
عزیز مصر نے جو یہ بات سنی  
بشاہ از حسن یوسف نکتہ گفت  
یوسف کے حسن سے بادشاہ سے کچھ بیان کیا  
اشارت کرد کہ خوابان ہزاران  
اشارہ کیا کہ ہزاروں خوبصورت  
ہمہ زرین کلمہ بہادہ بر سر  
سب سہرے تاج سروں پر رکھ کر  
کمر ہائے مرصع بر میان شان  
ٹنگے جڑے او انکی گردن پر بندھے  
چو گل از گلین خوبی بچینند  
مثل بھول کے خوبصورتی کی ٹہنی سے جن  
کہ چون آرند یوسف را بہ بازار  
کہ جب لا دین یوسف کو بازار میں  
کشند انیان بدین شکل و شمائل  
کھینچیں یہ لوگ بھی اس صورت اور شکل سے  
شود از خود بود ہر جہاں کرد  
ہو دے یعنی ممکن ہو اگر آپ قباب جہاں پھر نیوالا ہو

یوسف زلیخا  
یوسف کو اس وقت سناں رکھے تو  
بود روز دوسرا سودہ گردیم  
شاید دو تین دن میں آسودہ ہو بین ہم  
عباس از روی و چرخ از تن بشویم  
گروہرے سے اور سیل بدن سے دھوئیں ہم  
عزیز مصر چون این نکتہ بشنید  
عزیز مصر نے جو یہ بات سنی  
بشاہ از حسن یوسف نکتہ گفت  
یوسف کے حسن سے بادشاہ سے کچھ بیان کیا  
اشارت کرد کہ خوابان ہزاران  
اشارہ کیا کہ ہزاروں خوبصورت  
ہمہ زرین کلمہ بہادہ بر سر  
سب سہرے تاج سروں پر رکھ کر  
کمر ہائے مرصع بر میان شان  
ٹنگے جڑے او انکی گردن پر بندھے  
چو گل از گلین خوبی بچینند  
مثل بھول کے خوبصورتی کی ٹہنی سے جن  
کہ چون آرند یوسف را بہ بازار  
کہ جب لا دین یوسف کو بازار میں  
کشند انیان بدین شکل و شمائل  
کھینچیں یہ لوگ بھی اس صورت اور شکل سے  
شود از خود بود ہر جہاں کرد  
ہو دے یعنی ممکن ہو اگر آپ قباب جہاں پھر نیوالا ہو

یوسف زلیخا  
یوسف کو اس وقت سناں رکھے تو  
بود روز دوسرا سودہ گردیم  
شاید دو تین دن میں آسودہ ہو بین ہم  
عباس از روی و چرخ از تن بشویم  
گروہرے سے اور سیل بدن سے دھوئیں ہم  
عزیز مصر چون این نکتہ بشنید  
عزیز مصر نے جو یہ بات سنی  
بشاہ از حسن یوسف نکتہ گفت  
یوسف کے حسن سے بادشاہ سے کچھ بیان کیا  
اشارت کرد کہ خوابان ہزاران  
اشارہ کیا کہ ہزاروں خوبصورت  
ہمہ زرین کلمہ بہادہ بر سر  
سب سہرے تاج سروں پر رکھ کر  
کمر ہائے مرصع بر میان شان  
ٹنگے جڑے او انکی گردن پر بندھے  
چو گل از گلین خوبی بچینند  
مثل بھول کے خوبصورتی کی ٹہنی سے جن  
کہ چون آرند یوسف را بہ بازار  
کہ جب لا دین یوسف کو بازار میں  
کشند انیان بدین شکل و شمائل  
کھینچیں یہ لوگ بھی اس صورت اور شکل سے  
شود از خود بود ہر جہاں کرد  
ہو دے یعنی ممکن ہو اگر آپ قباب جہاں پھر نیوالا ہو



# شستن و برہود ج اعلیٰ شستن

دھونا اور بلند عاری پر بیٹھا

بچارم روز موعد یوسف خور  
 چوتھے دھو رہے تھے یوسف کو یوسف آفتاب نے  
 یوسف گفت مالک گامی و آرای  
 یوسف نے کہا مالک نے کہ اے دل آرا شہزادہ  
 زخود کن گز رہ رہت و شوے  
 اپنے بدن سے راہ کے گرد و غبار کو دھو ڈال  
 حکم مالک آن خورشید تابان  
 مالک کے حکم سے وہ آفتاب روشن  
 بزم پیراہن بر و از درون پوست  
 نیچے کرتے تھے یعنی اندر بے گیا ہاتھ  
 کلاہ زرفشان از فرق بہماو  
 ٹوپی سنہری سر سے اتاری  
 کشید انک چنان پیراہن از فرق  
 کھینچا اس وقت اس طرح کرتے سر سے  
 مٹو آن دوش و بر از عطف دامن  
 دکھائی دیا وہ کندھا اور سینہ دامن کے گوشے سے  
 انار نیلگون بستہ بہ جھیل  
 نیلی رنگی باندھ کر بسل  
 ز جرح نیلگون برخاست فریاد  
 نیلے آسمان سے اٹھی فریاد یعنی شور بلند ہوا  
 بجائی تل من بودی چہ بودی  
 بجائے نیل کے جو مین ہوتا کیا اچھا ہوتا

چوز و از سال نیل فلک سر  
 جو سر ملد یعنی نکال کنار سے بیہوش آسمان سے  
 تو ہجون خور کنار نیل کن جائے  
 تو بھی نیل آفتاب دریا کے کنارے جا  
 ز خالت نیل را وہ ابرو سے  
 اپنی خاک سے دریا کو ایک آبرو دے  
 بسوی نیل شد حلے شتابان  
 طرف دریا کے چلا فوراً  
 سمن را پر وہ نیلو فری بست  
 چھیلی پر پر وہ نیلو فر کا باندھا یعنی کرتا اتارا  
 ز زرین بر خیزد خور ز غ شبن او  
 سنہری اندلی آفتاب کے کرات کا پیرا ہوا یعنی بال و کھلاڑ  
 کہ جیش غرب نہ شد داس شرق  
 کہ گریبان اس چاند کا کچھم کو ہوا دامن اسکا پیرا ہوا  
 چنان کہ دور کردون صبح روشن  
 ایسی کہ آسمان کے کنارے سے بونشی صبح کی  
 چو سیمین سرو آمد ز لب نیل  
 مثل چاندی کے سرو کے آیا کنار دریا کے  
 کہ شد مصر از قدوم آن نہ آباد  
 کہ مصر اس چاند کے آنے سے ہو گیا آباد  
 زیا بوش من اسودی چہ بودی  
 اسکی قد بوسی سے مین آسودہ ہوتا کیا اچھا ہوتا

یوسف نے کہا مالک نے کہ اے دل آرا شہزادہ زخود کن گز رہ رہت و شوے  
 اپنے بدن سے راہ کے گرد و غبار کو دھو ڈال  
 حکم مالک آن خورشید تابان  
 مالک کے حکم سے وہ آفتاب روشن  
 بزم پیراہن بر و از درون پوست  
 نیچے کرتے تھے یعنی اندر بے گیا ہاتھ  
 کلاہ زرفشان از فرق بہماو  
 ٹوپی سنہری سر سے اتاری  
 کشید انک چنان پیراہن از فرق  
 کھینچا اس وقت اس طرح کرتے سر سے  
 مٹو آن دوش و بر از عطف دامن  
 دکھائی دیا وہ کندھا اور سینہ دامن کے گوشے سے  
 انار نیلگون بستہ بہ جھیل  
 نیلی رنگی باندھ کر بسل  
 ز جرح نیلگون برخاست فریاد  
 نیلے آسمان سے اٹھی فریاد یعنی شور بلند ہوا  
 بجائی تل من بودی چہ بودی  
 بجائے نیل کے جو مین ہوتا کیا اچھا ہوتا

۱۱۶



بر آن شد خور که خود را افکند پیش

آفتاب اسپر مستعد هوا که آپ کو آگے ڈالے

نہ بیند چشمہ خود چون سزائش

نہین دیکھتا ہے جو چشمہ اپنا لائق اس کے

بدریا پانہا وار سوے ساحل

در یامین قدم رکھا کنارے کی طرف سے

بطلعت بود خورشید جہا تباب

صورت میں تھا آفتاب جہاں روشن کرینو والا

تمش در آب چون عریان در آمد

نگہ بدن جو وہ پانی کے سر اندر آیا یعنی گیا

کشاوار ہم مسلسل کیسوان را

کھولا آپس سے یعنی جھٹکا با پیچہ اور بالون کو

مہیا ساحت بہر صید حواس

موجود کیا یعنی بچھا یاد اسطے شکار کرنے کے

کے میر حیت آب از دست بر سر

کبھی گراتا یعنی اچھالتا تھا ہاتھ سے پانی سر پر

کسی سے داد از کف ماس گل

کبھی ہاتھ سے بھول کو ملتا یعنی ستھو دھوتا

چو کرد از روی چرک از تن توشت

جب کہ دھڑے سے اور میل بدن سے دھو ڈالا

ز مفرش ار مالک پیرہن خواست

نوشہ خارشنے کے دار و تھ سے کپڑے کھینکائے

کشید انکہ بر ویہاے دلکش

کھینچی اسوقت بدن میں ویہاے زیبی یعنی بہنی

نورین تلج مہ را قدر لبست

سہرے تاج سے جائز کا مرتبہ توڑا یعنی کم ہو گیا

برو نیل ریز و چشمہ خویش

دریا سے نیل میں گرادے چشمہ انیا

طقتل مثل شوید دست و پائش

بدولت نیل کے دھو دے اتر پائوں کے

چومہ در برج آبے کرو منزل

مثل جائز کے برج آبی میں مقام کیا

چو نیلوفر فرو رفت ندران آب

مثل نیلوفر کے پانی میں غوطہ لگایا

بہ تن آب رواثر ا جان در آمد

بتے ہوئے پانی کے بدن میں جان آگئی

بیاز بحیر لست آب روان را

بتے ہوئے پانی کے پائوں میں زنجیر باندھی

معبر دایم از مہ تابا ہے

ایک خوشنودار جال آسمان سے زمین تک

زیر وین ماہ را می لبست زیور

پروین سے جائز کو زینہ لٹاتا تھا یعنی پانی کو قطرہ چھپر پڑتے

بہ چہ شامہ میر و شاخ سبل

سینچے سے بالون میں کنگھی کرتا یعنی سلجھاتا تھا

چو سروی از کنار نیل بر سرست

مثل ایک سرو کے دریا کے کنارے سے پیدا ہوا

بجلباب سمن گل را بیار است

چھیلی کی چادر سے بھول کو آویزاں کیا

بچندین نقشہای خوش منقش

عقدہ عقدہ گلکار بون اور نقاشی کی

کمر بند مرصع بر میان لبست

جڑاؤ پٹکا کمر پر باندھا

درون بین کی مضمین  
 دن یوسف علیہ السلام  
 کے راج سہا  
 دریا کی چھیلان اور نام  
 کی معنی جلال و اداس  
 زلف حضرت یوسف  
 یار دین کے معنی  
 کرکٹ پر پھرنے کی  
 = a few  
 exprem  
 for the  
 whole  
 world  
 ایک مجسمین کو  
 اس پانی کے  
 نقطہ حضرت  
 پہنچنے پر  
 غے  
 مفرش دار کے  
 مٹی کی ٹوٹی ہوئی  
 نوشہ خانہ کے  
 دار و تھ کے  
 پیرہن کی  
 کے لیے طلب کی



فرود آو تخت زلفین دلاویر  
 لکادین دل لکائے والی زلفین  
 بدان خوبش در ہودج نشاند  
 اس خوبی سے اسکو عاری پر بٹایا  
 نمود از قصر بیرون تخت گاہ  
 پھیلانے دی محل سے باہر تخت گاہ  
 پیش خیل خوبان صف کشیدند  
 آگے آگے معشوقوں کے گردہ نے قطار کھینچی  
 فراز تخت ہودج را نہادند  
 آگے تخت کے عاری کو رکھ دیا  
 قضا را بود را بر تیرہ آن روز  
 اتفاقاً بد سلا سے اس دن اندھا تھا  
 یوسف گفت لکائی دلارامی  
 یوسف سے مالک نے کہا اب دل خوش کو بنوالے  
 تو خورشیدی عارض پر وہ بکستای  
 تو آفتاب ہے میرے سے پردہ اٹھا  
 چو یوسف برج ہو برج را بر دخت  
 جب یوسف نے عاری کے برج کو خالی کیا  
 کمان شد ناظر انرا کا فتاہ بست  
 دیکھنے والوں کو شبہ ہوا کہ آفتاب ہے  
 نظر کردند و رہر جہا نشا  
 آفتاب جہان روشن کر بنوالے کیطرت دیکھا  
 ہنوز او در پس پرست مسطور  
 ابھی وہ بدلی کے پیچھے چھپا ہوا ہے  
 ز حیرت گفت زنان اہل نظارہ  
 حیرت سے تالیاں بجاتے ہو کہ دیکھنے والوں نے











دران مجمع غلامے راکہ دیدی

اس مجمع میں جس غلام کو کہ تو نے دیکھا تھا  
 ز عالم قبلہ گاہ جان من دوست

جہان سے قبلہ گاہ میری جان کا وہ ہے  
بحواکم روی زیبا وی نمود دست

فواب میں اُسی نے مجھ کو غصہ بورت چہرہ دکھلایا اور  
 یہ تن درتے بدل درتاب از رویم

بدن میں کرمی دل میں میرے اسی جیسے تڑپ ہے  
 درین منزل زسودایش قیام

س مقام میں اسی کے سودا سے پڑی ہوں میں  
را از خانمان آوارہ اوساحت

مجلو کمر سے آوارہ اسی نے کیا  
مہر محنت کہ دیدی چند سال

بس رنج مین کہ گئی برس مجھ کو دیکھا تو نے  
مہ ان آرزوے روی او بود

سب اسی کے چہرے کی آرزو میں تھا  
کوہ افزون بود با زمین امروز

یہ سن شاہ ایوان کہ گردو

ند میرا کس حلقه کا بادشاہ ہو  
میرا امن دیدہ روشن کرد از روی

نہ اٹھیں روشن ہو گئی اس سے  
 بیا بد از لب جان بخش او کام

نہ یوں کہ اسے لبِ جلد بخش سے مقصد  
نہ جلد بخش کہ باقد

منزلت کی کمند کو کون بے گنا

زابل مصروعف او شنیدی

مصر کے لوگوں سے تعریف اسکی تو نے سنی تھی  
فدا الشہداء من جان من جان من اوست

میری جان قربان اسکے معشوق میرا وہی ہے  
شکریہ از جان شہزادی رباب

صبر جان عاشق سے وہی نے گیا ہے  
زویدہ عرق خون تاب از دم

بدین شہ از متناہی سر قیام

س شہرین اسکی آکھڑو سے پڑی ہون میں  
درین آوار کی بحارہ اوست

س پریشانی میں آوارہ اسی نے کیا  
کہ بود از راحت گتے ملاط

شوقِ قیامت و حکومتِ او بود

اُنہی کے قند لہو کے شوق میں بھا  
درا تم خونِ شہود کا رمن امروز

من جافا ہوں میں کہتا ہوں کام میرا آج کے دن  
رخ شمع شہستان کہ کردو

مع کس شہنائی کا آسکا چہرہ ہو  
درامین خانہ گلشن گرد و از روی

کون گھر باغ ہو گا اس سے  
گیر دور نیا ہر سو آرام

ن سرور کی فتح پناہ میں آرام پاوے  
وصل محل سہمیشت کہ لاف

ملاقات کے سپین درخت سو کون بلا بر ہی کو

دران مجمع غلامے راکہ دیدی  
 اس مجمع میں جس غلام کو کہ تو نے دیکھا تھا  
 ز عالم قبلہ گاہ جان من دوست  
 جہان سے قبلہ گاہ میری جان کا وہ ہے  
 بجوابم روی زیبا وی نمود دست  
 خواب میں اسی نے مجھ کو خوبصورت چہرہ دکھلایا  
 بہ تن درتے بدل در تاب از ویم  
 بدن میں گرمی دل میں میرے اسی بے تڑپ ہے  
 درین منزل ز سودا پس قنایم  
 اس مقام میں اسی کے سودا سے بڑی ہون میں  
 مرا از خانان آوارہ اوساحت  
 مجھ کو گھر سے آوارہ اسی نے کیا  
 بہ محنت کہ دیدی چند سالم  
 جس رنج میں کہ کئی برس مجھ کو دیکھا تو نے  
 ہمہ از آرزوے روی او بود  
 سب اسی کے چہرے کی آرزو میں تھا  
 ز کوہ افزون بود بار من امروز  
 پہاڑ سے زیادہ ہو بوجھ میرا آج کے دن  
 مہ من شاہ ایوان کہ گردو  
 چاند میرا کس محلہ کا بادشاہ ہو  
 کہ امن دیدہ روشن گرد و ازوی  
 کون آنکھیں روشن ہو گئی اس سے  
 کہ یا بد از لب جان بست او کام  
 کون باپ کے لب جلد بخش سے مقصد  
 کند خجہ شکستیش کہ باقد  
 اسکی زلف کی کند کو کون بٹے گا

زابل مصر وصف اوشیدری  
 مصر کے لوگوں سے تعریف اسکی تو نے سنی تھی  
 فدائین جان من جان من دوست  
 میری جان قربان اسکے معشوق میرا وہی ہے  
 شکست ز جان شیراوی ربوہست  
 صبر جان عاشق سے وہی نے کیا ہے  
 زویدہ عرق خون تاب از ویم  
 آنکھیں میری خالص خون میں اسی سے غرق ہیں  
 بدین شہر از تناسیس قنایم  
 اس شہر میں اسکی آرزو سے بڑی ہون میں  
 درین آوارگی بجا پرہ اوساحت  
 اس پریشانی میں آوارہ اسی نے کیا  
 کہ بود از راحت گتے ملالم  
 کہ تھا زمانے کی راحت سے بچ مجھ کو  
 ز شوق قامت و چوے او بود  
 اسی کے قد و بوجھ کے شوق میں تھا  
 تھرا کم چون شود کار من امروز  
 نہیں جانا ہوں میں کیسا ہو کام میرا آج کے دن  
 برج شمع شبستان کہ گردو  
 شمع کس شہنشاہ کا آسکا چہرہ ہو  
 کہ امن خانہ گلشن گرد و ازوی  
 کون گھر باغ ہو گا اس سے  
 کہ گیر در پناہ سروش آرام  
 کون سرواں کی مے پناہ میں آرام پاوے  
 ز وصل محل سمنیش کہ باقد  
 اسکی ملاقات کے سپین درخت سے کون بلا بری کوے

\_\_\_\_\_



کہ بازو حاصل خود در ہائش

کون مارے اپنی آمدنی اسکی قیمت میں  
مرا بہ گرد و از وی حال یافے

میرا حال نہ تھا اس سے بہتر ہوا نہ وہ

چو دایہ آتش او دید گز چلیت

جب دایہ نے اسکی آگ کو دیکھا کہ کس بیٹے ہے

بگفت ای شمع سوز خود نہ انداز

کہا اے شمع اپنے سوز کو پوشیدہ رکھ  
صبوری پیشہ کردی روز گاری

صبر کا پیشہ اختیار کیا تو نے ایک زمانہ  
بود گز صبر امیدت بر آید

شاید کہ صبر سے امید تیری بر آوے

کہ ساز و کل دیدہ خاکپائش

کون اسکے پاؤں کی خاک کو سرمہ آنکھ کا بناوے

رسد و ستم بدین اقبال یافے

پہنچتا ہے اس اقبال پر میرا سراخہ باہنیں

چو شمع از آتش او زار بگرست

شمع کی طرح اسکی آگ سے بہت روئی

غم شب رنج روز خود نہ انداز

اپنے رات اور دن کے رنج کو پوشیدہ رکھ  
مکن جز صبر نیز امر روز گاری

مت کر صوابیہ کے آچ بھی کوئی کلم  
ز ابر تیرہ خورشیدت بر آید

کالی بدلی رنج سے تیرا آفتاب کل آوے

بہ معرض بیع آمدن یوسف و خریدن

بکنے کے مقام پر آنا یوسف کا اور مول لیتا

زلیخا ویرا بہ قیمت دو چند

زلیخا کا اس کو دو گنی قیمت پر

کہ یاری برخورد از وی یاری

کہ ایک بار بچل کھاوے ایک یار کے دل سے

رہائی یابد از دواع جدائے

داع جدائی سے خلاص ہو پادے  
شدندش مصریان کیس خریدار

ہوے تمام مصر واسے اس کے خریدار

چہ خوش وقتی و خرم روز گاری

کیا اچھا وقت اور اچھا زمانہ وہ ہے

برا و روز و چراغ آشنائے

روشن کرے چراغ آشنائی کا ہے  
چو یوسف شد خوبے گرم بازار

جب یوسف کی خوبی کا بازار گرم ہوا

۱۔ میں  
۲۔ سے مراد آمدنی اور  
۳۔ بیع کیا ہوا مال اور  
۴۔ بیع کا بیع یعنی  
۵۔ بیع کا بیع یعنی  
۶۔ قیمت اور  
۷۔ کے معنی سودہ  
۸۔ کے اقبال کا کلمہ  
۹۔ کے معنی شبنم اور  
۱۰۔ کسی چیز کا سامنے  
۱۱۔ آنا  
۱۲۔ کے معنی شادمان  
۱۳۔ آنا  
۱۴۔ بیع کا بیع  
۱۵۔ بیع کا بیع  
۱۶۔ بیع کا بیع  
۱۷۔ بیع کا بیع  
۱۸۔ بیع کا بیع  
۱۹۔ بیع کا بیع  
۲۰۔ بیع کا بیع  
۲۱۔ بیع کا بیع  
۲۲۔ بیع کا بیع  
۲۳۔ بیع کا بیع  
۲۴۔ بیع کا بیع  
۲۵۔ بیع کا بیع  
۲۶۔ بیع کا بیع  
۲۷۔ بیع کا بیع  
۲۸۔ بیع کا بیع  
۲۹۔ بیع کا بیع  
۳۰۔ بیع کا بیع  
۳۱۔ بیع کا بیع  
۳۲۔ بیع کا بیع  
۳۳۔ بیع کا بیع  
۳۴۔ بیع کا بیع  
۳۵۔ بیع کا بیع  
۳۶۔ بیع کا بیع  
۳۷۔ بیع کا بیع  
۳۸۔ بیع کا بیع  
۳۹۔ بیع کا بیع  
۴۰۔ بیع کا بیع  
۴۱۔ بیع کا بیع  
۴۲۔ بیع کا بیع  
۴۳۔ بیع کا بیع  
۴۴۔ بیع کا بیع  
۴۵۔ بیع کا بیع  
۴۶۔ بیع کا بیع  
۴۷۔ بیع کا بیع  
۴۸۔ بیع کا بیع  
۴۹۔ بیع کا بیع  
۵۰۔ بیع کا بیع  
۵۱۔ بیع کا بیع  
۵۲۔ بیع کا بیع  
۵۳۔ بیع کا بیع  
۵۴۔ بیع کا بیع  
۵۵۔ بیع کا بیع  
۵۶۔ بیع کا بیع  
۵۷۔ بیع کا بیع  
۵۸۔ بیع کا بیع  
۵۹۔ بیع کا بیع  
۶۰۔ بیع کا بیع  
۶۱۔ بیع کا بیع  
۶۲۔ بیع کا بیع  
۶۳۔ بیع کا بیع  
۶۴۔ بیع کا بیع  
۶۵۔ بیع کا بیع  
۶۶۔ بیع کا بیع  
۶۷۔ بیع کا بیع  
۶۸۔ بیع کا بیع  
۶۹۔ بیع کا بیع  
۷۰۔ بیع کا بیع  
۷۱۔ بیع کا بیع  
۷۲۔ بیع کا بیع  
۷۳۔ بیع کا بیع  
۷۴۔ بیع کا بیع  
۷۵۔ بیع کا بیع  
۷۶۔ بیع کا بیع  
۷۷۔ بیع کا بیع  
۷۸۔ بیع کا بیع  
۷۹۔ بیع کا بیع  
۸۰۔ بیع کا بیع  
۸۱۔ بیع کا بیع  
۸۲۔ بیع کا بیع  
۸۳۔ بیع کا بیع  
۸۴۔ بیع کا بیع  
۸۵۔ بیع کا بیع  
۸۶۔ بیع کا بیع  
۸۷۔ بیع کا بیع  
۸۸۔ بیع کا بیع  
۸۹۔ بیع کا بیع  
۹۰۔ بیع کا بیع  
۹۱۔ بیع کا بیع  
۹۲۔ بیع کا بیع  
۹۳۔ بیع کا بیع  
۹۴۔ بیع کا بیع  
۹۵۔ بیع کا بیع  
۹۶۔ بیع کا بیع  
۹۷۔ بیع کا بیع  
۹۸۔ بیع کا بیع  
۹۹۔ بیع کا بیع  
۱۰۰۔ بیع کا بیع



مترجم

بہر چیز یکہ ہر کس سترس داشت  
 جو شخص جو چہنہ اپنے پاس رکھتا تھا  
 سفیدم کز شمس زالی بر آشفست  
 سنا میں نے کاسکے غم سے ایک بڑیا تیار ہوئی  
 ہمیں بس گرچہ من کا لہو قہارم  
 ہی بہت ہوا اگرچہ میں کھوئی پونجی یعنی غریب ہوں  
 منادی باناک میرزا چپ رہت  
 منادی بچ رہی تھی بائیں اور داہنے سے  
 رخ او مطلع صبح سعادت  
 منہ اسکا مطلع نکلتی کے سور سے کا  
 زریلے صلاش چہرہ پر نور  
 اسکی نیک پیشانی سے چہرہ روشن  
 نیار و بر زبان جز راستی ہیج  
 نہیں لاتا ہے زبان پر سوا سچائی کے کچھ  
 یکے شد زبان میانہ اول کار  
 ایک اس درمیان سے سب سے پہلے  
 از ان بدرہ کہ چون خوہی شمارش  
 اس ہمایانی سے اگرچہ تو شمار کرنا چاہے  
 خریداران دیگر خوش رانند  
 دوسرے خریدار لٹے گھوڑا چلا بائیں دام لگائے  
 بران افروود و دہمت دیگر  
 اس پر بڑھائے دام دوسرے اس پر نے  
 بران دانامی دیگر ساخت افرون  
 اس پر دوسرے عقلمند نے زیادہ کب  
 بدین قانون ترقی مے نمودند  
 اسی قاعدے سے قیمت بڑھاتے جاتے تھے

کلمہ کلیدی  
 کوئی چیز جو ہر کس سترس داشت  
 جو شخص جو چہنہ اپنے پاس رکھتا تھا  
 سفیدم کز شمس زالی بر آشفست  
 سنا میں نے کاسکے غم سے ایک بڑیا تیار ہوئی  
 ہمیں بس گرچہ من کا لہو قہارم  
 ہی بہت ہوا اگرچہ میں کھوئی پونجی یعنی غریب ہوں  
 منادی باناک میرزا چپ رہت  
 منادی بچ رہی تھی بائیں اور داہنے سے  
 رخ او مطلع صبح سعادت  
 منہ اسکا مطلع نکلتی کے سور سے کا  
 زریلے صلاش چہرہ پر نور  
 اسکی نیک پیشانی سے چہرہ روشن  
 نیار و بر زبان جز راستی ہیج  
 نہیں لاتا ہے زبان پر سوا سچائی کے کچھ  
 یکے شد زبان میانہ اول کار  
 ایک اس درمیان سے سب سے پہلے  
 از ان بدرہ کہ چون خوہی شمارش  
 اس ہمایانی سے اگرچہ تو شمار کرنا چاہے  
 خریداران دیگر خوش رانند  
 دوسرے خریدار لٹے گھوڑا چلا بائیں دام لگائے  
 بران افروود و دہمت دیگر  
 اس پر بڑھائے دام دوسرے اس پر نے  
 بران دانامی دیگر ساخت افرون  
 اس پر دوسرے عقلمند نے زیادہ کب  
 بدین قانون ترقی مے نمودند  
 اسی قاعدے سے قیمت بڑھاتے جاتے تھے

وران بازار مت او ہوس داشت  
 اسلی زامین اس کے بولنے کی خواہش رکھتا تھا  
 نقیدہ رسیہائی چند و میگفت  
 سوت بخود اکات رہی تھی اور کہتی پتی  
 کہ درسلک خریدار اس باشم  
 کہ اس کے خریداروں کی ڈی من بھی ہو جاؤں  
 کہ منخواہ غلامی بی کم و کاست  
 کہ کون چاہتا ہے ایک غلام ہر بات میں اچھا  
 لب او کو ہر کان ملاحظت  
 ہونٹہ اس کے نکلتی کان کے موتی  
 ز اخلاق کراش سینہ معمور  
 اچھی عادتوں سے اسکا سینہ بھرا ہوا  
 نباشد در کلام او حم و قبح  
 نہوا سکی باتوں میں کوئی بیج اور طبعان  
 بیک بدرہ ز رفس خریدار  
 ایک ہمایان زر سرخ سے اسکا خریدار ہوا  
 بیانی از درشت ز رفس  
 پاوے تو ہزار اشرافان اس میں  
 بمنزل گاہ صد بدرہ رسانند  
 تو ہمایان یعنی لاکھ اشراف تک قہر ہو جائی  
 بقدر وزن یوسف مشک و فر  
 یوسف کے وزن کے برابر مشک خالص  
 بوزنش لعل ناب در کنون  
 برابر اس کے وزن کے لعل خالص اور گنج موتی  
 ز انواع نفالس مے فرودند  
 قسم قسم کی نفیس چیزوں سے بڑھاتے جاتے تھے







بزرگم آست تا بندہ باشد

میرے بچ میں تارہ روشن ہوئے  
عزیز آمد لقب بران زلیخا

عزیز آیا زلیخا کے حکم سے  
چو شاہ این نکتہ سنجیدہ بشیند

بادشاہ نے جو یہ معقول بات سنی  
اجازت داد تا حالی خریدش

اجازت دی تو فوراً مول لیا اُس نے  
بسوی خانہ بروس حرم و شاد

لے لے کر خوش خوش لے گیا اُس کو  
بشرکان کو ہر شادی ہی سہت

لیکن کے بال سے خوشی کے موتی پر دتی تھی  
بہ بیدار سیت یارب یا جو بستی

جانے میں ہے با خدا خواب ہے  
بشہائے سیر کے بودا میدم

کالی راتوں میں کب تھی اس قدر مجھ کو  
بزم را صبح فیروزے برآمد

میری رات کا فتنہ کی کا صبح ظاہر ہوا  
شدم بانا زین حوس ہمارا

ہوئی میں ناز میں اپنے بے باتیں کرینوالے  
درین محنت تھامی ہم چمن کیست

اس محنت کو گریبی دنیا میں میری طرح کون ہو  
چہ بودم طے درماکم آب

میں کیا مچھلی تھی دریا سے تھم میں  
در اطلالے از ابر کرم

آیا ایک سیلاب بخشش کی بدلی سے

مرا فرزند و شہر ما بندہ باشد

میرا لڑکا اور بادشاہ کا غلام ہوئے  
بلقت این قصہ را با شاہ والا

بیان کیا اس حال کو بادشاہ زبردست سے  
ز بدل التماس سر نہ پیچید

قبول کرنے غرض اسکی سے سر نہ پھیرا  
ز مردل بفرزند ی گزیدش

دل کی محبت سے فرزند ی میں اسکو اختیار کیا  
ز لہجہ شد ز بند محنت آزاد

زلیخا غم کے قید سے آزاد ہو گئی  
دو چشم خود ہی مالید و میلقت

دو دنوں تک میں اپنی ملتی تھی اور کتنی تھی  
کہ جان من ز جانان کامیابست

کہ میری جان معشوق سے مقصد ور ہے  
کہ گرد و روزا زین کو نہ سفیدم

کہ ہوگا اس طرح سے روشن دن میرا  
عم و سنج شباروزے برآمد

غم اور سنج رات اور دن کا گذر گیا  
سردا کنون کہ برگردون کفر ناز

لائق ہر جواب رفز کون میں برابرا سماں کے  
پس از شرم و کی حرم چمن کیست

کھلاؤ یعنی رنج اٹھانے کے بعد خوش مثل میرے کون ہے  
طیان پر یک لفظان از غم آب

گرم بالو پر لوٹنے دارلی پانی کے غم کے  
بدریا بر و از ریک سلامت

بالو سے لے گیا دریا میں سلامت مجھ کو

روایت ہے کہ جب یوسف علیہ السلام کو عزیز بنایا گیا تھا تو بادشاہ نے اس کے ساتھ ایک عورت کو بھی لے کر دیا جس کا نام زلیخا تھا۔ یہ عورت بادشاہ کی محبت میں پڑ گئی اور اس کے ساتھ ہی رہنے لگی۔ یوسف نے اس سے بچنے کے لیے کوشش کی اور بالآخر اس سے بچ کر فرار ہو گیا۔







اگر از سحرگذشته یاد می کرد

کبھی گندہ ہوئی جدائی سے یاد کرتی تھی

پوشش خاطر خود شاد می کرد

اُسکے ملنے سے دل اپنا فوش کرتی تھی

داستان دختر بازغ از نسل عاویان که غائبانه

داستان رطکی یازغہ کا عادیان کی نسل سے کہ پوشیدہ  
بحال یوسف علیہ السلام عاشق شدہ و دوران انیم  
یوسف علیہ السلام کے جمال پر عاشق ہوئی اور اس آئنے من

بحال یوسف علیہ السلام عاشق شدہ و دورانِ انیمہ

یوسف علیہ السلام کے جمال پر عاشق ہوئی اور اس آئینے میں

دیدار جمال حقیقت و دیدہ از مجازی محقق رسیده

دیدارِ جمالِ حقیقت کا دیکھ کر مجازی سے حقیقی کی طرف پہنچی

بسا کین دولت از گفتار خیزد

بلکہ اکثر یہ دولت باقون بیٹے سنے سے پیدا ہوتی ہے

ز جان آرام بر باد ز دل منوس

جان سے آرام لیجاتا ہے دل سے ہوش

که گوید قصه زیبا نگاری

۱۔ بیان کرے قصہ کسی خوبصورت معشوق کا

کنند عاشق کسان را غاسانه

یلاتا ہے عاشق لوگوں کو غامضانہ

نسل عادی یا نراسه وری بود

عادیون کی نسل کی ایک سردار تھی

شکر خدا و مصلحت از شک

لی سکراٹ سے مصنف کے سر پر

ی سیرات سے مصر کے سے بھرا ہوا  
سے نقشہ انداز

سایسلا اندر بد او بوو  
ننه کا دل اسکے قدم تنه

259

نه تنها عشق از دیدار خشنود

نہیں محبت صرف دیکھنے سے پیدا ہوتی ہے

در آید جلوه حسن از در گوش

آتا ہے جلو حسن کا کان کے دروازے سے

مدار و پیش ازین دلائل کاری

نہیں رکھتی ہے اس سے زیادہ کوئی کام کشی

رویدن نتیج اثرے در میانہ

کہنے سے کوئی اثر درمیان میں نہیں

ملک مصر زیبا دختر سے ہو

مصر کے ملک میں ایک خوبصورت لڑکی تھی

وہ درج عقیقہ خستہ در

مندی بار اا اسکے منہ رنے موقتہ کے لئے

ہیں شہرین کہ شکستہ راہ

سکرنا استا چونہات شرہ نہ تھا

باز غفر پر پورست علیہ السلام  
کونین فریقہ شریف

۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰















جمالی بود پاک از تمت عیب

ایک جل تھا عیب کی نہایت سے پاک  
ز فرات جہان آئینہ ہا ساخت

جان کے زردن سے آئینے بنائے  
چشم تیز بنیت ہر چہ نیکو ست

تیری تیز نگاہی والی آنکھ میں جو کچھ اچھا ہے  
چو دیدی عکس سوی اصل شباب

جب عکس دکھا تو نے طرت اصل کے پور  
معاذ اللہ اصل اور دور مانی

بناہ عکس کی جو اصل سے دور ہے تو  
نہا شد عکس را چند ان بقائی

یہ نہیں ہوتی ہے عکس کے اس قدر روشن  
بقا خواہی برو سے اصل بنکر

بقا جاتی ہے تو طرت اصل کے دیکھ  
عم چیرے رک جانرا خراشد

غم اس چہ کارگ جان کو تراشتا ہے  
چو دانا و حتر این اسرار شنید

جب عقل لڑکی نے یہ بھیج دینے  
یوسف گفت چون صفت شنیدم

یوسف سے کہا جو تیری تعریف سنی میں نے  
گر قتم پیش راہ آرزویت

تیری آرزو کی راہ آگے لی میں نے  
چو دیدم روی تو اقامدم از پایے

جب ترا منہ دکھا میں نے گر پری میں  
وے نے چون گوہر اسرار سفتے

منہ فہ در حجاب پردہ غیب

چھپا ہوا پردہ غیب کی پردے میں  
ز روی خود بہر یک پر تو انداخت

اپنے منہ سے ہر ایک پر روشنی ڈالی  
چونیکو بگری عکس رخ اوست

جو اچھی طرح دیکھے تو اس کے چہرے کا نور ہے  
کہ کیش اصل بنو عکس را تاب

کہ آگے اصل کے عکس کو روشنی نہیں ہوتی ہے  
چو عکس آخر شود بے نور مانی

جب عکس آخر ہو جائے بے نور ہے تو  
ندار و رنگ گل چند ان وفا

بھول کا رنگ نہیں رکھتا ہے اس قدر بار بار  
وفا جو فی بسو سے اصل بنکر

وفا ڈھونڈتی ہے تو طرت اصل کے دیکھ  
کہ گاہے باشد و گاہے نباشد

کہ کبھی رہتی ہے اور کبھی نہیں رہتی ہے  
بساط عشق یوسف در نور وید

حضرت یوسف کے عشق کی بساط کو لپیٹا  
بدل دہن تمنا سیت شیدم

دل میں تیری آرزو کا داغ کھینچا میں نے  
ز سر پایا ختم در جستجو سیت

تیری جستجو میں سر کو اپانوں بنایا میں نے  
بحان وادون بہایت میروم رے

تیرے قدم پر جان دینے کی تدبیر کرتی رہی میں  
نشان زان منبع الوار کھے

نشان اس چشمہ نور کا بنایا تو نے

نہایت سے پاک  
ایک جل تھا عیب کی نہایت سے پاک  
ز فرات جہان آئینہ ہا ساخت  
جان کے زردن سے آئینے بنائے  
چشم تیز بنیت ہر چہ نیکو ست  
تیری تیز نگاہی والی آنکھ میں جو کچھ اچھا ہے  
چو دیدی عکس سوی اصل شباب  
جب عکس دکھا تو نے طرت اصل کے پور  
معاذ اللہ اصل اور دور مانی

بناہ عکس کی جو اصل سے دور ہے تو  
نہا شد عکس را چند ان بقائی  
یہ نہیں ہوتی ہے عکس کے اس قدر روشن  
بقا خواہی برو سے اصل بنکر  
بقا جاتی ہے تو طرت اصل کے دیکھ  
عم چیرے رک جانرا خراشد

غم اس چہ کارگ جان کو تراشتا ہے  
چو دانا و حتر این اسرار شنید  
جب عقل لڑکی نے یہ بھیج دینے  
یوسف گفت چون صفت شنیدم

یوسف سے کہا جو تیری تعریف سنی میں نے  
گر قتم پیش راہ آرزویت  
تیری آرزو کی راہ آگے لی میں نے  
چو دیدم روی تو اقامدم از پایے

جب ترا منہ دکھا میں نے گر پری میں  
وے نے چون گوہر اسرار سفتے  
لیکن جب بھید کے موتی پردے تو نے











مزن ہر دم قدم پر سنگلاخی

بہت مارہو وقت قدرم ایک پتھر ملی زمین پر  
 نشیمن برتر از کون و مکان گیر  
 گھوسلا کون و مکان سے بلند اختیار کرو  
 بود معنی کی صورت ہزاران  
 حقیقت ایک ہوتی ہے اور صورتیں ہزاروں  
 پریشانی بود ہر جا شمارست  
 پریشانی ہوتی ہے جس جگہ شمار ہے  
 چو تاب حملہ دشمن نیارے  
 جب تاب دشمن کے حملے کی نہ لاوے تو

ز شاخی هر زمان نشین شاخی

ایک شاخ سے دوسری شاخ پر ہر وقت مبتلا  
 وزیر کاخ معنی اشیان گیر  
 اوپر محل حقیقت کے گمراہ بناؤ  
 مجموعیت از صورت شماران  
 مت ڈھونڈو لکھیں صورت اختیار کرنیوالوں کے  
 وزان رووری کی گردن حصار است  
 ان سے منہ پر ایک طرف چکا حفاظت ہے  
 بہ ان کے جنگ او باسی حصار  
 بہتر وہ کہ جنگ اسکی ہو تو قلعہ بند بین

ترتیب کردن زلیخا اسباب فراغت

آراسته کرنا زلفینا کا اسباب خوشنودی

یوسف را و خدشکاری نمودن وی یوسف را

یوسف علیہ السلام کے اور خدمت گزار سی یوسف علیہ السلام کی کرنا

چودولت گیر شد و ام زلجیا

جب دولت تبدیل کرینوالا ہوا جا لے زلیخا کا  
نظر از آرزو ہلے جہان بست  
جہاں کی آرزو دن سے آنکھ بند کر لی  
ز زرخیز جامہ مای خرو دیبا  
ز رفعت اور خرو دیبا کے کپڑوں سے  
نرم ہے تاجہ از زین کمر ہا  
سنہرے تاج اور سنہرے کمر بند

فلک زو سک پر نام ز لیخا

آسمان نے مارا اسکے زبنا کے نام پر  
 بخدمتگاری یوسف میان رست  
 یوسف کی خدمتگاری میں کر باندھی  
 تقدیر سمجھو قدس حست و زیبا  
 برابر خدا کے کس قدر خدا کے کس تنگ اور ٹھیک  
 مرصع ہر ایک از رخشان گہر ہا  
 جڑا ہر ایک چکرار موتیوں سے

۱۰  
۱۱  
۱۲  
۱۳  
۱۴  
۱۵  
۱۶  
۱۷  
۱۸  
۱۹  
۲۰  
۲۱  
۲۲  
۲۳  
۲۴  
۲۵  
۲۶  
۲۷  
۲۸  
۲۹  
۳۰  
۳۱  
۳۲  
۳۳  
۳۴  
۳۵  
۳۶  
۳۷  
۳۸  
۳۹  
۴۰  
۴۱  
۴۲  
۴۳  
۴۴  
۴۵  
۴۶  
۴۷  
۴۸  
۴۹  
۵۰  
۵۱  
۵۲  
۵۳  
۵۴  
۵۵  
۵۶  
۵۷  
۵۸  
۵۹  
۶۰  
۶۱  
۶۲  
۶۳  
۶۴  
۶۵  
۶۶  
۶۷  
۶۸  
۶۹  
۷۰  
۷۱  
۷۲  
۷۳  
۷۴  
۷۵  
۷۶  
۷۷  
۷۸  
۷۹  
۸۰  
۸۱  
۸۲  
۸۳  
۸۴  
۸۵  
۸۶  
۸۷  
۸۸  
۸۹  
۹۰  
۹۱  
۹۲  
۹۳  
۹۴  
۹۵  
۹۶  
۹۷  
۹۸  
۹۹  
۱۰۰



چوروز سال ہر ایک صد شخصیت

مثلاً سال بھر کے دنوں کے ہر ایک تین سو ساٹھ  
ہر صبح کے روز نو و میدے

هر یک صبح بیدار شدن بکلت  
چو از زرتاج کردی خسته و شرق

حب شهر ناز میر برکتش بادشاه پوریکان بنی آفتاب  
چو سرا فراسخه سرور دشت

سخ او آفتاب و لفریان

و بار آن تازه سر و گلشن تازه

بیت آن لب شکر از یک کمر  
نزدی اُس شکر لب کے ایک کمر

الحج تدریجاً بفرق او نہا و  
بہر تاج اس کے سر پر رکھی

یو متو خاکیا تیس تاج من یاد  
لے کی پانوں کی خاک وہ میری تاج ہو جو

میرا من شیدے پر مشن او  
کرتے ہیں اس کے بدن پر  
گفتہ

برائے تو تجھ سے ایک تار ہو جو

کے دل آزا ستہ کرنے والے پر قدیر  
رم آرزو زان ہر مکانک

ہوں میں آرزو اس سرو گل رنگ ہے

مہتیا کرو و فارغ بال بنوشت

موسچو دیکھے اور فراغت سے بھیجی  
بدروش خلعتی از نو کشیدے

اسے بدن زمین ایک نئی پوشاک پہناتی  
تاج و کیش آراستہ فرق

دوسرے تاج سے یوسف کا سر آراستہ کرتی  
 اُمین و گربے میاں

دوسری طرح سے باندھنی اس کے لیے  
شد طلع دو روز از یک کے بیان

یاب افسر نہ شد ہرگز سرفراز

ان خود مکر خون نے قند  
نی دوبارہ شلہ گئے کر

ار ان بوسہ نشن بفرق: افے  
رون بوسے اس کے سر پر دیتی

پنج مسروری معراج من یاد  
مئی کی بلند سی پر میرا عروج ہو جیو

ہمراہ باپراہمن او  
قی ہما نہ اس سے گزرتے سے

آتی کہتی خاص کر حکیم کے

اسکو گو دین دباون امین



کمر چون حست کردی بر بیا نش

ٹیکہ جب اسکی کمر پر باندھتی  
کہ گرو شتم کمر بودی چہ بودے

کہ جو آنچ میرا ٹیکہ ہوتا کیا اچھا ہوتا  
مسائل کیسوت چون شانہ کردی

اسکے پیچدار بالوں کو کنگھی کرتی  
بہم بر بیا نشے از عنبر خام

آپس میں ٹپتی عنبر خالص سے  
بقصد خور و شام و طعمہ چاشت

شام اور صبح کے کھانے کے قصد میں  
مہیا کرو خواہنا سے ملو ن

موجود کے خویان طہر طہر کے  
سے دے حلوائس مند و مغربا دام

واسطے حلوائے اسکے کے قندار در مغربا دام  
برائے میوہ ہائے کو نہ کو نہ

واسطے میوون طہر طہر کے  
کھی از سینہ ہائے مرغ و ریش

کھی مرغ کے سینوں سے آگے  
کے کردی چو نعل آبدار ش

کھی بناتی نعل اسکے آبدار ہو نٹھون کے  
چو کردی شمشیر از شکر ناب

جب بناتی شربت اسکے بے شکر خالص سے  
بہر چیزی گز نہائیل دیدے

جس میں اچھی چیز پر خواہش دیکھتی  
شبانگہ کش خیال خواب بودے

رات کے وقت کہ اسکو خیال نیند کا ہوتا

گذشتے این تمنا بر زبانش

گذشتی بہ آرزو اسکی زبان پر  
رو صلاش بہرہ و ربودی چہ بودے

اسکی ملاقات سے نصیبہ ور ہوتی کیا اچھا ہوتا  
مداوامی دل دیوانہ کردی

دوا دل دیوانے کی کرتی  
شکار جان خود را عنبرین دام

اپنی جان کے شکار کے بے جال زہنون کا  
منعمت خانہ خود روز و شب و شام

نعمت خانے اپنے من ارت و دن کو یہ کھتی تھی  
بہ نعمت ہائے کونا کون مزین

طرح طرح نعمتون سے آراستہ  
گرفتے از لب دندان او دام

قرض لیتی اسکے ہونٹھ اور دانت سے  
ز سیمین سلیب او کردے نمونہ

گورے گورے سلیب اسکے کو کرتی نمونہ  
کبالبش ساز کردی چون لال خوش

کباب اسکے بے بناتی نعل پر دل اپنے کے  
مر بابا ہی خاص و خوشگوار ش

مر بے خاص اور خوش ذائقہ وہ  
شدی ہچون نباتات از شرم او آب

ہوتی نعل مصری کے اسکے شرم سے پانی  
روان چون جان خودیش کشیدے

جانب نعل جان اپنی کے اسکے آگے کھینچتی اپنی رکھتی  
زور و رنج او بقیاب بودے

دروغ اس کے سے بقیاب ہو جاتی

عمر العمر کے  
منعہ کلام و جملان  
سے بیا کیا جوا  
بافض کے منعی  
موجود کیا جوا  
اور ملون کے منعی  
دیکھ دیکھ اور  
نہایت کے منعی  
نہایت دیکھ اور  
اور آواز سے کیا  
بہر چیز کی  
کروان زلیخا یوسف  
بیا کے منعی  
دوسرا اور جوا  
بافض کے منعی  
بہر چیز کی  
دیکھ دیکھ اور  
نہایت کے منعی  
نہایت دیکھ اور  
اور آواز سے کیا  
بہر چیز کی  
کروان زلیخا یوسف  
بیا کے منعی  
دوسرا اور جوا  
بافض کے منعی  
بہر چیز کی  
دیکھ دیکھ اور  
نہایت کے منعی  
نہایت دیکھ اور  
اور آواز سے کیا  
بہر چیز کی  
کروان زلیخا یوسف



















چو زلیلی تجنی شیش از پی خون

جو لگا لپے کے جی میں نشتر داسطے خون کے  
بیاجامی ز بگو خود پیر پیر

آوجامی اپنے تہی سے پر ہیز کر  
گرت فخر می و رنگی ہست از است

جو تجکو کوئی فخر اور کوئی شرم ہے آس سے ہی  
مصففا شوز مہر و کینہ خویش

صاف دعو محبت اور کئے اپنے سے  
بوو نور جمال شاہد غیب

شاہد نور جمال معشوق پوشیدہ یعنی خدا کا  
شود چشم دولت روشن بدان نور

تیری آنکہ دل کی روشن ہو جائے اس نور سے

یوادی الفت خون از دست مجنون

جگل میں مجنون کے ہاتھ سے خون جاری ہوا  
ز پندار وجود خود پیر پیر

اپنی ذات کے پر غور سے پر ہیز کر  
ورت بوئی ورنکی ہست از است

اور جو تجھ میں کوئی رنگ و لہو اس سے یعنی خدا سے  
مصقل کن چورح آئینہ خویش

صاف کر مثل منہ کے آئینہ یعنی دل اپنا  
بتا بد چون کلم اللہ از جیب

جکے مثل موئے تہ کے آئیرے گریبان سے  
نامہ سر جاتان بر تو مستور

مہرے بھید معشوق کا نچھیر پوشیدہ

تمنا کردن یوسف شبانی را بکلم آنکہ میچ

خواہش کرنا حضرت یوسف کا چر داہی کے لیے اس سبب آئے کہ کوئی  
پہنمبہر نبودہ است کہ شبانہ نے نکرده

پہنمبہر ایسا نہیں ہوا ہے جس نے چر داہی نہیں کی

خوش آن بیدل کہ دولت یار گرد

اچھا وہ عاشق کہ صاحب دولت ہو جاوے  
برون آید تمام از خواہش خویش

آزاد ہو تمام خواہشوں اپنی سے  
چو خواہد جان روانی برب آرد

جو جان مانگے فوراً ہونٹ پر لے آوے

بگرد خاطر دلدار گرد

گرد خاطر دار پی معشوق کے ہووے  
دہر در خواہش او کا پس خویش

آپ کو اس کی خواہش میں تکلیف دے  
یوسد خاک اور اجان سارو

چوے خاک آکو جان سوئے

فی نامہ ایک فقید  
کلمہ "سہ" سے  
یوسف زلیخا کا حال  
مصدقہ معنی اسکا  
ہونا معنی آتی  
خلاف معنی  
معنی "سہ" سے  
دون دکان فارسی  
معنی اسکا شرم "سہ" سے  
معنی مصفا شوز مہر  
معنی صاف معنی  
یوسف زلیخا کا حال  
مصدقہ معنی اسکا  
ہونا معنی آتی  
خلاف معنی  
معنی "سہ" سے  
دون دکان فارسی  
معنی اسکا شرم "سہ" سے  
معنی مصفا شوز مہر  
معنی صاف معنی











ولی در ذات خود بود آن پر نیراد

اور لیکن آپ تھا وہ پر نیراد ذات میں

نر شاہی و شبانی ہر دو آزاد

بادشاہی اور چرواہے پن دونوں سے جدا

مطالبہ کردن زلیخا وصال یوسف

طلب کرنا زلیخا کا حضرت یوسف علیہ السلام کا وصل

را و استغنائمودن یوسف از روئے

اور بے پروائی کرنا یوسف کی اس سے

چو بند و بیدی دل در نگارے

جب باند و بیدے کوئی عاشق دل کی مشوق میں  
اگر بنو و بخت نقد و صفا

اگر نہ ہووے نقد وصل کا اس کے ہاتھ میں  
ولی خوش بود از دل چلیدہ

لیکن خون اس کے دل سے ٹپکا ہووے  
چو یا بد بھرہ چشم اشکبارش

جب پاوے حصہ اس کی آنسو برسا بنوالی آنکھ  
وگر بوس و کنارش ہم دہر دست

اور جب بوس و کنار بھی حاصل ہوتا ہے اس کو  
امید کامرانی نیست در عشق

امید مقصدوری کی نہیں ہے عشق میں  
بود آغاز آن خون خوردن بس

شروع اس کا خون کھانا ہوتا ہے اور بس  
براحت کی بود آنکس سبز اواز

آرام کے لائق کب ہوتا ہے وہ شخص

نگیرد کار او ہرگز قرارے

نہ قرار ہووے کبھی اس کا کوئی کام  
بہ نسیہ عشق باز و با حیا

اور عمار عشق بازی کرے اس کے خیال سے  
کہ اقتدار روی از دل پریدہ

کہ پڑے کام اس کا دل سے آنکھوں میں  
فتد اندیشہ بوس و کنارش

پڑے فکر بوسہ لینے اور گود لینے کی اس کو  
ز بیم ہجر باشد رنجہ پیوست

جدائی کے ڈر سے ہمیشہ رنجیدہ رہتا ہے  
صفائی زندگانی نیست در عشق

صفائی زندگانی کی نہیں ہے عشق میں  
بود انجامش از خود مردن بس

ہوتا ہے انجام اس کا آپ مر جانا اور بس  
کہ خون خوردن بود یا مردن کار

کہ خون کھانا یا مرنا اس کا کام ہووے

نیراد ہر دو آزاد  
بادشاہی اور چرواہے  
طلب کرنا زلیخا کا  
صل یوسف علیہ السلام  
را و استغنائمودن  
یوسف از روئے  
اور بے پروائی  
کرنا یوسف کی اس سے  
چو بند و بیدی  
دل در نگارے  
جب باند و بیدے  
کوئی عاشق دل کی  
مشوق میں اگر بنو  
و بخت نقد و صفا  
اگر نہ ہووے نقد  
وصل کا اس کے ہاتھ  
میں ولی خوش بود  
از دل چلیدہ لیکن  
خون اس کے دل سے  
ٹپکا ہووے چو یا  
بد بھرہ چشم  
اشکبارش جب پاوے  
حصہ اس کی آنسو  
برسا بنوالی آنکھ  
وگر بوس و کنارش  
ہم دہر دست اور  
جب بوس و کنار  
بھی حاصل ہوتا ہے  
اس کو امید کامرانی  
نیست در عشق امید  
مقصدوری کی نہیں  
ہے عشق میں بود  
آغاز آن خون  
خوردن بس شروع  
اس کا خون کھانا  
ہوتا ہے اور بس  
براحت کی بود  
آنکس سبز اواز  
آرام کے لائق  
کب ہوتا ہے وہ  
شخص











کہ انکی کارت بر سواری کشیدہ

کہ اسے زلیخا تیرا کام بدنامی پر کھنپا

تو شاہ ہے بر سر سر فراز اسے

تو بادشاہ ہے تخت سے فرازی پر

بے مشوقی جو خود شاہی طلبدار

آپ ایسے بادشاہ کو معشوق بنانے کی خواہش کر

عجب تر آنکہ از بجے کہ دارو

یہ تعجب زیادہ ہے کہ وہ ایک فرد رکھتا ہے

زمان مصر کرداشت حالت

عورتیں مصر کی اگر جا رہیں حال تیرا

زبان طعنه را بر من کشايند

عزبان طعنے کی کھینچتے ہیں مگر میں

ہمیکفت این ولکن ان یگانہ

کسی سے کتے تھے لیکن وہ یگانہ یعنی زلیخا

کس از خاطر تو استی برون کرد

کہ اسکو دل سے باہر کر سکتی

یہی چون دلبری با جان درمخت

جیسے جب کوئی معشوق جان سے لگیا

مرو پیوند جان از تن بیکدم

کتنا ہے غریق جان کا بدن سے دم بھر میں

چرخ کشت آن بدایع عشق زنجور

کیا اچھا کہا اس داغ عشق کے پیار نے

ز سوداے غلام زر خریدہ

غلام مول ہے ہوئے کے عشق سے

چرا با بندہ خود عشق تازے

کیون تو اپنے غلام سے عشق پاز ہی کرتی ہے

کہ شاہی را بود شاہی سزاوار

کہ بادشاہی کے بادشاہ ہی لائق ہے

جول چون توئی سر در نیارو

تجہ ایسی کے وصل پر رضا مند بنیں ہوتا ہے

رسانند از ملاست صد ملائت

پہنچائیں تکونفر بہن کرنے سے بکرا دن رنج

چو ماہ نو با نشتہ نمايند

مثل دبیح کے چاند کے بجو اگلیت ناکر بگی

نہ ز انسان در دل و دشت خانہ

اسی طرح اس کے دل میں رکھتی تھی رگم

بدین افسانہ درویش را فسون کرد

اس کہانی سے اپنے درد گہ پر تیر پڑھتی تھی

نیار و جان از ویونڈ مست

جان سے اسکا پیوند نہیں ٹوٹ سکتا ہے

ولے با او بود جاوید حکم

لیکن ساتھ اس کے تعلق مضبوط ہوتا ہے

کہ بوازمشک زنگ از گل سودوور

کہ مشک سے خوشبو اور رنگ پھول سے وور ہوتا ہے

ولے بیرون بود ز امرکان عاشق

لیکن باہر ہوتا ہے عاشق کی قوت سے

کہ کوید ترک جانان جان عاشق

کہ چھوڑ دے معشوق کو جان عاشق کی

کہ

نہی زلیخا ای دن

خطاب کسکلی ہے

کہ تو ایک ایسی زلیخا

غلام یعنی یوسف

عبد السلام ساکن

کے سب سے

مہم ہوئی

۱۲

عبد العزیز

سکون سکے

خود بخاں دور

۱۳

از موصلا

زلیخا

۱۴

۱۵

۱۶

۱۷

۱۸



# پرسیدن دایہ از زلیخا سبب

پوچھنا دایہ کا زلیخا سے سبب

## گداختن می در مشاہدہ شمع جمال یوسف

گھٹنے اسکے کا یوسف علیہ السلام کے شمع جمال دیکھنے میں

زلیخا را چو دایہ آچنان دید

زلیخا کو جب دایہ نے ایسا دیکھا  
کہ امی چشم بدیدار تو روشن  
کہ اے آنکھ میری تیرے دیکھنے سے روشن  
ولت پر رنج و جانت میر ملاست  
دل تیرا رنجیدہ اور تیری جان رنجیدہ ہے  
ترا آرام جان پیوستہ در پیش  
تیرا آرام جان یعنی یوسف ہمیشہ سامنے ہے  
در آن وقتیکہ از وی دور بودے

اس وقت میں کہ اس سے دور تھی تو  
کنون عین صلا میں سخن چسپیت  
اب عین ملاقات میں یہ علنا کیوں ہے  
کرا از عاشقان این دست وادست  
عاشقوں سے کس کو یہ بات حاصل ہوئی ہے  
ہمین بس طالع فرخندہ تو  
یہی بہتر ہے تیرے نصیب کی مبارکی  
می لائق تاج پادشاہ ہے  
ایک بزرگ لائق تاج بادشاہی کے

زودیدہ اشکے یزان چال پرسید

رو رو کر اس کا حال دیکھ کر پوچھا  
دلہ از عکس رخسار یوسف  
دل میرا تیرے رخسار کی روشنی سے طالع طالع  
نمیدار کم ترا اکنون چه حالست  
میں نہیں جانتی اب تیرا کیا حال ہے  
چه میسوزی زنی آرامی خویش  
کیوں اپنی بچپنی سے جلتی ہے تو  
اگر میسوزی تھی معذور بودے

اگر جلتی تھی معذور ہی تھی تجھ کو  
بدش شمع جان از روشن چسپیت  
آکے داغ سے شمع جان کو روشن کرنا کس لئے ہے  
کہ معشوقش بخدمت سمر ہما دست  
کسکے معشوق نے خدمت میں سر جھکا یا  
کہ سلطان تو آمد بندہ تو  
کہ تیرا بادشاہ یعنی معشوق ہوا بندہ تیرا  
بفرمان تو شد دیگر چه خواہے  
تیرا تاجدار ہوا اور کیا چاہتی ہے تو

یوسف جبرائیل  
زلیخا کو اس سوز  
عمر کی حالت  
میں دیکھا اور  
زلیخا کا حال پوچھا  
شمع آرام  
جان معشوق یوسف  
علیہ السلام سے  
اشعار ہے  
یوسف سے  
یوسف کا حال  
دور ہی تو تیرا  
معدوری سے  
تھا  
کے معنی ثابت  
اور دل افرواد  
عشق سے ہے  
لام سکست  
روشن ہو ہوا  
اور نجات اور  
نصیب کے معنی ہیں  
بھی مسئلہ ہے



برویش خرم و دلشادی باش

اسکے منہ سے خوش اور خرم رہ  
ز سر و لالہ رنگش کام میگیر

سر و لالہ رنگ اسکے سے مقصد حاصل کرتی رہے  
لبش می بین جان می پرور ازو

ہو نٹھ اسکے دیکھ اور جان کی پرورش کراسے  
ز لہجہ چون شنید اینہا زوایہ

ز لہجہ نے جو دایہ سے باتیں سنیں  
نہا برویدہ خون دل فروخت

آکھ کی بدلی سے خون دل کا گراتی تھی  
بگفت اسے مہربان مقرر ہمانا

کہا اسے بار در مہربان حقیقت میں  
منید اسے کہ میں بروں چہ دارم

تو نہیں جانتی ہے کہ میں دل پر کب کب رکتی ہوں  
بخدمت پیش رویم ایسا وہ

سانے میرے خدمت میں کھڑا ہوا ہے  
زمن دوری نباشد مجھ کا شیش

مجھ سے دور کسی وقت نہیں رہتی اور آگے  
بر ان نشہ بیاید زار بر لیت

اس پیا ہے پرست رونا چاہے  
چو رویم شمع خود لے بر فروزو

جب چہرہ میرا خوبصورتی کی شمع روشن کرنا ہو  
بدین اندیشہ آزارش بجوم

اس خیال سے آسکو ایذا نہیں دیتی ہوں میں  
چو کشا یم بدو چشم جہان میں

جب ٹھوکتی ہو میں اسکی طرف آکھ جان دیکھو دال

ز غمہاے جہان آزاد میباش

جہان کے غموں سے بے فکر رہ  
بر قمار خوشش آرام میگیر

اسکی خوش رفتاری ہے آرام پاتی رہ  
زلال کامرانی میجو رازوے

مقصد کا بیٹھا پانی اس سے بہتی رہ  
شکش راز دل خون داد دایہ

اسکے آنسو کو دل نے خون سے تقویت دی  
بیش قصہ شکل فروخت

اسکے ساتنے یہ شکل قصہ بیان کرنے لگی  
نہ چند ان لبش کا رونا مانا

میرے کام کا بھید تو اس قدر نہیں جانتی ہے  
از ان جان جہان حال چہ دارم

اس معشوق سے کیا فائدہ رکھتی ہوں میں  
ولے بجیے متے را و او دادہ

لیکن نا فرمائی کا حق ادا کرتا ہے  
ولے بنو دین ہرگز نگاہش

لیکن میری طرف کبھی آسکو نگاہ نہیں ہوتی ہے  
کہ بر لب آب و بایا شش اس لیت

کہ ہو نٹھ پر پانی اور وہ پیا سا جیتا رہے  
دو چشم خود یہ لشت پامی روزو

دونوں آنکھیں اپنی پائونہر یعنی نیچے جھکا لیتا ہے  
کہ لشت پاش بہ پاشد ز رویم

کہ اس کے پائونہر کی پٹھ میرے چہرے سے بہت ہوگی  
بہ پیشانی نماید صورت چین

پیشانی پر دکھاتا ہے صورت شکن

فقد کل سے مراد  
یہ نا حال سلیب کا  
دایہ کا شیش کا  
ز لہجہ کی اور پانی  
حال اسطرح بیان  
کرتی تھی  
بہ بیان غم کے  
تو نہیں جانتی تھی  
دیکھ اور جان کی  
پرورش کراسے  
ز لہجہ نے جو  
دایہ سے باتیں  
سنیں  
نہا برویدہ  
خون دل فروخت  
آکھ کی بدلی  
سے خون دل کا  
گراتی تھی  
بگفت اسے  
مہربان مقرر  
ہمانا  
کہا اسے  
بار در  
مہربان  
حقیقت میں  
منید اسے  
کہ میں  
بروں چہ  
دارم  
تو نہیں  
جانتی ہے  
کہ میں  
دل پر  
کب کب  
رکتی ہوں  
بخدمت  
پیش رویم  
ایسا وہ  
سانے  
میرے  
خدمت میں  
کھڑا ہوا  
ہے  
زمن دوری  
نباشد  
مجھ کا  
شیش  
مجھ سے  
دور کسی  
وقت  
نہیں  
رہتی  
اور آگے  
بر ان  
نشہ  
بیاید  
زار  
بر لیت  
اس پیا  
ہے  
پرست  
رونا  
چاہے  
چو رویم  
شمع  
خود  
لے  
بر  
فروزو  
جب  
چہرہ  
میرا  
خوب  
صورتی  
کی  
شمع  
روشن  
کرنا  
ہو  
بدین  
اندیشہ  
آزارش  
بجوم  
اس خیال  
سے  
آسکو  
ایذا  
نہیں  
دیتی  
ہوں  
میں  
چو کشا  
یم  
بدو  
چشم  
جہان  
میں  
جب  
ٹھوکتی  
ہو  
میں  
اسکی  
طرف  
آکھ  
جان  
دیکھو  
دال















بقدر ہستی نہال میوہ آور

قد میں ہے تو درخت میوہ پیدا کرتی والا  
قدم نہ تاسر انداز و بیاسیت  
قد میں رکھ تو تیرے پائوں پر سر رکھے  
جہلم کرو و زجاہ چوتوشتا ہے  
کیا کمی ہو جائے تجھ ایسے بادشاہ کے مرتبے سے  
ہوس دار و کہ با چندین عزیز می  
آرزو رکھتی ہے کہ باد صفت استعد عزیز کے  
چو یوسف این سخن از دایہ لبشود

یوسف نے جو دایہ سے یہ بات سنی  
بدایہ گفت کالے دانا بہر از  
دایہ سے کہا کہ اسے ہر بھید کی واقف کار  
زلیخا را غلام نہ خریدیم  
میں زلیخا کا زر خرید غلام ہوں  
گل و اکرم عمارت کردہ دوست

خیر میرا نہیں کیا ہوا اس کا ہے  
اگر عمر سے کتم نعمت شمارے  
اگر ایک عمر اسکی فتوایں کا شمار کروں میں  
سرم بر خط فرمائش نہادہ  
اُس کے حکم بجالانے پر سر رکھے مرے ہوئیں  
وہلے کو برین این اندیشہ پسند  
لیکن کہ ایسا خیال میری طرف بند نہ کرے  
زبد فرمان نفس معصیت رای

وہلے کو برین این اندیشہ پسند  
لیکن کہ ایسا خیال میری طرف بند نہ کرے  
زبد فرمان نفس معصیت رای  
بفرندی عزیزم نام بردوست  
عزیز نے فرزند ی میں مجھ کو مشہور کیا ہے

چہ باشد گر خور و از میوہ است بر

کیا ہو جو تیرے میوہ سے بر خور دار ہوں  
رطب چنید ز محل دلربایت

چھوڑے توڑے تیرے دلربا درخت سے  
اگر گا ہی کنی سویش نگاہے

اگر کبھی ایک گناہ اسکی طرف کرے تو  
کند پیش کنیز انت کنیزی

تیری لہجہ بدن کے آگے کرے غلامی  
بیاسخ لغسل گوہر بار یکشود

جواب میں موتی برسانے والے ہونچھو کھولے  
مشو بہر فریب من فسون ساز

میرے دھوکا دینے کے لیے منتر مت پڑھ  
لسا ازوے عنایتہا کہ دیدم

اس سے بہت عنایتیں کہ رکھی ہیں میں نے  
دل و جانم وفا پروردہ دوست

دل اور جان میری اکی وفا کی رہائی ہوئی ہے  
نیارم کردن اور احق کز اری

میں اُس کا حق نہیں ادا کر سکتا ہوں  
خجہ متگا تریم انیک شادہ

اتیک اسکی خدمتگاری میں کھڑا ہوں میں  
کہ سزیم ز فرمان خداوند

کہ سزائی کر دے امین مالک کے حکم سے  
نم درنگنای معصیت پائے

گناہگاری کی تلک گلی میں قدم رکھوں میں  
امین خانہ خوشم شمر د است

امانت دارا بنے گھر کا مجھ کو شمار کیا ہے

عبد القدر نے  
غلامی ہو کر کتنی فدا  
یعنی چھوڑا اور غلام  
دقت بھید کا  
مرد اس کا صفت  
یوسف کا قد ہے  
اس کے معنیات  
ادبیاں اسکی معنی  
جواب اور غلامی ہو کر

یوسف بطلب مقصود  
یعنی میں اس کا  
تائید ہوں  
جہ میں  
فانی ہو جائے کہ  
بہ خیال مجھے  
دور سے در بین  
نازانی یہ مجھ کو  
ہے کہ  
فرزند ی میں بابا  
جہ



نیم جز مرغ آب و دانہ او

مین سوائے اسکے آب و دانہ کھانیکے کسی لائق نہیں ہوں  
خدا سے پاک را در ہر ہستی  
ہر ایک خلقت یعنی شخص مین خدا سے پاک کا  
بود پاکیزہ طہیت پاک کردار  
ہوتے ہیں سر پاک اصل کے پاس کام  
نہ مردم سبک نہ سبک مردم تزیید  
انسان سے کتا اور کتے سے آدمی نہیں پیدا ہوتا ہو  
بسیئہ ستر اسرائیل دارم  
سینے مین بھید حضرت یعقوب کے رکھتا ہوں مین  
اگر ہم ستم نموت را ستر او اور  
اگر مین بھیری آگے لائق ہوں  
گلے ام را ز ہا دروے نہفتہ

ایک بھول ہوں مین جس مین بھید چھپے ہوئے ہیں  
معاذ اللہ کہ کاری پیشہ سازم  
پناہ خدا کہ اس کام کا سر پیشہ کردن مین  
زلیخا این ہوس کو دور میدار  
زلیخا سے کہ اس ہوس کو دور رکھے  
کہ من دارم فضل این دو پاک  
کہ خدا سے پاک کے فضل سے رکھتا ہوں مین

خیانت چون کم در خانہ او

چوری اسکے گھر مین کیونکر کردن کسی مین  
جداگانہ بود کار سے وستی  
علحدہ ہوتا ہو ایک کار و بار یعنی طبائع مختلف ہیں  
زننا ز اوہ نباشد حسرت ز نا کار  
سوا ز نا کاری کے سرید اصل سے کچھ نہیں ہوتا  
ز گندم جو ز جو گندم نیاید  
گیہوں سے جو اور جو سے گیہوں نہیں نکلتا ہے  
بدل و انانی از جبریل دارم  
دل مین و انانی چربیل سے رکھتا ہوں مین  
بود ز اسحاقم استحقاق این کار  
حضرت اسحاق سے ہوتی ہو چکو تحقیق اس کام کی  
ز گلزار خلیل اللہ شکفتہ

باغ حضرت ابراہیم سے کھلا ہوا  
کہ دار و از رو این قوم بازم  
جو رکھے اس قوم کی راہ سے علحدہ ہو چکو  
دل خویش و مرا معذور میدار  
انے دل سے اور چکو معاف رکھے  
امید عصمت از نفس ہوشناک  
امید پاکی کی ہوس بھری نفس سے

رفتن زلیخا پیش یوسف و تضرع نمودن

جانا زلیخا کا سامنے حضرت یوسف کے اور زاری کرنا  
وعذر کردن یوسف از حصول مراد  
اور عذر کرنا یوسف کا مراد حاصل ہونے سے

۱۷۳  
نیم جز مرغ آب و دانہ او  
کھانیکے کسی لائق نہیں ہوں  
خدا سے پاک را در ہر ہستی  
ہر ایک خلقت یعنی شخص مین خدا سے پاک کا  
بود پاکیزہ طہیت پاک کردار  
ہوتے ہیں سر پاک اصل کے پاس کام  
نہ مردم سبک نہ سبک مردم تزیید  
انسان سے کتا اور کتے سے آدمی نہیں پیدا ہوتا ہو  
بسیئہ ستر اسرائیل دارم  
سینے مین بھید حضرت یعقوب کے رکھتا ہوں مین  
اگر ہم ستم نموت را ستر او اور  
اگر مین بھیری آگے لائق ہوں  
گلے ام را ز ہا دروے نہفتہ  
ایک بھول ہوں مین جس مین بھید چھپے ہوئے ہیں  
معاذ اللہ کہ کاری پیشہ سازم  
پناہ خدا کہ اس کام کا سر پیشہ کردن مین  
زلیخا این ہوس کو دور میدار  
زلیخا سے کہ اس ہوس کو دور رکھے  
کہ من دارم فضل این دو پاک  
کہ خدا سے پاک کے فضل سے رکھتا ہوں مین  
خیانت چون کم در خانہ او  
چوری اسکے گھر مین کیونکر کردن کسی مین  
جداگانہ بود کار سے وستی  
علحدہ ہوتا ہو ایک کار و بار یعنی طبائع مختلف ہیں  
زننا ز اوہ نباشد حسرت ز نا کار  
سوا ز نا کاری کے سرید اصل سے کچھ نہیں ہوتا  
ز گندم جو ز جو گندم نیاید  
گیہوں سے جو اور جو سے گیہوں نہیں نکلتا ہے  
بدل و انانی از جبریل دارم  
دل مین و انانی چربیل سے رکھتا ہوں مین  
بود ز اسحاقم استحقاق این کار  
حضرت اسحاق سے ہوتی ہو چکو تحقیق اس کام کی  
ز گلزار خلیل اللہ شکفتہ  
باغ حضرت ابراہیم سے کھلا ہوا  
کہ دار و از رو این قوم بازم  
جو رکھے اس قوم کی راہ سے علحدہ ہو چکو  
دل خویش و مرا معذور میدار  
انے دل سے اور چکو معاف رکھے  
امید عصمت از نفس ہوشناک  
امید پاکی کی ہوس بھری نفس سے  
رفتن زلیخا پیش یوسف و تضرع نمودن  
جانا زلیخا کا سامنے حضرت یوسف کے اور زاری کرنا  
وعذر کردن یوسف از حصول مراد  
اور عذر کرنا یوسف کا مراد حاصل ہونے سے







زمعجز ہائے حسن تست دایم

تیرے حسن کے معجزوں سے ہے جانتی ہوں میں

چو یوسف دید ز واندوہ بسیار

جب یوسف نے اسکو نہایت رنجیدہ دیکھا

بگفت از گریہ ز اغم دل شکستہ

کمارونے سے اس سبب سے دل شکستہ ہوں

چو زوعمتہ براہ مہر من کام

جب بھوپھی نے میری محبت کی راہ میں قدم رکھا

زا خواکم پدر چون دوست تروشت

مجھ کو باپ جو اور بھائیوں سے زیادہ چاہتا تھا

ز نزدیک پدر دورم فکند

باپ کے پاس سے مجھ کو دور ڈال دیا

شو و دل دمیدم خون در بر من

میں نے دل میں ہر ادل بہ دم خون ہوا کرتا ہے

تو بے سلطان معشوقان عیور است

سچ ہے بادشاہ معشوقوں کا وہ خدا ہے

نمی خواهد ز انجام و ز اعزاز

نہ چاہے گا اول اور آخر سے

بر عنائے چو سروے سرفراز

خود رانی ہے جب کوئی سرفراز بلند کرتا ہے

بز ییانی چو ماہے رخ فروزد

خوبصورتی میں جو کوئی چاند منہ چمکاتا ہے

رسد چون خور باوج چرخ ذوار

ہو چنچا ہو چا سان گردش کھانوا کی مانند ہی پر آفتاب

چو مہ را پر بر آید قالبے از نور

جب چاند کا قلب نور سے بھرا نکلتا ہے

کہ از آب انگنی آتش بجایم

کہ پانی سے آگ ڈالتا ہے تو میری جان میں

شد از لب بچو چشم خود کھر بار

ہوا لب سے مثل اپنی آنکھ کو موتی پڑا دینا والا

کہ بنو و عشق کس بر من محبتہ

کہ کسی کو میرا عشق مبارک نہیں ہوتا ہے

بد زودی در جہانم ساخت بزم

جو جلد ہی میں مجھ کو جہان میں بزم کیا

نہال کہن من رجان شان کاشت

میرے کہنے کا درخت انگلی سے جان میں بویا

بخاک مصر مجرم فکند

ملک مصر میں جہاں مجھ کو ڈالا

کہ تا عشقت چہ آرد بر سر من

کہ نہ معلوم میرا عشق ہے سر پر کیا لاوے

لشکرت ملک معشوقش در است

اسکی معشوقہ کی کا ملک شکر سے دور ہے

درین منصب کسی ابا خود استباز

اس منصب میں کسی کو اپنا ہمسرہ

چو سایہ زیر پایش پست سازد

مثیل سایہ کے اسکو پائوں کی نیچے روندتا ہے

ز برق غیرش خرم بسوزد

غیرت کی بجلی سے اسکا کھیلان چلتا ہے

بسوے مغزش سازد نگو تسار

پچھم کی طرف اسکو لے دیندھا یعنی غروب پر تیار ہو

کند رنج محاش زار و رجور

کرتا ہے رنج مینے پور ہو نیکا اسکو ضعیف اور رنجیدہ

یوسف زلیخا کے عشق کی داستان  
یوسف نے زلیخا سے محبت کی  
یوسف نے زلیخا سے محبت کی  
یوسف نے زلیخا سے محبت کی  
یوسف نے زلیخا سے محبت کی  
یوسف نے زلیخا سے محبت کی  
یوسف نے زلیخا سے محبت کی  
یوسف نے زلیخا سے محبت کی  
یوسف نے زلیخا سے محبت کی  
یوسف نے زلیخا سے محبت کی

یوسف زلیخا کے عشق کی داستان  
یوسف نے زلیخا سے محبت کی  
یوسف نے زلیخا سے محبت کی  
یوسف نے زلیخا سے محبت کی  
یوسف نے زلیخا سے محبت کی  
یوسف نے زلیخا سے محبت کی  
یوسف نے زلیخا سے محبت کی  
یوسف نے زلیخا سے محبت کی  
یوسف نے زلیخا سے محبت کی  
یوسف نے زلیخا سے محبت کی

یوسف زلیخا



ترجمہ

زلیخا گفت کای چشم و چراغ

زلیخانے کہا کہ اے چشم و چراغ میرے

مے گویم کہ در حقیقت عزیزم

ہنیں کہتی ہوں کہ تیری نظر میں عزیز ہو نہیں

چہ باشد کہ کثیر کی را نوازی

کیا ہو اگر تو ایک لونڈی کو سرفراز کرے تو

نیاید زین کثیر کمتر

نہو سکے گا اس نہایت کثیر لونڈی سے

نہ من از جان فزون میدارم دست

من بجو کیا جان سے زیادہ عزیز ہو نہیں سکتی ہوں

کے آزاد جان خود نخواہد

کوئی شخص اپنی جان کی انہا نہیں چاہتا ہے

مرا از بیع مہرت دل و دیم است

تیری محبت کی تلوار سے میرا دل و دیکڑے ہے

لیکن لطف و از لب کامن وہ

ایک مہربانی کر اور ہونٹھ سے میرا مقصد دے

بزن یک کام در ہمراہی من

ار ایک قدم میرے ساتھ چلتے ہیں

جو ایش داد یوسف کای خداوند

جواب اسکو دیا یوسف نے کہ اے مالک

برون از بند کے کاری ندارم

بندگی سے باہر کوئی کام نہیں رکھتا ہوں میں

خداوند سے مجھ کو از بندہ خوش

اپنے بندے سے خداوندی مت دھونڈو

کیم من تا ترا دمساز گردم

میں اکون ہوں کہ تیرا دوست ہوں میں

یعنی تیری روشنی سے مجھ کو جان بچا دیا ہے  
یعنی جب میں تجو  
اپنی جان بچتی  
ہوں پس جان  
سے دشمنی کرنا ممکن  
ہنیں کہتی ہوں  
کہ ان کے  
دوان سے  
جان بچا دیا ہے  
یعنی تیری روشنی سے  
میں نے اپنے دل کو  
باز کر دیا ہے  
یعنی تیری روشنی سے  
میں نے اپنے دل کو  
باز کر دیا ہے  
یعنی تیری روشنی سے  
میں نے اپنے دل کو  
باز کر دیا ہے

فروغ تو زمرہ دادہ فراغ

روشنی تیری نے چاند کی روشنی سے مجھ کو بے پردہ کر دیا

کثیر ان ترا کمتر کنیزم

تیری ادب کی لونڈیوں کی لونڈی ہوں میں

ز بند حقیقتش آزاد سازی

سچ کے فیصلے اس کو آزاد کرے تو

بجز شوق و درد و سوز سپینہ

سوائے شوق دل اور سوز جگر کے

گمان دشمنی برون نہ نیگوست

گمان دشمنی کا تجھ کو بچانا بہتر نہیں ہے

بیخ آفت روان خود نخواہد

کوئی کسی آفت اپنی جان پر نہیں چاہتا ہے

ترا از کین من چندین چہ ہم است

بھرتجو میری دشمنی ہے اس قدر کیا خوف ہے

ز مانے رام شو آرام من وہ

تھوڑے دن تا بیدار بن مجھ کو آرام دے

بین جاوید و نخواہی من

دیکھ میری ہمیشہ کی دولت خواہی کو

منم پشت بلند بند کے بند

میں تیرے آگے تیرے بندگی میں بند ہوں

بقدر بندگی فرماے کارم

موافق بندگی کے بتلاؤ کام مجھ کو

بدین لطف من شرمندہ خویش

اس مہربانی سے اپنا شرمندہ بھگوت کر

درین خوان با عزیز ابنہا گردم

اس خوان میں عزیز کے ساتھ شریک ہوں میں



بیایید باوشه آن بنده رکشت  
 ایسے بندے کو بادشاہ کو مار ڈالنا چاہیے  
 مرا بہ گرنی مشغول کار سے  
 مجکو بہت ہے جو تو کسی ایسے کام میں مشغول کر دے  
 ز خدمتگاریت سر بر نیارم  
 تیری خدمتگاری سے مرنا اودھاؤں مگر میں  
 ز خدمت بندگان آزاد گردند  
 خدمت سے غلام آزاد ہو جاتے ہیں  
 ز نیکو خدمتستان خاطر شود شاد  
 اچھی خدمت کر بنو اون سے دل خوش ہو جاتا ہے  
 ز لیخا کفت کاے فرخندہ ختر  
 ز لیخا نے کہا کہ اسے مبارک نصیب  
 بہر جایکہ کار سے ایدم پیش  
 جس جگہ کوئی کام مجھے پیش آتا ہے  
 چہ خوش باشد کہ ایشانرا گذارم  
 کیا اچھا معلوم ہو جب ان کو چھوڑ دوں میں  
 بودیا از براے رہ سپردن  
 پاؤں را چلے کے واسطے ہوتی ہیں  
 بجائے پا چورہ پر خار بنے  
 پاؤں کی جگہ پر راہ کاٹے پھریں گے تو  
 چو یوسف این سخن بشنید زو کفت  
 یوسف نے جب زلیخا سے یہ بات سنی اس سے کہا  
 چو صبح از صافنی در مہر رویم  
 مثل صبح کے سجائی ہو آگے میرے ہر یکے آفتاب کے  
 مرا چون از زو خدمتگار لست  
 مجکو جب خدمتگاری کی آرزو ہے

کہ زو در یک نمدان باوی نکشت  
 کہ ایک نمدان زمین برابر اس کے انگلی ڈالے  
 کہ در وی بگذرا ہم روزگار سے  
 کہ آئین ایک زمانہ گذر کر میں  
 بعد جدت حق خدمتگارم  
 تو کو شش سے تیری خدمت کا حق ادا کر دے گا میں  
 بمنشور عنایت شاد گردند  
 عنایت کے خزان سے خوش ہو جاتے ہیں  
 نکر و بندہ بد خدمت آزاد  
 تیری طرح خدمت کر بنو الا غلام آزاد رہنم ہوتا ہے  
 کہ ہستم پیش تو از بندہ کمتر  
 تیرے آگے میں بندے سے سر کمتر ہوں  
 بودا بخا بیا صد کار کر پیش  
 تو سے زیادہ کام کر بنو اے وہاں موجود ہو جائے میں  
 بہر کار سے ترا در کار دارم  
 تجکو ہر ایک کام میں نوکر بنادین میں  
 نباید دیدہ را چون با شمر دن  
 آنکہ کو مثل پاؤں کے نہ سمجھنا چاہیے  
 اگر دیدہ کسی آزار بنے  
 اگر آنکہ رکھ دے تو تکلیف دے گئے تو  
 کہ اسی جان و ملت با مہر حقیت  
 کہ اسے زلیخا تیری جان بوردی میری محبت کے ہم رہے  
 مزن دم جز بوفق آرزویم  
 دعوت مت کر میرے موافق آرزو کے سوا  
 خلافت آن نہ رسم دوستدار لست  
 خلافت اس کے طریقہ دوستدار کی کا نہیں ہے

ایسے بندے کو مار ڈالنا چاہیے  
 واجب ہے کہ وہاں میں  
 کہ ایک نمدان زمین برابر اس کے انگلی ڈالے  
 کہ آئین ایک زمانہ گذر کر میں  
 بعد جدت حق خدمتگارم  
 تو کو شش سے تیری خدمت کا حق ادا کر دے گا میں  
 بمنشور عنایت شاد گردند  
 عنایت کے خزان سے خوش ہو جاتے ہیں  
 نکر و بندہ بد خدمت آزاد  
 تیری طرح خدمت کر بنو الا غلام آزاد رہنم ہوتا ہے  
 کہ ہستم پیش تو از بندہ کمتر  
 تیرے آگے میں بندے سے سر کمتر ہوں  
 بودا بخا بیا صد کار کر پیش  
 تو سے زیادہ کام کر بنو اے وہاں موجود ہو جائے میں  
 بہر کار سے ترا در کار دارم  
 تجکو ہر ایک کام میں نوکر بنادین میں  
 نباید دیدہ را چون با شمر دن  
 آنکہ کو مثل پاؤں کے نہ سمجھنا چاہیے  
 اگر دیدہ کسی آزار بنے  
 اگر آنکہ رکھ دے تو تکلیف دے گئے تو  
 کہ اسی جان و ملت با مہر حقیت  
 کہ اسے زلیخا تیری جان بوردی میری محبت کے ہم رہے  
 مزن دم جز بوفق آرزویم  
 دعوت مت کر میرے موافق آرزو کے سوا  
 خلافت آن نہ رسم دوستدار لست  
 خلافت اس کے طریقہ دوستدار کی کا نہیں ہے







درختانش کشیده شاه شاخ در شاخ

درخت اس کے بلند نہایت گنجان  
چنانچہ اس راقدم برداشتن سرو

چند اس کے کا قدیم سرو کے دامن پر  
ششہ کل ز غنچہ در عمارے

بے بیٹھے ہوئے پھول کلیون کی عماری میں  
چمن نارسج بن راحن میدان

چمن درخت نارنج کا صحن میدان  
 دوران میدان کہ خالی بود ز رفت

اس میدان میں کہ وہ آفت سے خالی تھا  
قدرِ عناک شدہ محلِ خسرو

نڈا چھا لمبہ چھوڑا رہے کے درخت کا  
زحلو آخر میں ہر خوشہ از وی

حلوے کا ایک گھلیان اُسکی ہر ایک بابی سے  
لسانِ دایگان لیستانِ انجم

مشمل دامنوں کے چھپاتیاں یعنی بوڑیاں انخیر کی  
بدان مہر علی الجیسر حواریہ

اپنے ہر ایک رخصت بنجیر کھانے والا پرند  
فروع خور جمنش ستم و زان

روشنی آفتاب کی اس کے صحن میں دوپہر کو  
بہم آ میختہ خورشید و سایہ

آپس میں ملا ہوا یعنی کچھ دھوپ اور کچھ چھایا نون نے  
رجحان میں لمبھائے نور و درخش

حرکت روشنیوں یعنی اجالے کی سایے میں  
عنادل زمان جلاجل غمہ بہر وار

میلین اُن جھانجون سے راگ گانیوالی

بـتـنـگ اـغـوشـی هـمـنـیک گـسـتـاخ

اپس کی تنگ آغوشی میں بہت انگستاخ یعنی برابر برابر  
حامل دستہ اور گردن مسرو

ہا تجھ سے رو کی گردن میں حائل کی طرح پڑے ہو  
لفقش نارنگون در رحم دارے

نارون انکو سہ ونبیہ چھتری لکھائے ہو  
مکت تار بج و شاستر کوئی حاکمان

ہاں نہ میں ناسخ مثل گنبد کے اوٹھنیان اُنکی چوگان  
رہو وہ از ہم کہ ہر اُٹلا فتنہ

سب سے لطافت میں سبقت لے ہوئے  
گرفتار غریبوں کو

باغ نے اس سے ترقی پکڑی  
کہ وہ حیات حاصل کر لیا

لیا کروں نے کھانا یعنی ملاقت اُس سے

بائع تھے راکون کے بے شمار سے دو وہ بھری ہوش

دھان برودہ پوس میں سیر کر رہا ہے  
منہ مثل دورہ پینے والے بچوں کے لگا کے ہوئے

زنگاری جیجھر بون سے روشن

شک در سوئے معنی مصوب چنانکه سخن مین گوئی

بچھول کے بدن کو سنہری جھما بچھین ہو گئیں

درین فیروزہ کتب اعلیٰ دار  
اس نئے محل یعنی آسان سین شہرہ طوائف والی

[illegible]



زیاد و سایہ بیدش ہزاران

ہوا اور اس کے سایہ بید سے ہزاروں

رفت و روب باغ از خوب و ناخوب

و سطر باغ کے سر اچھے برے صاف کر نیلے

ز خطا سبرہ خاشاکس لوح تعلیم

نہ کے خدے زمین اسکی معنی تعلیم کی

از ان لوح مجدول خردہ دانان

اس لوح مجدول کی ہوئی تختی سے باریکی جانو

گل سرخس جو خوبان ناز پرورد

بھول سرخ ایکے خوبصورت کی طرح ناز کے پائے ہوئے

صبا جعدہ شہ تاب دادہ

باد صبا نے بنفشہ کی چوٹی گو ندھی

نہن بالالہ وریحان ہم آغوش

چھیلی لالہ اور ریحان سے ہلو ہلو

ہم بستہ دران نہ ہست کہ خور

لے ہوئے اس حور کی ناز کی دینے والی مگوین

سیان شان جو دیدہ فرق اندک

در میان بکے مثل لاکھ کے تھوڑا فرق

نہ از تیشہ دران زخم تراشے

نہا نہیں نشان بولے سے تراشے کا

نہ آرا بند پید او نہ پیوند

نہ اسکا بند ظاہر اور نہ جوڑ

تصور کردہ با خود ہر کہ دیدہ

خیال کیا یا تو کہ اپنے جس نے دیکھا

ز لہجہ ہر کین دل تنگ

زینما واسطے تسکین دل تنگ کے

طییدہ ماہیان در جوئاران

مچھلیاں نہروں میں تر پٹی ہوئیں

کشیدہ سایہ ہر شلخ جاروب

کھینچی ہر شاخ کے ساپے نے جاو

کشیدہ جوئے آتش جدول از سیم

کھینچی بانی کی نرسے اسکی مہول روپلی

رموز صنم حی پاک خوانان

انبار سے خدا سے پاک کی کاربکری سر کے پڑھنے والے

برنگ عاشقان روی گل زرد

مانند سنجہ عاشقوں کے رنگ زرد پھول کا

گرہ از طرہ سبیل کشادہ

گروہ سبیل کی زلف سے کھولی

زمین از سبرہ تر پر نیان پوش

زمین ہری ہری گھاس سے پر نیان پہنے والی

دو حوض از مر مر صافی چو بلور

دو حوض سنگ مرمر کے بلور کے ہر صاف

بعینہ ہر کی چون آن دگر یک

بالکل ہر ایک مثل اس دوسرے کے

نہ از زخم تراش آرا خراشے

نہ تراشے کے زخم سے اُن میں کوئی کمر کراہیں

شدہ بند اندران فکر خردمند

ہوئی عاجز آسین فکر عقلمند کی

کہ بے بندست پیوند آفریدہ

کہ بے بند کے جوڑ سے کیا ہے خدائے

جو کردی جانب ان وضعہ تنگ

جب اس باغ کی طرف ارادہ کر لی

دوسری نظم

یوسف زینا

کی گزشتہ

میں ۱۲

مجدول کے معنی

خود دان باریکی

جائے واسطے

دو زنجیر کی

میں اشارت اور

کسی ایک

نام خدا تعالیٰ کا

ہو اس کے

کسی ایک اور

جہاں میں

نہ جہاں میں

ہو جہاں میں

خاندان کا

میں خاندان کا

میں خاندان کا

میں خاندان کا

میں خاندان کا

میں خاندان کا

میں خاندان کا

میں خاندان کا

میں خاندان کا

میں خاندان کا

میں خاندان کا

میں خاندان کا

میں خاندان کا

میں خاندان کا



کمی بودی لبالب کرده از شیر

ایک کو بھروا دیتی دودھ سے  
پرستاران ان ماہ فلک محمد  
نوڈ بان اس چاند آسمان گوارے یعنی زلیخا کی  
میان ان دو خوش فروخت تھی  
میان ان دو دنوں حوضوں کے بھجوا یا ایک تخت  
تیرک صحبتش گفتن رضا واد  
اسکو واسطے ترک صحبت کرنے کے اجازت دی  
بگل مرغ چین زود استانی  
بھولوں سے چین کی خبروں نے بیان کی ایسی داستان  
چو باشد باغ و بہستان جنت ایوان  
جب ہو باغ اور باغ کا مکان مثل بہشت کے  
صدائے زریں کثیران سمن بر  
نوا چیل کے سی خوبصورت بدن کی غنی نازک نوڈ بان  
چو سرو ناز قائم ساخت آغا  
مثل سرو ناز کے قائم کین وہاں  
بگفتش کائے سمن پائمالیت  
کہا جو بحث سے کہ اے سرسبز پائمال تیرے  
اگر من پیش تو بر تو حرام  
اگر میں تیرے نزدیک نہ ہوں  
بسو کے ہر کہ خواہی کام بردار  
جسکی طرف تو چاہے قدم بڑھا تو  
بران کا مے کہ ایام جو اس نے  
مقصد ور ہو کہ زمانہ جوانی کا  
کثیران را وصیت کرو بسیار  
نوڈیوں کو وصیت بہت کر دی

یکے از شد گشتی چاشنی گیر

ایک شہد سے چاشنی چاشنی لینے والا  
از ان یک شیر نوشیدی زان شہد  
اس ایک سے دودھ پیتیں اور اس سے شہد  
برای اچو یوسف نیک بختی  
مثل یوسف اے نیک بخت کے واسطے  
نجدت سوی ان باں فرساو  
واسطے خدمت کے طرف اس باغ کے اسکو بھیجا  
کہ خوشش باغی و نیکو باغبانی  
کہ کیا اچھا باغ اور کیسا تھ اچھا باغبان  
نشا بد باغبان جز حور و رضوان  
نچا ہے باغبان سوا رضوان اور حور کے  
ہمہ و شیرہ و پاکیزہ کوہر  
سب کنواری اور پاک ذات  
بے خدمت ملازم ساخت آغا  
واسطے خدمت کے نہ کر رکھدین وہاں  
تمتع زین بتان کروم حلالیت  
بر خور داری ان خوبصورتوں نے میں نے مجھ کو حلال کر دی  
وزین معنی لغایت تلخ کام  
اسات سے نہایت نا امید ہوں میں  
ز و حل ہر کہ خواہے کام بردار  
جس کے وصل سے تو چاہے مقصد حاصل کر  
بود وقت نشاط و کامرانے  
ہوتا ہے وقت عیش اور مقصد وری کا  
کہ امی نوشین لبان زہار زہار  
کہاے شیرین لبون ہرگز ہرگز یعنی خبردار

کمی زلیخا سے  
دودھ سے  
نوشیدی زان شہد  
یوسف نیک بختی  
نیک بخت کے واسطے  
نجدت سوی ان باں فرساو  
نچا ہے باغبان سوا رضوان اور حور کے  
ہمہ و شیرہ و پاکیزہ کوہر  
سب کنواری اور پاک ذات  
بے خدمت ملازم ساخت آغا  
واسطے خدمت کے نہ کر رکھدین وہاں  
تمتع زین بتان کروم حلالیت  
بر خور داری ان خوبصورتوں نے میں نے مجھ کو حلال کر دی  
وزین معنی لغایت تلخ کام  
اسات سے نہایت نا امید ہوں میں  
ز و حل ہر کہ خواہے کام بردار  
جس کے وصل سے تو چاہے مقصد حاصل کر  
بود وقت نشاط و کامرانے  
ہوتا ہے وقت عیش اور مقصد وری کا  
کہ امی نوشین لبان زہار زہار  
کہاے شیرین لبون ہرگز ہرگز یعنی خبردار



بجان در خدمت یوسف بکوشید

جان سے یوسف کی خدمت میں کوشش کرنا تم  
بہر جانے طلب وار و بتا زید

جس جگہ بلا دے دوڑنا تم  
بہر حکم کے کہ راند شا و باشید

جس حکم سے کہ چلا روے خوش رہنا تم  
وے از ہر کہ کرد و بہرہ بردار

لیکن جس سے کہ ہو دے نصیب  
ہمیز و گویا چون ناشکے

ارنی یعنی کھینچتی تھی مثل بے صبروں کے کہ تو  
کہ ہر کاقت پسند اواران خیل

کہ جو کوئی پسند اس کے پڑے اس گریہ ہے  
نشان خوش را بہمان بجالیش

بجھلا دے آکھو یوسف اس کی جگہ پر  
بزیخ ل رعنایش نشید

اس کے درخت رعنا کے نیچے بیٹھے  
چو یوسف را فرار تحت بنشان

جب یوسف کو اوپر تخت کے ٹھلایا  
کنیران را بہ پیش او سپا کرد

لوٹدیوں کو اس قمعے میں گھر آکھا  
دل جان پیش پا رخوش بگذشت

دل اور جان اپنا آگے پار کے چھوڑ دیا  
خوش آن عاشق کہ بر فرمان معشوق

اچھا وہ عاشق کہ معشوق کے حکم پر  
چو خواہد خاطر معشوق دورے

جو چاہے دل معشوق کا دوری

وگر زہر آید از دستش بنوشید

اور اگر ذہرا کے ہاتھ سے ملے پی لیتا تم  
بجان بازی برائے او بننا زید

اس کے واسطے جان بازی پر فخر کرنا تم  
بزیخ حکم او متقا و باشید

اس کے حکم کی تابعدار رہنا تم  
مرا با یید کنت اول خبر دار

چاہیے کہ پہلے نہ بکھو خبر کر دے  
بلوچ آرزو نقش فریبے

آرزو کی تھپی پر ایک نقش فریب کا  
بوقت خواب سوئی او کند میل

سوتے وقت طن اس کے رغبت کرے  
خور و بہر از نہال دلربایش

پھل کھاوے درخت دلربا اس کے سے  
رطب چنید ولی در زویدہ چنید

چھوہارے توڑے لیکن چرا کر چنے  
نثار جان دل دریایش افشان

جان اور دل قربان کر کے اس کے پائون پر ڈال دیا  
بخدمت سروبالا نشان دو تا کرد

واسطے خدمت کے اُنکے سیدھے قد کو خمیدہ کیا  
بہ تن راہ و تاق خوش برداشت

بدن سے راہ اپنے گھر کی  
بو و خوش برداشت بجران معشوق

رہے وہ خوشدل معشوق کی جدائی پر  
کند بر محنت بجران صبورے

کرے رنج جدائی پر بہر

یعنی یوسف کی خدمت میں  
جان بازی کرنا اور اگر وہ  
نہر دے تو اس کو بکھو  
یعنی قمعے میں

جس حکم سے کہ چلا روے خوش رہنا تم  
لیکن جس سے کہ ہو دے نصیب  
ہمیز و گویا چون ناشکے  
ارنی یعنی کھینچتی تھی مثل بے صبروں کے کہ تو

کہ جو کوئی پسند اس کے پڑے اس گریہ ہے  
نشان خوش را بہمان بجالیش  
بجھلا دے آکھو یوسف اس کی جگہ پر  
بزیخ ل رعنایش نشید

اس کے درخت رعنا کے نیچے بیٹھے  
چو یوسف را فرار تحت بنشان  
جب یوسف کو اوپر تخت کے ٹھلایا  
کنیران را بہ پیش او سپا کرد

لوٹدیوں کو اس قمعے میں گھر آکھا  
دل جان پیش پا رخوش بگذشت  
دل اور جان اپنا آگے پار کے چھوڑ دیا  
خوش آن عاشق کہ بر فرمان معشوق























زمرست تو کہ از ما در ندیدم  
 تیرہی مہربانی سے جیسا کہ میں نے دیکھی میں نے  
 زنجیران تاسے کہ زنجور باہم  
 جدائی سے کتبا نہجیدہ رہوں میں  
 چہ باشد کہ طریق مہربانی  
 کیا ہو جو مہربانی کی راہ سے  
 چو زنیسان یا ربیگانہ است ہاں  
 جب اس طرح بیگانہ ہے سیر یا رب مجھ سے  
 ہر آن معشوق کہ عاشق نفورست  
 جو معشوق کہ عاشق سے نفرت کرینو الا ہے  
 چو پیوندی نہ باشد جان و دل را  
 سب لگاؤ نہ ہو کوئی جان اور دل کو  
 جو آتش داود ایہ کامی پریراد  
 اس کو داہی نے جواب دیا کہ اسے پریراد  
 چال و لریا و ادت خداوند  
 خدا کے وہ تجھ کو قریب خوبصورتی دی ہے  
 اگر نقاش حسین در آرزویت  
 اگر حسین کے مصوہ یعنی مانی دہتراد تیری آرزو میں  
 بمان یکسر ہویت زندہ گردند  
 تمام تصویریں تیری آرزو میں زندہ ہووین  
 بگوہ ارسخ نماے اشکارا  
 پہاڑ کی طرف جو ظاہر میں منہ کرے  
 چو بخرامے بیلع از عشوہ کاری  
 جو ٹھٹھے تو باغ میں ناز کے انداز سے  
 لہو آہواست کہ بہینند  
 جھل میں اگر ہرن نجس کو دیکھ لین

بدین پایہ کہ مے بنی رسیدم  
 اس مرتبے پر کہ دیکھی ہے تو پہونچی میں  
 از ان جان جہان مجور باہم  
 اس جہان کی جان یعنی یوسف مجبور ہووین میں  
 بمنزل گاہ مقصودم رسالے  
 تو منزل مقصود پر مجس کو پہونچا دے  
 چہ حال زانکہ ہجائے ست باہم  
 کیا فائدہ اُس سے جو ایک مکان میں سیر پاس ہے  
 بصورت گرچہ نزدیکست دورست  
 ظاہر میں اگرچہ نزدیک ہے لیکن دور ہے  
 چہ خیر و از ملاقات آب و گل را  
 کیا فائدہ ہوا ملاقات سے پانی اور مٹی کی  
 کہ ناید با تو از حورو پری یاد  
 کہ نہیں آتی ہے تیرے برابر حورا و پری کی یاد  
 کہ بر باید دل و دین از خردمند  
 جو لیجانی ہے عقلمند و ن سے دل اور دین  
 کشد در تکرہ نقشی ز رویت  
 کھینچیں تکرہ میں تیرے چہرے کی ایسی کوئی تصویر  
 رخت بیند و از جان بندہ گردند  
 تیرا منہ دیکھیں اور جان سے غلام ہووین  
 مے عشق نہان در سنک خارا  
 پوشیدہ محبت سنک خارا میں پیدا کر دے تو  
 درخت خشک را درخش آری  
 سوکھے درخت کو حرکت یعنی و جدیدین لاہیے تو  
 بترگان از بہت خاشاک چنند  
 بلکون کھل تیری گاہ کا کوڑا صاف تر بن

نمایاں تیری  
 کہ میں نے  
 ہوں اس سے  
 کہ معنی نفرت کرینو الا  
 اور بھلے والا  
 یہ دیکھنا  
 کہ تو ایسی خوبصورت  
 ہوتا ہے تیرا  
 اور دیکھنا  
 کہ تو ایسی خوبصورت  
 ہوتا ہے تیرا  
 چہ  
 نفع کان کی  
 کے معنی گھٹکان  
 گجنگندہ معنی  
 تیری آرزو میں  
 چو بخرامے  
 خاشاک  
 چیلن مار  
 چاکر بلکون  
 چو بخرامے



چو افسون خوانی از لعل شکر خا

جو منہ پڑھے تو اپنے لب شیریں سے یعنی بلاوے

بدین خوبی چنین در ماندہ چونی

یا وجود اس خوبی کے ایسی عاجز کس رہے ہے تو

ز غمرہ ناو کے از ابرو کمان کن

غمرے تیرا دھندلے سے کسان بنا کر

رخت بنا و آنرا سوی خود تاب

اپنا چہرہ دکھلا اور اپنے سگو اپنی طرف پھیر

بر قنار آراین نخل رطبت بار

جنش میں لاگا اس چھو ہارے گرائیو الی دخت کو یعنی

بتاب از زلف خم خم در کند می

بٹ زلف خمدار سے ایک کند

نسبتین کوے خود کن چشم او باز

طرف گورے گیند یعنی اپنے سینے کے اسکی آنکھ کھول

ملب از خندہ شہد افشا نے وہ

لب پر مننے سے شہد گرا نا کر

برواز مشک خال دل کسل نہ

او سپر مشک سے دانہ دل توڑنیو الی تل کا رکھ

زلیخا گفت کای مادر چه گویم

زلیخانے کھا کہ اے ماں کیا بیان کروں میں

فساز و ویدہ ہرگز سوی من باز

نگاہ نہیں کرتا ہے کبھی طرف میرے

اگر مہرہ گرم از دورم نہ بیند

اگر چاند ہو جاؤں میں دور سے مجھ کو نہ دیکھے

چو سرہ نور ویدہ کر فرایم

مثل سرے کے اگر نور آنکھ کا بڑھائیو الی ہو جاؤں میں

رسد مرغ از ہوا ماسہ ز دریا

آپہوچین ہوا سے چو یاں دریائے پھیلا بن

چرا چندین کتے آخ ز بونی

آخر پھر اسقدر عاجزی کیوں اٹھا تیرے تو

شکار آن نگار دوستان کن

اُن لہجے والے معشوق یعنی پوشک کو شکار کر

بہر ازیش ہمزائی خودیاب

ہمزائی سے اُسکو اپنا ہمزائی کر لے

براہ لطف آرا ز لطف رفتار

مہربانی کی راہ پر لاؤ اپنی رفتار کے لطف سے

سپایش نہ زد ام وصل بندی

اُسکے پاؤں میں وصل کے اجال سے ایک بند رکھ

چو چوگان سوی خود سازش ہر افراز

چوگان کی طرح اپنی طرف اسکو سرفراز کر

وزان شہدش بخود چسپا نے وہ

اور اُس شہد سے آپ میں اسکو چپکے

ز شوق حال خود دوش بدل نہ

آپنے تلکے شوق سے اُسکے دل میں داغ رکھ

کہ از یوسف چہ بے آید برویم

کہ یوسف سے کیا کیا مجھ کو پیش راویگا

چسان جلوہ گری باوی کنم ساز

کس طرح کی جلوہ گری اُسکے ساتھ کروں میں

وگر خور بر زمین نورم نہ بیند

اور اگر آفتاب زمین پر ہو جاؤں میں میری روشنی نہ دیکھے

بچشم تنگ او مشکل در ایم

اُسکی تنگ آنکھ میں مشکل سے ساؤں میں

اُسکی تنگ آنکھ میں مشکل سے ساؤں میں

اُسکی تنگ آنکھ میں مشکل سے ساؤں میں

اُسکی تنگ آنکھ میں مشکل سے ساؤں میں

اُسکی تنگ آنکھ میں مشکل سے ساؤں میں

اُسکی تنگ آنکھ میں مشکل سے ساؤں میں

اُسکی تنگ آنکھ میں مشکل سے ساؤں میں

اُسکی تنگ آنکھ میں مشکل سے ساؤں میں

اُسکی تنگ آنکھ میں مشکل سے ساؤں میں

یوسف زلیخا کی کہانی ہے جس میں یوسف نے اپنی بیوی زلیخا سے بے وفائی کی تھی۔ یہ کہانی قرآن مجید میں بھی مذکور ہے۔











بطریقے چو فکر آغاز کردے

بنیاد ڈالنے میں جو فکر شروع کرتا

عمارات جہالی بی سستہ و بن

عمار تین جہان بے حد اور انتہا کی

نقش آفرینش چون زدی را

نقش آفرینش میں جب عقل دوڑ آتا

بہ تصویر انچہ بر کلکش گذشتے

تصویرون سے جو اُس کے قلم سے نکل جاتیں

بسنگ اور صورت مرغی کشیدی

پھر جو کسی چڑیا کی تصویر بناتا

بحکم دایہ زرین دست استاد

دایہ کے حکم سے استاد شہرے ہاتھ نے

صفای صفاش صبح اقبال

صفائی اُس کے مکانوں کی صبح اقبال کی

مہر فرس مرمر در مہر باش

بچا ہوا فرش سنگ مرمر کا اُس کے راستوں میں

وران در ہم در انجا ہفت خانہ

اُس قسم سے وہاں سات گھر بنائے

مرتب ہر ایک از لون و گر سنگ

بنا ہوا ہر ایک دوسرے رنگ کے پتھر سے

ہنرمند خانہ ہر چون چرخ ہفت

ساتویں مکان میں مثل ساتویں آسمان کے

مرصع چل ستون از زبر افراخت

جڑاؤ تلو ستون سونے سے بلند کیے

بپا سے ہر ستونی ساخت از زر

پتھر ایک ستون کے بنایا سونے سے

ہزاران طرح زیبا ساز کردی

ہزاروں خوبصورت بنیادیں بناتا

نمودے جملہ در یک روی ناخن

تمام دکھا دیتا ایک ناخن میں

شدی از خامہ لوح ہستی را

قلم سے ہستی کی تجنی کو بنا ڈالتا

در شمع اور وانی زندہ گشتے

قطرہ سیارے اُس کے سے فوراً زندہ ہو جاتیں

سبک سنگ گران از جاپریدی

فوراً بھاری پتھر جگہ سے اڑ جاتا

نہ راند و وہ سرالی کرد بنیاد

ایک مکان سونا ملا ہوا بنانا شروع کیا

فضائی خانہائیں گنج آمال

معین اُس کے گہروں کا خزانہ امید کا

موصول زابنوس و علاج در ہاش

جوڑے ہوئے آبنوس در ہاشی دانک دروازے کے

چو ہفت اورنگ مثل زمانہ

مثل ساتون آسمان کے زمانے کے مثل

صفتا لیدہ و صفائی و خوش رنگ

صیقل دیکھے ہوئے اور صاف اور خوش رنگ

کہ ہر نقشے و رنگے بود زان کم

کہ ہر ایک نقش اور رنگ اس کو کم تھا

ز وحش و طیر زیبا شکلا ساخت

درندوں اور پرندوں کی خوبصورت شکلیں بنائیں

غزالی ناف او میر مشک او فر

ایک ہرن ناف اُسکی مشک خالص سے بھری ہوئی

ملک

طاجی میں

صدری اور

انکس

نکس

جہان میں

جہان میں

یعنی

نصرت

پیدا

۱۲

صفت

کافی

اور

تین

تین

تین

تین

تین

تین

تین

تین

تین

تین

تین

تین

تین

تین



زطاؤسان زرین صحن اوپر

سونے کے طاؤسون سے آسکا صحن بھرا ہوا

میان آن درختے سرکشیدہ

در بیان اسکے ایک صفت سرکشیجی یعنی بنایا ہوا

زیسم خام پوش نازین ساق

خالص پاندی سے اسکی نازین جڑنی ملی

بہر شاخت ز صفت بو و طیار

اسکی ہڈیاں پر کارگی سے بنی چھٹی

بنام ایند درخت سنہ و حرم

سہان اللہ کیا درخت ہر ا بھرا

ہمہ مرغان او بامرومان رام

سب چڑیاں اسکی آدھون سے ملی ہوئیں

وران خانہ مصور ساخت ہر جا

اس مکان میں مصور نے بنائی ہر جگہ

بہم بستہ خون مشوق و عاشق

کھلے ہوئے بیٹے مشوق اور عاشق کی طرح

سیکجا این لب آن بوسہ داد

ایک جگہ ہر آنے آنے کے ب کا بوسہ دیا

اگر نظار کی آنجا کد شے

دیکھنے والا اگر وہاں گدڑتا یعنی جانگلتا

ہما ناگو و سقف او سپرے

حقیقت میں نہیں چلت اس مکان کی ایک آستان

عجب باری و مہری چون دو پیکر

ایک عجب پانڈ اور سورج مثل جزا کے

ممودی در نظر بر روی دیوار

دکائی دیتی نظر کرتے ہیں دیوار پر

بد مہلے مرصع درخت

چڑیاؤں و دیون سے ناز کرنے میں

کشتش حشم نادرین ندیدہ

کراسکا مثل ناہر دیکھنے والی آنکھ نے نہ دیکھا

نر ساعصا لش از فیروزہ اوراق

سونے کی اسکی شاخیں فیروزے کی پتیان

زمر و بال مرع و قفل منقار

چڑیاں زمر کے بازو اور لعل کی جو پٹی والی

ندیدہ ہرگز از باد خزان کم

نہ دیکھا جسے کبھی طہت مجاڑ کی ہوا سے مدد

سیکجا کردہ صبح و شام آرام

ایک جگہ صبح اور شام آرام کرنے والے

مشال یوسف و قفل زرین

تصویر یوسف کی اور تصویر زرین کی

زمر جان و دل باہم موافق

محبت جان اور دل سے آپس میں ملے ہوئے

بیک جا آن میان این کشادہ

ایک جگہ آئے کر اسکی کھڑکی پر

ز حسرت در دہانش آب شے

انوس سے آنکھ سے نہ بین پانی بھرتا

بر و تابندہ ہر جا ماہ و مہرے

جس پر چمکے والے ایک چاند اور سورج یعنی یوسف اور زلیخا

ز چاک یک کر بیان بر و مہرے

ایک چاک گریبان سے سر نکلتے ہوئے

چو در قفل بہار ان تازہ گلزار

چو در قفل بہار میں نکل تازہ باغ کے

جمع فصیح کی معنی  
درخت کی کشت زمین  
چھوٹی باجی اور قفل  
یعنی زبان  
نخل انجلی صفت  
یعنی آگ کی  
نخل کی آس کلان  
بین ماہ و مہرے  
سے آنکھ سے نہ بین  
پانی بھرتا  
یعنی تحقیق کر اور  
سخت سامنی  
چھت اور پھر سا  
یعنی آسان اور ملامت  
نخل انجلی صفت  
مطلب یہ کہ  
معتدل بین بی  
یوسف اور زلیخا  
کی تصویر جابجا  
بنائی ہوئی تھی



بہر گل گلزینش بشیں یا کم

ز فرشتہ بود ہر جانی شکفتہ

در ان خانہ بنود القصرہ کجای

بہر سودیدہ در دیدہ کشودی

چو شد خانہ بدین صورت مہیا

بہر نویت کہ آن بجانہ را دید

لی عاشق چو بیند روی جانان

از ان حرف آتش او تازہ کردو

اس حرف سے آگس کی تازہ ہوتی ہو

دو شاخ تازہ گل پھیدہ باہم

دو شاخیں بچول تازہ کی باہم پٹی ہو بین

مہی زان دو دلا آرام مول را می

ان دونوں دل کا آرام دینا اور خوش کرنا ہونے خالی

بہر سفت شد فزون شوق زلیخا

مٹن یوسف کے زیادہ ہوا شوق زلیخا کا

شود زان نقش حرف شوق جوانان

اس نقش سے حرف شوق کا پڑھ لیتا ہو

تقدیر داغ بید کا ہو جانا ہے یعنی جلنے لگتا ہو

خواندن زلیخا یوسف را سوے

بلانا زلیخا کا یوسف کو طرف

آن خانہ والتماس وصل نمودن

اس گھر کے اور ملاقات کے لیے عرض کرنا

بہر تیش زلیخا دست بکشاو

آسکی ہر اشکی کے لیے زلیخا نے ہاتھ کھولا

چو شد خانہ تمام از سعی استاد

جب مکان بن گیا کارکن کی کوشش سے

اس کی ہر اشکی کے لیے زلیخا نے ہاتھ کھولا

یوسف را البوی خانہ تہیہ

اس کی ہر اشکی کے لیے زلیخا نے ہاتھ کھولا



قنادیل گہر پیوندش آونخت  
 موتی لگی ہوئی قندلین اُسے لکھ میں  
 ہمہ بالیتینہا ساخت اجنا  
 سب چیزیں ضروری موجود سکی دہان  
 دران شکر نگہ از ہر جزو ہر س  
 اس عشر نگاہ میں ہر چیز اور ہر شخص سے  
 بی بی وی جانان گرہشت ست  
 سج ہے بے صورت معشوق کے اگرہشت ہے  
 بد آن شد تا کہ یوسف را بچو نہ  
 اس ارادے میں ہوئی تا کہ یوسف کو بلا دے  
 بخلوت با جمالش عشق بازو  
 تنہا کی بن ایکے جلال سے عشق بازی کرے  
 ز لعل جان فرایش کام گیر و  
 اُسکے جان بڑھانے ہوئے مقصد حاصل کرے  
 ولی اول جمال خود بسیار است  
 لیکن پہلے اپنے جلال کو ستوارا یعنی بناؤ سنگار کیا  
 بزور ہا بودش احتیاج ہے  
 زہود کی اسکو کوئی ضرورت نہ تھی  
 بخوبی گل بہ بتانہا سر شد  
 خوبی سے باغ میں پھول مشہور ہوا  
 ز غارہ رنگ گل را تازی داد  
 گلگو نے سے پھول یعنی چہرے کے رنگ کو تازی دی  
 زو سمر ابروان را کار پوداخت  
 دسم سے بھنودن پر کام بنایا  
 نغولہ نسبت موتے عین را  
 چوٹی گوندھی خوشبو دار بالون کی

ریا حین ہر عطرش در ہم آمخت  
 خوشبو میں ہر عطر کی اس میں ملا میں  
 بساط خرمی انداخت اجنا  
 بچونا خوشی کا بھپا بادبان  
 نمی بالیت الا یوسف و س  
 کسی کی ضرورت تھی لیکن یوسف کی اور بس  
 بچشم عاشق مشتاق رشت ست  
 عاشق مشتاق کی نظر میں برا ہے  
 بصدر عزت و جلالش نشاند  
 مسد عزت اور مرتبہ پر اس کو بٹھا دے  
 بمیدان وصالش خوش تازو  
 اُسکے وصل کے میدان گھوڑا دوڑا دے  
 بزلف سرش آرام گیر و  
 سایہ زلف سرکش اسکی بین آرام لیوے  
 و زان میل یوسف بخود خواست  
 ہم اُسکے خواہش اپنے دل میں یوسف کے بلانکی کی  
 ولی افزود زان خود را رواج  
 لیکن زیادہ بناؤ کرنے کر لیا موافق رواج کے  
 ولی از عقد شہم خود بر شد  
 لیکن شہم کی لڑی سے زیادہ خوب صورت ہو گیا  
 لطافت را نکو آواز کے داد  
 لطافت کو خوب شہرت دی پنی رب و نق دی  
 ہلال عید را قوس قزح حست  
 عید کے بانیکو قوس قزح جھوک بنایا  
 گرہ در یکدگر زو مشک حین را  
 بانہہ بانیکو چین کو آپس میں

۹۰  
 قنادیل گہر پیوندش آونخت  
 موتی لگی ہوئی قندلین اُسے لکھ میں  
 ہمہ بالیتینہا ساخت اجنا  
 سب چیزیں ضروری موجود سکی دہان  
 دران شکر نگہ از ہر جزو ہر س  
 اس عشر نگاہ میں ہر چیز اور ہر شخص سے  
 بی بی وی جانان گرہشت ست  
 سج ہے بے صورت معشوق کے اگرہشت ہے  
 بد آن شد تا کہ یوسف را بچو نہ  
 اس ارادے میں ہوئی تا کہ یوسف کو بلا دے  
 بخلوت با جمالش عشق بازو  
 تنہا کی بن ایکے جلال سے عشق بازی کرے  
 ز لعل جان فرایش کام گیر و  
 اُسکے جان بڑھانے ہوئے مقصد حاصل کرے  
 ولی اول جمال خود بسیار است  
 لیکن پہلے اپنے جلال کو ستوارا یعنی بناؤ سنگار کیا  
 بزور ہا بودش احتیاج ہے  
 زہود کی اسکو کوئی ضرورت نہ تھی  
 بخوبی گل بہ بتانہا سر شد  
 خوبی سے باغ میں پھول مشہور ہوا  
 ز غارہ رنگ گل را تازی داد  
 گلگو نے سے پھول یعنی چہرے کے رنگ کو تازی دی  
 زو سمر ابروان را کار پوداخت  
 دسم سے بھنودن پر کام بنایا  
 نغولہ نسبت موتے عین را  
 چوٹی گوندھی خوشبو دار بالون کی



زینت آویخت مشکین گیسوان را

کھیلنے سے لگا پا خوشبودار بالون کو  
کھل ساخت چشم از سرمہ ناز

ناز کے سرے سے آنکھ کر سرمہ آلود کیا  
سنا دار عنبر تر جا بجایا خال

رکے عنبر تر سے مایا بیا تل  
کہ رویت آتشی در دل فکندست

کہ تیرے منہ نے ایک آگ دل بن ڈالی ہے  
بجہ خطی کشید از نیل چون میل

چاند پر ایک خط کھینچا نیل سے مثل سلائی کے  
نمود آن خط نیلی بر رخ آن ماه

نہ تھا وہ نیلا خط اس چاند کے چہرے پر  
مگر مشاطہ دید آن ز کس مست

شاید مشاطہ نے دیکھیں وہ مست آنکھیں  
بد انسان داد سیمین بچہ رازنگ

اس طرح دبا گورے بچے کو رنگ  
بکف نقشی ز داوا از خردہ کاری

بتیلی میں ایک نقش بنا با اس نے ہوشیار ہی کے  
بفندق کو نہ عناب تر داد

انگلیوں کی پورون میں رنگ عناب تر یعنی سرخ گھلا  
بصنعت وہ ہلال مہ تقار

کارگیری سے دسوں چاند چاند کھل یعنی ناخن کو  
کہ تا از طارم دولت ہلالے

تاکہ دولت کے کوٹے سے ایک چاند  
منو د از طرف عارض کو شوارہ

دکھائی دیا گوشہ رخسار سے گوشوارہ یعنی بندہ

ز عنبر داو پستی ارغوان را

عنبر سے رفق دی سرخی یعنی چہرے کو  
سیرہ کار سے بمر دم کرد آغاز

بدکاری رقیوں سے شروع کی  
بجانان کرد عرض صورت حال

معشوق سے صورت حال عرض کی  
بران آتش دل و جام سپیدست

اس آگ پر میرا دل اور جان سپید ہے  
کہ شد مصر جمال آبا و زان نیل

کہ مصر جمال کا اس نیل سے آبا و ہو گیا  
کہ میلے بود بہر شیم بد خواہ

بلکہ ایک سلائی تھی واسطے نظر بد دشمن کے  
فتاد آنجا ش میل سرمہ از دست

مگر بڑی اس جگہ اس کے ہاتھ سے سرے کی سلائی  
کز ان دستان ولی اردو فراخک

کہ اس کے ہرے ایک دل کو قابو میں لائے  
کز ان نقشی بکف اردو نگاری

کہ اس نقش سے ایک معشوق کو ہاتھ میں لاوے  
بجانان ز اشک عنابی خبر داد

معشوق کو سرخ آنہوں سے خبر دی  
ز جہلاب شفق کرد آتش کار

شفق کے پردے سے ظاہر کیا  
نشانش بخش از عید وصالے

نشان اس پر کووے وصال کی عید سے کوئی  
قرآن افکند مہر را در ستارہ

نزدیکی ڈالی چاند نے سچ ستارے کے

کھل مینو منوں  
یعنی سر کی ہڈی  
اور سید کا ریسے  
یعنی ظلم اور فریب  
اور شفیق  
ہرے وادیشانی  
اور میل سرمہ لگانے  
کی لکڑی کی سلائی  
سیرہ کار سے  
وہ عورت جو لالون  
کی لکڑی کی سلائی  
یوسف زلیخا  
مترجم  
اسی آتش سرخ  
کوٹے میں  
خود کار سے منی  
دانا اور بار بار  
کرنی والا  
فندق کو لکھنا  
سب سے کام ہے  
عیش سب سے  
کہ ہوا ہے  
منی زلیخا



کہ تا آن دولت دنیا و دیش

تا کہ وہ دولت اس کی دنیا اور دین کی  
چو غنچہ با جمال تازہ و تر

مانند غنچہ کے ساتھ جمال تر و تازہ کے  
مرتب ساخت بر تن پیر بن را

آراستہ کیا بدن پر یعنی پہنا کر تہ  
شعار شلخ گل آریا سمن کرد

لباس پھول کی شاخ کا چنبلی سے کیا  
نمدیدی دیدہ گر بودی تامل

نہ کیجیو آنکھ اگر غور بن جاتی  
عجب آبی دران از نقرہ خام

ایک عجیب پانی آسمن خالص چاندی سے  
ز و ستینہ دو ساعد دید رونق

سنگین سے دونوں کلاہیوں کو رونق دی  
رخش میداد با ساعد گواہی

بہر پہلو سے دیتا تھا گواہی  
چو بر نازک رخس شد پیر بن را

جب اسکے نازک بدن پر لباس درست ہو گیا  
بت چین باہر ارمان تازہ بینی

بت چین کی تہی زلہا ہزاروں خوبوں سے  
نہاد از غل سیراب وز رخ شک

رکھا لعل سیراب اور خشک سونے سے  
شد از کوہر مرصع جیب و امان

موتیوں سے جڑاؤ جیب دامن ہوئی  
خرامان میشدی آئینہ در دست

پھرتی تھی آئینہ ہاتھ میں لیے ہوئے

بحکم آن قران گرد و دیش

بوجب اس قران کے ہوئے نزدیک اسکے  
لباس نو بنو پوشیدہ دیر

لباس نئے نئے بنھائے بدن میں  
ز گل پر ساخت دامن سمن را

پھول یعنی بدن سے بھرا چنبلی کے دامن یعنی کرنے کو  
سمن در جیب و گل در سمن کرد

چنبلی گریبان میں اور گل یعنی ہاتھ کو آستین میں ڈالا  
بجز آب تنک بر لالہ و گل

سوا تھوڑے پانی کے لالہ اور گلاب پر  
دو ماہی از دو ساعد کردہ آرام

دو مچھلیوں نے دو بونچوں سے آرام کیا  
ز زگر وہ دو ماہی را مطلق

سونے سے دونوں مچھلیوں کو طوق پہنایا  
کہ سنش گیرد از مہ تابہ ماہی

کہ جس سے لپکتے ہیں ماہی یا پانی یعنی آسمان سے زمین تک  
بزم رخس و تہ پیر بن را بہت

ساتھ نہری دیبا چین کے آس کو آراستہ کیا  
جولان آمد از دیباے چینی

جولان میں آئی دیباے چینی سے  
فروزان تاج را بر خرن مشک

روشن تاج کو مشک کے کلمیان یعنی سر پر  
بصحن خانہ طاوس خرامان

گھر کے صحن میں مثل طاؤس کے خوامان  
خیال حسن خود با خود ہی بہت

اپنی خوبصورتی کا خیال اپنے دل سے باندھتی تھی

لغت  
دینا و دنیا و دیش  
عجب غنچہ  
مرتب  
آراستہ  
شعار  
لباس  
نمدیدی  
عجب  
ز و ستینہ  
رخش  
چو بر نازک  
بت چین  
نہاد از غل  
شد از کوہر  
خرامان  
پھرتی تھی



چو عکس روی خود دید از مقابل

جب یکس اپنے چہرے کا سر دیکھا مقابلے میں  
نہ نقد خود درون ج طرح طلب کرد  
نقد یعنی حسن اپنے سے دل کو خوشی کا خزانہ کیا یعنی خوشی کو  
محبت و جوی یوسف کس مرستاد

یوسف کی تلاش میں ایک شخص کو بھیج  
در آمد ناگہان از در چو ما ہی  
آیا دروازے سے اچانک کی مانند ایک چاند کے  
وجودی از خواص اب بول و در

ایک ذات خاصیت منا چہرے دور  
از و یک لمحہ روشن جہانے

اس ایک روشنی سے ایک جہان روشن  
زلیخا را چو دیدہ بروی افتاد

زلیخا کی جب آنکھ اس پر پڑی  
گر نقش دست کای پاکیزہ سیرت  
بکڑ لیا اسکا ہاتھ کہ اسے پاکیزہ خلقت  
بنام ایزد چہ نیکو بندہ تو

سبحان اللہ تو کیا اچھا بندہ ہے  
بطوق منتت گردن فرازم

تیرے احسان کے طوق سے گردن بلند کی ہوئی  
بیاد حق شناست باشم امروز

آؤ تو تیری حق شناس ہوں میں آج  
لنوں قانون احسانت کتم ساز

اب یہ قانون تیرے احسان کا یہاں ہوں میں  
بہ سیرت و فسون از حد برون برد  
کراؤد چلے کہ حد سے زیادہ بگی یعنی کیے

عبار نقد خود را یافت کامل

کس نقد اپنے کو کامل پایا یعنی حسن میں کھرا پن  
بقصد او خریداری طلب کرد

ارادے سے ایک خریدار کی خواہش کی  
پرستاران ریش و پس فرستاد

لوٹا لون کو آگے بھیجے سمجھ  
عطار و حشمتی خورشید جاہی

ایک عطار و دودہ ایک خورشید مرہم یعنی یوسف  
جبین طلعتش نور علی نور

مکمل پشیمانی اسکی کی نور اور نور کے یعنی بہت روشن  
وزین یک حرف نہر سودا شائے

اور اس ایک حرف نہر سودا شائے  
ز شوقش شعلہ کوئی درنی افتاد

اس کے شوق سے کہے تو شعلہ زلزل میں پڑا  
چراغ دیدہ اہل بصیرت

اہل نظر کی آنکھ کا چہرہ باغ  
بہر احسان و لطف از زندہ تو

بہر احسان اور مہربانی کے لائق تو ہے  
بہ نیکو بند کہہاے تو نمازم

تیری نیک بندگیوں پر فخر کرتی ہوں میں  
زمانی در سیاست باشم امروز

آج ایک زمانہ تیرا شکر ادا کروں میں  
کہ تا باشد جہان گویند از ان باز

کہ جبک جہان رہے اس کے بعد بھی ذکر کریں  
باول خانہ زان رہش درون برد

ان ساتوں درجے سے اس کو پہلے درجے میں لکھی

نقد بیان زلیخا

کس حسن سے

ارادہ سے

یعنی اب میں چوں

احسان کا ناعدو

دست گیری ہوں

کہ جبک جہان

باقی رہے دل

یوسف احسان

کا لقب ہے

یوسف زلیخا

یوسف زلیخا

یوسف زلیخا







کجا این پنبه با آتش برآید

بکمان یہ تھوکی آگ پر غاب آدے  
زلجماں آن نفس جز باد شمر و

زنگنه نے اس عبارت کو سواپوا کے نہ شمار کیا  
برو فصل دگر محکم و روست

اسپر قفل دوسرا مضبوط اندک کیا  
وگر بارہ زنجیر لٹا کر ہر دواشت

دوسری بار زلیخانے نعرہ مارا عینہ مزید کرنے لگی  
مکفیت ای خوشتر از جان خوشی چند

لیا ارجان سے زیادہ اچھے ناغوش ہو گیا کینک  
 ہی کر دم خزان در بہایت

ان غنیمت کو در ماتم تو با ستے

آن کو طاعت من روی تابانی

ہنہن کہ میری اطاعت سے منہ پھیر گیا تو  
مقتاد رگنہ فرمانبری نیست

ان کا ریکہ نہ پسند و خداوند

ن کارم شناسانی مبادا

ان کا م سے ملو پھان مت ہو جو وہ  
ان کا خانہ سخن کو تہا کر دند

مکان بین با تین مختصر کین  
کار در شش قفل و گمزد

کے اس کے دروازے پر دوسرا فضل لگا یا

چنان این نفی با صرصر گراید

سبحن کو بیان بد پر خانہ اش برود

دل یوسف ازان اندویش است

دل یوسف کا اس غم سے ٹوٹ گیا  
قالب ازرا از چندین سال برداشت

پایت می کشم سر سر کشی چند

پانویں سیمتی ہوں میں انوسرشی کب تک کر نیچا  
ناع عقل و دین کروم فدایت

۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱  
 ۴۷۲  
 ۴۷۳  
 ۴۷۴  
 ۴۷۵  
 ۴۷۶  
 ۴۷۷  
 ۴۷۸  
 ۴۷۹  
 ۴۸۰  
 ۴۸۱  
 ۴۸۲  
 ۴

یہ علم کے طوق میں گروا ہے گا نو  
راہی خلافت میں شتابی

صیانت رستین طاعتوری است

دین جتنا بند کی نہیں ہے  
دور کا رگاہ بند کی بند

ن دستم تو انامانی مبادا

این بگوید دست قدرت است هو جیو  
بر حسانه منزه گاه کمر وند

مرے درجے میں مقام کیا  
سان قصہ اش از سینہ مسرور  
می طور کا قصہ اُس نے سننے سے بد کیا

وہ سب سے پہلے پیدا ہوا

فیضانِ کلمہ

ہیودہ خیال کیا اور  
بابتین کر کے

دھرم ساگر منی

یہ خلیفہ

نور الدین اور قس  
میں

یعنی اس مادی میں

خاندان زر

الحکمہ

میں جو کچھ

مغنی بیک

هوذا انا انا

...

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲



بدین دستور ز افسون و فسانہ  
 اسی دستور اند مگر اور جلو ن سے  
 ہر جا قصہ دیکر ہے خواند  
 ہر جگہ ایک دو سہ قصہ بیان کرتی تھی  
 شش خانہ نشہ کا ریش میر  
 چھ گھر دین میں اس کا کام حاصل نہوا  
 ہفتہ خانہ کرد اور اقدم حست  
 ساتویں مکان کی طرف اُسے قدم بڑھایا  
 بلے بنو و درین رہ نامیدی  
 سچ ہے اس راہ میں ناامیدی نہیں ہوتی ہے  
 ز صد در گرامیدت بر نیاید  
 سود و اندون ہے جو تیری امید بر نہ آوے  
 وری ویکر بسا ید زد کہ ناگاہ  
 اور دوسرا دروازہ کھٹکنا چاہیے کہ اتفاقاً

ہی بردش درون خانہ بخانہ  
 لیے جاتی تھی اُسکو ایک گھر سے دوسرے گھر میں  
 ہر جا نکتہ دیکر ہے راند  
 ہر مقام پر دوسری باریکی نکالتی تھی  
 نیامد مہرہ اس بیرون ز شہر  
 نہ باہر نکلا اُس کا مہرہ شہر سے  
 کشادہ کار خود ارہ مفتہین حست  
 کھٹکنا یعنی حاصل ہونا اپنے مطلب کا ساتویں سے ڈھونڈنا  
 سیاہی راہ و روزی سفیدی  
 سیاہی کو ایک دین سفیدی حاصل ہوتی ہے  
 بنو میدی جگر خوردن نشاید  
 ناامیدی سے کھلیجہ کھانا نہ چاہیے  
 از ان رہ سوی مقصد وری آہ  
 اس سے طرف مقصد کے راہ لیجائے تو

در آوردن زلیخا یوسف را  
 لانا زلیخا کا یوسف علیہ السلام کو ساتویں گھر میں  
 بخانہ ہفتہ و مقصود خود از و خواہش  
 اور اپنے مقصد کی اس سے خواہش کرنا

سخن پرداز این کاشانہ راز  
 بات آراستہ کرینوالا یعنی راوی اس بھید کے مکان کا  
 کہ چون لوبت ہفتہ خانہ افتاد  
 کہ جب باری ساتویں گھر کی پڑی یعنی آئی  
 کہ ای یوسف ہستم من قدم نہ  
 کہ اے یوسف میری آنکھ اکین قدم رکھ

چنین بیرون دہرا ز پردہ آواز  
 اس طرح پردہ سے باہر دیتا ہوا آواز یعنی بیان کرتا ہے  
 زلیخا ز از جان برخاست فریاد  
 زلیخا کی جان سے اٹھی یعنی فریاد یا ریلین ہوئی  
 ز رحمت پاورین روشن حرم نہ  
 رحمت سے پاؤں اس روشن گھر میں رکھ

یوسف زلیخا کی کہانی  
 جو کہ اس کے ایک  
 نام جو اس کے بار  
 کہیں کا ہے اور  
 اس سے مطلب  
 نہ حاصل ہوتا  
 یہ بھی یوسف  
 کو اس کا مطلب  
 یہ بھی وہ اس کا  
 مقصود خود از و خواہش  
 یوسف علیہ السلام اور خانہ ہفتہ  
 نہ حاصل ہونے  
 سے اور سفیدی  
 حصول مطلب سے  
 مراد ہے  
 جگہ و دن کا معنی  
 کہ جگہ کا نام و اس  
 سے کلمہ نکالنا  
 یہ بھی وہ اس کا  
 معنی ہے اور  
 کاشانہ اور یعنی یہ  
 قصہ ہے



وزان خرم حرم کردش نشین

اس اچھے مکان میں کیا اُس نے کمر

حریمی یافت از اغیار خالی

ایک مکان پایا غیرون سے حسالی

دوریش ز آمد شد بیگانہ لیستہ

دروازہ اُس کا غیب کے آنے سے بند کیا

و روجہ عاشق و معشوق کس نہ

اس میں سوا عاشق اور معشوق کے کوئی نہ تھا

مست معشوق و ریسہ راکہ ناز

منہ معشوق کا لباس ناز میں

ہوس راعرصہ میدان قنادہ

حرم کے میدان میں کشادگی پڑی

ز نیجا دیدہ و دل مست جانان

نہا کی آنکھیں اور دل مست معشوق کی

بشیرین نکتہ ہامی و لیلہ پرس

بہشتی اور دلچسپ باہر توں سے اُس کو

بہا لائے سریر افکتہ خود را

تخت پر اپنے ڈال کر یعنی بھا کر اُس کو

اگر خورشید روی من بہ بنید

اگر آفتاب میرا منہ دیکھ لے

مرا تا کی ورین محنت پسندی

جگوں تک اس رنج میں پسند کریگا تو

بدعیسان و درو دل بسیار کردی

اس طرح درد دل بہت بیان کرتی تھی

یوسف نظر بر خویش میداشت

لیکن یوسف نظر اپنے اوپر رکھتے تھے

بزنجیر زرش زو قفل آہن

اسکی سونے کی زنجیر میں قفل لوہے کا بند کیا

ز چشم حاسدان دورش حوالی

جلنے والوں کی نظروں سے دور اُسکی چار دیواری

امید آشنایان راستہ

امید آشنائوں کی ٹوٹی ہوئی

گزنہ شحمہ اسدیب کس نہ

ڈک کو توال کا نہ خون کو توال کا رہا

دل عاشق سرور معشوق پر دوار

دل عاشق کا راگ شوق کا گانے والا

طبع را آتش اندر جان قنادہ

لاچ کی جہان میں آگ لگی

نما و دست خود در دست جانان

رکھے ہوئے ہاتھ اپنا معشوق کے ہاتھ میں

خرامان برو تا پای سرش

آہستہ آہستہ لگی تخت کے نیچے یعنی برابر تک اُس کو

باب دیدہ گفت آن سرور قدرا

رو کر کہا اس سرور نے یعنی پوشے سے

چو ماہ از خرمین من خوشہ چلید

چاند کی طرح میرے کھلیان سے بالی چو یعنی روشنی لے

ز چشم رحمت از رویم پسندی

کہ آنکھ رحمت کی میری طرف سے بددیکھتا ہے

یوسف شوق دل اظہار کردی

یوسف سے شوق دل کا ظاہر کرتی

ز بیم فتنہ سروریش میداشت

فساد کے خوف سے سرور کو یعنی جھکائے رکھتے تھے

یوسف کی اس کیفیت سے  
میں نے بہت دلچسپی لی  
اور اس کی سادگی سے  
بہت متاثر ہوا۔  
یوسف کی اس کیفیت سے  
میں نے بہت دلچسپی لی  
اور اس کی سادگی سے  
بہت متاثر ہوا۔







بحق آن خدا سے بر تو سو گند

ساقہ حق اس خدا کے نیم پر قسم ہے

باین حسن جہانگیری کہ داوت

قسم اس حسن جہانگیری کی کہ داخ کو

باین نوری کہ تابدار مخینیت

قسم اس نور کی کہ چمکا ہے نیری پیشانی سے

یا پروے کمانداری کہ داری

قسم اس تیر انداز ابرو کی کہ رکھتا ہے تو

محشراب کمان ابرو تو

قسم عجب گمان ابرو تیری کی

بجا و نرس مروت فریت

قسم نیری آنکھ مردم فریب کے جادو کی

بان موسیکہ می کوئی میانش

قسم اس بال کی جس کو کمر کتا ہے تو

بمشکین نقطہ ات بر روی کلنگ

قسم سیاہ نقطہ یعنی تل تری کی بھول سوہرے پر

باب دیدہ من ز اشتیاق

قسم میر کے آنسوؤں کی تیرے اشتیاق میں

بحر مائیکہ زیر کو ہم ازوے

قسم اس بد نصیبی کی کہ نیچے پہاڑ کے اس سے ہونین

بایستلا سے عشقت بر وجودم

قسم تیرے غلبہ عشق کی میری ذات پر

کہ بر حال من بیدل بخشائے

کہ مجھ بیدل کے حال پر رحم کر

بدل عمریت تا داغ تو دارم

ایک عمر گداری ہو جب تیرا داغ دل میں رکھتی ہوں

کہ باشد بر خداوندان خداوند

جو پروے بنی ہے صاحب جوین کا صاحب

باین خوبی کہ در عارض ہناوت

قسم اس خوبی کی کہ تیرے چہرے میں رکھی

کہ دار و ماہ را سر بزم مسیت

کہ چمکتا ہے چاند سر نیری ز بین

لبس و خوب رقتاری کہ داری

قسم اس اچھے چلنے والے قدر کی کہ رکھتا ہے تو

بقلاب کشت کیسو تو

قسم کتنا کمند ز کف تیری کی

بدیسا پوش سرو جامہ زیت

قسم تیرے جامہ زیب و بیاہنے والے قدر کی

بان سر یکہ میجوانی و ہاوش

قسم اس تکتہ کی کہ کتا ہے تو منہ اس کو

بشیرین خندہ ات از غنہ تنگ

قسم بچھی ہنسی تیری کی بندھی ہوئی کلی یعنی منہ سے

باہ کر محم از سوز فراق

قسم میری آہ گرم کی تیرے سوز جدائی سے

گر قمار ہزار اندوہم ازوے

پھنسی ہوئی ہزار رنج میں اس سے ہون میں

باستغناات از بود و نبودم

قسم بے پروائی تیری کی ہنسی اور نیت تیری سے

ز کار مشکلم این عقدہ بکشاے

میرے مشکل کام سے بے گروہ کیوں

ہواے بوی از باغ تو دارم

امید ایک خوشبو کی تیرے باغ سے رکھتی ہو نہیں

یوسف زلیخا  
مقصود و خواہش زلیخا از  
معنی طلبہ و منتظران  
کے معنی سب بچوں کی  
بورسے معنی زندگی  
اور زلیخا مختلف  
نیز وہ معنی اسکے  
میرا ۱۱۴۱  
زلیخا بعد از سب  
قسم کمانے کتنے  
چکر کمانے تو یہ  
مال ہر قسم کے  
میرا طلبہ بچوں کی



زمانی مرہم داغ و لم شو  
ایک زمانہ میرے داغ دل کا مرہم ہو جا  
ز قحط ہجر تو بس نا تو اتم  
تیرے جدائی کو قحط یعنی خشکی سے نہایت عاجز ہو نہیں  
ز تو اسے کل تر خرم از من شیر  
تجھ سے اسے چھو پارے کے درخت چھو بار بار مجھ سے  
مرا از شیر و خرم قوت جان وہ  
میری جان کو دودہ اور چھو پارے سے غذا دے  
جو اس داو یوسف کا ی پر نیا د  
جواب اسکو دیا یوسف نے کہ اسے پر نیا د  
مگر امر و زبر من کا رراتنگ  
مت تنگ کر آج مجھ کو اس کام پر  
مکن تر زاب عصیان و دشمن را  
گناہ کے پانی سے میرے دامن کو مت بھگو  
یاں بچوں کہ چو نہا صورت است  
قسم اس بے مانند کی کہ جیسے صورت اسکی ہے  
ز کھر جو داو گردون حبابست  
اُس کے بخشش کے دریا کا بلبلہ آسمان ہے  
سیم کانی کز ایشان زاد ہم من  
قسم ان با کون کی کہ جن سے پیدا ہوا ہو نہیں  
از ایشانست روشن کو ہر من  
ان سے روشن میری ذات ہے  
کہ گر امروز دست از من باری  
کہ اگر آج مجھ سے ہاتھ رکھے یعنی مجھ کو معاف کرے تو  
بزودی کامکاری بلنی از من  
جلد مجھ سے مقصدوری دیکھ تو

یوسف نے رونق باغ و لم شو  
ایک خوشبو سے میرے باغ دل کی رونق ہو  
بخش از خوان و صلت قوت ہم  
اپنے خوان ملاقات سے میری جان کو غذا دے  
مکن در خوان نہادن ہیج تقصیر  
خوان لگانے میں کچھ کوتاہی ہی مت کر  
ز جان داو ن رین محط امان وہ  
اس خشک ساری میں جان دینے کی محکومیاہ دے  
کہ ناید با تو کس را از یری یاد  
نہیں آتی ہے تیرے مقابلے میں کسی کو یری کی یاد  
من پر شیشہ مقصودم سنگ  
میری بے گناہی ہی کے شیشہ پر تھمت  
مسنوز از آتش شہوت ہم را  
خواہش کی آگ سے میرے بدن کو مت جلاؤ  
بر و نہا چون در و نہا صورت است  
ظاہر مثل باطن کے ظہور اس کا ہے  
ز برف نور او خورشید تابست  
اُسکے نور کی بجلی سے آفتاب کو روشنی ہے  
بدین پاکیزگی افتادہ ہم من  
اس پاکیزگی میں بر ملا ہوا ہوں میں  
وز ایشانست روشن اختر من  
اور انھیں سے روشن میرا ستارہ ہے  
مرا زین تنگنا بیرون گذاری  
مجھ کو اس تنگ گلی سے باہر نکد ر جانے دے تو  
ہزاران حق گذاری مٹی از من  
ہزاروں حق گذاری دیکھ تو فجر سے

یوسف نے رونق باغ و لم شو  
ایک خوشبو سے میرے باغ دل کی رونق ہو  
بخش از خوان و صلت قوت ہم  
اپنے خوان ملاقات سے میری جان کو غذا دے  
مکن در خوان نہادن ہیج تقصیر  
خوان لگانے میں کچھ کوتاہی ہی مت کر  
ز جان داو ن رین محط امان وہ  
اس خشک ساری میں جان دینے کی محکومیاہ دے  
کہ ناید با تو کس را از یری یاد  
نہیں آتی ہے تیرے مقابلے میں کسی کو یری کی یاد  
من پر شیشہ مقصودم سنگ  
میری بے گناہی ہی کے شیشہ پر تھمت  
مسنوز از آتش شہوت ہم را  
خواہش کی آگ سے میرے بدن کو مت جلاؤ  
بر و نہا چون در و نہا صورت است  
ظاہر مثل باطن کے ظہور اس کا ہے  
ز برف نور او خورشید تابست  
اُسکے نور کی بجلی سے آفتاب کو روشنی ہے  
بدین پاکیزگی افتادہ ہم من  
اس پاکیزگی میں بر ملا ہوا ہوں میں  
وز ایشانست روشن اختر من  
اور انھیں سے روشن میرا ستارہ ہے  
مرا زین تنگنا بیرون گذاری  
مجھ کو اس تنگ گلی سے باہر نکد ر جانے دے تو  
ہزاران حق گذاری مٹی از من  
ہزاروں حق گذاری دیکھ تو فجر سے







وہم جا میکہ باجانش ستینرو  
 ایسا ایک بیوا لہ اسکو دو نہیں کہ اسکی جان سولڑے  
 تو میلو فی خدای من رحیم ست  
 تو کتا ہے میرا خدا رحم والا ہے  
 مٹا از گوہر و در صحت خیرینہ  
 میرے پاس لعل اور موتی کے سو خزانے  
 و قتم سازم ہمہ بہر گناہت  
 قربان یعنی خیر ست کرو نہیں سب اسطے تیر گناہ کے  
 بگفت اس ہم کا قتل نسیم  
 کہا وہ شخص میں نہیں ہوں کہ مجھ کو پسند پڑے  
 خصوصاً بر عزیز می کز عزیز می  
 خاص کر اس عزیز پر کہ محبت سے  
 خدائے من کہ نتوان حق گزارش  
 خدا میرا کہ نہیں ممکن ہے اسکی حق گزار می  
 بجان داؤن چو مزوار کس نکیر و  
 جان نہ دینے میں جب کسی مزدوری نہیں لیتا ہے  
 زلیخا گفت کامی شاہ جوان محبت  
 زلیخانے کہا کہ اسے بادشاہ چوان نصیب  
 و لم شد تیر محنت را نشانہ  
 دل میرا تیرے رنج کے تیر کا نشانہ ہو گیا  
 بہانہ تجروے و حیلہ سازیت  
 بہانہ بد و فحشی اور سر مکاری ہے  
 معاف اے اللہ کہ راہ حج روم من  
 پناہ خدا کی کہ تیری ساتھ ٹھہری راہ چلو نہیں  
 بحسب بیطا قتم آرام من وہ  
 نہایت بیکرا ہوں میں کہ مجھ کو آرام دے

زہ ہستی تا قیامت بر بخند  
 ہستی سے قیامت تک نہ اوستے  
 ہمیشہ ہر گنگا ران کریم ست  
 ہمیشہ گنگا بدون پر بخشش کرنیوالا ہے  
 درین خلوت سراپا شد و فیض  
 اس خلوت سرا میں دفن میں  
 کہ تا باشد زایز و عذر خواہست  
 تاکہ خدا سے ہوں تیرے عذر خواہ یعنی معافی مانگو والے  
 کہ آید بر کسی دیگر کز مذم  
 کہ دوسرے شخص پر آوے میری ایذا  
 ترا فرمود بہر من کتیری  
 تجھ کو میرے واسطے لونڈی بننے کو کہا  
 رشوت کی شود آمرزگاریش  
 رشوت سے سب کب وہ ہو بخشش کرنیوالا  
 در آمرزش کجا رشوت پذیرد  
 بخشش میں کہاں رشوت قبول کرے گا  
 کہ ہم حاجت میسر باد و ہم نخت  
 کہ تاج بھی تجھ کو تیسر ہو دے اور نخت بھی  
 ز کس کارے بہانہ بہانہ  
 بہت نبی بار بار بہانے بہانے لاتا یعنی کرتا ہے تو  
 بہانہ بی طریق ز استیبار لیت  
 بہانہ بے راہ یعنی خلاف سچائی کے ہے  
 ز تو این جیلہ و کفر نشنوم من  
 تجھ سے یہ جیلہ دوبارہ نہ سنونگی یعنی نہ قبول کرونگی  
 اگر خواہے و کز نہ کا حمن وہ  
 اگر تو چاہتا ہو یا نہیں چاہتا ہے مقصد میرا دے

یوسف زلیخا  
 کے تیرے تیرے  
 جاس کا جان میں  
 و قتم سازم ہمہ بہر گناہت  
 من آن خزانوں  
 کو تیرے گناہ کے  
 غفلت کے ہے  
 خیرات کرو تیرے  
 سے جو بیست  
 کام میں رہیں  
 کہ میں ہوں کہ دوسر  
 کی ایذا پہنچا کر دے  
 خاص کر تیرے  
 میرا حق میں جس  
 تجھ کو میری لونڈی  
 بنایا وہ  
 سو اس کے میرا خدا  
 رشوت پر نہیں پڑتا  
 وہ  
 پناہ خدا کی کہ تیری  
 ساتھ ٹھہری راہ چلو نہیں  
 بحسب بیطا قتم آرام من وہ  
 نہایت بیکرا ہوں میں کہ  
 مجھ کو آرام دے



بگفتن گفتن آمد روز من سر  
 کتبی ہی کتے میں دن میرا آخر ہو گیا  
 زبان در بند و دیگر زین شرافات  
 زبان کو بند کر دوسری زبان یہودہ باتوں سے  
 مرا اور خشک کی آتش قنادوست  
 میری خشک نزل یعنی جان میں آگ لگی ہے  
 مرا این دود آتش کے کند سو دود  
 میری اس آگ کا دھوان کب فائدہ کرے  
 ازین آتش چود و دم ہست تابی  
 اس آگ سے مثل دھوئیں کے مجھ کو ایک گرمی ہے  
 زلیخا چون بیایان برو این راز  
 زلیخا جب انتہا کو لے گئی یہ بھیسہ  
 زلیخا گفت کای عبری عبارت  
 زلیخا نے کہا کہ اے عبری جانتے واسے  
 من بر روی کارم دست دراز  
 مت مار میرے کام کے چہری پر ہاتھ اٹھا کر کا  
 بعشرت و ستم اندر گردن او پر  
 خوشی سے میرے گلے میں ہاتھ ڈال  
 نیاری دست اگر در گردن من  
 اگر تو میری گردن میں ہاتھ نہ ڈالے گا  
 ستم چہر چو سوسن بر تن خوش  
 کھینچوں گی سوسن کی طرح اپنے بدن پر خنجر  
 ستم بر تن ز جان داغ جدائی  
 رکھوں گی میں بدن پر جان کی جدائی کا داغ  
 عزیم پیش تو چون کشتہ ماید  
 جب عزیم تیرے آگے مجھ کو مارا ہوا پاؤں سے تھکا

خفا با صبر  
 معنی دوانہ بین  
 کی باتیں اور عجیب  
 و زیب قصیدہ  
 سننے سے ہنسی  
 اوسے اور بیوقوفی  
 کی باتیں اور  
 عقل کا معنی بمانہ  
 سزاوار آداب کو بکار  
 بنانا  
 یوسف علیہ السلام در خانہ قفس  
 وقت جو  
 صبح  
 مرزا جوج  
 سوال کو در کلام  
 نوین آہو  
 نیرا وجہ  
 ارشاد النبی ص  
 صبح  
 سوسن کی زبان  
 نشان چہرے  
 ہوتی ہیں

نگشت از تو مراد من میسر  
 تجھ سے میری مراد میسر نہ ہوئی  
 بحسب از جا کہ فی التاخر آفات  
 اٹھ چکے ہیں کہ دیوین آفتین میں یعنی دیر نہ کر  
 ترا با آتش من خوش قنادوست  
 مجھ کو میری آگ سے خوشی پڑی یعنی ہوئی ہے  
 چودر حشمت نگر و دآب زین و دود  
 جب میری آنکھ میں اس دھوئیں سے پانی نہیں نکلتا  
 بیابا بر آتش ستم زن یکدم آبی  
 آدھ میری آگ پر چڑک تھوڑا پانی دام بھر  
 تعلل کر دیوسف و دیگر آغاز  
 بہانہ دوسرا یوسف نے شروع کیا  
 کہ بردی از سخن و قلم لغارت  
 غارت کیا تو نے باتوں میں میرا وقت  
 کہ خواہم کشتن از دست تو خود را  
 نہیں تو مار ڈالوں گی میں تیرے ہاتھ سے آپ کو  
 و گرنہ بر ستم از خنجر تیر  
 نہیں تو کاٹ ڈالوں گی میں اسکو تیر خنجر سے  
 شود و خون منت حالی بگردن  
 اے بھی میرا خون تیری گردن پر ہو گا  
 چو گل در خون کشم پیراہن خوش  
 پھول کی طرح خون میں رنگاں لگی لباس اپنا  
 ز حجت گفتت یا بکر رہائی  
 میری یہ کار و بلوں سے نجات پاؤں گی میں  
 بے کشتن عنان سوی تو تا بد  
 تیرے مار ڈالنے کے لیے متوجہ ہو گا







زلیخا در تقاضا گرم و یوسف

زلیخا تقاضا میں مستعد اور یوسف  
نہادی بر ازار خویش دستی

اپنے ازار پند پر رکھے ہوئے ایک ہاتھ  
نقادش چشم ناکہ دریا نہ

اس در میان میں ایک بارگی زنگاہ اسکی بڑی  
سوالش کردکان پر وہ پیچست

سوال آنے پر کیا کہ وہ پردہ کسوا سٹپ ہے  
بگفت آئینکس کہ تاسن لندہ ہم

کہا و شخص جس کو میں چشم تک کہ زندہ ہوں  
بتی تن از زرو پیش ز کوھر

ایک بت اسکا بدن سونے کا اور آنکھیں موتی کی  
ہر ساعت فتادہ پیش اویم

ہر گھڑی اسکے سامنے عاجز پڑی ہوئی ہوں میں  
درون پردہ کردم جایکا ہر شے

اندر پردے کے اُس کے لیے بنا کی میں جگہ  
زمن آئین بی دینی نہ بلیند

مجھے طریقہ ہے دینیا کا نہ دیکھے  
چو یوسف این سخن شنید ز دبانگ

یوسف نے جو یہ بات سنی غریب مارا  
ترا آید ششم مردگان شرم

مجھ کو مردوں کے آگے آتی ہے شرم  
من از بنیادی دانا چون ترسم

میں دیکھنے والے دانا سے کیونکر نہ ڈرون میں  
بگفت این در میان کار برزحاست

یہ کہا اور کام کے در میان سے اڑے  
یہ کما اور کام کے در میان سے اڑے

ہمی انکسنت اسباب توقف

اٹھا رہا تھا اسباب ٹھہرنے کا  
مکی عقدہ کشادنی و دو بستی

گلک گرہ کھولتا اور دو بند لگاتا تھا  
بزرگش پردہ در کج خانہ

اد پر ایک ندی کے پردے کے گھر کے گھر میں  
در ان پردہ شستہ رو کی گیت

اس پردے میں کون پردہ نشین بیٹھا ہوا ہو  
برسم بندگانش می پرسم

بندوں کی طرح اسکی پرستش کرتی ہوں میں  
درویش طلبہ پر مشک افروز

اندرا کے یعنی پیٹ میں خالص مشک بھرا ہوا  
سرعطاعت نہادہ پیش اویم

سر بندگی کا اسکے آگے رکھے ہوئے ہوں میں  
کہ تا بنو و لبوے من نگاہش

تا کہ طرف میری ہنودے نگاہ اسکی  
درین کارم کہ می بلنی نہ بلیند

اس کام میں کہ جکو دیکھتا ہے تو نہ دیکھے  
کزین او نیار نقدم نیست یکدنگ

کہ میرے نقد کے ایک دانگ برابر دینا نہیں ہے  
وزین نازندگان در خاطر ارم

اور ان بھانوں سے دل میں شرم  
ز قیوم تو انا چون ترسم

قائم رہنے والے طاقتور سے کیونکر نہ ڈرون میں  
وزان خوش خواہکہ سدا برزحاست

اور اس اچھی خواہ گاہ نے جاگ کر اڑے  
اور اس اچھی خواہ گاہ نے جاگ کر اڑے

یوسف زلیخا

دھل میں بدلی

یوسف زلیخا

یوسف زلیخا

یوسف زلیخا

یوسف زلیخا

یوسف زلیخا

یوسف زلیخا

یوسف زلیخا

یوسف زلیخا

یوسف زلیخا

یوسف زلیخا

یوسف زلیخا

یوسف زلیخا

یوسف زلیخا



الف کرواز و شاخ لام الف دور  
 الف کو لام الف کی دونوں شاخ سے الگ کر لیا  
 چو گشت اندر و دیدن کام تیرش  
 جب دوڑنے میں اسکا قدم تیز ہوا  
 بہر دور کا مدی بے در کشائے  
 جس دروازے میں کہاتا تھا بے کسی دروازہ کھولنے کا  
 اشارت کردش گویا بانگشت  
 اشارہ کرنا اس کا گویا انگلی سے  
 زلیخا چون بدید این از عقب بست  
 زلیخانے جو دیکھا پیچھے سے دوڑی  
 پی باز آمدن دامن کشیدش  
 واسطے پھر آنے کے دامن کھینچا اس کا  
 برون رفت از کف آن خم رسیدہ  
 باہر گیا اسکے ہاتھ سے غم رسید یعنی یوسف  
 زلیخا زان غرمت جلمہ زو حال  
 زلیخانے اس شرمندگی سے کپڑے پھاڑا  
 خروشی از دل ناشاد و برداشت  
 ایک شور دل ناشاد کے اٹھایا  
 کہ و او پلا زبے اقمائی بخت  
 کہ افسوس بے اقبال نصیب ہے  
 در یغ آن صید کز دام برون رفت  
 افسوس کہ میرے جال سے وہ شکار باہر نکلا  
 عزیمت کرد و روزی عنکبوتے  
 ارادہ کیا ایک دن ایک مکھی نے  
 بجائی دید سہبازی شستہ  
 ایک جگہ ایک جرّہ باز کو بیٹھے دیکھا

رہا ند از گاہ سیمین شمع کا نور  
 چھڑائی چاندی کی مقراض سے شمع کا نور کی  
 کشاد از ہر دورے راہ کز تیرش  
 کھل گئی ہر ایک دروازے سے اسکی جانکویا  
 پریدی قفل جائے پرہ جائے  
 اوڑجاتا قفل کسی جگہ اوپر چڑا کسی جگہ  
 کلیدی بود بہر فتح در مست  
 ایک کنجی تھی واسطے دروازہ کھولنے کے مٹھی میں  
 بوی در آخرین در گاہ پیوست  
 اس سے آخر کے دروازے یعنی ڈبوڑھی پیوستی  
 ز سوے پشت پیرا ہن دریدش  
 پیچھے کی بدن سے کرتہ بھاٹا اس کا  
 بسان چہ پیرا ہن دریدہ  
 مثل کھلی کے کرتہ بھاٹا ہوا  
 چو سایہ خویش لانا زخت برخاک  
 سایے کی طرح اپنے تنین خاک یعنی زمین پر ڈال دیا  
 ز ناشادی خود فریاد برداشت  
 اپنے رنج سے فریاد کرنے لگی  
 کہ برد از خانہ ام آن نازنین خست  
 کہ میرے گھر سے وہ نازنین چلا گیا  
 در یغ آن شہد کز کام برون رفت  
 افسوس کہ وہ شہد میرے حلق سے باہر نکلا  
 کہ بہر خود کشت و حیل قوتے  
 کہ اپنے واسطے کچھ کھانا پیدا کرے  
 ز قید دست شاہان باز رستہ  
 قید ہاتھ بادشاہوں سے چھوٹا ہوا

۴  
 غم کی آواز  
 یوسف کی آواز  
 اور الف اور شمع کا نور  
 مراد کر کے اور  
 در شاخ لام الف  
 اور زلیخا سے  
 اور زلیخا سے  
 زلیخا اور اس کے  
 پیچھے سے  
 زلیخا کی آواز  
 کی آواز  
 کہ ہے  
 در کشاد گئی  
 سکھتے اور  
 یعنی قفل کی بھڑک  
 غم  
 رسیدہ اور زلیخا  
 کہ ہے  
 شرمندگی اور  
 پھٹا ہوا



زار کے معنی ضعیف اور انفرادی

سلامتی رہی ہو جس کے  
آمین اور پانی

دوای غی غار ادب

۱۲۰

یہ ہے جس کا  
اس کا نام ہے

...

一

کہ پراور بازو اسکے اڑنے سے باز نہ  
 لعاب خود ہم سے کاراؤ کرو

س کے پاس ہوا چند لوگ تیار کے کچھ نہ رہا  
قتادہ از مراد خوشی شش دور

اپنی مراد سے دور پڑی ہو  
 شہِ مرغِ امیدِ شکارش

یہ بات تھیں سو ایک ٹوٹے ہوئے تار کچھ نہیں ہے

لا م کو م

خانہ و افشاے راز خود کردن زینحا

موتنامہ نقشب ابن فسانہ | اکبر جہان رسوئی و انوار

و تمام نقش این فسانه  
س داستان با نقش مار و غیره لکھا

که چون یوسف برون آمد  
که در دهنش گرسنه و خسته

لجب یوسف طرے باہر اے آ یا  
گروہی از خواص خانہ تیرش

ابن لڑوہ لکھے خواصون سے بھی اس کو ساتھ  
 فران آشفنگے حالش پر سید

تھی از سہمت افشاے آن راز  
خالی سہمت اس بھید کے ظاہر کرنے سے

10

برقوں کے خلاف پیش آمد عمر نریش

عزیز مصر اس کے سارے آبا  
عزیز مصر اس کے سارے آبا

عزیز میرجرب بوسف کے حال میں پریشانی دیکھی  
وایش داد از حسن ادب باز

اب اس کو بوسنے سے خوب ادب سے ویدیا

۳۵ مرافقہ  
۳۶ مرافقہ

فکر و فکر

۵۵  
۵۶  
۵۷  
۵۸  
۵۹  
۶۰  
۶۱  
۶۲  
۶۳  
۶۴  
۶۵  
۶۶  
۶۷  
۶۸  
۶۹  
۷۰  
۷۱  
۷۲  
۷۳  
۷۴  
۷۵  
۷۶  
۷۷  
۷۸  
۷۹  
۸۰  
۸۱  
۸۲  
۸۳  
۸۴  
۸۵  
۸۶  
۸۷  
۸۸  
۸۹  
۹۰  
۹۱  
۹۲  
۹۳  
۹۴  
۹۵  
۹۶  
۹۷  
۹۸  
۹۹  
۱۰۰

سید محمد علی بن علی

صورت اور پیرایہ

5



عزیزش دست گرفت از سر مهر

عزیز مصر نے محبت سے اُسکا ہاتھ پکڑ لیا  
چو باہم دیدشان باخوشی گفت

جب ایک دیکھا اُنکو اپنے دل میں کہنے لگی  
بحکم آن گمان آواز برداشت

بیب اس شبہ کے چلا اٹھی  
کہ امی میزان عدل ترا سرایت

کہ اے عدل کے ترازو اس شخص کی سزا کیا ہے  
بکار خویش بے اندیشے کرو

اپنے کام سے بھڑکی کی یعنی ذرا نہ خوف کیا  
عزیزش واد رخصت کامی پیر و

عزیز مصر نے اسکو اجازت دی کہ اے خوبصورت  
بگفت این بند و عیری کز آغاز

کہا اس عبرانی غلام نے کہ شروع سے  
درین خلوت براحت خفتہ بودم

اس تنہائی کی جگہ آرام سے سو رہی تھی میں  
چو روز و ان برس بالینم آمد

چو روں کی طرح میرے سرھانے آیا  
خیا لش آنکہ من از وی نہ آگاہ

خیاں اسکا وہ کہ میں اس سے آگاہ نہ ہوں  
باذن باغبان ناکشہ محتاج

باغبان کی اجازت کا بھی محتاج نہ ہو کر  
چو دست اور پیش آن تا خرومند

جب ہاتھ آگے لایا وہ بے وقور رہا  
من از خواب گر ان بیدار شتم

میں بڑی نیند سے جاگ پڑی میں

درون بردش بسوی آن بر کمر

گھر میں لگیا اسکو اس پر بچہ یعنی زلیخا کی طرف  
کہ یوسف باعزیز احوال من گفت

کہ یوسف نے عزیز سے میرا حال پوچھا  
نقاب از چہرہ آن را برداشت

اس بھید کے چہرے پر وہ اٹھایا یعنی ظاہر کیا  
کہ یا اہلت نہ برکش و فاریت

جسے میری بی بی سے طریق وفا پر زندگی کی  
ورین پر وہ خیانت پیشے کرو

اس پر دسے سرین چوری کا پیشہ کر گیا  
کہ کرو این ج نہادی رست بر کو

کہنے یہ بد ذاتی کی سچ سچ کہہ  
بفرزند ی شدار لطف سرفراز

میری مہربانی سے فرزند ی میں سرفراز ہوا  
درون از گرد تخت رفتہ بودم

دل ریخ کی گرد سے جہات کے ہو ا تھی میں  
بقصد حسن نسیم آمد

میرے نسیم کو کھلیان کے ارادے میں آیا  
بجسم کلم تمام آورد راہ

خوشی سے میرے بلغم میں راہ لاوے  
برو بکل لغارت کل بتاسراج

سنبیل کو اور بھو بھل لغارت کرے اور لوٹے  
کہ بکشا یزد گنج وصل من بند

کہ کھوے میرے وصل کے خزانے سے نفل  
زجامم بخودی ہمشیار شتم

بخودی کے پیانے سے ہوشیار ہوئی میں

عزیز مصر نے محبت سے اُسکا ہاتھ پکڑ لیا  
چو باہم دیدشان باخوشی گفت  
جب ایک دیکھا اُنکو اپنے دل میں کہنے لگی  
بحکم آن گمان آواز برداشت  
بیب اس شبہ کے چلا اٹھی  
کہ امی میزان عدل ترا سرایت  
کہ اے عدل کے ترازو اس شخص کی سزا کیا ہے  
بکار خویش بے اندیشے کرو  
اپنے کام سے بھڑکی کی یعنی ذرا نہ خوف کیا  
عزیزش واد رخصت کامی پیر و  
عزیز مصر نے اسکو اجازت دی کہ اے خوبصورت  
بگفت این بند و عیری کز آغاز  
کہا اس عبرانی غلام نے کہ شروع سے  
درین خلوت براحت خفتہ بودم  
اس تنہائی کی جگہ آرام سے سو رہی تھی میں  
چو روز و ان برس بالینم آمد  
چو روں کی طرح میرے سرھانے آیا  
خیا لش آنکہ من از وی نہ آگاہ  
خیاں اسکا وہ کہ میں اس سے آگاہ نہ ہوں  
باذن باغبان ناکشہ محتاج  
باغبان کی اجازت کا بھی محتاج نہ ہو کر  
چو دست اور پیش آن تا خرومند  
جب ہاتھ آگے لایا وہ بے وقور رہا  
من از خواب گر ان بیدار شتم  
میں بڑی نیند سے جاگ پڑی میں







غلامان حلقہ ڈرگوش تو گشتند

غلام تبرے تا بعد از ہوسے  
بمال خوش و ادم اختیار

لے مال پر بکجو اختیار دیا میں نے  
نہ دستور خرد بود انیکہ کردے

نہ طریقہ عقل کا تھا یہ جو کچھ کیا تو نے  
نمی شاید درین دیر پر آفات

نہیں لایق ہو اس آفت بھرے تنہا نے میں  
تو احسان دیدی کفران نمودی

تو نے احسان دیکھا اور ناشکری کی تو نے  
نہ کوئی حق گزار ای رخت بستے

حق ادا کرنے کی راہ سے اسباب باندھا یعنی گزر گیا تو  
چو یوسف از عزیزان ب تفقید

جب یوسف نے عزیز سے یہ غصہ اور ملامت دیکھی  
بد و گفت ای عزیزان اوری چند

اس سے کہا اے عزیز ایسی حکومت کب تک  
زلیخا ہر چہ میگوید دروغ است

زلیخا جو کچھ کہتی ہے جھوٹ ہے  
زن از پہلوی چپ شد آفریدہ

عورت را بکین پہلو سے پیدا کی گئی  
بد اندہ ہر کہ تینا سچیت رست

جانتا ہے جو شخص کہ پہچانتا ہو بایان اور دانا ہوتا  
مرآتا دید دار و دریم

جس کو جب سے دیکھا رکھتا ہو سچے میرے خیال  
اکسی از پس در آید کہ یہ پیشیم

کبھی پیچھے آتی اور کبھی آگے میرے

صفا کیش و وفا کوش تو گشتند

صفا طریقہ اور وفا کر بنو اے تبرے ہوسے  
نکردم رنجہ دل در میچکا رت

نہ آزر دہ کیا میں نے تیرا دل کسی کام میں  
عفاک استدھچہ بد بود انیکہ کردے

بخنے تجکو خدا کہا ہوا یہ جو کچھ کیا تو نے  
جز احسان اہل حسان امکانات

سوا احسان کے احسان کرنے والے کو بدلا  
بکافر نعمتے طغیان نمودے

نعمت کی ناشکری میں زیادتی کی تو نے  
نمک خوردی نمکدان راستے

نمک کھایا تو نے اور نمکدان ٹوڑ ڈالا تو نے  
چو موانہ کرے آتش یہ بھید

بال کی طرح آگ کی گرمی سے بل کھایا  
گناہی بی بدین خواہیم پسند

کوئی گناہ میرا نہیں ہو یہ ذلت بھیر نہ پسند کر  
دروع او چراغ بی فروغ است

جھوٹا آگ کا ہے روشنی کا چراغ ہے  
کس از چپ راستی ہرگز ندیدم

کسی نے بائیں سے کبھی راستی نہ دیکھی  
کہ از چپ راستی مشکل توان ساخت

کہ اونٹ کو سیدھا کرنا مشکل ہے  
کہ کرد و کام او از من میسر

کہ ہو مقصد اسکا مجھ سے حاصل  
بہر مکر و فسون خواند بخوشیم

ہر مکر اور فریب سے بلاتی ہوا اپنے پاس بکجو

صفا طریقہ اور وفا کر بنو اے تبرے ہوسے  
نکردم رنجہ دل در میچکا رت  
بخنے تجکو خدا کہا ہوا یہ جو کچھ کیا تو نے  
جز احسان اہل حسان امکانات  
سوا احسان کے احسان کرنے والے کو بدلا  
بکافر نعمتے طغیان نمودے  
نعمت کی ناشکری میں زیادتی کی تو نے  
نمک خوردی نمکدان راستے  
نمک کھایا تو نے اور نمکدان ٹوڑ ڈالا تو نے  
چو موانہ کرے آتش یہ بھید  
بال کی طرح آگ کی گرمی سے بل کھایا  
گناہی بی بدین خواہیم پسند  
کوئی گناہ میرا نہیں ہو یہ ذلت بھیر نہ پسند کر  
دروع او چراغ بی فروغ است  
جھوٹا آگ کا ہے روشنی کا چراغ ہے  
کس از چپ راستی ہرگز ندیدم  
کسی نے بائیں سے کبھی راستی نہ دیکھی  
کہ از چپ راستی مشکل توان ساخت  
کہ اونٹ کو سیدھا کرنا مشکل ہے  
کہ کرد و کام او از من میسر  
کہ ہو مقصد اسکا مجھ سے حاصل  
بہر مکر و فسون خواند بخوشیم  
ہر مکر اور فریب سے بلاتی ہوا اپنے پاس بکجو



اولی ہرگز بر و نکشادہ ام چشم

اور لیکن کبھی اس پر آنکھ نہیں کھولی اور میں نے  
کہ با شتم من کہ با خلق کر میت

کون ہوں میں کہ سجادہ وجود تیرے کرمانہ خلق کے  
بد آن بندہ کہ چون مولانا بسید

وہ غلام بُرا ہے کہ جب مالک کو نہ دیکھے  
ز غریب و اَشتم بر سینہ داعی

مسافر سے رکھتا تھا ایک کھانہ میں بیٹے پر  
زینجا قاصدی سویم فرستاد

زینما نے ایک قاصد میرے پاس بھیجا  
بافسونہامی شیرین اندر ہم برد

بیٹھے داستانوں اور چادو سے مجبور راہ ہے لنگی  
قضای حاجت و خواست ازین

حارسی کرنا مقصد اپنے کا مجھ سے چاہا  
گر نیز ان سر بسوے در و ویدم

جھاگ کر سر کے بھل دروازے کی طرف دوڑ میں  
گرفت انیک قفای دہم را

پکڑ لیا ابھی اسے پیچھے سے میرے واسن کو  
مرا با وی جزین کاری نبود

مجھ کو اس سے سوا اس کام کے سوا رہ نہیں ہوا  
گرت نبود قبولین سکنایہ

اگر تجھ کو یہ بے جرمی قبول نہ ہووے  
زینجا چون شنید این ماجرا را

زینما نے جو اس ماجرے کو سنا  
وزان پس خور و سوگندان گیر

بخوان وصل او نہادہ ام چشم

اسکے وصل کے خوان پر نظر نہیں رکھی ہر میں نے  
نہم پای خیانت در حریمیت

رکھوں قدم چوری کا تیرے محل میں  
رود بر سر موی انشید

جائے اور مالک کی سر بند پر بیٹھے  
گرفت اندھم کج فراغی

اختیار کئے ہوئے سب سے ایک گوشہ زنت  
بر ویکم صد در اندیشہ بکشاو

میرے منہ پر صد با خیالات کے دروازے کھولے  
بہمرا ہی دران خلوت کہم برد

مجھ کو ساتھ اپنے اس خلوت گاہ میں لے گئی  
سکون غافیت برخاست ازین

قیام آرام کا اٹھا مجھ سے یعنی میں بقیہ رہ گیا  
لصد در ماند کی آنجا رسیدم

سوشکل سے وہاں ہو چکا میں  
ورید از سوی پس پیرا ہم را

بھاڑ ڈالا پیچھے کی طرف سے میرے کرنے کو  
برون زین کار بازاری نبود

سہا رہی سوا اس کام کی اس زار سے کچھ نہیں ہوا  
لین بسم اللہ انیک ہرچہ خواہی

بسم اللہ جو کچھ چاہے تو ابھی کر ڈال  
بیایکے یاد کرد اول حصارا

پاکی سے یاد کیا اول خدا کو  
بفرق شاہ مصر و تاج و مہر

نعم بادشاہ مصر کے سر اور تاج اور تخت کی

کاف پیکار کو لکھ  
ہے اور دوسرا  
بیانیہ ہے اور جہم  
محل کا دور مردان  
سے محل ۱۱۲۵  
غیرت کے معنی ساز  
در اس سبک  
بیانیہ جگہ سے  
دوری ۱۱۲۵  
قضا و حاجت  
لا اوسل کی انشا  
میں ہر جگہ  
کے لیے - وزیر  
ہو چکا ہے  
یعنی زینجا کے  
میرے چاروں  
پکڑ لیا اور بھاڑ ڈالا  
میں نے  
بیان کیا ہوا ہے  
سوزنچا سے  
بات نہیں  
ہوئی



باقبال عزیز و عز و جاهش  
 قسم عزیز کے اقبال اور اسکی عزت اور مرتبے کی  
 ملی چون افتد اندر دعوی بند  
 سچ ہے جب پڑتی ہے کسی دعویٰ میں دلچسپی  
 کند سو گند بسیار آشکارم  
 کرتا ہے بہت فحشیں ظاہر  
 پس از سو گند آب دیدگان رخت  
 بعد قسموں کے پانی آنکھوں سے گرا یا  
 چراغ کذب را کافرو روشن  
 چراغ جھوٹ کا کہ اسکو روشن کرتی ہے عورت  
 از ان روشن چراغش گرفتار و  
 اُس تیل سے اگر چراغ اسکو روشن ہو جاتا ہے  
 عزیزان گر یہ سو گند چون دید  
 عزیز نے دیکھ کر وہ رونا اور قسمیں جو دیکھیں  
 بسراشکی اشارت کرد تا زود  
 ایک سیارہ سے اشارہ کیا کہ جلد  
 بزم غم رگ جان را خراشد  
 غم کے زخم سے رگ جان کو خراش دے  
 بزم دانش کند محبوس چندان  
 قید خانے میں اسکو قید کرے اتنے دن

کہ دولت ساخت از خاصان شامش  
 کہ دولت نے اسکو بادشاہ کے خاصوں سے بنایا  
 گواہ بی گواہان حلست سو گند  
 گواہ بے گواہوں کی کیا ہے قسم ہے  
 دروغ اندیشی سو گند خوارہ  
 جھوٹ خیال کرینو والا قسمیں کھانے والا  
 کہ یوسف از نخست این فتنہ رخت  
 کہ یوسف نے پہلے سے یہ فساد اٹھا یا  
 بجز اشک درویش نیست روشن  
 سوا پھوٹے آنسو کے اسکا تیل نہیں ہے  
 بیک ساعت جهانی را بسوزد  
 دم بھر میں ایک جہان کو جلا دیتا ہے  
 بساط راست بینی در نور وید  
 بچونا سچ دیکھنے کا لیٹ ڈالا  
 زندہ بر جان یوسف زخم خون عود  
 مارے یوسف کی جان پر ٹکرا مثل عود کے  
 ز لوحش آیت رحمت تراشد  
 اتنی یعنی پیشانی اسکی سے نشان رحمت ملے گا  
 کہ گرد و آشکارا این سر نہان  
 کہ ظاہر ہو یہ پوشیدہ بھیہ

زندہ ان کشیدن یوسف را و گواہی دادن  
 زنجیروں میں جکڑنا یوسف علیہ السلام کو اور گواہی دینا  
 طفل شیر خوارہ بیا کی او و گنداشتن عزیزا و را  
 ایک دودھ پیتے ہوئے بچے کا انکی پاکدامنی پر اور چھوڑ دینا عزیز کا ان کو

عزیز کے سب سے  
 عظیمہ ۱۲  
 انتر جھوٹی قسم کا بیوہ  
 کا جھوٹ زیادہ قسم ہے  
 ظاہر ہو جاتا ہے  
 سچے قسم کا بیوہ  
 ہمارے انگشتانے کو کھینچنے  
 میں جس سے سارا غم  
 جانتے ہیں اور جانی  
 میں اسکو فتنہ سے کہتے  
 میں دروغ و باغیہ  
 نام اس ساز کا  
 ۱۲  
 میں جیسا کہ میں کہتے  
 میں مطلب یہ کہ ان  
 سحر نے ایک سیارہ  
 کو اشارہ کیا کہ یوسف  
 علیہ السلام کو اس  
 اور تکلیف دے ۱۲  
 یوسف کو قید خانے  
 میں قید کر دینا  
 یہ بھید صاف صاف  
 ظاہر ہو جاتا ہے  
 ۱۲



چو یوسف را گرفت آن مرد سرنگ

جب یوسف کو پکڑ لیا اُس مرد سپاہی نے

یہ تنگ آمد دل یوسف ازان درد

اتنگ ہوا دل حضرت یوسف کا اس درد سے

اکہ ای دانکے اسرار نہانے

کہ اے جاننے والے بھید پوشیدہ کے

دروغ از راست پیش تست ممتاز

جھوٹ بیچ سے تیرے آگے جدا ہے

نور صدق چون دادی فروم

سچائی کے نور سے جب دی تو نے روشنی مجھ کو

گواہی بکذراں بردعوی من

گواہی ادا کرادے میرے پروردگار

زشت ہمت کشور کشائش

چمکی ہمت ملک کھولنے والی اوسکی سے

در ان جمع زلے خویش زلیخا

اس مجمع میں ایک عورت شہ دار زلیخا کی

سہ ماہہ کو کی بردوش خود و شہ

ایک تین مہینے کا لڑکا اپنے گاندھے پر رکھتی تھی

چوسوسن بزبان حرفے نر اندہ

مانند سوسن کے زبان پر کوئی بات نہ لائے ہوئے

فغان زد کامی غریزہ تہمت تراش

شور کیا لڑکے نے کہ اے عزیز آہنگی کر

سزاوار عقوبت نیست یوسف

لائق عذاب کے یوسف نہیں ہے

عزیز از گفتن کو دک عجیب ماند

عزیز لڑکے کے بول اٹھنے سے تعجب میں رہا

بمخت گاہ زندان کرد اسنگ

قید خانے کی مخت گاہ کی طرف ارادہ کیا

نہان روئے وعابر آسمان کرد

پوشیدہ منہ دعا کا طرف آسمان کے کیا

ترا با شد مسلم راز دانے

تجھ کو درست ہے بھید جاننا

کہ داند جز تو کردن کشف این راز

کون جانے تیرے سوا یہ بھید ظاہر کرنا

مست تہمت بکفار و روم

مست رکھ تہمت جھوٹ بات کی مجھ پر

کہ بہت این صدق من پیش تو روشن

جب کہ ہے سچائی میری آگے تیرے روشن

چو آمد بر ہدف تیر دعا یس

جو آیا نشانے پر تیر دعا اسکی کا

کہ بودی روز و شب پیش زلیخا

کہ رہتی تھی دن رات آگے زلیخا کے

چو جان بگرفتہ مرا غوش خود داشت

بھل جان کے اپنی گود میں لیے رکھتی تھی

ز طومار بیان حرفے خواندہ

مکتوب بیان سے کوئی حرف نہ پڑھتی بول سکتا تھا

ز تحیل عقوبت پر حذر باس

جس لدی عذاب سے پرہیز کر

بہ لطف و مرحمت اولیست یوسف

لائق مہربانی اور رحم بہتر کے ہے یوسف

سخن با اولیقا لون ادب مانند

بات اس سے طریق ادب سے چلائی

فقت کے معنی نجات  
اور غم اور گاہ سے  
سچی جگہ مقام ہنسنگ  
کے معنی ارادہ آغاز  
گر بیان پر معنی دوم  
یہ جانتے ہیں ۱۲  
معنی انیس اور گاہ  
کے معنی ارادہ سے  
اور زلیخا کی مصلحت  
کہ اس میں یوسف زلیخا  
جو زندان نجات  
سائے نہ تھی  
طرح نمونہ  
کی طرف سے عورت  
کے راجع ہوا  
طویرا بالضم  
بہت لمبا اور خط  
یا بہت سے خط جو  
ایک میں جو کہ ہے  
میں اور اسکو  
کمزور ہے







کہ دانستم کہ این کید از تو بودست  
 کہ جانان من نے کہ یہ مکر تجھ سے ہوا ہے  
 چہ کیدست اینکہ پیش آوردی آخر  
 کیا بڑا مکر ہے یہ کہ آخر گواہ لائی تو  
 ز راہ تنگ و نام خوش گشتے  
 اپنے نام اور شرم کی راہ سے پھری تو  
 پسیدی بخود این ناپسندی  
 پسند کی تو نے یہ برائی اپنے اوپر  
 ز کید زن دل مردان دوست  
 عورت کے مکر سے دل مردوں کا دو ٹکڑے ہے  
 عزیزان را کند کید زنان خوار  
 عزیزوں کو عورتوں کا مکر ذلیل کر دیتا ہے  
 ز مکر زن کسے عاجز مبادا  
 عورت کے مکر سے کوئی شخص عاجز نہ ہووے  
 برو زن پس باس تقاربین  
 جاہل اس کے واسطے مغفرت چاہئے کہ بیٹھ  
 ز گرم کن ہنگامہ خوش  
 اپنے رونے کا بازار گرم کر  
 تو ای یوسف از زبان زنیکار در بند  
 تو اسے یوسف زبان اس کام سے بند کر  
 ہمیں بس در سخن چالائی تو  
 ہی بہت ہے تیری بیان کی چالائی  
 قدم از راہ عمار سے بدر یہ  
 قدم چلنے سے راہ کی راہ سے باہر بہت  
 عزیز این گفت بیرون شد ز خانہ  
 عزیز نے یہ کہا اور گھر سے باہر چلا گیا

کید سے کئی کراؤ  
 آزاد ہو کر اور ولی  
 اور صالح اور دین کو  
 کچھ یمن اور این تو  
 مردان کا اور تکلیف کی  
 قید یمن نے اس کو  
 دی ایک تیرے بید  
 سے ہوئی اور اس  
 دین کی دین  
 مکر سے مردوں کا  
 دین کا اور تکلیف کی  
 کید سے کئی کراؤ  
 آزاد ہو کر اور ولی  
 اور صالح اور دین کو  
 کچھ یمن اور این تو  
 مردان کا اور تکلیف کی  
 قید یمن نے اس کو  
 دی ایک تیرے بید  
 سے ہوئی اور اس  
 دین کی دین  
 مکر سے مردوں کا  
 دین کا اور تکلیف کی

بر ان آزاده این قید از تو بودست  
 اس آزاد پر یہ قید تیرے سے ہوئی ہے  
 چہ بد بود اینکہ با خود کردی آخر  
 کیا بڑا تھا یہ کہ ساتھ اپنے کیا تو نے  
 طلبکار غلام خوش گشتے  
 خواہش کرنے والی اپنے غلام کی ہوئی تو  
 و ز ان پس جرم آن بروی فلندی  
 بعد اس کے گناہ اس پر ڈالا یعنی عائد کیا تو نے  
 زمان را کید های پس عظیمست  
 عورتوں کے مکر بہت بڑے بڑے ہیں  
 بکید زن بود و انا گرفتار  
 عورت کے مکر میں عقلمند بھی پھنس جاتا ہے  
 زن مکار رہ خود ہرگز مبادا  
 عورت مکار سرگز آب مت بیو جو  
 ز حجلت روی در دیوارین  
 شرمندگی سے منہ طرف دیوار کے بیٹھ  
 بشوز خجرف ناخوش نامہ خوش  
 دھواں سے برے حرف سے نامہ اعمال اپنا  
 ہر کس گفتن این راز میسند  
 ہر شخص سے کہنا اس بھید کا مت پسند کر  
 کہ روشن گشت بر مایاکی تو  
 کہ روشن ہوئی ہم پر پاکی تیری  
 کہ باشد پردہ یوش از پردہ در بہ  
 کہ ہوتا ہے پردہ چھپانے والا بھاڑ نہوائے سے بہتر  
 بخوشی سے زما نے یمن مشہور ہو گیا



تخل و کسش است اما چندی

برداشت اچھی ہے لیکن نہ اس قدر

چو مرد از زن بخوشخونی کشد بار

چو مرد عورت سے بسبب خوشخونی ہو نیکی برداشت کرتا ہے

مکن در کار زن چندان صبور

عورت کے کام میں اس قدر صبر مت کر

نکو خونی خوش است اما چندی

نیک عادت ہونا اچھا ہے لیکن نہ اس قدر

ز خوشخونی بے بد خوئی رسد کار

خوش اخلاقی سے بد خوئی پر ہو منہ جانتے کام

کہ افتد حسن در سد عیوری

کہ خلل پڑے غیرت کی دیوار میں

زبان طعن کشادہ زنان مصر

زبان طعن کی کھولنا مہر کی عورتوں کا  
بزرگداشت در بارہ عشق یوسف

زلیخا پر در بارہ عشق یوسف علیہ السلام کے

نسا ز عشق رنج سلامت

موافق نہیں آتا ہے عشق کو کوشہ سلامتی کا

غم عشق از ملامت تازہ گردد

غم عشق کا ملامت سے تازہ ہوتا ہے

لامت شحمہ باز از عشق است

لامت عشق کے بازو کی کوتوال ہے

لامت ہاے عشق از ہر کرانہ

لامتین عشق کی ہر ایک کنارے سے

چو باشد مرکب رہرو گران خیر

جب ہووے گھوڑا راستہ چلنے والا است

زلیخا را چو شکفت این گل راز

زلیخا کے اس بھید کا پھول جو کھل گیا

زمان مصر از ان آگاہ شد

مصر کی عورتیں اس سے آگاہ ہو گئیں

خوشا رسوائی کوی ملامت

اچھی ہے بدنامی ملامت کی گلی کی

وزین غوغا بلند آوازہ گردد

اور اس سے شہر بہت بلند ہوتا ہے

لامت صقیل ز گار عشق است

لامت یہ صاف کر ہواں عشق کے مورچہ کی ہے

بود کابل نشان راتازیانہ

ہوتی ہیں سست لوگوں کے لیے کوڑا

شود زان تازیانہ سیراوتیر

ہوتی ہے اس کوڑے سے اٹکی چال تیر

جہانی شد لطیف لیل و از

ایک جہان اس کے لطیف دینے میں

لامت را حوالہ کاہ شد

لامت کرنے کی جگہ یعنی ملامت کی گھر ہو میں

تخل و کسش است اما چندی  
برداشت اچھی ہے لیکن نہ اس قدر  
چو مرد از زن بخوشخونی کشد بار  
چو مرد عورت سے بسبب خوشخونی ہو نیکی برداشت کرتا ہے  
مکن در کار زن چندان صبور  
عورت کے کام میں اس قدر صبر مت کر  
نکو خونی خوش است اما چندی  
نیک عادت ہونا اچھا ہے لیکن نہ اس قدر  
ز خوشخونی بے بد خوئی رسد کار  
خوش اخلاقی سے بد خوئی پر ہو منہ جانتے کام  
کہ افتد حسن در سد عیوری  
کہ خلل پڑے غیرت کی دیوار میں  
زبان طعن کشادہ زنان مصر  
زبان طعن کی کھولنا مہر کی عورتوں کا  
بزرگداشت در بارہ عشق یوسف  
زلیخا پر در بارہ عشق یوسف علیہ السلام کے  
نسا ز عشق رنج سلامت  
موافق نہیں آتا ہے عشق کو کوشہ سلامتی کا  
غم عشق از ملامت تازہ گردد  
غم عشق کا ملامت سے تازہ ہوتا ہے  
لامت شحمہ باز از عشق است  
لامت عشق کے بازو کی کوتوال ہے  
لامت ہاے عشق از ہر کرانہ  
لامتین عشق کی ہر ایک کنارے سے  
چو باشد مرکب رہرو گران خیر  
جب ہووے گھوڑا راستہ چلنے والا است  
زلیخا را چو شکفت این گل راز  
زلیخا کے اس بھید کا پھول جو کھل گیا  
زمان مصر از ان آگاہ شد  
مصر کی عورتیں اس سے آگاہ ہو گئیں  
خوشا رسوائی کوی ملامت  
اچھی ہے بدنامی ملامت کی گلی کی  
وزین غوغا بلند آوازہ گردد  
اور اس سے شہر بہت بلند ہوتا ہے  
لامت صقیل ز گار عشق است  
لامت یہ صاف کر ہواں عشق کے مورچہ کی ہے  
بود کابل نشان راتازیانہ  
ہوتی ہیں سست لوگوں کے لیے کوڑا  
شود زان تازیانہ سیراوتیر  
ہوتی ہے اس کوڑے سے اٹکی چال تیر  
جہانی شد لطیف لیل و از  
ایک جہان اس کے لطیف دینے میں  
لامت را حوالہ کاہ شد  
لامت کرنے کی جگہ یعنی ملامت کی گھر ہو میں







بسا زلیخا و سیکو شہما ل

بہت خوبصورت اور نیک عادت ہن  
بسا لیلی و شے شیرین کرشمہ  
بہت لیلی کی صورت اور شیرین کرشمہ  
زلیخا چون شنید این داستان را  
زلیخا نے جو سنا اس داستان کو  
روان فرمود حشے ساز کردند  
فوراً فرمایا ایک جشن آراستہ کیا  
چہ حشے بزم گاہ خسروانہ  
کیا اچھا جشن مجلس شامانہ بکا  
ز شہتہاے رنگارنگ صافی  
رنگ رنگ کے صاف شرابیوں سے  
بلورین جامہا لبریز کردہ  
بلور کے پیالے بھر بھر کر  
ز زترین خوان ز منیش مطرح خور  
سہرے خوانوں سے زمین اسکی مطلع آفا بکی  
لطعم و بوی خوش زان کاوہ خوان  
کھاتے اور خوشبو اس خوان اور برتنوں سے  
دروازہ خوردینہا ہر چہ خواہی  
ان میں کھانے کی چیزیں ہر خواہش کے موافق  
لے حلوائش دادہ نیکو ان دام  
اُس کے حلوا کے لیے معشوقوں نے مرض می  
ز تختہ تختہ حلوا ہاے رنگین  
رنگین جاودن کی کشتیوں سے  
برای فرش در صحن وی فلکند  
واسطے فرش کے اُسکے صحن میں ڈالین

کہ سوش طبع مرد و ملت مال

کہ اُنکی طرف طبیعت آدمیوں کی مال نہیں ہے  
کہ ریزد خون دلہا چشمہ چشمہ  
کہ گراتی ہن خون دل کے بے انتہا  
فضیحت خواست آن نارستان را  
بڑا کتنا شروع کیا اُن جھوٹ بولنے الیوں  
زنان مصر را آواز کردند  
مصر کی تمام عورتوں کو بلا یا  
ہزارش ناز و نعمت در میانہ  
اُسکے درمیان ہزاروں ناز اور نعمت  
چو نور از عکس ظلمتہا شکافی  
مثلاً ایک عکس نور کے تاریکی کے شکاف سے  
بما الور و عطر آمیز کردہ  
عرق گلاب سے خوشبو دار کئے ہوئے  
ز سمین کا سہا برے بر اختر  
چاندی کے برتنوں سے ایک بیج ستارہ بنو بھرا ہوا  
طعاش قوت جسم و قوت جان  
کھانا اُسکا غذا جسم کی اور قوت جان کی  
ز مرغ آوردہ حاضر تا بجا ہی  
مرغ سے ماہی تک سب موجود تھیں  
ز لب شکر ز دندان مغربا دام  
ہونٹھ سے شکر دانتوں سے مغربا دام  
بنائے مصرش بود شیرین  
بنیاد مصر اسکے حسن کی شیرین تھی  
ہزاران خشت ندر یا لودہ قند  
ہزاروں سونے کی اینٹیں صاف کی مہدی قند کی

۱۲  
۱۳  
۱۴  
۱۵  
۱۶  
۱۷  
۱۸  
۱۹  
۲۰  
۲۱  
۲۲  
۲۳  
۲۴  
۲۵  
۲۶  
۲۷  
۲۸  
۲۹  
۳۰  
۳۱  
۳۲  
۳۳  
۳۴  
۳۵  
۳۶  
۳۷  
۳۸  
۳۹  
۴۰  
۴۱  
۴۲  
۴۳  
۴۴  
۴۵  
۴۶  
۴۷  
۴۸  
۴۹  
۵۰  
۵۱  
۵۲  
۵۳  
۵۴  
۵۵  
۵۶  
۵۷  
۵۸  
۵۹  
۶۰  
۶۱  
۶۲  
۶۳  
۶۴  
۶۵  
۶۶  
۶۷  
۶۸  
۶۹  
۷۰  
۷۱  
۷۲  
۷۳  
۷۴  
۷۵  
۷۶  
۷۷  
۷۸  
۷۹  
۸۰  
۸۱  
۸۲  
۸۳  
۸۴  
۸۵  
۸۶  
۸۷  
۸۸  
۸۹  
۹۰  
۹۱  
۹۲  
۹۳  
۹۴  
۹۵  
۹۶  
۹۷  
۹۸  
۹۹  
۱۰۰







اگر دیدہ زوے پر نور دارید  
 اگر آنکھیں رُس سے روشن رہن کھتی ہو تم  
 اجازت کرو و آرم بروش  
 اگر اجازت ہو میں اسکو باہر بلاؤں  
 ہم گفتہ کن ہر گفتگوئی  
 سب نے کہا کہ ہر ایک گفتگو سے  
 بفرماتا بروں آید خرامان  
 فرماؤ تو باہر ٹھٹھا جلا آوے  
 کہ ما از جان و دل مشتاق اویم  
 کہ ہم دل و جان سے اسکی مشتاق ہیں  
 ترنجی کنز تو اکنون بر کف دست  
 جو ترنج کہ تجھ سے ہمایہ ہاتھوں پر ہے  
 بریدن لے حش سیکو نیاید  
 تراشتا بے منہ اس کے چھا نہیں معلوم ہوتا ہے  
 زلیخا دایہ را سوش و ستاد  
 زلیخانے دایہ کو طرف اس کے یوسف کے بھیجا  
 بردن نہ پا کہ دریاے تو اتم  
 باہر رکھ قدم کہ تیرے تباہوں پڑوں میں  
 بو و غمانہ دل تکیہ کا ہست  
 ہو غمانہ دل کا تیری تکیہ کا ہ  
 بقول دایہ یوسف بر نیامد  
 یوسف دایہ کے کہنے سے باہر نہ آیا  
 بیاے خود زلیخا سوی او شد  
 اپنے پاؤں میں آپ زلیخا طرف اس کے گئی  
 ہزار سی گفت کا ی نور و دیدہ  
 دور کر کہا کہ اے دونوں اکھوں کے نور

بدیدارش مرا مغذور دارید  
 اس کے دیکھنے سے مجھ کو معاف رہن کھو تم  
 بدین اندیشہ کردم زلیخا  
 میری اس فکر کی رہنا رہا اسکی  
 بجز اونمیت مارا ارزوئی  
 اس کے سوا ہماری کوئی آرزو نہیں ہے  
 کشد بر فرق ما از ناز و امان  
 کھینچے ہمارے سر پر ناز سے دامن  
 رخس نادیدہ از عشاق اویم  
 اسکا منہ بے دیکھے اس کے عاشقوں سے ہیں ہم  
 می صفرایان داروی صفت  
 فقر و ادا لون کے لیے صفر کی دوا ہے  
 نئے برو کسے تا اونسیاید  
 نہ کٹے گا کوئی جب وہ نہ آوے گا  
 کہ بگذر سوی مای سر و آزاد  
 کہ گذر کر ہماری طرف اسے سر و آزاد  
 پیش قدر عنائے تو اتم  
 آگے تیرے قدر عنائے کہ پڑوں میں  
 بیا تا دیدہ گرد و فرش است  
 آؤ کہ دیدہ تیری اہ کا فرش بنے  
 چو گل ز افسون او خوش بر نیامد  
 پھول کی طرح جادو اس کے سے خوشی سونہ نکلا  
 دران کا شانہ ہمزالوی او شد  
 اس مکان میں اس کے بلبر جا کر بیٹھی  
 تمنائے دل محنت رسیدہ  
 اے میرے غم رسیدہ دل کی آرزو

اگر آنکھیں روشن رہن کھتی ہو تم  
 اجازت کرو و آرم بروش  
 اگر اجازت ہو میں اسکو باہر بلاؤں  
 ہم گفتہ کن ہر گفتگوئی  
 سب نے کہا کہ ہر ایک گفتگو سے  
 بفرماتا بروں آید خرامان  
 فرماؤ تو باہر ٹھٹھا جلا آوے  
 کہ ما از جان و دل مشتاق اویم  
 کہ ہم دل و جان سے اسکی مشتاق ہیں  
 ترنجی کنز تو اکنون بر کف دست  
 جو ترنج کہ تجھ سے ہمایہ ہاتھوں پر ہے  
 بریدن لے حش سیکو نیاید  
 تراشتا بے منہ اس کے چھا نہیں معلوم ہوتا ہے  
 زلیخا دایہ را سوش و ستاد  
 زلیخانے دایہ کو طرف اس کے یوسف کے بھیجا  
 بردن نہ پا کہ دریاے تو اتم  
 باہر رکھ قدم کہ تیرے تباہوں پڑوں میں  
 بو و غمانہ دل تکیہ کا ہست  
 ہو غمانہ دل کا تیری تکیہ کا ہ  
 بقول دایہ یوسف بر نیامد  
 یوسف دایہ کے کہنے سے باہر نہ آیا  
 بیاے خود زلیخا سوی او شد  
 اپنے پاؤں میں آپ زلیخا طرف اس کے گئی  
 ہزار سی گفت کا ی نور و دیدہ  
 دور کر کہا کہ اے دونوں اکھوں کے نور











قلم دیدے کہ باتیخ ارستیند

قلم کو کھانے جو تلوار سے لڑتا ہے  
یکے پر ساخت از کف صفحہ رسم

ایک نے پھر اہیلی کے صفحہ کو چاندی سے  
بہر جدول دوان سیلی پر ان خون

ہر ایک جدول پر ایک خون کا سیلاب بہتا ہوا  
چو دیدندش کہ جزو الا کرمیت

جب دیکھا اسکو کہ سوا شریف ذات کے اور نہیں ہے  
نہ چون آدم ز آب و گل شستہ ست

آدمی کی طرح یہ پانی اور مٹی سے نہیں بنایا گیا ہی  
ز لہجہ گفت بہت این آن گمانہ

زلیخانے کہا کہ یہ وہ یگانہ ہے  
ملاست کز شما بر جان من بود

جو ملاست تم لوگوں سے میری جان پر تھی  
ولی او سر بکارم در دنیا و رند

لیکن وہ میرے کام میں میرے لایا یعنی متوجہ  
مراد جان و تن من خواندم اورا

اپنے تن اور جان کی مراد اسکو کہا میں نے  
اگر نہ ہد بکارم من و کرمیاسے

اگر پھر میرے مطلب کے موافق قدم نہ رکھے گا  
رسد کارش دران زندان جوری

کام اسکا اس قید خانے میں ذلت پر پہنچے گا  
ز زندان جوی سرکش نرم کرد

قید خانے سے سرکش عادت نرم ہوجائے گی  
نکر و مرغ وحشی جز بدان رام

جنگلی چڑیا سوا اسے قابو میں نہیں ہو سکتی ہے

زہر بندش برون شکوف ریزو

اسکے ہر بند یعنی شکاف سے شکوف پھلتا ہے  
کشیدش جدول سرخی جو تقویم

کھینچی اسکی ایک سرخ جدول مانند تقویم ہے  
ز حد خود نہادہ پاسے برون

اپنی حد سے قدم باہر نکالے ہوئے  
برآمد بانگ ز لیشان کین شمریت

آواز مکی انھوں سے کہ یہ انسان نہیں ہے  
ز بالآ آمدہ قدسی فرشتہ ست

اوپر سے ایک پاک فرشتہ آگیا ہے  
کرم و کرم سر ز شہار انشانہ

جس کے سبب میں ملا موت کی نشانہ ہوں  
ہمہ از عشق شان ناز کبدن بود

سب اسی ناز کبدن کے عشق سے تھی  
امید روزگارم پریشا و رو

میری بد توں کی امید کو ہر نہ لایا  
بوصل خوشن من خواندم اورا

انے وصل میرے لیے میں نے بلایا اسکو  
الین لیس کج زندان ز من خائے

بعد اسکے قید خانے گوشہ اسکی جگہ بناؤنگی میں  
گذارد عمر و محنت گذاری

گذر جان کر لگا عمر محنت کر کے میں  
ولش در نیک دے گرم کرد

دل اسکا نیک خوبی میں ہو جائے گا  
کہ کبر و نفس یک چند آرام

جب تک کہ پھر میں چند روز بند نہ رہے

قلم دیدے کہ باتیخ ارستیند  
قلم کو کھانے جو تلوار سے لڑتا ہے  
یکے پر ساخت از کف صفحہ رسم  
ایک نے پھر اہیلی کے صفحہ کو چاندی سے  
بہر جدول دوان سیلی پر ان خون  
ہر ایک جدول پر ایک خون کا سیلاب بہتا ہوا  
چو دیدندش کہ جزو الا کرمیت  
جب دیکھا اسکو کہ سوا شریف ذات کے اور نہیں ہے  
نہ چون آدم ز آب و گل شستہ ست  
آدمی کی طرح یہ پانی اور مٹی سے نہیں بنایا گیا ہی  
ز لہجہ گفت بہت این آن گمانہ  
زلیخانے کہا کہ یہ وہ یگانہ ہے  
ملاست کز شما بر جان من بود  
جو ملاست تم لوگوں سے میری جان پر تھی  
ولی او سر بکارم در دنیا و رند  
لیکن وہ میرے کام میں میرے لایا یعنی متوجہ  
مراد جان و تن من خواندم اورا  
اپنے تن اور جان کی مراد اسکو کہا میں نے  
اگر نہ ہد بکارم من و کرمیاسے  
اگر پھر میرے مطلب کے موافق قدم نہ رکھے گا  
رسد کارش دران زندان جوری  
کام اسکا اس قید خانے میں ذلت پر پہنچے گا  
ز زندان جوی سرکش نرم کرد  
قید خانے سے سرکش عادت نرم ہوجائے گی  
نکر و مرغ وحشی جز بدان رام  
جنگلی چڑیا سوا اسے قابو میں نہیں ہو سکتی ہے



زنانِ مصر چون روش بدیدند  
 مصر کی عورتوں نے جو اُس کا منہ دیکھا  
 گروے زان زنانِ کف بریدہ  
 ایک گروہ اُن عورتوں افسوس کی ہوئی سے  
 زینتِ عشق یوسف جان نبرد  
 یوسف کے عشق کی تلوار سے جان نہ بچاے گیا  
 گروے از خرد بیکانہ گشتند  
 ایک گروہ یعنی بہت عقل سے جدا یعنی بیہوش ہو گئیں  
 بر مہنہ پاو سر سرون ویدند  
 ننگے پاؤں اور ننگے سر باہر دوڑیں  
 گروے آمدند از خرد بخود باز  
 ایک گروہ آپ میں یعنی ہوش میں پھر آئیں  
 ز نجا وارست از جام یوسف  
 زینجا کے مانند مست پیالے یعنی شراب یوسف  
 جمال یوسف آمدی از مے  
 جمال یوسف کا ہو گیا شراب سے بھری ہوئی ایک خم  
 کی را بہرہ مخموری و سی  
 آپ کے حصے میں مخموری اور مست ہونا  
 کی را جان فشاندن بر جامش  
 آپ کو جان قربان کرنا اسکے جام پر  
 نیاید جز بدان بے بہرہ بخشود  
 نہ چاہیے سوا اُس بد نصیب کے کسی کے بخشنا

بسا کفہا کہ از شوقش بریدند  
 اُس کے شوق سے بہت ہاتھ کاٹے  
 عقل و صبر و ہوش و دل رسیدہ  
 عقل اور صبر اور ہوش اور دل کھو ہوئے  
 از ان مجلس نرفتن جان سپردند  
 اس مجلس سے نہ گئیں کہ جان سوہنی  
 ز عشق آن پری دیوانہ گشتند  
 اُس پری کے عشق سے سودا گئی ہوئیں  
 و گروے خردمندے ندیدند  
 پھر منہ عقل مند کی کانہ دیکھا  
 و لے با سوز و درد عشق و مساز  
 اور لیکن سوز اور درد عشق سے ہم صحبت  
 قتادہ مرغ دل و دردم پوسف  
 پڑ گیا مرغ دل پوسف کی محبت کے جال میں  
 بقدر خود نصیب ہر کس ازوے  
 اپنے حصے کے موافق ہر شخص کو حصہ اُس سے  
 یکی را رستن از پندار، کسی  
 ایک کو چھوٹا یعنی آزادی گسان ہستی سے  
 یکی را لال ماندن در خیالش  
 ایک کو گونا گونا یعنی خاموش رہنا اُس کے خیال میں  
 کز ان می بہرہ اش بی بہر کی بود  
 جس کو اُس شہراب کے حصہ سے بے نصیبی تھی

مُعْذُورِ دَاشْتَنِ زَنَانِ مِصْرِ بَعْدِ اَزْ مِشَاهِدَةِ جَمَالِ

معاف رکھنا معرکی عورتوں کا بعد دیکھنے جہاں

۴  
 مہکی عورتوں  
 یوسف کو دیکھ کر  
 حسرت اور غم  
 سے اپنے ہاتھ لگا کر  
 کھائے ۱۲  
 جان سیرزن کے  
 سفر سے جا ناغبی  
 اکثر غم و غصہ  
 اور غم و غصہ  
 طبع کر دینا ہر  
 اور جنون ہو گیا ۱۲  
 اور ایک گروہ  
 یعنی اکثر جو یہ یوسف  
 کے ہوش میں آئے تمام  
 ۴ یوسف علیہ السلام  
 کے عشق میں ہوا  
 ۱۲  
 لال کے مٹی کو لگا  
 جو بات نہ کر سکے ۱۲  
 ۴ معذرت  
 معقول یعنی مساوی  
 کیا گیا ۱۲



# یوسف زلیخا

یوسف علیہ السلام سے زلیخا کو

چو کا لارا بود جو بند بسیار  
 جس چیز کے بہت ٹھوٹھوٹھوٹے ہوتے ہیں  
 چو یک عاشق شود مقنون یاے  
 جب ایک عاشق کسی یار کا عاشق ہوتا ہے  
 ز ندر سر آتش سوزش در دل  
 بلند ہوتی ہے جلا نیوالی آگ اس کے دل میں  
 چو شد حال یوسف کشکان لال  
 جب حال یوسف کے گئے یعنی چپ کیے ہوئے کا  
 زلیخا را از ان سوزے جگر شد  
 اس سے زلیخا کے جگر میں ایک سوز پیدا ہوا  
 بدینسان گفت یوسف یو دیدند  
 اس طرح کہ صاحب یوسف کو دیکھا  
 اگر در عشق او معذوبیم بہت  
 مجھ کو جو اس کے عشق میں معذور آئی ہے  
 چو یاران از دریاری در آیند  
 مثل یاروں کے یاری کی راہ سے آؤ  
 ہمہ جنگ محبت ساز گردند  
 سب محبت کی جنگ کو بجانا شروع کیا  
 کہ یوسف خسرو اقلیم جانت  
 کہ یوسف جان کے اقلیم کا بادشاہ ہے  
 بدیدارش کرا آہنگ باشد  
 اس کے دیکھنے کا جس کا ارادہ ہووے

فرزون گرد و بران میل خریدار  
 زیادہ ہوتی ہے اسپر خواہش خریداروں کی  
 بود بر عشق عاشق را قرارے  
 ہوتا ہے عشق پر عاشق کو ایک قرار  
 چو بند دیگرے را در مقابل  
 جب کسی دوسرے کو مقابلے میں دیکھتا ہے  
 جمال یوسفی را شاہد حال  
 حضرت یوسف کے جمال کے حال کا گواہ  
 یوسف میل جانش بیشتر شد  
 طرف یوسف کے اس کی جان کی خواہش زیادہ ہوئی  
 ز شیخ مہراو کہتا بریدند  
 اس کی محبت کی تلوار سے ہاتھ کاٹ ڈالے  
 بدیدار از ظلمت کو سیم دست  
 میرے ظلمت کرنے سے ہاتھ رکھو یعنی معاف کر دو  
 درین کارم مدد گاری نمایند  
 اس کام میں میری مدد کرو  
 نواسے معذرت آغاز کردند  
 راگ یعنی بائین معافی چاہنے کی شروع کیں  
 دران اقلیم حکم اور والست  
 اس ولایت میں اس کا حکم جاری ہے  
 کہ ندر دل اگر خود شک باشد  
 کون دل نہ دے اگر پھر ہی ہووے

کالا کے سنی رخت اور کلا کا لباس  
 "یوسف" کا نام  
 یوسف کا نام  
 کو ان کو گون کی حالت دیکھ کر  
 حضرت زلیخا بدین حال  
 اگر اس سے عشق میں معذوری  
 کرنے سے باز ہو  
 اسے یعنی جاری  
 کاف و دوسرے  
 مصححین کے



غمش گر مایہ رخورے تست

غم اُسکا اگرچہ پورنچی یعنی سبب تیری بیماری کا ہے  
 نہ میرے پیسے کس پیدا کر دو  
 نیچے آسمان کے وہ شخص پیدا نہ ہووے  
 شدی عاشق ملامت نیست بر تو  
 تو عاشق ہوئی ہے ملامت پھر نہیں ہے  
 فلک گرد و جہان بسیار گردید  
 آسمان نے گرد و جہان کے بہت گردش کی  
 دل سنگین بہرت گرم بادش  
 دل سخت اُسکا تیری محبت میں گرم ہووے  
 ورنہ ان پس رو سو بوسہ نہاؤ  
 اور بعد اُسکے طرف بوقت کے متوجہ ہوئیں  
 بد و گفت کا سے عمر گراے  
 اُس سے کہنا کہ اسے تیری عمر بزرگ ہووے  
 درین بستان کہ کل باخار خفت  
 اس باغ یعنی دنیا میں کہ پھول کا کانٹوں سے چوڑا ہے  
 درین دریا کہ نہ چرخ صد فہاست  
 اس دریا میں کہ نو آسمان اُسکی سپیان ہیں  
 مکن پایہ بلندی مایہ خویش  
 اپنے بلند مرتبے کو پورنچی غور کی مست کر  
 زلیخا خاک شد و در بہت ای پاک  
 ایسے پاک شخص زلیخا تیری راہ میں بھاگ ہو گئی  
 چہ کم گرد و دزد تو ای پاک دامن  
 اپنے پاک دامن تجھ سے کیا کم ہو جاے  
 بدفع حاجت جس حجت رہا کن  
 اُسکی حاجت روانہ کرنے میں دلیل چھوڑی یعنی نہ کر

جمالش حجت منذور ہستی تست

جمال اُسکا تیرے عذر کی دلیل ہے  
 کہ رویش بنید و شیدا کر دو  
 کہ منہ اُسکا دیکھے اور عاشق نہو جاے  
 درین سودا غرامت نیست بر تو  
 اس سودا میں شرمندگی تجھ پر نہیں ہے  
 بدین شایستگی معشوق کم دید  
 اس لائق معشوق کم دیکھا ہے  
 وزین نامہ ربانی شرم بادش  
 اور اس ہمہ وقتی سے شرم ہو اُسکو  
 سخن را در نصیحت داود داود  
 باتوں میں نصیحت کا حق ادا کیسا  
 وریدہ پیرہن در شکیناے  
 نیکنامی میں کرتے جا کر کراے ہوئے  
 کلی بخار چون تو کم شکفت ست  
 بغیر کانٹے کو کوئی پھول مثل تیرے کم کھلا ہے  
 بتو این چار کوہ را شرم فہاست  
 تجھ سے ان چار ہوتی یعنی اربعہ عناصر کی بزرگیان میں  
 فردا اند کے از پایہ خویش  
 اپنے مرتبے سے تھوڑا ہے تر آؤ  
 ہمیشہ کہ کہی من برین خاک  
 ہمیشہ کبھی کبھی دامن پر اس خاک کو  
 اگر کہ کہ کشتے بر خاک دامن  
 اگر تو کبھی کبھی خاک پر دامن طو اسے تو  
 ز تو چون حاجتی خواہد درین  
 تجھ سے جو کوئی حاجت چاہتی ہے روا کر

سوار کے معنی نجات  
 اور غلام کے معنی  
 معنی تادان  
 شرمندگی  
 یعنی یوسف  
 علیہ السلام  
 مصر کے عورتوں  
 کے کہ آج کل  
 کے معنی نہیں  
 معنی درین بستان  
 اور نیکنامی میں شرم  
 اتفاق میں پس زلیخا  
 پر کبھی بھی نظر نہ کر  
 کیونکہ انہیں فراتے  
 اور پاک دامن آج کل  
 اس سے نہیں جاسکتی  
 اس سے اپنے یاد  
 حجت اور دلیل  
 نکر اور زلیخا  
 کی خار و لکڑی  
 کر دو



یہ بجا جت ترا اگر حاجتی ہست

مگر بغرض سے تیری اگر کوئی حاجت ہے

مکن چون اشت حق خدمت ش

مت کرو جب حق تیری خدمت کا نگاہ رکھا

نیاز او نکر و ز حد سب زمانہ

آرزو اسکی دیکھ اور حد سے نیاز مت کر

کہ چون بنو و ترا جز سر کشی کار

کہ جب نہو تیرا سوا سر کشی کے کام

فرو شوید ز دل محبت کمال

دھو و دل سے محبت تیرے جمال کی

حذر کن انکہ چون مضطر شو دوست

پرہیز کر اس سے کہ جو پریشان ہوئے دوست

چو از لب بگذر و سیل خطر مند

جب ہونٹھ سے گذر جاتا ہو خطر مند سیلاب

و ہر خطہ تہدایت برندان

دیتی ہے ہر دم دھکی تجھ کو قید خانے سے

چو کو ز ظلم جو بان تیرہ و تنگ

مثل ظالمون کی قبر کے تنگ اور تاریک

در و ضیق نفس ہر زندہ را

اے سین ہر ایک زندہ شخص کو ضیق نفس

در و کشادہ دست از صنع ہتاد

اے سین نہ کھلا معیار کی کاریگری کے ہاتھ سے

ورش بستہ بقفل نامہ یک

دروازہ اسکا بند بنا میدی کے قفل سے

پوایشن مایہ پیش سرو بائے

ہو اسکی بوجی دینے والی ہر ایک وبا کی

اکمش از حاجت حاجتوران دست

مت بکھینچ ضرورت والوں کی ضرورت سے ہاتھ

حقوق خدمت اور افراموش

اُس کی خدمت کے حق کی منہ مرا موشی

انہ ان میتہر سم اسی سرو سر فراز

اُس سے سر ڈر ہے جگہ ابے سرو سر فراز

نیاز و سر کشی جز ناخوش سے بار

نہ لاوے گی سر کشی سوا ناخوشی کے پھل

کند دست جلالش پائت

کہے تجھ ہاتھ اُسکے جلال کا پامال

بخوار می دست را از سر کشد پست

خواری سے دوست کے سر سے گھاٹ کھینچے

ہند ما در ہر پر پاسے سر زند

ہاں بچے کو ریا نوں کے نیچے رکھ لیتی ہے

کہ ہست آرام گاہ نالپندان

جو گناہگاروں کے رہنے کی جگہ ہے

گر یزان زندگان از وی نرسنگ

زندے اُس سے کو سون بھاگے وائے

شہین ہر برگ از زندہ را

مکان ہر موت کے لائق شخص کا

نہ راہ روشن فی منفذ باد

نہ راہ روشنندان کی اور نہ جھرو کا ہوا کا

ندیدہ غرہ صبحش سفید

نہ دیکھی صبح کی سپیدی اسکی نے سپیدی

زمینش کشت زار ہر بلائے

زمین اسکی کھیت ہر ایک بلا کا

گوشت و متعلق سے  
یہاں خیال رکھنا  
مطلب یہ کہ جو چیز تیری  
خدمت کا حق ادا کیا  
اسکا حقوق  
کو بھولنا نہ چاہیے  
"عقل و ضمیر تیری کی  
راجح طرف زلیخا  
کے ہیں" ۱۲  
نہ ہر کسی کے سنی دوران  
معدود و ناقص  
یوسف زلیخا را ہمیشہ بجا حال سوس  
و ہر گناہ  
ضمیق نفس تنگی  
و کی ایک بیماری  
چہ سین پائش  
بیکل سانی جو  
فقد  
جلے نفاذ دینی  
راہ مراد جہود کا  
مشتلان ہوا  
و باز ہر ایک ہوا







چو یوسف گوش کرد افسونگری شان  
 چو یوسف نے سستی جادوگری اُن کی  
 گذشتن از رهِ دین و خردنیر  
 گذرنا راہ دین اور عقل سے بھی  
 پریشان شد ز گفت گوی ایشان  
 پریشان ہوا اُنکی گفتگو سے  
 بحق برداشت کف بہر مناجات  
 خدا کی طرف واسطے مناجات کے ہاتھ اٹھایا  
 پناہ پر وہ عصمت شہیان  
 پناہ عصمت کے پردے میں بیٹھنے والوں کے  
 چراغ خلوت ہرے گزندے  
 چراغ تنہائی ہرے اند یعنی آگم سو بیٹھنے والوں کے  
 عجب در ماندہ ام در کار انیان  
 عجب عاجز ہو گیا ہوں میں ان کے کام میں  
 بہ از صد سال در زندان نشینم  
 سو برس اگر قید خانے میں بیٹھوں نہیں بہتر ہے  
 نامحرم نظردل را کنت کور  
 نامحرم کی نظردل کو اندھا کر دیتی ہے  
 اگر تو مگر این مکارگان را  
 اگر تو مگر ان مکاروں کے مکر کو  
 کہ تنگ مد از ایشان جاے بر من  
 جن سے یہ جگہ مجھے تنگ آگئی  
 چون ندان خواست یوسف از خداوند  
 جو قید خانہ مانگا یوسف نے خدا سے  
 اگر بودی از فضلش عافیت خواہ  
 اگر اس کے فضل سے آرام چاہتا

انہنگان جس  
 در زندان کی اوریا  
 کی اس صورت میں ہم  
 فلک صاف کا عزم  
 نہیں ہو سکتا اس  
 عصمت بالکسر کے  
 معنی کو اور فوت  
 کے کسی کو باز رکھا  
 اور اسے تبت الفکر کے  
 زلیخا ابشا ہوا حال یوسف  
 معنی عورت سے جدا  
 بنوا اور عبارت  
 کہ یہ گوشہ تنہا  
 کرنا اور نہیں معنی  
 غنیمت اور اسے نہیں  
 ہے بہرہ دگارین  
 ان لوگوں کا ہے  
 نہایت عاجز ہے  
 ہوں و جگہ کے بیچ  
 سے قید خانہ بہتر  
 معلوم ہوتا ہے

عاجز کے خیال میں افسونگری عظیمہ اور شان عظیمہ ایسی یاوری اور شان و معنی بلا تکلف صحیح میں خاصیت غلط اور دانشا علم محمد جعفر علی ٹیکوری

یے کام زلیخا یاوری شان  
 زلیخا کے مطلب کے لیے مدد ان کی  
 نہ تنہا بہرا و از بہر خود نشین  
 نہیں صرف اُسکے لیے اپنے واسطے بھی  
 بگرد ایندروانہ روے ایشان  
 منہ پھیرا اُنکی طرف سے  
 کہ امی حاجت وای اہل حاجات  
 کہ اے حاجت مند و نکی حاجت پر لانے والے  
 انیس خلوت غزلت گزنیان  
 غنوار تنہائی کے گوشہ بیٹھنے والوں کے  
 حصار آفت ہر ناپستدے  
 قلعہ ہر آفت نہ پسند کرتے والے کے  
 مرا زندان بہ از دیدار انیان  
 قید بہتر ہے مجھ کو اُن کے دیدار سے  
 کہ یکدم طلعت انیان بہ بنیم  
 مگر صورت اُنکی دم بھر نہ بردیکھوں آ  
 زد و تلخانہ قرب افکند دور  
 زد و تلخانہ کے دو تلخانے یعنی تیری بارگاہ دور و اتی ہے  
 ز کوی عقل و دین آواز گانرا  
 عقل اور دین کے کوپے سے آواروں کو  
 نکر دانی زمین امی وای بر من  
 مجھ سے نہ پھیر دیکھا تو اے خدا مجھ پر افسوس ہے  
 دعاے او زندان ساختش شد  
 اُسکی دعا نے اُسکو قید خانے میں قید کیا  
 سو زندان قضا نمود پس راہ  
 قید خانے کی طرف قضا اُسکو نہ دکھلائی راہ



برستی زافت آن نالپندان  
چھوٹا اُن ہرون کی آفت سے

ولی فارغ ز تختہاے زندان  
لیکن بنجر تھا قید خانے کی تکلیفوں سے

آبادہ کردن زنان مصر زلیخا را بر  
مستعد کرنا مصر کی عورتوں کا زلیخا کو  
فرستادن یوسف ز زندان  
بھیجنے پر یوسف کو قید خانے میں

چو از دستان آن بربیدہ دستان  
جب اُن ہاتھ کٹے ہوؤں کے مکے سے  
دل یوسف نکشت از عصمتش  
دل یوسف کا نہ پھرا اپنی پاؤں کی سے  
ہمہ خفاش آن خورشید شستند  
سب چگاڑا اُس آفتاب کی ہو گئیں  
زلیخا را غبار انگیز کردند  
زلیخا کے دل میں غبار پیدا کر دیا  
بد و گفتند گاہے مسکین و مظلوم  
اُس سے کہا کہ اے غریب اور بیچارہ  
چو یوسف گر چہ بنود حور زادی  
مثل یوسف کے چہ تک نہوس گا کوئی خور زاد  
شدیم از پند کوئی سخت شے  
نصیحت کرنے سے بہت کشتی گزینی ہوئی ہم  
ولے سوہان ملک بردارین او  
لیکن یہ سوہن اوسکے لوہے میں نہیں اثر کرتا ہے  
چو کورم ساز زندان را بر و گرم  
قید خانے کو مثل بھیٹی کے اُپسر گرم کر

ہمہ از خود پرستی بہت پرستان  
سب خود پرستی سے بہت پرستی کر نیوالی  
بسی از بلیشتہ عصمتش  
زیادہ سے زیادہ بڑھی پاس کی اُن کی  
ز نور قرب او نومید شستند  
اُسکی روشنی کی نزدیکی سے نا امید ہوئیں  
بزندان کردن او شہر کردند  
اُسکے قید کرنے پر زلیخا کو آبادہ کیا  
بودہ شے چو ستورم  
نہوا تھہ اسیا کوئی حصار بے نصیب  
نیابی ہرگز از وصالش مرادی  
نہ پاوے کی تو ہرگز اُسکے وصل سے مراد  
زبان کردیم سوہان از درشتے  
زبان سنختی سے سوہن بنا لئی ہم نے  
نباشد غیر از سختی من او  
سنختی کے سوا اوس سے من نہ چلے گا  
بود زبان کورہ گرد و آہن نرم  
شاید اس بھی سے لوہا اُسکا نرم ہو جائے

۱۰  
ایکستان مراد  
۱۱  
دستان اول سے  
۱۲  
دستان ثانی کے  
۱۳  
دستان ثالثہ کے  
۱۴  
دستان رابعہ کے  
۱۵  
دستان خامسہ کے  
۱۶  
دستان ششمہ کے  
۱۷  
دستان ہفتمہ کے  
۱۸  
دستان ہشتمہ کے  
۱۹  
دستان نواہمہ کے  
۲۰  
دستان دہمہ کے  
۲۱  
دستان یازدہمہ کے  
۲۲  
دستان ہجدهمہ کے  
۲۳  
دستان بیستمہ کے  
۲۴  
دستان ہجدهمہ کے  
۲۵  
دستان بیستمہ کے  
۲۶  
دستان ہجدهمہ کے  
۲۷  
دستان بیستمہ کے  
۲۸  
دستان ہجدهمہ کے  
۲۹  
دستان بیستمہ کے  
۳۰  
دستان ہجدهمہ کے  
۳۱  
دستان بیستمہ کے  
۳۲  
دستان ہجدهمہ کے  
۳۳  
دستان بیستمہ کے  
۳۴  
دستان ہجدهمہ کے  
۳۵  
دستان بیستمہ کے  
۳۶  
دستان ہجدهمہ کے  
۳۷  
دستان بیستمہ کے  
۳۸  
دستان ہجدهمہ کے  
۳۹  
دستان بیستمہ کے  
۴۰  
دستان ہجدهمہ کے  
۴۱  
دستان بیستمہ کے  
۴۲  
دستان ہجدهمہ کے  
۴۳  
دستان بیستمہ کے  
۴۴  
دستان ہجدهمہ کے  
۴۵  
دستان بیستمہ کے  
۴۶  
دستان ہجدهمہ کے  
۴۷  
دستان بیستمہ کے  
۴۸  
دستان ہجدهمہ کے  
۴۹  
دستان بیستمہ کے  
۵۰  
دستان ہجدهمہ کے  
۵۱  
دستان بیستمہ کے  
۵۲  
دستان ہجدهمہ کے  
۵۳  
دستان بیستمہ کے  
۵۴  
دستان ہجدهمہ کے  
۵۵  
دستان بیستمہ کے  
۵۶  
دستان ہجدهمہ کے  
۵۷  
دستان بیستمہ کے  
۵۸  
دستان ہجدهمہ کے  
۵۹  
دستان بیستمہ کے  
۶۰  
دستان ہجدهمہ کے  
۶۱  
دستان بیستمہ کے  
۶۲  
دستان ہجدهمہ کے  
۶۳  
دستان بیستمہ کے  
۶۴  
دستان ہجدهمہ کے  
۶۵  
دستان بیستمہ کے  
۶۶  
دستان ہجدهمہ کے  
۶۷  
دستان بیستمہ کے  
۶۸  
دستان ہجدهمہ کے  
۶۹  
دستان بیستمہ کے  
۷۰  
دستان ہجدهمہ کے  
۷۱  
دستان بیستمہ کے  
۷۲  
دستان ہجدهمہ کے  
۷۳  
دستان بیستمہ کے  
۷۴  
دستان ہجدهمہ کے  
۷۵  
دستان بیستمہ کے  
۷۶  
دستان ہجدهمہ کے  
۷۷  
دستان بیستمہ کے  
۷۸  
دستان ہجدهمہ کے  
۷۹  
دستان بیستمہ کے  
۸۰  
دستان ہجدهمہ کے  
۸۱  
دستان بیستمہ کے  
۸۲  
دستان ہجدهمہ کے  
۸۳  
دستان بیستمہ کے  
۸۴  
دستان ہجدهمہ کے  
۸۵  
دستان بیستمہ کے  
۸۶  
دستان ہجدهمہ کے  
۸۷  
دستان بیستمہ کے  
۸۸  
دستان ہجدهمہ کے  
۸۹  
دستان بیستمہ کے  
۹۰  
دستان ہجدهمہ کے  
۹۱  
دستان بیستمہ کے  
۹۲  
دستان ہجدهمہ کے  
۹۳  
دستان بیستمہ کے  
۹۴  
دستان ہجدهمہ کے  
۹۵  
دستان بیستمہ کے  
۹۶  
دستان ہجدهمہ کے  
۹۷  
دستان بیستمہ کے  
۹۸  
دستان ہجدهمہ کے  
۹۹  
دستان بیستمہ کے  
۱۰۰  
دستان ہجدهمہ کے



چو گرد و نرم زارش طبع پولاد  
 جب آگ سے نرم ہوتی ہے طبیعت فولاد کی  
 زگر می نرم گرتواندش کرو  
 گرمی سے اگر نرم نہ کر سکے اُسکو  
 زلیخا راجوزان جادو زباناں  
 زلیخا کو جب اُن جادو زباناں والیوں سے  
 برای راحت خود رنج او خواست  
 واسطے اپنے آرام گے رنج اُسکا چاہا  
 چو بنود عشق عاشق را کمالے  
 جب نہو عاشق کے عشق کو کوئی کمال  
 طفیل حویش خواهد یار خود را  
 اپنے مطلب کے طفیل میں چاہے اپنے یار کو  
 بیوی یک گل از بستان معشوق  
 معشوق کے باغ سے ایک پھول کی امید میں  
 زلیخا باغ زیر امتحان یک شب  
 زلیخا ایک رات ملی عزیز سے  
 کہ شتم زین لیسر بدنام و مصر  
 کہ ہوئی میں اس لڑکے سے مصر میں بدنام  
 درین قولند مردوزن موافق  
 اس قول میں سب مرد اور عورت کا اتفاق ہو  
 درین ہامون شکار تیرا ویم  
 اس جنگل میں اُسکے تیر کی شکار ہوئی میں  
 بجائیم تیرا و چندان نشست  
 میری جان پر اُسکا تیرا بسا بیٹھا ہے  
 سر یک موکم از عشقش تھی میست  
 میرا ایک سر بال اکا اُسکے عشق سے خالی نہیں ہے

مختار سے لیا  
 کسے سے لیا  
 بیغائے کام کو لیا  
 ۱۱ سلا  
 مراد اُنسی قیوم خان  
 سے اور ان کے اشارہ  
 عرفیہ و سوسائے  
 ہے ۱۱ سلا  
 کا معنی ہے  
 فوٹو میں  
 مقصد کے لئے  
 یوسف زلیخا  
 نے عزیز سے  
 غفلت میں چھپا لیا  
 کہ سبکی عورتیں  
 چو کہ یوسف  
 کے عشق میں بدنام  
 کر رہی ہیں اس لئے  
 اس کا قید  
 سن مصلحت  
 کہ میری طرف  
 چھڑائی ہو گئی  
 نہ ہوگی ۱۱

از و چیزی توان ساخت استاد  
 اُس سے کوئی چیز بنا سکتا ہے کا ریکر  
 چہ حال زانکہ کو بد آہن سرد  
 کیا فائدہ اُس سے کہ ٹھونکے ٹھنڈھے ہوئے کو  
 شد از زندان امید وصل جانان  
 ہوئی قید خانے سے امید وصل معشوق کی  
 دران ویران مقام رنج او خواست  
 اُس ویرانے میں مقام اُس خزانے کا چاہا  
 نہ بند و جز مراد خود خیالے  
 نہیں باندھتا ہے سوا اپنی مراد کے اور خیال  
 بکام خویش سازد کار خود را  
 اپنے مقصد کے موافق کرتا ہے اپنے کام کو  
 زند صد خار عم بر جان معشوق  
 چھوٹتا ہے سوکانے غم کے معشوق کی جان پر  
 زول این غصہ سیر و ن رخت یکشب  
 دل سے یہ رنج باہر کیا ایک رات  
 شد م رسوای خاں و عام مصر  
 مصر کے خاص اور عام میں بدنام ہو گئی میں  
 کہ من بروی بجائیم کشتہ عاشق  
 کہ میں اُس پر جان سے عاشق ہوئی میں  
 بخاک و خون طیان نجر اویم  
 خاک و خون میں لوٹنے والا شکار تھی ہوئی میں  
 کہ پیکان پر سر پیکان نشست  
 جیسے کہ گانسی گانسی پر بیٹھتی ہے  
 عشق اوز خویشم آگهی میست  
 اُسکے عشق میں آپ اسے مجھ کو خبر نہیں ہے



دران فکرم کہ دفع این گمان را

اس نگرین ہون میں کہ اس شک کے دور کر نیو  
بہر کو پیش بعجز و نامرادے  
ہر گلی میں اسکو عاجزی اور نامردی کا ساتھ  
کہ این باشد سنای آن بداندیش  
کہ یہ ہو سزا اُس بد خواہ کی  
نہند لشد ز قہر جان خراشش

نہیں اندیشہ کرتا ہے اس کے جان خراش غصہ سے  
چو مردم قہر من با او بہ پیشند  
جب لوگ غصہ میرا اُس کے ساتھ دیکھیں گے  
عزیز اندیش اور الپندید  
عزیز مصر نے اُس کے خیال کو پسند کیا  
بگفتا من تفکر پیشہ کردم  
کہا میں نے بہت فکرین کین  
نچیدم کوہری بہ زانکہ سفتے  
نہ چاہیں نے کوئی موتی جیسا کہ تو نے پرو یا  
بدست تست اکنون اختیارش

تیرے ہاتھ میں اب ہے اختیار اسکا  
زلیخا از وی این خصت چو بشنید  
زلیخا نے اُس سے جو یہ اجیت بخشی  
کہ لے کام دل و مقصود جا تم  
کہ اے میرے دل اور جان کے مقصد  
عزیزم بر تو بالادست کردست  
عزیز نے مجھ کو تجھ صاحب اختیار کیا ہے  
اگر خواہم نبرد آن سازمت جائے  
اگر میں چاہو ان قید خانے میں تیری جگہ بناؤں

سو زندان فرستم این جوان را

طرف قید خانے کے بھیجتی ہوں میں اس جوان کو  
بگردا تم منادی درمناوے  
پھر اُن میں اسکو دھندھورے کی ساتھ تھہیر کر دیوے  
کہ انبازی کند با خواجہ خویش  
کہ ہسری کرے اپنے مالک کے ساتھ  
نہد یاے تمنا بر فراشش

رکھتا ہے پائون آبرو زد اُس کے فرش پر  
از ان تا خوش گمان یکسو شنید  
اُس بے گمان سے کنا سے بیٹھیں گے  
ز استصواب آن طعش بخندید  
اُس کے مشورہ کرنے سے طبیعت اُسکی خوش ہوئی  
درین معنی بے اندیشہ کردم  
اس بات میں بہت غور کیا میں نے  
نیا مدد در دلم بہ زانکہ گفتے  
نہ آیا میرے دل میں ابھتر اس سے کہ تو نے رکھا  
ز راہ خویش بنشان غبارش  
اپنی راہ سے بھلا دے غبار اُس کا  
سو یوسف عنان کید بچید  
یاگ مگر کی طرف یوسف کے پھیری  
بمعالم جز تو مقصودے ندا تم  
جہا نہیں اسو تیرے کوئی مقصد نہیں جانتی ہوں میں  
سرت را زیر حکم دست کردست  
نہ اس میرے حکم کے نیچے جھکا دیا ہے  
وگر خواہم بگردون سامیت یائے  
اور اگر میں چاہو ان آسمان پر تیرا پاؤں رکھ دوں

سوز زندان فرستم این جوان را  
اس نگرین ہون میں کہ اس شک کے دور کر نیو  
بہر کو پیش بعجز و نامرادے  
ہر گلی میں اسکو عاجزی اور نامردی کا ساتھ  
کہ این باشد سنای آن بداندیش  
کہ یہ ہو سزا اُس بد خواہ کی  
نہند لشد ز قہر جان خراشش  
نہیں اندیشہ کرتا ہے اس کے جان خراش غصہ سے  
چو مردم قہر من با او بہ پیشند  
جب لوگ غصہ میرا اُس کے ساتھ دیکھیں گے  
عزیز اندیش اور الپندید  
عزیز مصر نے اُس کے خیال کو پسند کیا  
بگفتا من تفکر پیشہ کردم  
کہا میں نے بہت فکرین کین  
نچیدم کوہری بہ زانکہ سفتے  
نہ چاہیں نے کوئی موتی جیسا کہ تو نے پرو یا  
بدست تست اکنون اختیارش  
تیرے ہاتھ میں اب ہے اختیار اسکا  
زلیخا از وی این خصت چو بشنید  
زلیخا نے اُس سے جو یہ اجیت بخشی  
کہ لے کام دل و مقصود جا تم  
کہ اے میرے دل اور جان کے مقصد  
عزیزم بر تو بالادست کردست  
عزیز نے مجھ کو تجھ صاحب اختیار کیا ہے  
اگر خواہم نبرد آن سازمت جائے  
اگر میں چاہو ان قید خانے میں تیری جگہ بناؤں

۱۵ ضمیمہ  
کی راجع ان کی طرف  
علیہ السلام  
منادی لفظ ہے  
وال کے معنی آواز  
رہنے والا یعنی  
موجود ہوتے ہو  
۱۶ انبازی  
۱۷ معنی شرکت ہے  
۱۸ بارہی  
۱۹ فرار  
۲۰ معنی سونے کے  
۲۱ زلیخا  
۲۲ بے گمان  
۲۳ اور معنی ہے  
۲۴ ناخوش  
۲۵ گمان یعنی  
۲۶ سے عشق  
۲۷ کا جو یوسف  
۲۸ علیہ السلام  
۲۹ سے تھا  
۳۰ از نے زلیخا سے  
۳۱ کہا کہ مجھ کو یوسف  
۳۲ پر اختیار ہے  
۳۳ جو چاہے







وے خلقے زہر سودر تماشایا  
لیکن ہر طرف سے مخلوق دیکھ کر  
کمزین روئے نکو بدکارے آید  
کہ اس اچھے شخص سے بدکاری ہو  
فرشتہ است این لصدیا کی شہرہ  
سویا کی سے پیدا کیا ہو فرشتہ ہے  
نکو رومی کشد از حوی بد پیرے  
نیک صورت بری عادت سے قدم پھٹتا ہی  
کہ ہر کس در جہان نیکو ست رویش  
کہ جو شخص جسکی صورت جہان میں نیک ہے  
بصورت ہر کہ زشت آمد سرش  
ظاہر میں جو شخص کہ بری پیدا ہوئی خلقت اسکی  
چنان کہ زشت نیکو نے نیاید  
جیسا کہ بد سے نیکی نہیں ہو سکتی ہے  
بد بیسان تا بزند اشس بر دند  
اسی طرح قید خانہ تک اسکو لے گئے  
چو آن دل زندہ در زندان درآمد  
جب وہ زندہ دل قید خانے میں آیا  
در ان محنت سرا افتادہ جو شے  
اس محنت سرا یعنی قید خانے میں ایک جوش پڑا  
شدند از مقدم آن شاہ خوبان  
اُس معشوقوں کے بادشاہ کی آمد سے ہوئے  
بیاشد بندشان قید ارادت  
یا چون بر بڑی اُنکی ارادت کی قید ہو گئی  
نشاو می شد بدل اندوہ ایشان  
خوشی سے اُن کا رنج بدل گیا

ہمی گفتند حاشا تم حاشا  
 کہتی تھی کہ پناہ خدا سے کی پھر پناہ خدا کی  
 وزین ولد اردول زارے آید  
 اور اُس دل رکھنے والے سے دل آزدگی ہو  
 نیاید کار شیطان از فرشته  
 کام شیطان کا فرشتہ نہیں ہو سکتا ہے  
 چہ خوش گفت آن نکوروی نکورے  
 کیا اچھا اُس نیک صورت اور نیک سیرت  
 لسی بہتر ز روی اوست خویش  
 اُسکی صورت سے اُسکی عادت بہتر ہے  
 بدست از خوی زشتش روی زشت  
 اُسکی بری عادت اُسکی صورت بُری ہے  
 ز نیکو نیز بد خوئے نیاید  
 نیک سے بھی بد خوئی نہیں ہوتی  
 بعباران زندانش سپروند  
 قید خانے کے بیاہیوں کے سپرد اسکو کیا  
 بہ تن زندانیان راجان در آمد  
 قید خانے والوں کے بدن میں جان آگئی  
 برآمد زان گرفتار ان خروشتے  
 اُن قیدیوں سے ایک رشور نکلا  
 ہمہ زنجیریان زنجیر کو بان  
 تمام قیدی زنجیرین کھٹکے بنوا لے  
 بگردن عل شان طوق سعادت  
 اُنکی گردن میں طوق نیک بنجی کے  
 کم از کا ہی عم چون کوہ ایشان  
 ایک آنکے سے کم انکا غم کا پہاڑ ہو گیا

۱۰ علیہ السلام  
 و تشدد سے  
 بیابان اور سخت  
 اور جھیلیاں و قباخانے  
 کے سپاہیوں  
 کے ساتھ اور غیر  
 شہین کی طرف حضرت  
 یوسف کے راجع  
 ۱۱ علیہ السلام  
 دل زندہ بھی نہ  
 یوسف علیہ السلام  
 ۱۲ علیہ السلام  
 و متاوان اپنی  
 شاہ خوبان حضرت  
 یوسف علیہ السلام  
 سے مراد ہے اور  
 بیکر کو بان کے منہ  
 سے ناسخے والے  
 ۱۳ علیہ السلام  
 کے معنی طوق  
 ۱۴ علیہ السلام  
 قیدیوں کا غمیدل  
 ہو گیا کہ غم آنکس  
 کا مشن کاہ کے  
 ہو گیا











چہ آسائش دران گلزار ماند

کیا آرام اس باغ میں باقی رہے

سنان خار در گلزار بے گل

بھلے کانٹے کے باغ میں بغیر پھول کے

چو خالی دید زان گل کا شش خویش

جب اس پھول سے خالی دیکھا باغ اپنا

ز غم چون بر لب مدحان غمناک

غم سے جوب پر غمگین جان آگئی

در می بر سینه خود می کشاید

ایک دروازہ اپنے سینے پر کھول دے

بناخن ہموں گل رخسارے کند

ناخن سے شعل پھول کے منہ زبانی تھی

چو بودش وی و موز جان شانی

جب اس کے منہ اور بال جان سے ایک نشان تھے

ز دست دل بسینہ سنک میکوفت

دل کے ہاتھ سے سینے پر پتھر کو ٹپتی تھی

اگرچہ بودش اہل خوبے

اگرچہ تھی بادشاہ گروہ خوبی یعنی خوبصورتوں کی

بفرق سر زنجیر خاک میر نخت

سر زنجیر سے خاک اڑاتی تھی

ز آب خاک میکرو آغچان گل

پانی اور مٹی سے اس طرح گارا بناتی یعنی لیتی تھی

و لے رختہ کہ بجران و دل افکند

لیکن جو سوراخ کہ جدائی نے دل میں کر دیا

بہندان لعل چون غناب می جست

دانتوں سے لال سرخ رنگ کو کاٹتی تھی

کز گل رخت بند و خار ماند

جس سے کہ پھول نکلا جائے کانٹے رہ جائیں

بو و خاصہ پے آزار بیل

خارجہ بیل کے ایذا دینے کو ہوتے ہیں

چو چہ چاک زویران خویش

کلی کی طرح بھاڑ ڈالا کرتا ایسا

چہ پاک از حبیب خود عاشق زند چاک

کیا ڈر ہے عاشق اپنا گریبان بھاڑ ڈالے

کہ غم بیرون رود شاوی و راید

کہ غم باہر جاتا ہے خوشی اندر آتی ہے

چو سنبل موے عطر بارے کند

مثل سنبل کے زلف خوش بودار زوحتی تھی

ز ہجر یار خودے کند جانے

اپنے یار کی جدائی سے ایک جان کھو دتی یعنی نکالتی تھی

بقصد ہجر بل خاک میکوفت

جدائی کے ارادے سے نقارہ لڑائی کا کوٹتی تھی

شکست مدبروزان طبل کو بے

شکست آئی اسپر اس نقارہ بجانے سے

سرسک از دیدہ نمناک میر نخت

آنسو آنسو بھری ہوئی آنکھ سے گراتی تھی

کہ بند در خنایے ہجر بردل

کہ بند کرے دل در دروازہ جدائی کا

برین ہمیشہ گل مشکل شود بند

اس مٹھی بھر مٹی سے مشکل ہے بند ہوتا

بعقد و عقیق ناب می بست

سویون کی لڑائی میں خالص عقیق بیرونی تھی

یعنی عاشق جو اپنا گریبان کیلے پھول کے کانٹے سے اپنے سینے میں ایک شگاف کتا ہے اور اس سے باہر اس کی راہ سے باہر دل میں آجائے ۱۲ شکست یعنی اگرچہ زلیخا بھی غمگین کی بادشاہ اور جو اس پر غالب آجائے ۱۳ سے لعل مراد اپنے سر پہ پہنچون کو دانتوں سے کاٹتی تھی عقد و عقیق ناب اور زلیخا کے ہونچھون سے مراد



مگر منجواست تائبشاند آن خون

لکین چاہتی تھی کہ وہ خون کو روکے  
رخ گلگون خود و پیاخت نیلے  
اپنے سرخ چہرے کو نیلا کرتی تھی  
کہ سرخی و رخور آمد خرمی را

کہ سرخی لائق ہوئی خوشی کو  
ز دل خوین رزم بر رو ہمیز و  
دل پر خون سے نشان چہرے پر کرتی تھی  
کہ این کار یکہ من کردم کہ گروست

کہ یہ کام جو میں نے کیا ہے  
ورین محنت سرا ایک عشق پیشہ  
اس محنت سرا یعنی دنیا میں کسی عاشق نے  
بدست خوش چشم خوش کندم

اپنے ہاتھ اپنی آنکھ نکالی میں نے  
ز غم کو ہی بہشت خوش بستم  
غم کا ایک بہار اپنی پیچھے پلاوا میں نے  
و لم خون شد چو حیدرین وز کاری

دل میرا خون ہوا جب آئینہ دین  
ز وستان فلک تخت من اشفت  
آسمان کے کمرے سے میری تقدیر بگڑ گئی  
بحال از دل آوارہ خوش

قریب جان کہی عا جہو نے میں اپنے پریشان دل سے  
بدلیساں لوحہ جانسوزے کرد  
اسی طرح جان جلا نیوالے لوحہ پڑھتی تھی  
زہر چہرے کے زو بونی شہید می  
جو چیز کہ آتش سے کوئی خوشبو سوگھتی

کہ از جوش و لش میر خیت بیرون

کہ جوش دل اُسکے سے گرتا تھا باہر  
جو نیلو فر ضر رہتا سے  
مثل کنول کے پھول کے زردنی کی چوون سے  
نشاید جز کہو وے مامی را

نہ جا ہے ماتم کو سوا نیلے کے  
بحسرت دست بزرانو ہمیز و  
انوس سے ہاتھ زانو پر دے لیتی تھی  
حنین زہر یکہ من خوردم کہ خور و

ایسا زہر کہ میں نے کھا یا کس نے کھا یا ہے  
نزد چون من بیای خوش تلیشہ  
نہ مارا مثل پیرے بسولا اپنے پر پانوں پر  
ز کوری خوش را در چہ فکندم

اندھے پن سے آج کو کتو میں میں ڈالا میں نے  
بزر میر کوہ پشت خود شکستم  
بہار کے نیچے اپنی پیچھے توڑ ڈالی میں نے  
کہ آوردم بلف زیبا نگاری

لائی میں ایک خوبصورت مشرق کو بٹھنے میں  
ز دست خوش اوم اس شفت  
سفت اسکا دھن اپنے ہاتھ سے میں نے چھوڑ دیا  
نمید انم چہ سازم چارہ خوش

ہنیں جانتی ہوں کیا کردن میں اپنی تدبیر  
شب اندوہ خود را روزے کرد  
اپنے غم کی رات گودن کر دیتی تھی  
بہ بوی اوز جان آہی کشیدی

اُسکی امید میں جان سے ایک آہ کھینچتی

مگر منجواست تائبشاند آن خون  
لکین چاہتی تھی کہ وہ خون کو روکے  
رخ گلگون خود و پیاخت نیلے  
اپنے سرخ چہرے کو نیلا کرتی تھی  
کہ سرخی و رخور آمد خرمی را  
کہ سرخی لائق ہوئی خوشی کو  
ز دل خوین رزم بر رو ہمیز و  
دل پر خون سے نشان چہرے پر کرتی تھی  
کہ این کار یکہ من کردم کہ گروست  
کہ یہ کام جو میں نے کیا ہے  
ورین محنت سرا ایک عشق پیشہ  
اس محنت سرا یعنی دنیا میں کسی عاشق نے  
بدست خوش چشم خوش کندم  
اپنے ہاتھ اپنی آنکھ نکالی میں نے  
ز غم کو ہی بہشت خوش بستم  
غم کا ایک بہار اپنی پیچھے پلاوا میں نے  
و لم خون شد چو حیدرین وز کاری  
دل میرا خون ہوا جب آئینہ دین  
ز وستان فلک تخت من اشفت  
آسمان کے کمرے سے میری تقدیر بگڑ گئی  
بحال از دل آوارہ خوش  
قریب جان کہی عا جہو نے میں اپنے پریشان دل سے  
بدلیساں لوحہ جانسوزے کرد  
اسی طرح جان جلا نیوالے لوحہ پڑھتی تھی  
زہر چہرے کے زو بونی شہید می  
جو چیز کہ آتش سے کوئی خوشبو سوگھتی



گرفتے دمبدم پیرا من او  
 چو لعل عطر دماغ خوش کردے  
 کہ طوق شمت آن کردنت این  
 کہ دورا شمش دست بروی  
 کہ کسی کردی بدیدہ و منش جانے  
 کہ این ہمسا یہ آن فرق بودت  
 کہ راکز میانش یاد وادے  
 بیاد او صید ملک خوش  
 چو زرش حله اش از ہم کشا وے  
 جب سترے کپڑے اس کے لیے کھولتی

کہ روزے سودہ بودی برتن او  
 بدان تسکین دماغ خوش کردی  
 بعد حسرت زرش الوسم وادے  
 ز نخت آن دستبر و خود شمدی  
 کہ روزی سووہ روشت آن پے  
 چو دیدی بندگی را واد وادے  
 کندش ساختی در گردن خوش  
 کہ روتے کے لیے سو بھری ہوئی آنکھ کھولتی

کہ کسی کردی بدیدہ و منش جانے  
 کہ این ہمسا یہ آن فرق بودت  
 کہ راکز میانش یاد وادے  
 بیاد او صید ملک خوش  
 چو زرش حله اش از ہم کشا وے  
 جب سترے کپڑے اس کے لیے کھولتی



ہشتے دہن از اشک نیازش  
 دہوتی اپنے آنسو کے دہن اسکا  
 پوعلینش بجائی جفت ویدے  
 جوہر کے کھڑا ان کا کسی جگہ چوڑا دیکھتی  
 بدویش شدن در دل گذشتے  
 ان دونوں سے اُسکے دل میں خیال جفت ہونیکا گذرتا  
 نہادی بندہ بدول از دواش  
 رکعتی دل پر بند اُسکے تہجے سے  
 بدعیسان ہر دیش از نوئی بود  
 اسی طرح ہر لحظہ اسکو اکایہ نیا غم تھا  
 چو قدر نعمت دیدار الشاخت  
 جب دیدار کی نعمت کا مرلہ نہ پہچانا  
 لیشان شد ولی سووی نبودش  
 پتھانے لگی لیکن کچھ فائدہ نہ تھا اس کو  
 ولی صبر از چنان و چون تون کرد  
 لیکن صبر ایسی صورت سے کیونکر ممکن ہے  
 ہلاک عاشق از چنانان جدایت  
 موقوف سے جدائی عاشق کے لیے موت ہے  
 چو افتد عقد صحبت در میان  
 جب پڑے گرہ صحبت کی درمیان میں  
 وگر یونہی صحبت در میان نیست  
 اور جو ناگوار صحبت کا درمیان نہیں ہے  
 تنگ آمد ز خود ترک خودی کرد  
 آپ سے تنگ آئی چھوڑنا خودی کا کیا  
 سر خود برود و دیوارے زود  
 سر اپنا دروازے اور دیوار پر مارتی تھی







صبر سے مایہ فیروز سے آمد  
صبر بوجہ فتحندی کی آیا  
صبر سے مایہ امیدت آرد  
صبر سے مایہ تیری اسید کا برلا دے  
بہ صبر اندر صدق باران شود دور  
صبر سے سیپی مین مینھ موتی ہو جاتا ہے  
بہ صبر از دانه آید خوشه سیردن  
صبر سے دانه باری سے باہر آتا ہے  
بہ صبر اندر رحم یک قطره آب  
صبر سے ایک قطره پانی کا پیٹ مین  
زلیخا بادل و جان رسیدہ  
زلیخا بادل اور جان سے بھاگی ہوئی یعنی بیزار کو  
گریبان را دریدہ تا بہ دامن  
گریبان کو در دامن تک چاک کر کے  
ولی صبر کیہ گیر و عاشق پیش  
لیکن وہ صبر کرے عاشق اسکو اختیار کرے  
چو کرد و ناصح از گفتار خاموش  
جب نصیحت کرنے والا بات کہنے سے چپ ہو جاتا ہے

قوسے تر پائے بہروز سے آمد  
زبر دست مرتبہ بہتری کا آیا  
صبر سے دولت جاویدت آرد  
صبر دولت ہمیشہ کی تجکو دے گا  
بہ صبر از لعل و گوہر کان شود دور  
صبر سے لعل اور موتی کان مین پیدا ہوتے ہیں  
ز خوشہ رہروان را گوشہ بیرون  
بالی سے سافرون کے لیے گوشہ باہر لاتا ہے  
شود نہ ماہ را ماہ جہا تباب  
ہوتا ہے تو مینے مین جانہ جهان روشن کر نیا  
شد از گفتار دایہ آرمیدہ  
دایہ کی باتوں سے مستدار آگیا  
کشید از صبر گوشے پایہ دامن  
کھینچا صبر کی گوشہ کرنے سے پائوں دامن مین  
بہ قول ناصحان مصلحت کشیش  
بقول نیک نصیحت کر نیا پے لوگوں کے  
کند آن حرف را عاشق فراموش  
کرتا ہے اس کی باتوں کو عاشق فراموش

بی طاقت شدن زلیخا در مفارقت یوسف و  
کمزور ہو جانا زلیخا کا یوسف علیہ السلام کی جدائی مین اور  
در شب ہمراہ دایہ خود بزرندان رشتن  
رات کو دایہ کے ساتھ آپ قید خانے مین جانا

چو در زندان مغرب یوسف ہر  
جب بچہ کے قید خانے مین یوسف آفتاب نے  
نہان کرد از زلیخا سے فلک چہر  
بوسشیدہ کیا رات سے اپنا چہرہ

صبر سے مایہ فیروز سے آمد  
صبر بوجہ فتحندی کی آیا  
صبر سے مایہ امیدت آرد  
صبر سے مایہ تیری اسید کا برلا دے  
بہ صبر اندر صدق باران شود دور  
صبر سے سیپی مین مینھ موتی ہو جاتا ہے  
بہ صبر از دانه آید خوشه سیردن  
صبر سے دانه باری سے باہر آتا ہے  
بہ صبر اندر رحم یک قطره آب  
صبر سے ایک قطره پانی کا پیٹ مین  
زلیخا بادل و جان رسیدہ  
زلیخا بادل اور جان سے بھاگی ہوئی یعنی بیزار کو  
گریبان را دریدہ تا بہ دامن  
گریبان کو در دامن تک چاک کر کے  
ولی صبر کیہ گیر و عاشق پیش  
لیکن وہ صبر کرے عاشق اسکو اختیار کرے  
چو کرد و ناصح از گفتار خاموش  
جب نصیحت کرنے والا بات کہنے سے چپ ہو جاتا ہے  
قوسے تر پائے بہروز سے آمد  
زبر دست مرتبہ بہتری کا آیا  
صبر سے دولت جاویدت آرد  
صبر دولت ہمیشہ کی تجکو دے گا  
بہ صبر از لعل و گوہر کان شود دور  
صبر سے لعل اور موتی کان مین پیدا ہوتے ہیں  
ز خوشہ رہروان را گوشہ بیرون  
بالی سے سافرون کے لیے گوشہ باہر لاتا ہے  
شود نہ ماہ را ماہ جہا تباب  
ہوتا ہے تو مینے مین جانہ جهان روشن کر نیا  
شد از گفتار دایہ آرمیدہ  
دایہ کی باتوں سے مستدار آگیا  
کشید از صبر گوشے پایہ دامن  
کھینچا صبر کی گوشہ کرنے سے پائوں دامن مین  
بہ قول ناصحان مصلحت کشیش  
بقول نیک نصیحت کر نیا پے لوگوں کے  
کند آن حرف را عاشق فراموش  
کرتا ہے اس کی باتوں کو عاشق فراموش  
بی طاقت شدن زلیخا در مفارقت یوسف و  
کمزور ہو جانا زلیخا کا یوسف علیہ السلام کی جدائی مین اور  
در شب ہمراہ دایہ خود بزرندان رشتن  
رات کو دایہ کے ساتھ آپ قید خانے مین جانا  
چو در زندان مغرب یوسف ہر  
جب بچہ کے قید خانے مین یوسف آفتاب نے  
نہان کرد از زلیخا سے فلک چہر  
بوسشیدہ کیا رات سے اپنا چہرہ



زلیخا سے فلک را چہرہ شد کم  
 آسمان کی زلیخا کو چہرہ گم ہو گیا  
 شفق را شد ز اشک و حلو خون  
 شفق کا بھیرا اسکے آنسو سے خون ہو گیا  
 زلیخا را غم یوسف چنان کرد  
 زلیخا کو یوسف کے غم نے ایسا کیا  
 بہ گریہ نالہ جانسوز برداشت  
 رونے میں فریاد جان ملا نیوالی اٹھائی  
 چو رواند رشب اردو رعباشق  
 جب نغمہ رات میں لاتا ہوں دن عاشق کا  
 ز بحر ان تیرہ باشد روزگارش  
 جدائی ہے سیاہ ہوتا ہے زمانہ اسکا  
 ز غم روزش بود و در سیاہی  
 غم سے اٹکے دن کا ہوتا ہوں سیاہی میں  
 شب آلبستین بود آن دم کہ آید  
 رات عالمہ ہوتی ہے اسوقت کہ آتی ہے  
 چو آرد از مشیمہ پیر و ن  
 جب لاتی ہے بچہ پیٹ سے با مگر  
 از ان مادر کہ فرخورد اس باشد  
 اس ماں سے کون بر خور دار ہووے  
 زلیخا را چو از بے صبری خویش  
 زلیخا کو جو اپنی بے صبری سے  
 ز دلبر دور و از دلدار مجور  
 معشوق سے دور اور معشوق سے مجبور  
 چو بنو در وی جانان پر تو امن  
 جو منہ معشوق کا دشنی ڈالنے والا ہوںوے

بہشتی  
 کے آفتاب بھیرا  
 اور یوسف کی رات  
 کے آفتاب بھیرا  
 زلیخا کے غم  
 اور سرخ زلیخا  
 کے بھیرا خون  
 زلیخا کو  
 بحر ان تیرہ  
 روزگار  
 ز غم روزش  
 بود و در سیاہی  
 شب آلبستین  
 بود آن دم کہ آید  
 چو آرد از مشیمہ  
 پیر و ن  
 از ان مادر کہ  
 فرخورد اس باشد  
 زلیخا را چو از  
 بے صبری خویش  
 ز دلبر دور و از  
 دلدار مجور  
 چو بنو در وی  
 جانان پر تو امن

ز مہر یوسف آمد اشک انجم  
 یوسف کی محبت سے نکلا آنسو ستارے کا  
 وزمان شد دامن کردون جگر لون  
 اور میں وہی آسمان کو کچھ کی طرح بینی سرخ  
 کہ از اشک شفق کون خو لفسان کرد  
 کہ آنسو سرخ رنگ سے خون رو نیوالا کیا  
 ہاں آہ و فغان روز برداشت  
 وہی نالہ اور آہ دن کا شروع کیا  
 بہ شب کرد و فر و تر سوز عاشق  
 رات کو زیادہ بڑھتا ہے سوز عاشق کا  
 فرا دید تیر کے شہما ی تارش  
 بڑھتی ہے تار کی اندھیری رات اسکی کی  
 شیش کرد و سیاہ ہے بر سیاہی  
 رات اسکی نہایت ہی سیاہ ہو جاتی ہو  
 براے عاشقان اندوہ زاید  
 عاشقوں کے واسطے رنج پیدا کرتی ہے  
 بجائے شیراز و لہا ملد خون  
 بجائے دودھ کے دہن سے خون ٹپکتا ہے  
 کز نیسان بچہ اس خو خوار باشد  
 جس کا بچہ اس طرح کا غو خوار ہووے  
 بدین خو خوار کی آمدی پیش  
 اس خو خوار سے ایک رات آئے آئی  
 شیش بی ماہ ماند و خانہ بی نور  
 رات کو اسکی اندھیری رہی اور گھر اندھیرا  
 بعد شعل نہ کرد و خانہ روشن  
 گھر مشعلوں سے بھی اجیلا نہ ہووے







نہان در گوشہ زندان نشینم

چھیکر قید خانے کے کسی شے میں بیٹھوں میں  
چونکہ زندان جیسے انسان کا غداریت

جو قید خانہ ایسے معشوق کی جگہ ہے  
دل ہر عاشق از لسان کشاید

ہر عاشق کا دل باغ سے شگفتہ ہوتا ہے  
روان شد ہر جو سر و ناز و ایہ

جلی مثل سرد و نیاز کے ہر دایہ  
بزند ان چون رسید ان ماہ شکر و

قید خانے میں جو پہنچا وہ چاند رات کا پھر نوا لائی زلیخا  
اشارت کر دتا بکشا و رہ را

اشارہ کیا یعنی کہا جب کھول دیا دروازہ  
بدیدش بر سر سجادہ از دور

دیکھا اٹھکھوٹے پر بیٹھے ہوئے دور سے  
کسی چون شمع بریا ایستادہ

کبھی مثل شمع کے کھڑے ہو کر  
کے خم کردہ قامت چون مہ نو

کبھی جھک جھک کر مثل دو جگے چاند کے  
کے سر بر زمین از غدر تقصیر

کبھی زمین پر سر مانی تقصیر سے  
کے طرح تو اضع و فلندہ

کبھی سنیاد عاجزی کی ڈال کر  
نہ خود دور و بان نزدیک نشست

آپ سے دور اور اُس سے نزدیک بیٹھی  
زبان نہ راستی و از دل نالہ می کرد

محب گرامی

زلیخا سے اور یوسف

زندان میں قید خانے کا داروغہ

میں نے دیکھا یا مطلب

یک قید خانے کا داروغہ

کو دور سے یوسف

علیہ السلام کو دکھایا

سجادہ

عمر واد پر زندان

ابن یوسف

جاننا اور جبکہ

نشان جویشانی

مہر زندان نے خود را بہ ستم

اپنے قید خانے والے چاند کو دیکھوں میں  
نہ زندان بلکہ حرم نو بہار است

قید خانہ حسین ہے بلکہ ایک تازہ نو بہار ہے  
مرا این عجب در زندان کشاید

میری یہ کلی قید خانے میں کھلتی ہے  
قتان خیر ان بد نبالش جو سایہ

گرتی پڑتی اُسکے چھپے مانند سایہ کے  
نہانی میر زندان را طلب کرد

چھپا کر قید خانے کے داروغہ کو بلایا  
نمود از دور آن تابندہ مہ را

دکھلایا دور سے اُس روشن چاند کو  
چو خورشید درخشان غرق در نور

مانند آفتاب روشن کے نور میں ڈوبا ہوا  
نہ رخ زندان بیان را نور دادہ

قیدیوں کو اپنے چہرے سے نور دیتے ہوئے  
فلندہ بر لبساط از چہرہ پر تو

جا نماز بر عکس چہرے کا ڈال کر  
چو شاخ تازہ گل از باد شکیر

مثل پھول کی نئی شاخ کے رات کی ہوا سے  
نشستہ چون بنفشہ سر فلندہ

بیٹھ کر مثل بنفشہ کے سر جھکا کر  
ولے در گوشہ تاریک نشست

لیکن ایک تاریک گوشے میں بیٹھی  
نہ نہ کش یا ستمین را لالہ می کرد

آنکھوں سے چیلی کو لالہ بناتی تھی







### غریب کو کس سلطانی برآمد

نقارہ بادشاہی کا شور بلند ہوا یعنی نوبت بجنے لگی  
 دم سبک حلقہ بر حلقوم اوبست  
 کتے کی دم نے حلقہ اسکے حلقوم پر باندھا یعنی کس دیا  
 خروں از خواب شب شد گردن افراز  
 مرغ رات کی بنید سے گردن بلند کر رہا ہوا  
 زلیخا دامن اندر چید و برگشت  
 زلیخا نے دامن سمیٹا اور پھر چلی  
 بر زندان تماش خلوت نشین بود  
 قید خانے میں جب تک اسکا چاند خلوت نشین رہا  
 غذای جان و شد آن تک پوی  
 غذا اسکی جان کی وہ دوڑ دھوپ ہوئی  
 نہ کر وی کس بستان میل حیدان  
 نہ کرتا کوئی طرف باغ کے اسقدر خواہش  
 بلے آنرا کہ زندانی ست یارش  
 سچ ہے جس شخص کا یار قید خانے میں ہے

یوسف کو کس سلطانی  
 گلاب طلبیہ کی کئی  
 صبح کے وقت دم  
 اپنی گردن سے  
 لگا کر سونپا ہے  
 سنی تو جہاد خواہش  
 سکین یعنی زلیخا  
 کو سوا قید خانے  
 کی آمد و رفت کے  
 اور پھر خواہش  
 برام بظاہر زندان

### مؤذن در سخن خوانے برآمد

اذان دینے والے نے اذان کنا شروع کی  
 و مش را از فغان شب فرو بست  
 اسکی آواز کو رات کے بھونکنے سے بند کر دیا  
 ز نائے ساز کردہ تیز آواز  
 گلے کے ساز سے تیز آواز شروع کی  
 بخدمت آستان بوسید و برگشت  
 واسطے خدمت کے چوکھٹ چومی اور پھری  
 شد آمد سوی زندانش چنین بود  
 آمد رفت اسکی طرف قید خانے کی اسی طرح رہی  
 بنویش جز دران آمد شدن روی  
 نہ تھا اسکو سوا اس دوڑ دھوپ کے کچھ حاصل  
 کہ بود آن خستہ دل ایل زندان  
 جیسی کہ تھی اس خستہ یعنی زلیخا کو جاہ قید خانے کی  
 بجز زندان کجا باشد قرارش  
 سوا قید خانے اس کو کہاں قرار آوے

### رفتن زلیخا بام و نظارہ زندان و

جانا زلیخا کا کوٹھے پر اور دیکھنا قید خانے کا اور  
 کریستن بر معنارقت یوسف  
 رونا یوسف علیہ السلام کی جدائی پر

یوسف کو کس سلطانی  
 گلاب طلبیہ کی کئی  
 صبح کے وقت دم  
 اپنی گردن سے  
 لگا کر سونپا ہے  
 سنی تو جہاد خواہش  
 سکین یعنی زلیخا  
 کو سوا قید خانے  
 کی آمد و رفت کے  
 اور پھر خواہش  
 برام بظاہر زندان

### شب آمد بیدلان را غصہ سوز

عاشقون کا غصہ نکالنے والی رات آئی  
 کہ روزش کم توان تدبیر کردن  
 بلکہ دن میں اسکی تدبیر کم ہو سکتی ہے

### شب آمد عاشقانرا پرودہ راز

عاشقون کے بھید کا پرودہ رات آگئی  
 توان پس کار در شب گم کردن  
 بہت کام رات کے وقت کرنا ممکن نہیں



زلیخا چون غم شب بگذراند  
 زلیخا نے جب غم رات کا گذر لیا  
 بلا و محنت روز آمد شش  
 دن کی بلا اور محنت اُس کے سامنے آتی  
 نہ راسے آنکہ در زندان کند  
 نہ مصلحت وہی کہ قید خانے میں جاے  
 ز غمت ہلے خوش بہر خطم خیری  
 طرح عمدہ عمدہ چیزوں سے ہر دم کچھ نہ کچھ  
 فرستادی بہ زندان سوی یوسف  
 بھیجتی قید خانے میں پاس یوسف کے  
 چو آن محرم زندان آمدی باز  
 جب وہ دافکار قید خانے سے واپس آتی  
 کہے رو برکت پایش نہادے  
 کبھی سرا س کے پانوں پر رکھ دیتی  
 کہ این چشمست کان خسار و بدست  
 کہ تیرہ وہ آنکھ ہے جسے اُس کا چہرہ دیکھا ہے  
 اگر چشمش سیارم بوسہ اداں  
 اگر میں اُس کی آنکھ کو بوسہ نہیں دے سکتی ہوں  
 بوسم باری آن پی کہ گاہے  
 چوموں اُس کی مین بارے وہ آنکھ جو کبھی  
 نہم رو برکت آن پای باری  
 رکھوں گی میں بارے منہ اس تلوار پر  
 پر سیدی ازان پس حال و را  
 پوچھتی بعد اُس کے اُس کا حال  
 کہ رویش را نفر سودہ گزندے  
 کہ اُسکی صورت کسی تکلیف سے خراب تو نہیں ہے

نہ غم بل ماتم شب بگذرانید  
 غم نہیں بلکہ ماتم رات کا کر لیا  
 صد اندوہ جگر سوز آمدش پیش  
 سو کلیجہ جلا بنوا لے رنج اس کے آگے آئے  
 نہ صبری آنکہ فی زندان کند  
 نہ وہ صبر کہ قید خانے سے دلگور و کے  
 نہاویں برکت محرم کتیری  
 ایک واقفکار لونڈی کے ہاتھ پر رکھتی  
 کہ تاویدی بجالیش وی یوسف  
 تاکہ دیکھے بجائے چہرے یوسف کے اسکو  
 برو صد عشق بازی کردی آغاز  
 سیر سو سوطہ ح کا عشق شروع کرتی  
 گئے صد بوسہ اس پر چشم وائے  
 کبھی سو سو مرتبہ اس کی آنکھ چوتی  
 کہ این پالیت کا نجا ہا رسید  
 کہ یہ بانوں ہین جو بان ہو نیچے ہین  
 دیار و برکت پایش تہا دن  
 اور یا اسکے تلوے پر منہ نہیں رکھ سکتی ہون  
 کند در روی زیبا لیش نگاہے  
 اس خوبصورت چہرے کو دیکھ لے  
 کہ وقتے میبکند سوش گذاری  
 جس کا کسی وقت اسطہن گذر ہو جائے  
 جمال روے فرخ فال اورا  
 خوبصورتی صورت مبارک اسکی سے  
 بکار او نیقتا دست بندے  
 اس کے لیے کسی کام کی قید تو نہیں ہے

معنی رازدارانہ  
 اور ضمیر کی طرف  
 اسی کلمہ کے  
 راجع ہے اور  
 قائل نہادی اور  
 وارے کی زنجیر  
 وار ہے مطلب یہ کہ جب  
 وہ زنجیر حضرت  
 موسیٰ کے لیے  
 پڑی تو زنجیر کے  
 پائے اتنی زنجیر کے  
 قطع زنجیر  
 تمام بنظر ہزار ہا  
 اس پر ایسا شوق  
 اس طرح ظاہر کرتی  
 کہ معنی ایک بار  
 مطلب یہ کہ زنجیر  
 کہتی ہے کہ  
 جب میں اس  
 معشوق کو نہیں  
 کو جو میری  
 زنجیر ہے



گلش از ان ہوا پیر مردگی نیست  
 اسکے چہرے کو اس ہوا سے پیر مردگی تو نہیں ہے  
 ز نعتھا کہ برودی خوردیانی  
 نعمتوں سے جو تو نے لئی کھائیں یا نہیں  
 پس از پریش نمودنہای بسیار  
 بہت باتوں کے پوچھنے کے بعد  
 بام کاخ در یک غرفہ بودش  
 بام کاخ کے کوٹھے کے دو منزلے میں ایک جھرو کا تھا  
 در ان غرفہ شدی تنہا نشے  
 اس جھرو کے میں جاتی اکیلی بیٹھتی  
 بدیدہ در پیرگان لعل سے  
 آنکھوں سے سوئی اور لکھون سے لعل برتی تھی  
 کہ تاروے کلفا مش بہ نیم  
 میں اکون ہون کہ اسکا سرخ چہرہ دیکھون  
 نیم شایستہ دیدار دیدن  
 میں لائق دیدار دیکھنے کے نہیں ہون  
 بہر جا کہ من منزل نشین ست  
 جس منزل میں میرا چاند بیٹھا ہوا ہے  
 ز دولت سقفت او عمر مایہ وارو  
 دولت سے چھت اسکی بونجی رہتی ہے  
 مرا دیوارش از غم نشست شکست  
 میری پیچھے غم اسکی کے اسے ٹوٹ گئی  
 سعادت بر فراز آید انان در  
 نیکبختی بلند ہوتی ہے اس دروازے سے  
 چہ دولت مند باشد آستانے  
 کیا دولت مند ہووے وہ جو کھٹ

در بیان پیر مردگی  
 بام کاخ  
 یعنی زلیخا کے  
 مکان کی چھت  
 پر ایک بالا خانہ  
 تھا جس پر  
 قید خانے کی  
 چھت دیکھائی  
 دیتی تھی  
 ہر گز ان لعل  
 مراد لعل سے  
 نیم شایستہ  
 گراں ۱۲  
 مراد مایہ وارو  
 علیہ السلام  
 بین کے  
 بر فراز  
 اشارت دولت  
 قید خانے کے  
 غم نشست  
 علیہ السلام  
 چہ دولت مند  
 دولت مند

گلش از ان زمین از ردگی نیست  
 اسکے جسم کو اس زمین سے کوئی تکلیف تو نہیں ہے  
 ازین دلدادہ یاد آور دیانی  
 اس عاشق نے یعنی میری کچھ یاد کی یا نہیں  
 ز جابر خاستی با چشم خونبار  
 جگہ سے اٹھتی خون برسانو آئی آنکھوں سے  
 کہ از آنجا بام زندان نمودش  
 کہ اس جگہ سے کوٹھا قید خانے کا دکھائی دیتا تھا  
 در غرفہ بروے خلق سے  
 دروازہ کھڑکی کا لوگوں کی طرف سے بند کر لیتی  
 سو زندان نظر کردی وقتے  
 قید خانے کی طرف دیکھتی اور کہتی تھی  
 پس این کہ بام خود با مش بہ نیم  
 یہی کافی ہے کہ اپنے کوٹھے سے اسکا کوٹھا دیکھون  
 خوشم با آن درو دیوار دیدن  
 بہتر مجھ کو وہ در اور دیوار دیکھنا بہتر ہے  
 نہ زندان موضہ خلد برین ست  
 قید خانہ نہیں باغ بہشت برتر کا ہے  
 کہ خورشید جہان در سایہ وارو  
 بلکہ آفتاب جہان کو سایہ میں رکھتی ہے  
 کہ لشت آن مرہ بر وہاں دوشست  
 کہ پیچھے اس جاننے سے اسپر رکھی اور بیٹھا  
 کہ سر زمین فرود آرد انان سر  
 کہ میرا سر اس سے سر باہر نکالتا ہے  
 کہ بوسد پای انسان دلستانے  
 جو جو سے پاؤں ایسے معشوق کا



خوش آن کرتیج مهرش آشکاره  
 وہ بہتر ہے کہ اُسکی محبت کی تلوار سے بے تکلف  
 در افتم سمرنگون از روزن او  
 گر بڑوں میں سر کے بل اُسکے جھوکے کے  
 ہزاران رشک دارم بزرگینے  
 ہزاروں رشک کھتی ہوئیں اُس زمین پر  
 شود از کرد و اماشش معطر  
 ہوتی ہے گردن اُسکے سے خوشبودار  
 سخن کوتاہ تاشب کارش این بود  
 قصہ مختصر رات ہونے تک کام اُسکا یہی رہتا  
 درین گفتار جانش برب آید  
 انجلیں باتوں میں جان اُس کی لب پر آتی  
 چو آمد شب و گردش حیلہ اندیش  
 جب رات آئی اور حیلہ ڈھونڈھنی لگی  
 شش این بود روز آن بدان روز  
 راتیں اُسکی یون رہیں اور دن کے ہمدن تک یسے ہو  
 لبش ندان شدن اچارہ کردی  
 رات کو قید خانے جانے کی تدبیر کرتی  
 بنودی پچھلے خالے ازین کار  
 ان کاموں سے کسی وقت غلطی نہ دیتی  
 چنان یوسف کا طر خانہ کردش  
 ایسا یوسف نے اُسکے دل میں گھر کر لیا  
 زبس در یاد او کم کرد خود را  
 از بسکہ اُس کی یاد میں آپ کو بھول گئی  
 کنیزان گرچہ میدادندش آواز  
 لونڈیاں اگر کبھی اُس کو آواز دین

تم چون ذرہ گرد و پارہ پارہ  
 بدن میرا مثل درے کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے  
 پیش آفتاب روشن او  
 آگے آفتاب روشن اُس کے کے  
 کہ بخرامد بد انسان نازینے  
 جسپر چلتا ہو اُس یعنی یوسف ایسا ناز میں  
 ز موی عنبر افشاشش معنیر  
 بال عنبر گرا نیوالے اُسکے سے خوشبودار  
 گرفتاریش آن گفتارش این بود  
 ان باتوں میں وہ گرفتار رہتی تھی  
 درین اندوہ روزش تاشب مد  
 اسی غم میں دن اُسکے رات تک پہنچتا  
 کہ گیر و پیش آئین شبش  
 کہ اختیار کرے طریقہ اگلی یعنی گزری ہوئی رات کا  
 کہ زندان بود جالے آن لافروز  
 جب تک چلے اُس لافروز یعنی یوسف کی قید خانہ رہی  
 پرویز از عرفہ اش نظارہ کردی  
 دن بھر جھوکے سے اُسکو دیکھا کرتی  
 کے دیوار دیدے گاہ دیدار  
 کبھی دیوار دیکھتی اور کبھی دیدار  
 کہ از جان و جهان بیکانہ کردش  
 کہ جان اور جهان سے بے پروا کر دیا اُسکو  
 شست از لوح خاطر نیک بدرا  
 دھو ڈالا لوح دل سے نیک اور بد کو  
 نے آمد بحال خوشش باز  
 نہ آتی تھی اپنے ہوش میں اُسوقت

۲  
 ایک منہ پر  
 قید خانے سے بھاگ  
 آئے اور آفتاب  
 روشن ہے  
 یوسف علیہ السلام  
 میں ۱۲  
 فاعل خود کی  
 وہ زمین اور غیر  
 شبن کی راجع  
 یوسف علیہ السلام  
 کی طرف ہے ۱۲  
 درین بیان  
 ۱۲  
 آفتاب و اذخار  
 کہنے سے ہے  
 اور آفتاب  
 کے معنی آفتاب  
 یعنی کل کی گزری  
 رات ۱۲  
 آفتاب کو معطل کر  
 جھوکے اور غیر  
 شبن کی طرف  
 قید خانہ سے  
 ۱۲



کہتے ہاکنیزان گاہ بگاہ

کہتے کبھی کبھی یہ لوندیوں سے

بگفتار من آگاہ ہے مجھ سے

اور یہ کہا کہ مجھ سے خبر داری مت ڈھوڑو

ز جنبا نیدن اول با خود آیم

لہنے سے پہلے ہوش میں آجاؤں گی میں

دل من ہست باز ندانی من

دل میرا میرے قیدی کے پاس ہے

نخاطر ہر گرا ان ماہ گردو

جس شخص کے دل میں وہ چاند پھر جاوے

گشت از حال خود روزی مزاج

بگڑ گیا اپنی حالت سے ایک ن مزاج اسکا

ز خوش بر زمین در دیدہ کس

خون کے قطروں اس کے سے کسی کی نظر میں

بکلمک نشر استا و سبک دست

نشر کے قلم سے استاد ہلکے ہاتھ یعنی جواع نے

چنان از دوست پر پوش لک پست

ایسا دوست سے اسکا رنگ پست بھر نیا تھا

خوش آنکس کو رہائی یاب از خویش

اچھا وہ شخص ہے کہ رہائی پاوے آپ سے

کند و دل چنان جاو گبری را

ایسی اپنے دل میں دربر کو جگہ دے

در آید بچو جانش در رک وے

وہ آوے شل جان کے اس کے رگ اور پٹھر میں

نہ بونی باشدش از خود نہ رسکے

نہ کوئی ہو رہے اسکو آب سے نہ کوئی رنگ

کہ من ہرگز نیا شمع از خود آگاہ

کہ میں ہرگز اپنے ہوش میں نہیں خبر میں

بجنبا نیدم اول پس بگوید

پہلے مجھکو ہلا لیا کرو پھر کچھ کہا کرو تم

وز ان پس گوش نشین کشا

بعد اسکے کان سننے کے لیے گھوٹوں کی میں

از انست این ہمہ حیرانی من

اس سبب سے یہ حیرانی مجھکو ہے

کجا از دیگرے آگاہ گردو

کب کسی دوسرے سے واقف ہو سکے

بزم نشر افتاد و احتیاجش

نشر کے زخم یعنی فصد کی ضرورت پڑی اسکو

نیا مدغیر یوسف یوسف و پس

اور کچھ نہ آیا یوسف یوسف کے اور پس

بلوح خاک نقش انحراف بہت

خاک کی تختی پر اس حرف کا نقش باز دھا

کہ بیرون نامدش از پوست جزو دست

کہ باہر نہ نکلا اسکے پوست اور کچھ سواد دوسکے

نسیم آشنائے یاب از خویش

آشنائی کی ہوا بارے آپ سے

کہ گنجایش نماند دیگرے را

کہ کسی دوسرے کی گنجایش باقی نہ رہے

نہ بنید یک سرو خالی از وے

ایک سرو بال کو اس سے خالی نہ دیکھے

نہ صلی باشدش با کس نہ جنگے

نہ کوئی صلح ہو اسکو کسی سے نہ کسی سے لڑائی

گشت از حال خودی یعنی ایک کسی ایسی بیماری میں علیل ہو گئی کہ نفس نہ کھلو اسکا بارہی اور ضرورت ہوش اور فصد سے بھون کے قتلے علیہ السلام کا نقش

بر بام بظاہر زندان یعنی درون زمین کی طرف زلیخا کے اچھا اور کون بانی اور اس کا حق نہائی بیا ہے نہ بانی

دیکھ کر کیا ہے مجھ کو کچھ نہیں کسی راجح صفت



نہ دل ورتاج دنی در تحت بندو

نہ دل کو تاج مین اور نہ تحت مین باندھنا یعنی لگاتا ہے  
نیار و خوشی تن را در شمارے  
آپ کو کسی شمار مین نہیں لاتا ہے  
اگر گوید سخن با یار گوید  
اگر بات کرتا ہے یار سے کرتا ہے  
رخ اندر پستکی آرد نہ خامی  
منہ عقلندی مین لاتا ہے نہ بے عقلی مین  
تو ہم جامی تمام از خود برون آئی  
اے جامی تم بھی خودی سے باہر نکلو  
چو واکم راہ دو تنخانہ واسے  
جب ہمیشہ سے راہ دو تنخانہ کی جانتا ہے تو  
ازین جائے گراختانان قدم نہ  
اس جان سے آزدہ لوگون کی جگہ سے قدم اٹھا کر  
بنودی و زبانی زان نبودت  
نہ سکتا تو اور کوئی نقصان اُس سے نہواتیرا  
مجو اندر خودے بہود خود را  
خودی مین اپنی بہتری مت ڈھونڈو

زکوی او ہو سہارخت بندو

اُسکے کو پچے سے خواہشیں بھاگ جاتی ہیں  
نگیر و پیش غیر از عشق کارے  
سوائے عشق کے اور کام اختیار نہیں کرتا ہے  
وگر جوید مراد از یار جوید  
اور جو مراد چاہتا ہے یار کی جستجو کرتا ہے  
ز بود خود و برون آید نامی  
اپنی سستی سے بالکل باہر نکل جاتا ہے  
بدولت خانہ سرمد ورون آئی  
ہمیشہ کے دو تنخانے یعنی عالم جاودانی کو جاہ  
نہ از دولت بود چندان کرانی  
دولت سے استقدر نا خوشی نہیں ہوتی ہے  
قدم در دولت آباد عدم نہ  
نسبتی کے شتر مین قدم رکھ  
مباش امر و زہم کالست سودت  
مت رہ آج بھی کہ اسی مین تیرا فائدہ ہے  
کزین سودا نیابی سود خود را  
کہ اس سودے سے اپنا فائدہ تو پناو بگا

در شرح احسان ہائے یوسف بر اہل زندان و

تعبیر کردن وی خواب مقربان بادشاہ مصر را  
بیان احسان حضرت یوسف علیہ السلام کے جو قیدیوں پر کئے اور  
تعبیر دینا ان کا خواب

و وصیت کردن ایشان را کہ وے را

اور وصیت کرنا ان لوگون کا کہ اُس یعنی یوسف علیہ السلام کو

لحدود خانہ  
میرداد عالم جاودانی  
کے ہے  
گران جان مین  
مباری جان مراد  
دیا کے ذریعہ  
کے جو مراد  
کے سستی مین مراد  
عالم جاودانی  
زبان کے سستی نقصان  
اور سود کے سستی فائدہ  
غنی جب نویست  
یوسف بر اہل زندان  
کھا بگا نقصان کوئی  
نہ سکتا تو اور کوئی نقصان اُس سے نہواتیرا  
مجو اندر خودے بہود خود را  
خودی مین اپنی بہتری مت ڈھونڈو  
۱۲۶  
خرید و زودت یعنی  
جنگ تو خودی  
مین رہیگا بھوک  
بہودی ہوگی اور  
نہ اس جوئے مین بھوک  
نقصان کوئی  
نہ ہوگا







# پیش شاہ مصر آمدند

آگے پاؤ شاہ مصر کے یاد کریں

نرماد رہ کہ دو متمند زائد

ان سے جو شخص صاحب دولت پیدا ہوتا ہے

بخارستان رود کلزار کردود

وہ کانٹوں کی جگہ جاتا ہے بلغم ہو جاتا ہے

جو ابراہیم بند رود بر تشہ

مثل بدلی کے اگر کسی پیاسے یعنی تشک کھیت پر گزرتا ہے

چو پاوار دور رود تازہ باغ

مثل ہوا کے اگر کسی تازہ باغ میں جاتا ہے

بزند ان کرد و آید خرم و شاد

قید خانے میں اگر وہ خوش و خرم جاتا ہے

چون زندان بر گرفتاران زندان

جب قید خانہ قید خانے کے گرفتاران پر

ہم از مقدم او شاد و گشتند

سب اس کے آنے سے خوش ہو گئے

بگردن عل شان شطوق اقبال

انگی گردا کا طوق اقبال سے کا طوق ہو گیا

اگر زنداے بیمار گشتند

اگر کوئی قیدی بیمار ہو تا

کمر بستہ کی بیمار داریش

کر باندھتا اس کی بیمار داری کے لیے

وگر جابر گرفتاری شدی تشک

اور اگر کسی قیدی پر جگہ تنگ ہوتی یعنی تکلیف ہوتی

فروع دولتش ظلمت زداید

روشنی دولت کی کی کی کو مٹا دیتی ہے

کل از وے نافہ تاتار کردود

کل اس سے نافہ تاتار یعنی نہایت خوشنود اور ہوتا ہے

شود از مقدس خرم ہشت

اس کے قدم سے وہ ایک سنہ اور تازہ ہشت ہوتا ہے

فروزد از رخ ہر گل چراغ

روشن کرتا ہوا اپنے چہرے سے ہر پھول کا چراغ یعنی گلستان

کند زندانیاں را از غم آزاد

قیدیوں کو غم سے آزاد کر دیتا ہے

شدار دیدار یوسف باغ خندان

حضرت یوسف کے دیدار سے تار سے تار رہ باغ ہو گیا

ز بند و دو غم آزاد گشتند

سرخ اور درد کے قید کے چھٹ گئے

سیا ز نجر شان فرخندہ خلخال

ان کے پائوں کی زنجیر خوبصورت باز ہو گئی

اسیر محنت و بیمار گشتند

قید رنج اور غمخواری کا ہوتا

خلاصی وادی از بیمار خواریش

خلاصی دیتا اس کو غمخواری کرنے سے

سوئد سر کارش کردی آہنگ

اس کے کام کی درستی کی طرف ارادہ کرتا

یوسف زلیخا  
نرماد رہ کہ دو متمند زائد  
ان سے جو شخص صاحب دولت پیدا ہوتا ہے  
بخارستان رود کلزار کردود  
وہ کانٹوں کی جگہ جاتا ہے بلغم ہو جاتا ہے  
جو ابراہیم بند رود بر تشہ  
مثل بدلی کے اگر کسی پیاسے یعنی تشک کھیت پر گزرتا ہے  
چو پاوار دور رود تازہ باغ  
مثل ہوا کے اگر کسی تازہ باغ میں جاتا ہے  
بزند ان کرد و آید خرم و شاد  
قید خانے میں اگر وہ خوش و خرم جاتا ہے  
چون زندان بر گرفتاران زندان  
جب قید خانہ قید خانے کے گرفتاران پر  
ہم از مقدم او شاد و گشتند  
سب اس کے آنے سے خوش ہو گئے  
بگردن عل شان شطوق اقبال  
انگی گردا کا طوق اقبال سے کا طوق ہو گیا  
اگر زنداے بیمار گشتند  
اگر کوئی قیدی بیمار ہو تا  
کمر بستہ کی بیمار داریش  
کر باندھتا اس کی بیمار داری کے لیے  
وگر جابر گرفتاری شدی تشک  
اور اگر کسی قیدی پر جگہ تنگ ہوتی یعنی تکلیف ہوتی



چو روسوی شہ مسند نشین کرو

جب مٹھ طرف بادشاہ مصر کے کیا یعنی چلنے لگا

کہ چون در صحبت شہ پار یار بی

کہ جب تو بادشاہ کی صحبت میں پار یاب ہوتا

مراد در مجلس یاد آوری زود

نوراً اس کی مجلس میں میری یاد کرنا

بہ کوئی ہست در زندان عربی

کہنا تو کہ قید خانے میں ایک بیچارہ ہے

چشمش سبکست مسند زنجور

اس طرح اُسکو بیگناہ رنجیدہ مت پسند کر

چو خوردان بہرہ مند از دولت جاہ

جب بی اس دولت اور مرتبے سے نصیب کرنے

چنان فتان وصیت از خیالش

اُسکے خیال سے وہ وصیت ایسی جاتی رہی

نہال وعدہ اش مایوسی آورد

اُس کے وعدے کا درخت نالہر سیدی لایا

بے آنرا کہ ایرد بر کز بند

سچ ہے جس شخص کو خلیا پسند کرتا ہے

کہ اسباب بر رویس بہ بند

راہ وسیلون کی اُسکے مٹھ پر بند کر دیتا ہے

نشا بد جز سو خود رو سے اورا

اپنی طرف کے سودا گار مٹھ کی طرف نہیں پھرتا ہے

بدست غیر تار اسبس خواہد

اُسکو غیر کے ہاتھ سے لٹ جانا نہیں چاہتا ہو

خواہد دست او در دامن کس

نہیں چاہتا ہو اُسکا ہاتھ کسی کے دامن میں

ق

باو یوسف اشارت آئین کرد

یوسف نے اُس سے ایسا اشارہ کیا یعنی یہ کہا

پیش فرصت گفتار یابے

اُس کے آگے بات کرنے کا موقع پاتا

کز ان یاد آوری وافر بری سو

کہ اُس یاد کرنے سے بہت فائدہ اُٹھائیگا تو

ز عدل شاہ دوران فی لصبی

بادشاہ زمانہ کے انصاف سے بے نصیب

کہ ہست این از طریق معرفت قور

کہ یہ بات راہ انصاف سے دور ہے

مے از قرابہ قرب شہنشاہ

بادشاہ مصر کی قربت کے قریب سے شرب

کہ بر خاطر نیامد چند ساش

کہ کئی برس اُسکے دل پر نہ گزری

بزندان بلا مجوسے آورد

بلا کے قید خانے میں قید ہونا لایا

بصدر عز معشوقے نشیند

بزرگی معشوق کی پسند پر بیٹھتا ہے

رہن این و اش کس کسند

اس میں اس کی سزا گزرتا ہے کہ پسند کرتا ہے

ز سر کس بکسلاند خو سے اورا

ہر شخص سے اُس کی طبیعت کو توڑ پاتا ہے

بغیر خویش محتاج کس خواہد

سوائے غیر کا محتاج ہونا اُسکے بے نہیں چاہتا ہے

اسیر دام خویش خواہد و بس

قید اپنے جال کا اُسکو چاہتا ہے اور بس

یوسف از بار خوار  
وقت کوئی شخص  
زنا کر بیان  
راو کہ تیغ خانے  
کے چلتے وقت  
لیکن خفت یوسف  
کا دور اور اسکی  
بادشاہ کو کسی  
بس فرستے  
سلف تاج  
ت جانا بار دیا  
اور چاہت  
ہو







و ران ہفت تختین وی کردند

طرت اُن پہلے والے ساتون کے متوجہ ہوئے

بدنسیان سبز و خرم ہفت خوشہ

اسی طرح سبز اور تازہ سات بالیان

برآمد از عقب ہفت و گر خشک

بعد اُس کے نکلیں سات اور سوکھی ہونیں

جو سلطان بداد از خوابے خاست

صبح کو جب بادشاہ خواب سے جاگا

ہمہ گفتند کاین خواب محالست

سب نے کہا کہ یہ مشکل خواب ہے

حکم عقل تعبیر سے ندارد

عقل کی رو سے کوئی تعبیر نہیں رکھتا ہے

جو امردی کہ از یوسف خبر داشت

اُس جو امرد نے کہ یوسف سے واقف تھا

کہ در زندان ہایون فرجوائست

کہ قید خانے میں ایک مبارک و بد بہ جوان ہے

بو و بیدار در تعبیر ہر خواب

ہر خواب کی تعبیر میں ہوشیار ہووے

اگر کوئے بروکشایم این راز

اگر اجازت ہو اسپر اس بھید کو ظاہر کون میں

بکشاؤن خواہی چیت از من

کہا مجھ سے اجازت چاہئے کی کیا ضرورت ہو

مرا چشم خروزان لفظ کو رست

میرے عقل کی آنکھ اسوقت سے اندھی ہے

روان شجاعت ندان جو امرد

روان نہ ہوا طر قید خانے کے جو امرد

بسان سبزہ آرزایاک خوروند

مثل گھاس کے اُن کو بالکل کھا گئے

کہ دل ان توت وی دیدہ توشہ

کہ دل کو جن سے غذا ملتی آنکھوں کو غذا

بر ان پچید و کردش سرسبز خشک

انہر لپٹیں اور آنکھ بالکل خشک کر دیا

زہر بیدار دل تعبیر ان خواست

ہر عقلند سے اسکی تعبیر چاہی یعنی پوچھی

فراہم کردہ وہم و خیالست

جمع کیا ہوا وہم اور خیال کا ہے

بجز اعراض تدبیر سے ندارد

سوا چشم پوشی کے کوئی تدبیر نہیں رکھتا ہے

نرووی کار یوسف پردہ بروست

یوسف کے کام کے سٹھ سے پردہ اٹھایا

کہ در حل و قانع خردہ و نیست

کہ بار کیوں حل کرنے میں نہایت بار کا جاننے والا ہے

دلش غواص این بحر لہریاب

دل اسکا غوطہ خور اس دریا سے موتی پانے والا

وزو تعبیر خواہست اور م باز

اور اُس سے تعبیر آپ کے خواب کی بوجھ لاؤں میں

چہ بہتر کو ررا از چشم روشن

اندھے کو آنکھ روشن ہو جانے سے کیا بہتر ہو

کہ از دانستن این راز دورست

جب سے اس بھید کے جاننے سے دور ہے

یوسف حال خواب شہ بیان کرد

یوسف سے حال بادشاہ کے خواب کا بیان کیا

یوسف زلیخا

تازہ سات بالیان

ان ساتون کے متوجہ ہوئے

سب نے کہا کہ یہ مشکل خواب ہے

حکم عقل تعبیر سے ندارد

عقل کی رو سے کوئی تعبیر نہیں رکھتا ہے

جو امردی کہ از یوسف خبر داشت

اُس جو امرد نے کہ یوسف سے واقف تھا

کہ در زندان ہایون فرجوائست

کہ قید خانے میں ایک مبارک و بد بہ جوان ہے

بو و بیدار در تعبیر ہر خواب

ہر خواب کی تعبیر میں ہوشیار ہووے

اگر کوئے بروکشایم این راز

اگر اجازت ہو اسپر اس بھید کو ظاہر کون میں

بکشاؤن خواہی چیت از من

کہا مجھ سے اجازت چاہئے کی کیا ضرورت ہو

مرا چشم خروزان لفظ کو رست

میرے عقل کی آنکھ اسوقت سے اندھی ہے

روان شجاعت ندان جو امرد

روان نہ ہوا طر قید خانے کے جو امرد



بلقا گا و و خوشہ ہر دو سال ہر  
کہا بل اور پھلیان دونوں سال ہین  
چو پاشد خوشہ سہر و گا و فرہ  
جب ہووے بالی سہر اور بل موٹے  
چو پاشد خوشہ خشک و گا و لاغر  
چو بالیان سوکھی ہون اور بل و بلے  
خشین سالہاے ہفتگانہ  
پہلے کے ساتوین برس  
ہمہ عالم ز نعمت پر برآید  
تمام جہان اغتوں سے بھر جائے یگا  
کہ نعمت ہاے عین خور وہ کردو  
کہ اگلی نعمتیں کھا جائیں یعنی صرف ہو جائیں کی  
بنار و ز اسمان ابر عطائی  
نہ بر سے گی بدلی بخشش کی آسان سے  
ز عشرت مالداران دست ارید  
خوشی سے مالدار لوگ ہاتھ روک لین  
چنان نان کم شود بر خوان دوران  
ایسی کم ہو روٹی زمانہ کے دسترخوان سے  
جو اندر این سخن بشید و برگشت  
جو اندر نے یہ بات سنی اور پھر گیا  
حدیث یوسف و تعبیر او گفت  
ذکر یوسف کا اور تعبیر مسکی بیان کی  
بلقا خیر و یوسف را بیاد  
کہا اٹھ اور یوسف کو لے آ  
چو از و لبر سخن شاید شنیدن  
جب معشوق سے بات سنا ممکن ہے

بہ اوصاف خودش و صاف حال ہند  
اپنی تعریف سے وہ تعریف کر نیوالے حال کے ہین  
بود از خوبی سالت خبر وہ  
ہر سال کے اچھے ہر روز سے تجلہ خبر دینے والے  
بود از سال تنگت قصہ اور  
ہون ترے سال کی جرا لئی کا بیان کر نیوالے  
بود باران و آب و گشت دانہ  
ہو گی بارش اور پانی اور کھیت اور دانہ  
وز ان پس ہفت سال مکر آید  
بعد ان کے سات برس اور آوین گے  
ز تنگی جان خلق از روہ کردو  
تنگی سے لوگوں کی جان از روہ ہو جائیگی  
ز وید بر زمین شاخ گیا ہی  
نہ آگے گی زمین پر گھاس کی کوئی شاخ  
بہ تنگی تنگستان جان سیارند  
تنگی سے مفلس جان سونین یعنی مرجائیں گے  
کہ گوید آدمی نان و وید جان  
کہ کے آدمی روٹی اور جان سے  
حر لیت بزم شاہ واد کر گشت  
مقابل تجمل با بزم شاہ عادل کا ہوا  
دل شاہ از دست چون غم شکفت  
دل بادشاہ کا شل کلی کے اسکی بات کھل گیا  
کز وہ کہ دوم این نکتہ باور  
کہ اس سے زیادہ مجکو یہ کھید یقین ہو جائیگا  
چرا از ہر وہن بایست شنیدن  
ہر ایک کے نسخہ سے کیون چاہیے سننا

یوسف نے کہا کہ وہاں  
خوشہ دونوں سال ہین  
برس سے خبر دینے والے  
میل و سہر اور بل موٹے  
بالیان سے مراد پھل  
کثرت و فراوانی  
میل و خشک بالیان  
میل و خشک بالیان  
سال ہر سال  
یعنی وہ ساتویں  
یوسف کا حضرت  
جو بیان کر رہا ہے  
کہ حالات  
کو دیکھ کر  
بادشاہ اسکی زبان  
سے قیاس کر رہے  
۱۱۶  
بادشاہ نے فرمایا  
کہ یوسف کو زمانہ  
سے لے آؤ اسکی  
زبان سے سنیں  
زیادہ المیہاں  
ہو جائیگا







مرابہ کر زخم نقب خندان

تجکوتہ جوارون یعنی اکاون مین سینڈ خزانے مین  
جوانمزد این سخن چون گفت باشاہ

جوانمزد نے یہ بات جو بیان کی بادشاہ سے  
کہ پیش شاہ کیسے جمع کشتند

کہ آگے بادشاہ کے سب جمع ہوئیں  
چور و کدو در پیش شاہ ان جمع

جب منہ کیا آگے بادشاہ کے جس گروہ نے  
کہ ان شمع حریم جان چہ دیدند

کہ اس شمع محل جان یعنی یوسف سے کیا دیکھا  
زرویش در بہار و باغ بوید

اُسکے منہ سے بہار اور باغ مین رہیں تم  
بتی کا زار باش در پیش گل

السیا معشوق کرا پیدا ہوا کے بدن پر پھول  
کلی کس نیست تاب باد و شبگیر

جو پھول کہ اسکو نہیں ہے طاقت رات کی ہوا کی  
زنان گفتند کای شاہ جوان بخت

عورتوں نے کہا کہ اے بادشاہ جوان نصیبہ  
یوسف ما بجز پالے ندیدیم

یوسف سے ہم نے سوا پاک کے کچھ نہ دیکھا  
ناباشد در صدف کوہر جان پاک

نہ ہو گا سیبی مین سوتی اقیان پاک  
زلیخا بود و نہ زلیخا شستہ

زلیخا بھی وہاں بیٹھی ہوئی تھی  
زوشا نہلے بہان زیر پردہ

کہ باشم در فراش خانہ خان

جب مین اسکے گھر کی بی بی کی چوری کرینو لا  
زنان مصر را کدو اند آگاہ

مصر کی عورتوں کو آگاہ کیا کہ بادشاہ نے  
ہمہ پروانہ ان شمع کشتند

سب اس شمع کی پروانہ ہوئیں  
زبان آتشین بکشا و چون شمع

زبان آگ کی سی مثل شمع کے کھولی  
کہ بروے تیغ بدنامی کشیدند

کہ اس پر تلوار بدنامی کی کھینچی  
چہرہ و سوسے زنداںش نمودید

رکتوں منہ طرف قید خانے کے اسکا کیا بستے  
کے از دانا رسد بر گردش غل

کب عقلمند سے ہوئے اس کی گردن مین طوق  
بپالیش چون نہد جز آب زخمیر

اُسکے پاؤں پر کون رکھے سوا پانی کے زخمیر  
بتو فرخندہ تر ہم تاج و ہم تخت

تجکوتہ تاج اور تخت اور زیادہ مبارک ہوئے  
بجز عز و شرف باکے ندیدیم

سوا بزرگی اور شرافت کے کچھ نہ دیکھا  
کہ بود از تخت آن جان جہان پاک

جیسا کہ بہت سے وہ جان جہان یعنی یوسف پاک تھا  
زبان از کذب جان از کید رستہ

زبان جھوٹ ہے اور جان کر سے جھوٹی ہوئی  
ریاضتہا می عشقش پاک کردہ

بالفتح کے معنی سوراخ  
تجکوتہ جوارون یعنی اکاون  
جوانمزد نے یہ بات جو بیان  
کی بادشاہ سے کہ پیش شاہ  
کیسے جمع کشتند کہ آگے  
بادشاہ کے سب جمع ہوئیں  
چور و کدو در پیش شاہ ان  
جمع جب منہ کیا آگے بادشاہ  
کے جس گروہ نے کہ ان شمع  
حریم جان چہ دیدند کہ اس  
شمع محل جان یعنی یوسف سے  
کیا دیکھا زرویش در بہار و  
باغ بوید اُسکے منہ سے بہار  
اور باغ مین رہیں تم بتی کا  
زار باش در پیش گل السیا  
معشوق کرا پیدا ہوا کے بدن  
پر پھول کلی کس نیست تاب  
باد و شبگیر جو پھول کہ اسکو  
نہیں ہے طاقت رات کی ہوا کی  
زنان گفتند کای شاہ جوان  
بخت عورتوں نے کہا کہ اے  
بادشاہ جوان نصیبہ یوسف ما  
بجز پالے ندیدیم یوسف سے ہم  
نے سوا پاک کے کچھ نہ دیکھا  
ناباشد در صدف کوہر جان پاک  
نہ ہو گا سیبی مین سوتی  
اقیان پاک زلیخا بود و نہ  
زلیخا شستہ زلیخا بھی وہاں  
بیٹھی ہوئی تھی زوشا نہلے  
بہان زیر پردہ پوشیدہ و پردہ  
کدو سے



فروغ راستی از جان علم زد

جانی کی روشنی نے جان سے علم مارا یعنی ظاہر ہوئی  
بجرم خویش کرد اقرار مطلق

اس نے گناہ پر بخوبی اقرار کیا  
لیکن تائیت یوسف کا گناہ ہے

کہا نہیں ہے یوسف کا کچھ گناہ  
نخستین اور اہل خویش خواندم

پہلے اپنے وصل کے لیے مسکو بلایا میں نے  
برندان از ستمہائے من افتاد

قید خانے میں میرے ظلموں سے پڑا  
غم من چون گذشت از حد غایت

غم امیر خب گذرا جدا تھا سے  
جفا سے کر سید اور از جانی

جو ظلم کہ اس کو پہونجا ظالم سے  
ہر احسان کا پید از شاہ نگو کار

جو احسان ہو سکے بادشاہ نیک کام سے  
جو شاہ این نکتہ بنجیدہ بشنید

جب بادشاہ نے یہ بھیہ تلا ہوا یعنی صاف سنا  
اشارت کرو کہ زندانش آرنند

اشارہ کیا کہ اس کو قید خانے سے لاوین  
ز باغ لطف گلبرگیت خندان

باغ پاکیزگی سے ایک شگفتہ بھول ہے

چون راستی از صدق و مروت

مثل صبح سجائی کے سجائی سے دم مارا  
بر آمد ز و صدائے حصص الحق

نکلی اس سے سراود کہ حق ظاہر ہے  
متم در عشق اولم کردہ راست

میں اس کے عشق میں اہ بھولی ہوئی ہوں میں  
چو کام من نداد از پیش راندم

جب مراد میری ندی آگے سے ہٹکایا میں نے  
در ان غماز غماہائے من افتاد

ان غمون میں میرے غمون سے پڑا  
بحالش کرد حال من سرایت

اس کے حال میں میرے حال نے اثر کیا  
کنون واجب بود انرا تلافی

اب واجب ہے اس کا نیک بدلا  
بصد خندان بود یوسف نرا واز

اس کے رسو گئے کے لائق حضرت یوسف ہیں  
چون شکفت چون غمچہ بنید

مثل بھول کے کھلا مثل گل کے مسکرایا  
بدان خرم سر البتاش آرنند

اس تازہ باغ میں اس کو لاوین  
گل خرم بہستان بہ کہ زندان

بھول کھلا ہوا باغ میں بہتر ہو نہ قید خانے میں

ملک جان بود شاہ نگو نجت

ملک جان میں رہے بادشاہ خوش نصیب  
مقام شاہ بنو و جز

مقام بادشاہ کا بنو سوا ملندی تخت کے

یوسف زلیخا نے اپنے

۷۴ کا اقرار کیا

میں نے اس کو اپنی

ملاقات سے پہلے ہی

میں نے اس کو اپنی

ملاقات سے پہلے ہی

میں نے اس کو اپنی

ملاقات سے پہلے ہی

میں نے اس کو اپنی

ملاقات سے پہلے ہی

میں نے اس کو اپنی

ملاقات سے پہلے ہی

میں نے اس کو اپنی

ملاقات سے پہلے ہی







چہ از چاکب سواران سپاہ ہے

کیا چاکب سواروں سپاہ سے

سران مصر بیرون از شمارہ

سردار مصر کے گنتی سے باہر

تہیدستان بامید شارسے

مخارج نثار لینے کی اُمید میں

جو یوسف شد سو خسرو روانہ

جب یوسف طرف بادشاہ کے روانہ ہوئے

فرار مرگش از پائے تافرق

اوپر گھوڑے اُسکے کے سر سے پاؤں تک

بہر جا طبلہ ہائے مشک و عنبر

ہر جگہ شکاریان مشک اور عنبر کی

براہ مرکب اوئے فشانند

اُس کی سواری کے راستہ میں لٹاتے تھے

جو آمد بارگاہ شہیدیدار

جب ظاہر ہوئی یعنی دکھائی دی بارگاہ بادشاہ کی

خزواطلس بپا انداختندش

خزادراطلس اُسکے پاؤں کے نیچے بچھائی

بالای خزواکسون ہمرفت

اوپر خزاور اکسون کے چلتا تھا

ز قرب مقدش چون شہ خیرایت

نزدیک آنے اُسکے سے جو بادشاہ نے خیر پائی

کشیدش در کنار خوشین تنگ

دبایا اُسکو اپنی گود میں زور سے

بہ پہلوی خودش بر تخت بنشانند

تخت پر اپنے پہلو میں اُسکو بٹھایا

بتازی مرکبان باہم مہا ہے

عربی گھوڑوں پر آپس میں فخر کرتے ہوئے

نثار افشان شدند از ہر کنارہ

نثار قربان کرنے لگے ہر طرف سے

کشادہ ہر طرف حبیب کنا سے

دامن اور گود ہر طرف پھیلانے ہوئے

بہ خلعتا سے خاص خسروانہ

خاص ربادشاہانہ خلعتوں سے

تو گوئے کشتہ در زرو گوہر غرق

تو گئے سونے اور موتی میں ڈوبا ہوا ہے

زہر سو بدتر ہائے درو گوہر

ہر طرف سے تھیلیاں موتی اور لعل کی

گدار از کردارے مے رہانند

فقیروں کو فیری سے چھڑاتے تھے

فرو و آمد ز رخس تیز رفتار

اوتر آیا تیز چلنے والے گھوڑے سے

بپا انداز فرق افراختندش

پا انداز سے سر بلند کیا اُسکو

بر طلس چون مہ گردون ہمرفت

اطلس پر مثل چاند آسمان کے جاتا تھا

باستقبال او چون بخت انشافت

واسطے اُسکی پیشوائی کے مثل نصیب کے دورا

جو سر و گلرخ و شمشاد گلزنک

مثل سر و گلرخ اور شمشاد گلزنک کے

بہر شہای خوش باوی سخن اند

اچھی طرح بو بچھنے میں اُس سے بات کرنے لگا

یعنی غریب اور  
مجان دلی عزت  
یعنی کی امید میں  
دامن پھیلا کر راہ  
میں گھر سے  
بکری کے پیچھے  
نگال اور عیسائی  
ہزاروں ہایا سات  
ہزار دینار کی  
یعنی یوسف کی  
بادشاہ و وفات  
یعنی یوسف کی  
ساتھ میں روئے  
اشرفیان اور  
جو شہزادہ اسفند  
گئے کہ فقیر ہوئے  
کہوں بفتح  
اولیٰ ہے سیاہ  
کو تخت پر  
میں اور شہزاد  
گلزنک اور شہزاد  
یعنی مثل  
کہ کوہین پھینچا



نخست از خواب خود پر سید تعبیر  
 پہلے اپنے خواب سے تعبیر پوچھی  
 و زان پس کہ وہ از ہر جا سوالی  
 بعد اُس کے کیا ہر ایک جگہ سے ہر ایک سوال  
 جوابی و لکھش و مطبوع کفکش  
 جواب پر سیدیدہ اور ٹھیک کیا اُس نے  
 در آخر گفت این خوابیکہ دیدم  
 آخر میں کہا یہ خواب کہ دیکھا میں نے  
 چسان تعبیر آن کردن تو اعم  
 چنان اس کی تعبیر کیا کر سکتا ہوں  
 بگفتا باید ایام فراخی  
 کہا چاہیے اچھی فصل یعنی ارزانی میں  
 مساوی کردن اندر ہر دیارے  
 ڈھنڈھو را بچو انا چاہیے ہر ایک شہر میں  
 بناخن سنگ خارا را خراشند  
 ناخن سے سنگ خارا کو چھیلین یعنی خوب ہفتت کریں  
 چو از دانه شود آکنده خوشه  
 جب بالیان دانے سے کھج جادین  
 سنا ہنما خوشہ رازان رستہ از تن  
 گزنیان بالیون کے بدن میں اُس سب سے او گزین  
 چو کیر و خوشہ در خانہ در سنے  
 جو عرصے تک بالیان گھر میں رہیں گی  
 بر دہر س بر اسے عیش تیرہ  
 لیجائے ہر شخص واسطے عیش تا ایک یعنی نخط کے  
 و لے ہر کار را باید کفیلے  
 لیکن ہر کام کے لیے ایک ذمہ دار چاہیے

در آمد عمل نوشینش متعبر  
 آئے اس کے بیٹھے لب بات کرنے میں  
 پر سیدش ز ہر کارے و حالی  
 پوچھا اُس کے ہر کام اور ہر ایک حال سے  
 خان کا مد از ان ان کفکش  
 ایسا کہ یوسف کے بتانے سے بادشاہ کو تعجب ہوا  
 ز تو تعبیر آن روشن شنیدم  
 تجھ سے تعبیر اُس کی صاف سنی میں نے  
 غم خلق و جہان خوردن تو اعم  
 غم خلق اور جہان کے کھانیکا کیونکر کر سکتا ہوں  
 کہ ابرویم نیفت در تراخی  
 جب لی اور در یادیر سے پانی بر سنے میں پڑ جائیں  
 کہ بنود خلق را جز کشت کارے  
 کہ لوگوں کو سوا کھیتی کے کچھ کام نہ ہوے  
 ز چہرہ خوی فشانان دانہ باشند  
 چہرے سے پسینا ٹپکاتے ہو سینگے بچہ بچہ  
 نہندش ہمچنان از ہر نوش  
 رکھ چھوڑیں اُنسی طرح انکو کھانے کے لیے  
 کہ باشد بر رخ خصمان ستان  
 کہ دشمنوں کے منہ کو چھیدنے والی بیویوں  
 نیاید روزگار مخط و سنے  
 زمانہ تنگی اور مخط کا نہ آنے پائے گا  
 بقدر حاجت خود زان ذخیرہ  
 اپنی ضرورت کے موافق جمع کیے ہوئے ذخیرہ سے  
 کہ از دانش بود باوی و سنے  
 جس کے ساتھ عقل کا ایک رہنا ہووے

یعنی حضرت یوسف  
 نے ہر ایک سوال کا جواب دیا  
 کہ بادشاہ کو تعجب ہوا  
 اور یوسف نے جواب دیا  
 کہ میں نے سنا ہے  
 کہ لوگوں کو سوا کھیتی کے  
 کچھ کام نہ ہووے  
 اور بادشاہ نے فرمایا  
 کہ میں نے سنا ہے  
 کہ لوگوں کو سوا کھیتی کے  
 کچھ کام نہ ہووے  
 اور بادشاہ نے فرمایا  
 کہ میں نے سنا ہے  
 کہ لوگوں کو سوا کھیتی کے  
 کچھ کام نہ ہووے



بدانش غایت این کارواند  
 نہایت عقل سے اس کام کو جانے  
 نہ ہر چیز کیہ در عالم تو ان یافت  
 ہر چیز کا جہلن میں پانا ممکن ہے  
 میں تفویض کن تدبیر این کار  
 میرے سپرد تدبیر اس کام کی کر  
 چو شاہ از وی بلید این کار سازی  
 جب باد شاہ نے اُسکی یہ کار کردگی دیکھی  
 سپہ را بندہ فرمان او کرو  
 سپاہ کو اُسکے حکم کا تا بعد از بنایا  
 بجائے خود بہ تخت زر نشاندیش  
 اپنی جگہ سونے کے تخت پر اُسکو بٹھلایا  
 چو بالالائے تخت زر نہادے  
 جب قدم سونے کے تخت پر رکھتا  
 چور سے بر سر میدان زالیوان  
 جب جاتا میدان کو محل سے  
 بہر جانب کہ طوف اندیش بودی  
 جس طرف کہ گھومنے والا ہوتا  
 بہر کشور کہ بلکہ شتہ سوارہ  
 جس ملک میں کہ سوار ہو کر گذرتا  
 چو یوسف را خدا داد این ملک  
 جب یوسف کو خدا نے یہ عروج دیا  
 عزیز مصر را دولت زبون گشت  
 عزیز مصر کا اقبال بہت ہو گیا  
 دلش طاقت نہاوردن خل را  
 دل اُسکا اس خل کی طاقت نہ لایا

چو دانند کار را کردن تواند  
 جب جانے گا کام کر سکے گا  
 چون دانا کفیلے کم تو ان یافت  
 مجھ سا ذمہ دارا در دانا کم مل سکے گا  
 کہ ناپید دیگرے چون من پدیدار  
 کہ دوسرا مجھ سا نظر نہ آدے گا  
 ملک مصر دوش سر فرازی  
 مصر کے ملک میں اُسکو سر فرازی دی  
 زمین عرصہ میدان او کرو  
 زمین کے میدان کو اُسکا میدان بنا دیا  
 بصد عزت عزیز مصر خواندیش  
 سیکڑوں سے غیرتون سے اُسکو عزیز مصر کہا  
 جہانی نہ میرے سر نہادے  
 ایک جہان اُسکے تخت کے نیچے سر رکھ دیتا  
 رسیدی بانک چاوشان بکوان  
 پہونچتی سر آواز نصیبوں کی ازل تک  
 جہنیت کس ہزاران میں بودی  
 کوئل لیجانے والے ہزاروں آئے چلتے  
 برون بودی سپاہش از شمارہ  
 سپاہ اُسکی گنتی سے باہر ہوتی تھی  
 بقدر این بلندی از جہاں  
 اس عروج کے موافق بزرگی دی  
 لوای شہمت او سرنگون گشت  
 علم اُسکے دبدرے کا اونڈھکا ہو گیا  
 بزودی شد ہدف تیرا جل را  
 فوراً موت کے تیر کا نشانہ ہوا یعنی مر گیا

کفیل کے معنی  
 ضمانت دہندہ  
 اپنے اوپر کسی کا  
 تفویض کے معنی  
 سپرد کرنا  
 چاوشان  
 جمع چاوش کی معنی  
 بادشاہوں جو  
 باوجود وہ وفات عزیز مصر  
 کہ گئے آواز لگے  
 چلتے ہیں بکوان  
 کے معنی  
 سارہ سنبھلے ہو  
 مانوین آسمان پر  
 طوف کے  
 طوفی کہ کھنکھاتی ہو  
 طوفی کہ کھنکھاتی ہو  
 کہ اس کے  
 کہ اس کے  
 کہ اس کے







و گزشتن و طرب ساز و زمانہ  
 اور جو جشن اور خوشی کرے زمانہ  
 فرو پید از ان جن و طرب روے  
 پھیرے آتش جشن اور خوشی سے منہ  
 زلیخا بود مرغ محنت آہنگ  
 زلیخا تھی ایک جڑیا محنت آواز کرنوالی  
 دوران روزیکہ دولت یار بودش  
 جن دنوں میں کہ اقبال اُسکا مددگار تھا  
 عزیزش بود بر سر سایہ کستر  
 عزیز اُسکے سر پر سایہ بچھا نیوالا یعنی زندہ تھا  
 ہمہ اسباب عشرت جمع میداشت  
 تمام سامان عیش کے موجود تھے تھے  
 غم یوسف زجان او نمیرفت  
 غم یوسف کا اسکی جان سے نہ جاتا تھا  
 دوران و قلیکہ رفت از سر عزیزش  
 جب کہ گیا عزیز اُسکے سر سے یعنی مر گیا  
 خیال روی یوسف یار او بود  
 یوسف کے چہرے کا خیال اُسکا مددگار رہا  
 بیاوش روے در ویرانہ کرد  
 اس کی یاد میں اُنھوں نے ایک بھل کے کیا  
 نے خور و افراق او کی خفت  
 نہ کھاتی تھی اسکی جدائی سے نہ سوتی تھی  
 خوشا کہ بخت بر خور دار بودم  
 اچھے تھے وہ دن کہ نصیب سے برخورد کرتی تھی میں  
 ولے بے یار و از حرمان دیدار  
 لیکن بخت بد دیدار کی بد نصیبی سے

و ہر رو عیش شامے جاودانہ  
 ظاہر ہوں عیش ہمیشہ کے  
 نخواہم غم خود یکسر موی  
 بچا ہے کمی اپنے غم کی ایک بال برابر  
 جہان چون خانہ مرغان پروتنگ  
 جہان مثل پتھر کے اُسپر تنگ تھا  
 حریم خانہ چون گلزار بودش  
 محل اندر کا اُس کا مثل باغ کے تھا  
 نہالے بود رعنا سایہ پرور  
 ایک خیر خوبصورت سائے میں پالا ہوا دخت تھی  
 رخ افروختہ چون شمع میداشت  
 چہرہ مثل شمع کے روشن رکھتی تھی  
 حدیث از زبان او نمیرفت  
 ذکر یوسف کا زبان سے اسکی نہ جاتا تھا  
 مانند اسباب دولت باغ حیرش  
 اسباب دولت کا کچھ اُسکے پاس نہ رہا  
 ایس خاطر افکار او بود  
 غمخوار اُس کے زخمی دل کا رہا  
 وطن درین محنت خانہ کرد  
 قیام ایک ویرانے کے گوشے میں کیا  
 زویدہ خون ہی بارید و مسکفت  
 آنکھوں سے خون برساتی تھی اور کستی تھی  
 درون یک سراپا یار بودم  
 اندر ایک گھر کے پاس یار کے تھی میں  
 جالش دیدمی ہر روزہ صد بار  
 جمال اُسکا دن بھر میں سورتہ دیکھتی تھی میں

یوسف زلیخا کا قصہ  
 اور اس کا کئی اور  
 میں نے کئی کئی  
 کے سر پر سایہ بچھا  
 یعنی زندہ تھا  
 عزیزش بود بر سر  
 عزیز اُسکے سر پر  
 سایہ بچھا نیوالا  
 یعنی زندہ تھا  
 ہمہ اسباب عشرت  
 تمام سامان عیش  
 کے موجود تھے  
 غم یوسف زجان  
 غم یوسف کا اسکی  
 جان سے نہ جاتا  
 تھا  
 دوران و قلیکہ  
 رفت از سر عزیزش  
 جب کہ گیا عزیز  
 اُسکے سر سے یعنی  
 مر گیا  
 خیال روی یوسف  
 یوسف کے چہرے کا  
 خیال اُسکا مددگار  
 رہا  
 بیاوش روے در  
 ویرانہ کرد  
 اس کی یاد میں  
 اُنھوں نے ایک بھل  
 کے کیا  
 نے خور و افراق  
 او کی خفت  
 نہ کھاتی تھی  
 اسکی جدائی سے  
 نہ سوتی تھی  
 خوشا کہ بخت  
 بر خور دار بودم  
 اچھے تھے وہ دن  
 کہ نصیب سے  
 برخورد کرتی تھی  
 میں  
 ولے بے یار و  
 از حرمان دیدار  
 لیکن بخت بد  
 دیدار کی بد  
 نصیبی سے







مئی شست از رخ آن خونناہ گویے

خالص خون سے وہ منہ نہیں دھوتی تھی کہے تو  
چو زان خونناہ رخ را غارہ کردی

جو اس خالص خون سے روغن لگاتی وہ  
بروے کا رونا پوروے دم نقد

نہ لاتی کام کے منہ پر فی الفور  
کہے کندی بناخن روی کلکون

کبھی ناخن سے پھول سے رخسار کو نوچتی  
ز سرخی ہر یکے بودہ دوائے

ہر ایک سرخی کی ایک دیو ات تھی  
لے سینہ کے دل میخراشید

کبھی سینہ اور کبھی دل چھلتی تھی  
ہمیزد بر سر زانو کھت دست

زانو پر اپنے ہاتھ دے دے مارتی تھی  
بہر دوست یعنی درخور من

دوست کی محبت میں یعنی لائق ہے مجھ کو  
چو باشد آفتاب خاوری یار

جب پورب کا آفتاب مسہ ایار ہووے  
بدل ہجوں صنوبر کو مئی منشت

دل پر صنوبر کی طرح کھونٹے مارتی تھی  
نقش کز ہر نگاری دوائے عار

تیلی اسکی کہ ہر ایک نقش سے شرم رکھتی تھی  
ز انکشتان خوشن خامہ کردے

سرخ یعنی خون پھری انگلیوں کا قلم بناتی  
درون نامہ حروف غم نوشتے

خط کے اندر غم کے احوال لکھتی

از ان خونناہ بودش سرخ رویے

اس خون کے پانی سے اسکو سرخ روی تھی  
بدل عقد محبت تازہ کردی

دل میں کہہ محبت کی نئی لگاتی تھی  
بجز خون جگر کا بین آن عقد

سوا خون جگر کے اس عقد کا مہر  
چو چشم خود کشاوی چشمہ خون

اپنی آنکھ کی طرح جاری کردتی چشمہ خون کا  
نوشتے از غمش خطا بجائے

لکھتی تھی اس کے غم سے نجات کا ایک خط  
ز جان چرخش جانان می ترشید

جان سے سوا نقش معشوق کا اور سب چھلتی یعنی صا کرتی تھی  
نمیں رازناک نیلو فرہی نسبت

چھلی یعنی گور سے زانو کو نیلو فری یعنی نیلا کرتی تھی  
گر او خورشید شد نیلو فر من

اگر وہ آفتاب ہوا نیلو فر ہو جاؤں کہیں  
مرا بنود بجز نیلو فر سے کار

مجھ کو سوا کنورل کے پھول نے کچھ کام نہ ہوگا  
بشان نیشکر خایدی نکشت

گنے کی طرح اٹھکلیاں کاٹتی تھی  
نگارین کشتے از انکشت افکار

منقش ہو جاتی انگلیوں کے زخم سے  
ز کا فوری کف خود نامہ کردے

گوری تیلی اپنی سے خط لکھی کا غم بناتی  
بمدون ز یحرف حیرے کم نوشتے

ان باتوں سے زیادہ اور کچھ کم لکھتی

در نقد کے معنی  
فی الغریب ونا

سے مراد ایک خون  
زلیخا کی ایک لکھا دوا

خون منہ کا دوا  
من کی ایک تیلی

از اس سے  
زلیخا کا زانو اور

رازناک نیلو فری وہ  
دراغ جو ہاتھ دے

یوسف زلیخا کے  
بہر دوست یعنی

درخور من  
دوست کی محبت میں

یعنی لائق ہے مجھ کو  
چو باشد آفتاب خاوری

یار  
جب پورب کا آفتاب  
مسہ ایار ہووے



ولی زان نامہ ہرگز دستاویز  
لیکن اُس خط سے کبھی اُسکی داستان  
فراوان سالہا کاروی این بود  
بہند بر گیس کام اُسکایہی رہا  
جوانی تیرہ گشت از چرخ پیرش  
جوانی بر باد ہوئی آسمان بدھے سے اُسکی  
برآمد صبح و شب ہنگامہ بر حید  
نخلی صبح رادر رات نے ہنگامہ چا  
گر زان گشت زانغ از تیر تقدیر  
بھاگ گیا کو اتقدیر کے تیر سوینی بال سپید ہوئے  
نہا شد یاد پیرے رادرین باغ  
نہوئے یاد کشتی بڈھے کو اس یاغین  
سیاہی راسر شک از زرخش شست  
سیاہی یعنی بنیائی کو آنسوئے اُسکی آنسوئے دھو یا  
بہ شادی زیر این طاق آئین  
خوشی سے رینیچے اس ٹیڑھے محل یعنی آسمان کے  
چو ماتم دار گشت از ناہیکہ  
جب ماتم دار ہوئی ناامیدی سے  
زمیندستان مگر بودش نمونہ  
ہندوستان سے شاید وہ نمونا تھا  
بروئے تازہ چون گل جنبش افتاد  
اُسکے تازہ بول یعنی رخسار پر جھریاں پڑی  
ز ناز آن محسن کہ افکندی در ابرو  
جو شکن کہ نازتے جھون سر ڈالتی تھی  
نذار دس درین ویر کہن یاد  
نہیں رکھتا ہے کوئی اس دنیا میں یاد

نخواندے دلبر نوشتہ خواہش  
 نہ پڑھتا تھا عشوق بے لکھا پڑھنے والا اُسکا  
 زبیر ان سبج و تیماروی این بود  
 جبرانی ہے رنج اور غمخواری اُسکی یہی تھی  
 بزمک شیر شد موی چو قیرش  
 مانند دودھ کے ہو گئے بال کو بجی کے سے اُسکے  
 مشکستان او کا فور بارید  
 مشک کی جگہ اُسکی مین نہ کافور بربایا  
 بجائے زاع شد بوم آشیان گیر  
 کوئے کی جگہ ہوا تو مکان بنانے والا  
 کز بیسان بوم گیر دخانہ زاع  
 کہ اس طرح کا کوپے کا کمرے یوے  
 زبیر گس زار پیش یاسمین رست  
 باغ ز گس آنک اُسکے مین جمیلی پسدا ہوئی  
 سیہ پوش پیش چشم جهان بین  
 سیہ پوش ہوئی اُسکی جہان دیکھنے والی آنکھ  
 حرارت از سیاہی درسد  
 کیون گئی سیاہی سے سپیدی تین  
 کہ باشد کار ہند و باز کو نہ  
 کہ ہوتا ہے کام ہندو کا اُلٹ  
 شکن در صفحہ سرس افتاد  
 جہریان صیفی سے اُسکے بدین مین پڑین  
 قتاد از علت پیریش بر رو  
 بڑی بڑھاپے کے سبب سے اُسکے چہرے پر  
 کہ گر و آب حین ہے حبش باد  
 کہ پانی شکن پکڑتا ہے بغیر ملائے ہوا کے

۱۰  
 ضمیمہ دونوں مقصودین  
 کی طرف سے لکھا ہے  
 راجہ جی ۱۱  
 اور ایک اور  
 کو کہتے ہیں اور  
 ایک بار مغل  
 جو جو اڑکھن کی  
 مخالفت منع کرنے  
 کے لیے لکھا تھا  
 ۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰



و لے گیا بودی ورنہ بودے

لیکن اگر ہوا ہوتی یا نہ ہوتی  
سے سروش زبا ر عشق خم شد

سیدھا قد اسکا عشق کے بوجھ سے جھک گیا  
ز ستر پایے بود از تحت و ازون

سر سے پانوں تک سر یعنی بالکل اٹھ نصیب سے  
درین مندیہ خاک از خون مردوم

اس بھیگی مٹی یعنی دنیا میں آدمی کے خون سے  
بہشت خم از ان بودی اسر پیش

بڑھاپے میں اس سبب سے اسکا سر جھکا رہا تھا  
بسر بردے دران بران و سال

بسر کرتی تھی اس دیرانے میں مہینے اور برس  
تے از خطہای طلست ووش

اطلس کے کپڑوں سے اسکا بدن خالی  
معتدل گردن از طوق مرصع

بیکار یعنی خالی گردن اسکی گردن طوق سے  
نریر پہلو از خاشاک نہالین

اسکے پہلو سے نیچے خاک سے بچھو نا تھا  
مہر یوش از خاک بتر

اسکا خاک کا بچھو نا حضرت یوسف کی محبت میں  
سیا و او بریر وے شش

اسکی یا د میں اسکو رخسار کے بچھو نا کی انیٹ  
درین محنت کزان کشمہ کشم

اس تکلیف میں جس سے کچھ توڑا بیان کیا میں نے  
نرفتنے غیر یوسف بر زبا لست

سوا یوسف کے اور ذکر اسکی زبان نہ جاتا

نخ چون آب او بر حلق منورے

منہ اسکا مثل پانی کے جبریاں پڑا ہوا معلوم ہوتا  
سرس چون حلقہ ہنر از قدم شد

سر اسکا مثل حلقہ برابر قدم کے ہو گیا یعنی جھک گیا  
ز بنم وصل ہ چون حلقہ سرون

ملاقات کی مجلس سے مانند حلقہ مگر باہر  
چو شد سرمایہ بنیا پیش

جو اسکی بنیادی کی پونجی کھو گئی یعنی حضرت یوسف سر دوری  
کہ جستی کم شد سرمایہ خویش

کہ وہ بھونڈھتی اپنی کھوئی پونجی  
سرس ز افسرتی یا ش ز خلخال

سر اسکا تاج سے خالی اور پانوں اسکا پار پیس  
سبک از دانه های گوہریش کوش

ہلکا یعنی خالی موتی کے دانوں سے کان اسکا  
معرا عارض از زلفیت مقنع

نگاہ چہرہ اسکا زلفیت کی اوڑھنی سے  
غدار نازش از خشت بالین

اسکے نازک رخسارے کا تکیہ سر انیٹ تھی  
بہ از مہر حریر و حریر

بہتر حریر کے بچھو نے حریر و حریر بچھانے کے لائق سے  
مرغ با لستے بود از شش

ایک چو کوہر تکیہ بہشت کار اسکے لیے تھی  
تشریحش کو ہر صد تکتہ سفتسم

اسکے بیان میں ہوتی سو بار کی کے پرے میں نے  
نودے غیر او آرام جالش

سوا اسکے آرام خاص کی جان کو نہ تھا

دانون کے معنی  
خاک اور نہاوا

بھیگی مٹی اس سے  
مراد دنیا اور ہوا

سے کہ اس میں خون  
بہت کھٹکون کا ملا

ہوا سے اس سے  
حلقہ اس سے

یعنی پونجی کا کھو جانا  
یوسف کی محبت

خالی اور مقنع کے  
معنی چادر اور چھنی

معنی بچھو نا

نرم اور ملائم اور  
بالین کے معنی

سر یا بالین  
تکیہ یا بالین

بچھو نا یا بچھو نا











در آن خورداشت یوسف دیو زادی  
 چراگاه بین یوسف ایک دیو زادی گھوڑا رکھتا تھا  
 تگا ورا بلقے چون چرخ فیروز  
 ایک گھوڑا ابلق مانند آسمان فیروزہ رنگ کے  
 ز نور و ظلمت اندر روئے نشانه  
 سیاہی اور سفیدی سے اُپھن ایک شان  
 گرہ پر خوشتر خرخ از دم او  
 گرہ آسمانی بال یعنی برج سنبہ بین اسکی دم  
 ہر شمش ہلائے بستہ از زبر  
 اسکے ہر دم بین ایک چاند یعنی سوز کی نعل بندھی  
 ز خم سم چون سنک خارہ خستہ  
 خم کے زخم سے جو سخت تپھر کو زخمی کرتا  
 اگر نعلش پریدے در تان دو  
 اگر نعل اسکی دوڑنے میں او کھڑ جاتی رہتی  
 گذشتے در شکارستان محیر  
 گذرتا تھا شکار کرنے کی جگہ میں  
 گرش میدان شدی از غرب تا شرق  
 جو اسکا میدان ہوتا پھر سے پور تک  
 اگر گردش نہ بازویش کشید  
 اگر گرد اسکے بازو پر نہ لگتی  
 براہ ارچہ شدے بہ قطرہ از خوی  
 برائیں ہر خند پسینے کے قطروں سے بھر جاتا  
 بجوش رفتن و ران می بودی  
 اسکے پسینے کی خواہش جو آجھا چلنے کی ہوتی  
 چو بجے بود از کوہ سروانہ  
 مثل ایک خزانے کے موتیوں سے جاری

سپہ اندازہ و گردون نہادی  
 آسمان جسم اور ایک آسمان ات  
 ز شب بستہ ہزاران مصلحہ ہر روز  
 رات سے ہزار ہون پیوندون بین لگائے  
 برابر چون شب و روز زمانہ  
 برابر مانند رات اور دن زمانے کے  
 شکن در کاسہ بدر از سم او  
 شکن چاند کے پیالے میں اسکے سم کے  
 برسم اختر رخشان مستمر  
 مانند روشن ستاروں کے کیلین جڑی ہو لین  
 ز ہر ماہ نوش سیارہ خستہ  
 ہر مہ چاند اسکے پیالے یعنی چنگاریاں نکلتیں  
 بجش اندر شستہ چون مہ نو  
 آسمان پر پھٹی مثل بنے چاند کے  
 بران از پہلو پھر چون تیر  
 اوڑتا ہوا شکار کے پہلو سے مثل تیر کے  
 بیک جستن پریدی گرم چون برق  
 ایک جست میں اوڑتا تیر مثل بجلی کے  
 بگردش با و صصر کی رسید  
 اسکے گرد تیر پہا کب پہونج سکتی  
 ندیدی بیکس یک قطرہ از وی  
 نہ دیکھتا کوئی شخص ایک بود اس سے  
 چو آن گرد آمدہ از قطرہ ہا یل  
 مثل سیلاب کے وہ قطرے جمع ہو جاتے  
 برے ز اسلب مارتا زیانہ  
 بے پروا ایذا کوڑے کے سانپ سے

۱۰  
 ۱۱  
 ۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰



برآخوگر شدی رام و فروتن

چراگاہ پر جب مطیع اور عاجز چارہ لفظ سوسوتا

بدادش اور اورادی بان سر

دینا اسکو اگر اُس کی طرف توجہ کرتا

مہیا سا سختے در ہر شبانگاہ

موجود کرتا ہر رات کے وقت

ز شعر چشمہ دار شب مہ وسال

کپڑے ریشمی سوراخدار رات مہینہ اور برس سے

ز سدرہ سجھ خوان مرغان گزری

سدرہ سے تسبیح خوان چڑیوں کو چنتا

دو پیکر بود از زلفش مثالے

دو پیکر تھا اس کے سینہ میں سے ایک مثال

چو یوسف در ہلاش پامی کردی

جب یوسف اسکی رکاب میں پانون ڈالتا

کشیدی زیر ران آن صفت

کھینچتا یعنی بلند کرتا تھا آواز لڑی گھوڑا ران کرینچے

بہر جاہر کہ بشنیدے صفت

جس جگہ جو شخص کہ سنتا تھا آواز اس کی

ستابان سوی آن شاہ آمدندے

دوڑتے طوف بادشاہ کے وہ آتے

زلیخا نیز چون آنرا شنیدے

زلیخا بھی جب اس کو شنیتی

بحسرت بر سر راہش شستے

انوس سے اس سر راہ میں بیٹھی

چو یوسف سیدی خلیے از راو

جب یوسف کے گوتی گروہ راہ میں پہنچتا

گرفتے خد متش گردون گردون

لیتا اسکی خدمت آسمان گردون پر

بسطل ماہ آب از چشمہ خور

چاند کے تاس میں چشمہ آفتاب سے پانی

جوش از سبیل و ز کلمستان گاہ

دانہ اُسکے لیے سبیل سے اور گاہیں کلمستان سے

یے جو کردش آمادہ غربال

دو شیلے دانہ چالنے اُسکے تیار چھلنی

کہ تاسنک از جوش چون اند چیدی

تاکہ کنگا اسکے دانے سے دانہ کی طرح چھنتا

رکاب از ہر طرف تابان ہلالے

رکاب ہر طرف سے ایک روشن چاند

چو ماہ اندر دو ویکر جای کردی

مانند چاند کے دو پیکر میں جگہ کرتا

کہ رفتے ہر طرف ضفاف یلے

کہ جاتی تھی ہر طرف دو دو شیلے

بنو دی حاجت از کوس ریش

نہ ہوتی اُسکو ضرورت کویچ کے نقارے کی

چو سیارہ لے ماہ آمدندے

مانند ستاروں کے گرد چاند کے آنے

از ان فی لبست خود بیرون ویلے

وہ اپنے مکان سے باہر دوڑتی یعنی آجاتی

خروشان بر کذر گاہش شستے

سو کرتی اس کے راستہ میں بیٹھی

بہ طریش کو دکان کو ندی آگاہ

طعنے سے لڑکے زلیخا کو خبر دہا کر دیتے

بالکری پانی کا پانی  
یوسف کی خدمت میں  
جس میں گواہوں کو  
پانی بلایا ہوا  
بالتبع کے معنی دینی  
جالی دار پیکر شاد  
تسبیح پڑھنے والی  
کی صفت پر چڑیوں  
ساحل زلیخا پر  
یوسف کی خدمت میں  
دیکھ کر ہر روز  
یوسف کی خدمت میں  
یوسف کی خدمت میں  
یوسف کی خدمت میں  
یوسف کی خدمت میں  
یوسف کی خدمت میں  
یوسف کی خدمت میں  
یوسف کی خدمت میں  
یوسف کی خدمت میں  
یوسف کی خدمت میں

یوسف کی خدمت میں







التف

۱۲  
معنی نقل  
۱۳  
بائعہ کے معنی بیوی  
۱۴  
خیرہ کی بیوی  
۱۵  
نیا بیوی  
۱۶  
کھانا کی طرف  
۱۷  
کھانے کی طرف  
۱۸



شبھی سر پیش آن بت بر زمین سود  
 ایک رات سر آگے اُس بت کے زمین پر رکھا  
 بکشت ای قبلہ جانم جمالت  
 کہا اے قبلہ جان میری کاجال تیرا  
 ترا عمر لیت کر جان می پر ہم  
 تجکو بوجتے ہوے ایک عمر محکوم گذر گئی  
 حشتم خود بدین رسوائیم را  
 اپنی آنکھ سے میری بدنامی کو دیکھ  
 ز یوسف چند باشم ماندہ مجبور  
 یوسف سے کب تک جدا پڑی رہوں میں  
 مراد و صبح وقتی و مقامی  
 میرا کسی وقت اور کسی مقام میں  
 بدہ کام مرا چون مے لوالے  
 میرے مقصد کو بے اگر سکتا ہے تو  
 بدین جان سختیم پسند چندین  
 اس قدر سختی میری جان پر مت پسند کر  
 حیرت است این کہ نابودن ازین به  
 یہ کیا زندگی ہے کہ جس سے مرجانا بہتر  
 ہمیکفت این و بر سر خاک می کرو  
 یہ کتنی تھی اور سر پر خاک ڈالتی تھی  
 چو شاہ خورشید خاور آمد  
 جب بادشاہ آفتاب کا تخت پور پڑھا  
 برون آمد زلیخا چون گداے  
 باہر نکلی زلیخا مثل ایک فقیر کے  
 برسم داو خواہان داو بدوشت  
 بطور فریادیوں کے فریاد اٹھائی

کہ عمری در پیش کارش این بود  
 ایک عمر جسکی عبادت میں اسکا یہی کام رہا  
 سر من در عبادت پایالت  
 سر میرا تیری عبادت میں پایال  
 برون شد کو ہر نیس از دستم  
 نکلیا بنیانی کاوٹی میرے ہاتھ گینے ضعیف ہو گیا  
 چشم باز وہ بنیائیم را  
 میری آنکھوں میں پھر بنیائی کے  
 بدہ چشمے کہ رویش بنیم از دور  
 وہ آنکھ دے کہ منہ اسکا دور سے دیکھ لوں میں  
 بجز دیدار یوسف نیست کامے  
 سوا خواہش دیدار یوسف کے کوئی مقصد نہیں ہو  
 چو داوی کام من دیکر توالے  
 جب دیا مقصد میرا کرنے اور تو جانتا ہو تو  
 بدین بد حکیم پسند چندین  
 اس قدر بر نفسی میں مجکومت پسند کر  
 رہ نا بودیمودن ازین به  
 راہ نیستی کی نا پنا اس سے بہتر  
 ز گریہ خاک را نمناک می کرو  
 زمین کو اپنے رونے سے تر کرتی تھی  
 صیل ابلق یوسف برآمد  
 آواز گھوڑے یوسف کی نکلی  
 گرفت از راہ یوسف تنگنا می  
 لی یوسف کے راستے سے ایک پتلی گلی  
 ز دل ناله ز جان فریاد بدوشت  
 دل سے نالہ جان سے فریاد اٹھائی

یوسف زلیخا کے  
 حشتم خود بدین رسوائیم را  
 اپنی آنکھ سے میری بدنامی کو دیکھ  
 ز یوسف چند باشم ماندہ مجبور  
 یوسف سے کب تک جدا پڑی رہوں میں  
 مراد و صبح وقتی و مقامی  
 میرا کسی وقت اور کسی مقام میں  
 بدہ کام مرا چون مے لوالے  
 میرے مقصد کو بے اگر سکتا ہے تو  
 بدین جان سختیم پسند چندین  
 اس قدر سختی میری جان پر مت پسند کر  
 حیرت است این کہ نابودن ازین به  
 یہ کیا زندگی ہے کہ جس سے مرجانا بہتر  
 ہمیکفت این و بر سر خاک می کرو  
 یہ کتنی تھی اور سر پر خاک ڈالتی تھی  
 چو شاہ خورشید خاور آمد  
 جب بادشاہ آفتاب کا تخت پور پڑھا  
 برون آمد زلیخا چون گداے  
 باہر نکلی زلیخا مثل ایک فقیر کے  
 برسم داو خواہان داو بدوشت  
 بطور فریادیوں کے فریاد اٹھائی







چو شکستش بچالائی و پستی  
 جب توڑا اسکو جالائی اور جلدی سے  
 ز شغل بت شکستن چون سر دخت  
 بت توڑنے کے شغل سے جب فارغ ہوئی  
 تضرع کر دور و بر خاک مالید  
 روئی اور چہرہ زمین پر کھسا  
 کہ اے عشق ترا از زیر دستان  
 کہ اے خدا تیرے عشق کے زیر دست  
 اگر نہ عکس تو بر بت قنادے  
 اگر بت پر تیرا عکس نہ پڑ جاتا  
 دل بت گریہ مہر خود خراشی  
 دل بت بنایا لے گا اپنی محبت میں زخمی کرتا ہو تو  
 کسی دریش بت افتاد پست  
 وہ شخص آگے بت کے پست پڑا ہے  
 اگر رو در بت آورد مہ خدا یا  
 جو توجہ بت میں لائی میں اے خدا  
 بہ لطف خود جفاے من بیامرز  
 اپنی مہربانی سے ظلم میرا بخش  
 ز بس اہ خطا بیامرزے از من  
 زیادہ میرے گناہ کی راہ چلنے سے  
 چو آن گرد خطا از من نشانده  
 جب وہ گرہ خطا کی مجھ سے پاک کی تو نے  
 بود دل فلغ از داغ تا سفس  
 دل بے فکر ہووے افسوس کے داغ سے  
 چو پرشت از رہ آن مصریان شاہ  
 جب پھرے اس راہ سے مصر والوں کے بادشاہ یعنی یوسف

بکارش زان شکست آمد درستی  
 اسکے کام میں اس شکست سے درستی آئی  
 بابت شتم و خون دل وضو ساخت  
 آنکھ کے پانی اور دل کے غم سے وضو کیا  
 بدر گاہ خداے پاک مالید  
 خداے پاک کی درگاہ میں روئی  
 بتان و بتگران و بت پرستان  
 بت اور انکے رہنما بنواری اور انکے پوجنے والے  
 یہ پیش بت کسی کی سر نہادے  
 آگے بت کے پر کوئی کب سر رکھتا  
 وز انش افکنے در بت تراشی  
 اس سے انکو بت بنانے میں مشغول کرتا ہے تو  
 کہ گوید بت پرست ایند پرست  
 کہ کتا ہے بت پرست خدا پرست ہے  
 بان بر خود جفا کردم خدا یا  
 اس سے اپنے او پر ظلم کیا میں نے اے خدا  
 خطا کردم خطای من بیامرز  
 خطا کی میں نے گناہ میرے بخش  
 ستاندے کو ہر بنیائے از من  
 لے لیا تو نے سوتی بنائی کا مجھ سے  
 بمن دو باز انچہ از من ستاندے  
 مجھ کو پھیر دے جو کچھ مجھ سے لے لیا تو نے  
 بچیم لالہ از باغ یوسف  
 توڑوں میں لالہ یوسف کے باغ سے  
 اگر رفت افغان کنان بازش سر راہ  
 اگر لیا اسے روئے اور چلا تے ہوئے بیچ راہ میں

۴  
 کہ خداوند  
 عشق سے  
 وہ مر جائے  
 دالہ اور بتوں  
 کے پوجنے والے  
 بت پرست  
 میں اس سے  
 کہ کسی  
 سے پیش  
 سارے  
 اور خدا میں  
 اتنا پست  
 کہ بتوں کی  
 کی اس سبب سے  
 میں نے خود اپنے  
 پر ظلم کیا  
 ہم سے ظلم اور  
 کو اپنی ہر بات  
 خطا میں ہر دور  
 کہ اس خطا  
 سے کہوں کہ  
 سے حضرت یوسف



کہ پاکست آنکہ شہر ساخت بندہ

کہ پاک ہو وہ جس نے بادشاہ کو بندہ بنایا

بفرق بندہ مسکین و محتاج

غریب اور محتاج بندہ کے سر پر

چو جا کرد این سخن در گوش یوسف

جب بڑی یہ بات یوسف کے کان میں

بجای گفت این تسبیح خوان رہ

در بان سے کہا اس فقیر کو

بخلوت خانہ خاص من اور

میرے خلوت خانہ خاص میں لے آ

کہ تا یک شتمہ از حالش پرسم

کہ تھوڑا حال اُسکا پوچھوں میں

کران تسبیح چون شور و شغب کرد

جسے اس تسبیح سے کیسا شور اور فریاد کی

گوش دروے نہ دامنگیر باشد

اگر اُسکو کوئی درود انگیر نہ ہوتا

و و صد جان خاک در پائید شاہی

دوسو جانیں قربان اس بادشاہ جاننے والے پر

فروغ صبح صادق و او خواہان

روشنی فریادیوں کے صبح صادق کا

شور و ہرج صبح صادق رات باشیر

ہوتا ہے ہر صبح صادق کا سپیدہ

نہ چون شاہان و وراہین زمانہ

نہیں مثل اس زمانے کے بادشاہوں کے

زہر ظالم کہ یک دنیا زک است

جس ظالم اے کہ ایک دنیا زک ہے

بذل عجز کردش سرفکندہ

عاجزی کی خواری ہے اُٹکا سر جھکایا

نہا و از عز و جاہ خسروی تاج

رکھا بادشاہی کی عزت اور مرتبے سے تاج

برفت از مہلیت ان ہوں یوسف

اُسکے خوں سے جاتے رہے ہوش یوسف کے

کہ بزد از جان من تاب توان را

جو لگتی مجھ سے جان اور قرار اور طاقت

بجولانگاہ حلاص من اور

میری محبت کی خالص جگہ میں لے آ

درین ادبار اقبالش پرسم

اس ادبار میں اُسکے اقبال کو دریافت کروں میں

عجب نامدم کہ تاثیر عجب کرد

متعجب ہوا میں کہ ایک عجب تاثیر کی

کلامش را کی این تاثیر باشد

اُس کے کام میں کب یہ تاثیر ہوتی

کہ در پاید با ہے یا نگاہی

کہ دریافت کر لے ایک آہ یا ایک نگاہ سے

مزور قصہ کم کردہ راہان

مکاری اٹھائے ہو گئے گمراہوں کا

مزور را شود پاؤش ترویر

مکار کے لیے ہوتا ہے بدلا کر

کہ مے جو بند بہر زربسانہ

کہ ڈھونڈتے ہیں روپیہ کے لیے بہانہ

وگر ز دوست صدیں بر سنکست

اور جو ہاتھ مارا تو شخص تھکے پیچھے ہیں

دل کے لئے

خواری کی خواری

بین کی بین

ہلکتی آفتن کا

موت کی موت

یوسف کا

عاجزی کی

در بان کی

کا کافہ ہو

بغضین کے

وہاں اور

نہا و از

عجب کرد

کلامش

کہ در

مزور

مکاری

مزور

مکار

کہ مے

وگر

اور

کہ

مکار

کہ



ز دنیا رہز ش صد سرخروست  
دنیا اور روپے سے اسکو سرخروئی ہے

تظلم کردن از وی ہرزہ گوشت  
فریاد کرنا اس سے بیہودگی ہے

آمدن زلیخا بخانہ یوسف و بدعاے او  
آنا زلیخا کا یوسف علیہ السلام کے گھر میں اور ان کی دعا سے  
بینائی و جمال و جوانی کا  
بینائی اور خوبصورتی اور جوانی کا

از آن خوشتر چه باشد عشق  
اس سے زیادہ کیا اچھا ہو آگے عشق کے  
بخلوت گاہ رازش باریابد  
اسکے بھید کی خلوت گاہ میں دخل رپاؤے  
پیش او نشیند راز کوید  
آگے اس کے بیٹھے بھید بیان کرے  
ز غوغای سپہ چون است یوسف  
فوج کے غل سے جو چھوٹا یوسف  
در آمد حاجب از در کامی گمان  
آیا در بان دروازے سے کہ اسے گمان  
ستادہ بر درانیک آن زن پیر  
کھڑکی ہوئی دروازے پر ابھی وہ بڑھیا  
مرافقتی کہ با وی باش ہمراہ  
مجھ سے آپ نے کہا کہ اس کے ساتھ رہ  
بلقہا حاجت اور اروا کن  
جواب دیا اسکی حاجت کو جاری کر  
بلقت و نیست نیشان تہ اندیش  
کہا وہ ایسی کوتاہ اندیش نہیں ہے

کہ گرد یار نیک اندیش عاشق  
کہ ہووے یار نیک اندیش کر نیوالا عاشق کا  
ز بارش سینہ کی آزار یابد  
اسکے بوجھ سے سینہ کب انداز پاؤے  
حکایت ہائے دیرین باز کوید  
پُرانی کہا نیاں بھر کے  
بخلوت گاہ خود نشست یوسف  
اپنی خلوت گاہ میں بیٹھا یوسف  
بجوئے نیک در عالم فسانہ  
نیک عادت سے جان میں مشہور  
کہ در رہ مرکبت راشد عنان گیر  
جو راہ میں تیرے گھوڑے کی باگ بکڑیوالی ہوئی  
ہمراہی رسالتش تا بدر گاہ  
ساتھ ساتھ اسکو درگاہ تک پہنچا  
اگر دلریش ہست اور ادوا کن  
اگر دل زنجی ہے اس کی دوا کر  
کہ با من باز کوید حاجت خویش  
کہ مجھ سے بیان کرے حاجت اپنی

اس کو دنیا  
اور سوئے  
صد سرخروست  
بینائی  
نہایت  
عاشق  
کون  
بھید  
پیش  
فوج  
در آمد  
ستادہ  
مرافقتی  
مجھ سے  
بلقہا  
جواب  
بلقت  
کہا وہ



گفتار نخستش ده تا در آید

کہا اسکو اجازت دے تو اندر آوے

چو رخصت یافت همچون ہورتقال

اجازت جو پاش کی مثل زہر تہ کے نہایتی ہوئی

چو گل خندان و چون عنجب شکفت

بھول کی طرح کھلی اور کئی کی طرح جھکی

ز بس خندیدش یوسف عجب کرد

کے بہت ہنسنے سے یوسف نے تعجب کیا

گفت اُم کہ چون وی تو دیدم

کہا میں نے وہ سہم ہوں جب سے تیری صورت دیکھی میں نے

نشاندم بچ و گوہر در بہایت

خرچ کچھ میں نے تیری قیمت میں خزانے اور موتی

جوانی و رعت برباد و ادم

جوانی تیرے غم میں برباد کر دی میں نے

گرفت شاہد دولت در آغوش

لیا تو نے دولت کے مستوق کو گور د میں

چو یوسف نہین سخن انت کویت

جب یوسف نے ان باتوں سے جاناک وہ کون ہے

گفتا اسی زلیخا اینچہ حال است

بوجھا اے زلیخا یہ تمہارا حال ہے

رفت از لذت آوازش از ہوش

بیہوش ہو گئی اُسکی آواز کے مزے سے

چو باز از بخودے آمد بخود باز

جب پھر بخود ہی سے ہوش میں آئی

گفتا کو جوانے و جمالت

پوچھا کہان ہے وہ جوانی اور جمال تیرا

گفت از حال خودی زوارش جوش

بخود ہی کی شراب نے اُسکے دل میں جوش مارا

حکایت کرد باوی یوسف آغاز

کہا بائین یوسف نے اُس سے شروع کیا

گفت از دست شد و دراز و صا

کہا ہاتھ سے گیا تیرے وصال کی دوری سے

حجاب از حال خود ہم خود کشاید

پردہ اپنے حال سے آپ ہی کھولے

در آمد شادمان در خلوت خاں

اندر آئی خوش خلوت خاصہ میں

وہاں پر خندہ بر یوسف عالم گفت

ہنستے ہوئے منھ سے یوسف کو دعا دی

از و نام و نشان وی طلب کرد

اُس سے اُسکا نام اور نشان پوچھا

ترا از حبلہ عالم بر گزیدم

مجھ کو تمام جہان سے پسند کیا میں نے

دل و جان وقف کردم در موت

دل اور جان وقف کیا میں نے تیری آرزو میں

بدین پیری کہ می بینی قنارم

اس بڑھاپے میں کہ دیکھتا ہے تو اچھے ہیں

مرا یکبارگی کردے مرا موش

مجھ کو ایکبارگی بھول گئے تم

ترحم کرد و بروی زار بگریست

رحم کیا اور اُس پر بہت روئے

چرا حالت بد بپسار رو باست

کیون حال تیرا ایسا خراب ہے

شراب بخودی زوارش جوش

بخود ہی کی شراب نے اُسکے دل میں جوش مارا

حکایت کرد باوی یوسف آغاز

کہا بائین یوسف نے اُس سے شروع کیا

گفت از دست شد و دراز و صا

کہا ہاتھ سے گیا تیرے وصال کی دوری سے

حضرت کے مکتوب

اجازت اور قائل

مکتوب کا بیانیہ

اجازت کیا کہنی ہوئی

اندر علی علی علی

بہت ہنسنے سے

حضرت یوسف کو

نہایت تعجب ہوا

اور زلیخا

نشان دیا

میں سے حضرت

یوسف کو یہ معلوم

ہو گیا کہ زلیخا جو

میں سے حضرت



بگفتاں ہم چرا شد سرو نازت  
 کہا کیوں چمک گیا نازک سر یعنی دست و پیرا  
 بگفتا چشم تو بی نور چون ست  
 پوچھا آنکھیں کتری اندھی کیوں ہیں  
 بگفتا آن ز رویمیکہ بود ست  
 پوچھا وہ چاندی اور سونا کہ پتھر سے یا سر ہوتا تھا  
 بگفت از حسن تو ہر لیس سخن بلند  
 کہا جس شخص نے میرے حسن کی تعریف کی  
 سرور و نور مٹا رہا پاس کروم  
 سر اور سونا اور ہر قربان کیا میں نے  
 نہاد م تلخ حسرت پر سر او  
 تلخ دیدے گا اسکے سر پر کہ دیار میں نے  
 ٹھاندازیم و ز ر چہرے کے بد قسم  
 نہ با کچھ چاندی اور سونے سے میرے ہاتھ میں یعنی پاس  
 بگفتا حاجت تو چیست امر و ز  
 پوچھا آج کے دن تیری کیا خواہش ہے  
 بگفت از حاجتم اور وہ جانی  
 کہا میری خواہش سے مانعش ہوتا ہے تو  
 اگر ضامن شوے آنرا پسوں گند  
 اگر قسم سے اسکا ضامن ہو وے تو  
 ورنہ لب ز شرح او پسندم  
 اور اگر نہیں اس کے بیان سے زبان بند رکھوں میں  
 قسم گفتا بان کان قوت  
 قسم کھا آئی اس جو اندری کی کان نہی پہ غیب نے  
 کہ ز آتش لالہ و ریحان دمیدش  
 کہ کم سکی آگ سے لالہ و ریحان پیدا ہوے

بگفت از بار ہر چہر جانکدازت  
 کہا تیری جان گھٹا ہوا الی جہانی کے ہر چہر سے  
 بگفت از بسکہ فی تیغ فرق دست  
 کہا کثرت سے پتھر سے خون میں ڈوبی میں  
 بفرق آن تلخ و دیمیکہ بود  
 تیرے سر پر وہ تلخ اور وہ دیمیکہ وہ تخت کہ تھا  
 ز وصفت بر سر من گوہر افشاں  
 تیری تعریف سے میرے سر پر موتی جھارے  
 بگو ہر یا شش یا دوش کروم  
 موتی جھارے یعنی دے سوا کسی تعریف کا بد کہ کیا میں نے  
 گرفتہ افسر از خاک و راو  
 بنایا میں نے اسکے سر کو از کی خاک سے تان  
 کنون دل کنج عشق اتم کہ ہم  
 اب بیل دل خزانہ اسکے عشق کا ہر جگہ ہوا میں  
 ضامن حاجت تو چیست امر و ز  
 ضامن تیری خواہش کا کون ہے آج  
 بگفتا ہم جز تو حاجت رضامانی  
 تجھے سوا کوئی حاجت ضامن نہیں چاہتی ہو میں  
 شرح او کشایم از زبان بند  
 اس کے بیان میں بند زبان کو کھولوں میں  
 عم و دروے و گرب و خویشندم  
 اپنے پر غم اور درد سر کیوں پسند کروں میں  
 بان معمار ارکان ثبوت  
 اس پیمبری کے سنون تیار کر نیوالے یعنی ابراہیم کی  
 لہاس خلعت از یزدان رسیدش  
 لباس عبرت کلف درگاہ خدا سے اسکے لیے پہونچا

میں اس کو بیان ہی نہ کروں

یوسف زلیخا  
 بگفت از بار ہر چہر جانکدازت  
 کہا تیری جان گھٹا ہوا الی جہانی کے ہر چہر سے  
 بگفت از بسکہ فی تیغ فرق دست  
 کہا کثرت سے پتھر سے خون میں ڈوبی میں  
 بفرق آن تلخ و دیمیکہ بود  
 تیرے سر پر وہ تلخ اور وہ دیمیکہ وہ تخت کہ تھا  
 ز وصفت بر سر من گوہر افشاں  
 تیری تعریف سے میرے سر پر موتی جھارے  
 بگو ہر یا شش یا دوش کروم  
 موتی جھارے یعنی دے سوا کسی تعریف کا بد کہ کیا میں نے  
 گرفتہ افسر از خاک و راو  
 بنایا میں نے اسکے سر کو از کی خاک سے تان  
 کنون دل کنج عشق اتم کہ ہم  
 اب بیل دل خزانہ اسکے عشق کا ہر جگہ ہوا میں  
 ضامن حاجت تو چیست امر و ز  
 ضامن تیری خواہش کا کون ہے آج  
 بگفتا ہم جز تو حاجت رضامانی  
 تجھے سوا کوئی حاجت ضامن نہیں چاہتی ہو میں  
 شرح او کشایم از زبان بند  
 اس کے بیان میں بند زبان کو کھولوں میں  
 عم و دروے و گرب و خویشندم  
 اپنے پر غم اور درد سر کیوں پسند کروں میں  
 بان معمار ارکان ثبوت  
 اس پیمبری کے سنون تیار کر نیوالے یعنی ابراہیم کی  
 لہاس خلعت از یزدان رسیدش  
 لباس عبرت کلف درگاہ خدا سے اسکے لیے پہونچا



مترجم

کہ ہر حاجت کہ امر فرما تو وہ تم  
 کہ جو حاجت کہ تجھ سے آج جانوں میں  
 بگفت اول جالست و جوانی  
 کہا پہلے جمال ہے اور جوانی ہے  
 و اگرچہ ہے کہ دیدار تو بینم  
 دوسرے وہ آنکھ کہ تیرا دیدار دیکھوں میں  
 بگفتا نیند لب یوسف و عمارا  
 ہلانے لب یوسف نے دعا کرکھو اسے  
 جمال مردہ اش را زندگی داد  
 اس کے مردہ جمال کو زندگی دی  
 بجوئے رفتہ باز اور دالیش  
 اس کے نہر کے گئے ہوئے پانی کو پھر لایا  
 ز کافور ش بر آمد مشک تاتار  
 اس کے کافور سے کلاشک تار کا یعنی سفید لایا ہو گئے  
 سفیدی شد ز مشکین طرہ اش دور  
 سفیدی اس کے سیاہ بالوں سے دور ہوئی  
 خم از سر و گل اندام یعنی قدم سے جاتا رہا  
 جوانی پیریش را کشت ہالہ  
 جوانی نے اس کے بڑھاپے کو گھیر لیا  
 جمالش را سرو کار دگر شد  
 اس کے جمال کو دوبارہ سروکار ہوا  
 و گرہ یوسف گفت ای نکو خوے  
 دوسری کہ تیرے یوسف نے پوچھا تیرے ہی نیک عادت  
 مراد سے نیست گفتا غیر از نیم  
 مراد سے نہیں اور کوئی مراد میری نہیں ہے

یوسف کا  
 میری پہلی حاجت  
 جوان اور خوبصورت  
 ہونے کی دعا  
 میری پہلی حاجت  
 دیکھنے کی دعا  
 اور خوبصورت  
 جمال کو زندگی  
 دینے کی دعا  
 پانی کو پھر لایا  
 کافور سے کلاشک  
 سفیدی کو دور  
 کمرے سے جاتا رہا  
 جوانی کو پیریش  
 جوانی نے بڑھاپے  
 جمال کو دگر  
 اس کے جمال کو  
 دوسری یوسف نے  
 مراد سے نہیں  
 مراد سے نہیں

روا سازم بزودے کر تو تم  
 بعد کچھ دن میں جلد اگر کر سکوں میں  
 بان گوشت کہ تو دیدی و دانی  
 دیکھا تھا تو نے اور جانتا ہے تو  
 گلے از باغ رخسار تو حلیم  
 ایک بھولے ترے رخسار کے بارے میں  
 روان کرد از دولاب بقارا  
 جاری کیا دو نون لب سے آن لب حباب  
 رخسار خلعت فرخندگی داد  
 اس کے چہرے کو خلعت خوشی کا دیا  
 و زان شد تازہ گلزار شالیش  
 اور اس سے اس کے شباب کا باغ تازہ ہو گیا  
 ز جیش آشکارا شد شب تار  
 صبح اسکی سے ظاہر ہو گئی اندھیری رات  
 و آمد در سواد نور  
 آگیا اس کی آنکھوں کی سیاہی میں نور  
 شمع از لقرہ خاسن و ن رفت  
 چمڑی اسکی خالص یعنی گورے چہرے جاتی رہی  
 پس از حل ساللی شد ہر دہ سالہ  
 بعد چالیس برس کے اٹھارہ برس کی ہو گئی  
 ز عہد پیشتر ہم پیشتر شد  
 اگلے زمانے سے بھی بہت زیادہ ہو گیا  
 مراد و بیکرت کر ہست بر کوے  
 مراد دوسری پتھری جو ہے بیان کر  
 کہ در خلوت کہ وصلت شنیم  
 کہ تیرے صل کی خلوت گاہ میں بیٹھوں میں







# نکاح بستن یوسف باز لیخا بہ فرمان

نکاح ہونا حضرت یوسف علیہ السلام کا رلیخا سے ہجرت

## خدا تعالیٰ حل شانہ وز فافٹ کردن باد

خدا سے برتر کے بزرگ ہے شان اس کی اور محبت ہونا اس سے

یوسف زلیخا کا نکاح اور قبول سے آزاد ہونا حضرت یوسف علیہ السلام کا رلیخا سے ہجرت

### چو فرمان یافت یوسف از خدوند

جب خدا سے حکم پایا حضرت یوسف نے اس اس انداخت حشون خسروانہ

جن باد شاہانہ کی بنیاد ڈالی شہ مصر و سران ملک را خوند

باد شاہ مصر اور ملک کے سرداروں کو لایا بقانون حلیل و دین یعقوب

حضرت اسماعیل کے قانون اور دین یعقوب زلیخا سے عقد خود را ورو

زلیخا کو اپنے عقد میں لائے نشان افشان بر وہ تباہا ہے

قربان ہوئے والے اس پر آسان سے زمین تک برسم معذرت یوسف میا خاست

بطور عذر کے حضرت یوسف نے اٹھ کر تعلیم دی زلیخا کو اس پر سخت دلشاد

زلیخا کو مزاج پر سی ہے خوش کیا برستاران ہمہ پیش ویدند

سب ہونڈیان اس کے آگے دھڑکیں ہر و نشان از جمال و لغزین

شعر کرتے ہوئے تمام کے جمال و لغزین سے

کہ بند و باز لیخا عفت پیوند کہ باند سے زلیخا سے عقد نکاح کا

نہاد اسباب حشون اندر میانہ رکھا اسباب حشون کا در میان میں

تخت عز و صدر جاہ بستاند عزت اور مرتبے کی سند پر ٹھہرایا

بر آئین جمیل و صورت خوب نیک طریقے اور اپنے طرز سے

بعقد خویش بکتا گوہر اور و اپنے عقد میں گوہر بکتا کو لائے

مبارکباد کو شاہ و میا ہے مبارکباد کہنے والے بادشاہ اور سب اہی

مجلس حاضران اعذر ہا خواست حاضرین مجلس سے عذر خواہی کی

مجلوت خانہ خاش و شاد اپنے خاص طور پر ہر شخص کو بھیجا

سر وافر ہمہ پیش ویدند سر اور تاج سب نے اس کے آگے گھینیا

بہرین جانہا داوند زلیخا سے ہر کس کو آراستگی دی

یوسف زلیخا کا نکاح اور قبول سے آزاد ہونا حضرت یوسف علیہ السلام کا رلیخا سے ہجرت











تک پہ چون شور و شوش بیشتر کرد  
 تک نے جو شور اُس کے شوق کا زیادہ کیا  
 ہریر آن کرنا بروہ رے  
 نیچے اس کر کے بے رنج اٹھائے ہوئے  
 میان بستہ طلب چاک و چست  
 کر باندھ کر خواہش میں چالاک اور جلد  
 نہاوش پیش آن سر و گل اندام  
 رکھا اُسے آگے اس سر و بھول سے بدن کے  
 نہ خازن بروہ سوی حقہ دستی  
 نہ حسد انجی لے گیا طوت ڈبہ کے ہاتھ  
 کلید حقہ از یاقوت تر ساخت  
 کبھی ڈبہ کی یاقوت سے رہا تھی  
 کمیش گام زور و عرصہ تنک  
 اُس کے گھوڑے نے قدم رکھا تنگ میدان میں  
 چو نفس سرکش اول تپ سے کرد  
 مثل نفس سرکش کے پھلے تیزی کی  
 دو برک گل جدا از یکد کرد شد  
 وہ بھول کی پتیاں آپس سے علیحدہ ہو گئیں  
 شبانکہ تشہ لب خاست از خواب  
 رات کے وقت پیاسا ہونے سے اٹھا  
 شد اول غرق آخر یا خوشی جفت  
 پہلے غرق ہو کر آخر کو خوشی سے جفت ہوا  
 دو غنچہ از دو گلین برومیدہ  
 دو گلین دو درختوں پر سے نکلیں  
 کے شکفت و دیگر شکفت  
 ایک بغیر کھلی اور دوسری کھلی ہوئی

دو ساعد در میان آن کر کرد  
 دونوں پہونچے اُسکی کر میں کر بند کر کے  
 نشانی یافت از نایاب ہے  
 ایک نشان نایاب خزانے کا پایا  
 از ان گنج گھر ورج گھر جست  
 اُس موتی کے خزانے سے دے موتی کا ڈھنڈھا  
 مقفل حقہ از نقرہ حنام  
 قفل دیا ہوا ایک ڈبہ خالص چاندی سے  
 نہ خاین داد قفلش شکستی  
 نہ چور نے اُس کے قفل کو شکست دی اپنے توڑا  
 کشادہ قفل دروی گوہر انداخت  
 قفل کھول کر اس میں موتی رڈالے  
 ز بس آمد شدن شد عاقبت لنگ  
 بہت آمد در رفت سے آخر کو لنگڑا ہو گیا  
 در آخر ترک مانی و منے کرد  
 آخر میں چھوڑنا با اور منی کا کیا  
 دو شام رخ ارغوانی تازہ تر شد  
 دو سُرخ شاخین زیادہ تازہ ہو گئیں  
 بسیمین ہر کہ سر زوری آب  
 رو پہلے حوض میں پانی کے لیے تیر جھکا یا  
 برون آمد بجای خوشین خفت  
 باہر نکلا اپنی جگہ پر سو رہا  
 زیادہ صجد م با ہم رسیدہ  
 صبح کی ہوا سے آپس میں ہم پہونچیں  
 نفست نہا شکفت و شکفت  
 چھپ گئی بغیر کھلی کھلی ہوئی میں

یوسف زلیخا کے  
 دونوں پہونچے اُسکی کر میں کر بند کر کے  
 نشانی یافت از نایاب ہے  
 ایک نشان نایاب خزانے کا پایا  
 از ان گنج گھر ورج گھر جست  
 اُس موتی کے خزانے سے دے موتی کا ڈھنڈھا  
 مقفل حقہ از نقرہ حنام  
 قفل دیا ہوا ایک ڈبہ خالص چاندی سے  
 نہ خاین داد قفلش شکستی  
 نہ چور نے اُس کے قفل کو شکست دی اپنے توڑا  
 کشادہ قفل دروی گوہر انداخت  
 قفل کھول کر اس میں موتی رڈالے  
 ز بس آمد شدن شد عاقبت لنگ  
 بہت آمد در رفت سے آخر کو لنگڑا ہو گیا  
 در آخر ترک مانی و منے کرد  
 آخر میں چھوڑنا با اور منی کا کیا  
 دو شام رخ ارغوانی تازہ تر شد  
 دو سُرخ شاخین زیادہ تازہ ہو گئیں  
 بسیمین ہر کہ سر زوری آب  
 رو پہلے حوض میں پانی کے لیے تیر جھکا یا  
 برون آمد بجای خوشین خفت  
 باہر نکلا اپنی جگہ پر سو رہا  
 زیادہ صجد م با ہم رسیدہ  
 صبح کی ہوا سے آپس میں ہم پہونچیں  
 نفست نہا شکفت و شکفت  
 چھپ گئی بغیر کھلی کھلی ہوئی میں











دولعت را کہ پیش ہم نشاندے

دو گریون کو جب برابر سامنے بٹھاتی

چو دست چپ دست است دست

جب باین ہاتھ کو دانتے ہاتھ سے جانا یعنی تینر آئی

وران خوابی کہ دیدار بخت بیدار

اُس خواب میں کہ جاکتے ہوئے نصیب دیکھا

ہو امی ملک خود از دل بدر کرد

عجیبش اپنی ملک کی دل سے لگا لی

ز شہر خود بہ شہر یوسف آمد

اپنے شہر سے حضرت یوسف کے شہر میں آئی

جوانی در خیال اولسیر برد

جوانی اُسکے خیال میں بسر لے گئی

بہ سیری در تمنای وی افتاد

بڑھاپے میں اسی کی آرزو میں پڑی رہی

پس از سیری کہ بنیاد جوان شد

بعد بڑھاپے کے کہ دیکھنے والی اور جوان ہوئی

وزان لسن و رہویش ز لست تارست

اور اُسکے بعد اُسکے شوق میں زندگی کی جستجو نہ رہی

چو صدر بود بیرون از نہایت

چونکہ سچائی اُس کی انتہا سے زیادہ تھی

دل یوسف بہر شش شد خان گرم

دل یوسف کا ایسا اُسکی محبت میں گرم ہوا

چنان زور راہ دلان و لغزش

ایسی رہزنی دل اُسکے کی اُس لہجہ نے کی

بکرو خاطرش کشتی رضا جوے

اُسکے دل کی رضا جوئی میں مصروف رہتا

کی عاشق کی معشوق خواندے

ایک کو عاشق اور ایک کو معشوق کہتی

رہ و رسم شست و خاست و دست

شست اور برخاست کے طریقے جانتے لگی

بدام عشق یوسف شد گرفتار

حضرت یوسف کے عشق کے جال میں گرفتار ہوئی

بہ ملک مصر آہنگ سفر کرد

مصر کے ملک میں ارادہ سفر کا کیا

نہ بہر خود کہ شہر یوسف آمد

نہیں اپنے واسطے بلکہ یوسف کے واسطے آئی

بامید وصال اولسیر برد

اُس کی ملاقات کی امید میں بسر کی

بکوری بی تماشای وی افتاد

اندھے پن میں اُس کے بغیر دیکھے گر پڑی

بمہر روئے آن جان جہان شد

اُس جان جہان کے ہنسنے کی محبت میں ہوئی

بدل قید و فاش لست تارست

دل میں اُسکی وفا کے قید میں زندگی کی جستجو نہ رہی

بآخر کرد در یوسف سرایت

آخر میں حضرت یوسف میں تاثیر کی

کہ می آمد از ان دل گرمیش شرم

کہ آتی تھی اُس محبت سے کہ اُسکو شرم

کہ یک ساعت نماند از وی شکایت

کہ ایک لمحہ اُس سے اُس کو صبر نہ رہا

لبش بہ لب دی روی بہ روی

لب اُسکے لبوں پر اور منہ اُسکے منہ پر رکھے رہتا

یہ سن سہ ماہی کو پہچانتی  
کو بہر بی بی نگر  
دیکھ کی کی بی بی نگر  
کے سنے ملک  
کی رابع یوسف  
علیہ السلام کی  
زینبہ اور  
یوسف کی  
دیکھ کی کی بی بی نگر  
کے سنے ملک  
کی رابع یوسف  
علیہ السلام کی  
زینبہ اور  
یوسف کی







چو کاخ آسمان فیروزہ خستہ

مثل محل آسمان فیروزہ اینٹ کے

پیر از نقش و نگار از فرش تا سقف

بھر نقش و نگار سے زمین سے چھت تک

ز روز نہاش نور بخت تابان

اسکے روشن انون ہے روشنی نصیب کی روشن

ز عالی عرفناش چشم بدور

بلند چہرہ کون اُسکے سے نظر بد دور ہو جو

عکس شمشادش خور بر دمایہ

اُسکی کلسی کے عکس ہے آفتاب بھڑے گیا

و میثدہ ز آب گلک نیلچنان

اوپر گے نیلچنوں کے قلم کے پانی سے

سہر شامی از ان مرغی شستہ

اُسکی ہر شاخ پر ایک چڑیا بیٹھی ہوئی

میان خانہ زو فرخندہ تختہ

اندر گھر کے لگایا ایک مبارک تخت

دو صد نقش بدیع آئینت دروی

دو سونا در نقش بنائے اُس مین

ز لہجہ اگر فت الہر دل دست

زلیخا کا ہاتھ یوسف نے محبت دلی سے پکڑا

بدو گفت ای بانواع کرہ مت

یوسف نے کہا اے زلیخا طرح طرح کی مہربانیوں سے

وران وقتیکہ میجو اندرے غلام

اس وقت کہ کہتی تھی تو غلام مجھ کو

ز لعل و زرد سرچی و زردی

لعل اور سونے اور سرخی اور زردی سے

لعل اور سونے اور سرخی اور زردی سے

زمین از لطف صنع او بہشت

زمین اُسکی کارگیری کی صفائی ہے ایک بہشت

مندس را بر فکر نظر وقف

ہندسہ دان کو اُس پر فکر نظر کا وقف

ز در ہا قاصد دولت ستابان

دروازوں سے قاصد دولت کے دوڑنے والے

مقوس طاقما چون ابر و حور

میسرے طاق اُسکے مثل حورون کے ابرو کے

محال ازوے درون خانہ سایہ

مشکل اُس سے اندر گھر کے سایہ

ز خلستان دیوارش درخان

اُس کی دیوار کے باغ سے درخت

ولکین از نو استقار بستہ

لیکن بولنے سے جو بچ بند کیے ہوئے یعنی چپ

نہ ز رستہ ز لعل ناب تختہ

تھوڑا سونے سے تھوڑا خالص لعل سے

ہزار آویزہ در آویخت دروی

ہزار آویزے ہوتیوں کے لٹکائے اس مین

نشان دیش بر فراخت و شست

اُسے تخت پر بٹھلایا اور آپ بٹھیا

مرا شرمندہ کردی تا قیامت

جھکو شرمندہ کیا تو نے قیامت تک

کر امت خانہ کردی بنا مہم

ایک عمدہ گھر میرے نام سے بنایا تو نے

ہران زینت کہ مکان وشت کردی

جو زینت کہ مکان مین رکھتی تھی تو نے

جو زینت کہ مکان مین رکھتی تھی تو نے

جو زینت کہ مکان مین رکھتی تھی تو نے

یوسف زلیخا کا ہاتھ یوسف نے محبت دلی سے پکڑا  
یوسف نے کہا اے زلیخا طرح طرح کی مہربانیوں سے  
اس وقت کہ کہتی تھی تو غلام مجھ کو  
لعل اور سونے اور سرخی اور زردی سے  
یوسف نے کہا اے زلیخا طرح طرح کی مہربانیوں سے  
اس وقت کہ کہتی تھی تو غلام مجھ کو  
لعل اور سونے اور سرخی اور زردی سے  
یوسف نے کہا اے زلیخا طرح طرح کی مہربانیوں سے  
اس وقت کہ کہتی تھی تو غلام مجھ کو  
لعل اور سونے اور سرخی اور زردی سے







زمانہ باداؤبارے درآید

ایکبارگی ایک ہوا بد امتیازی کی جلیے  
در آید در ریاض وصل گسٹخ

آوے باغ وصل میں بیباکانہ  
زلیخا چون یوسف کام دل یافت

بدل خرم بخاطر شادی زلیست

خوشدلی اور شگفتہ خاطر میستی  
تھا و می یافت ایام وصالش

پہلے ہی داو آن محل پر ہوندا

سوا ترویے اس جیل سند درخت نے  
راوے از جهان دل نبودش

شے بہاؤ یوسفؑ سر مجرب

یہ رات یوسف نے چہرہ اب میں رکھا  
 در را دید با مادرش  
 کہ ویکہ ان کہ بار

اگر دند کا ہی فرزند دریا پ

راخواہی بر آب و گل قدم نہ

یوسف یافت بیداری انان خواب  
حضرت یوسف اس نیند سے جاگے

یہ خواب راہب او بیان کرو  
 میں خواب کی اس سے بیان کیں

معلوم ہے کہ راکارے ہر آید

جدائی کی لون مین گرم ہوا کا کام دے  
درخت آرزو را بشکند شاخ

آرزو کے درخت کی شاخ کو توڑ ڈالے  
بہل و بیش آرام دل کا منت

اس لیے وصل سے ہمیشہ کے لیے آرام دل کا پایا  
زعمہای جہان آزادی زلیست

جہان کے عمون سے بھر نذر جیتی  
دورانِ ولت ز چل بلذشت ساش

اس دولت میں اسلے جا لیں برس گذرے  
بہ فرزند بل فرزند فرزند

جبل اولادے بلکہ لولون لے رط لے  
کہ برخان اہل حال بنویش  
کہ اس کے برخان اسے برسانہ تھ

درہ بیدار نش در بہن خواب

برخ چون خور نقابے رسته

شیدایام دوری زود و ثبات  
میخ گما دوری کا زمانہ حیلہ دور

بہارِ گاہِ جان و دل قدم نہ  
بہان آور دل کے مقام پر قدم رکھ

ہیلوی زلیخا شد ز محراب  
زلیخا کے ہیلو میں گئے محراب سے

از ان مقصود خود اوی عیان کرد  
 اس خواب سے مقصد نیا اس سے ظاہر کیا



زخوابش با خیال ووری افکند  
 خواب اسکو ووری کے خیال میں طوالا  
 دل یوسف کا اپنے طریقے سے بدل گیا  
 قدم زین تنگناہی از برداشت  
 قدم اس حص کی تلی گلی یعنی دنیا سے اٹھایا  
 متاع اس ازین ویر فنا برو  
 اسباب جت اس خاکے تخرار یعنی دنیا سے اٹھایا  
 کہ امی حاجت روا کے مستندان  
 کہ اے حاجت مندوں کی حاجت رو کر نیوالے  
 بفرم تاج اقبالے نہاوی  
 میرے سر پر تاج ایسا اقبال کا رکھاتو نے  
 ولم زین کشور فانی گرفت است  
 دل میرا اس ملک فنا ہو نیوالے دنیا سے تنگ ہو  
 مرا فارغ زمن را سے بخود وہ  
 فراغت سے مجھ کو ایک راہ اپنی طرف دے  
 نکو کاران کہ راہ وین گرفتند  
 جن نیکوں نے کہ راہ دین کی بکڑی  
 برون آراز شما را این و انم  
 باہر لا اس اور اس کے حساب سے مجھ کو  
 زلیخا چون شین این راز داری  
 زلیخا نے جو یہ راز داری سنی  
 یقین و انت کز وی این عارا  
 یقین جانا اُس نے کہ اسکی اس دعا کا  
 نیامد از کمان او خدے  
 نہ نکلا کمان اس کی سے کوئی تیر

بجانش آتش مجبورے افکند  
 اس کی جان میں آگ جہانی کی ڈالی  
 با قلم بقا شوقش فزون شد  
 ملک بقا کی طرف شوق اسکو زیادہ ہوا  
 رہ فحش سراہی راز برداشت  
 راہ کشادہ مکان بعبد کی اٹھائی یعنی لی  
 بحراب بقا دست و عا برو  
 بقا کی محراب کی طرف دعا کا ہاتھ لے گیا  
 بسر افسر نہ تارک ملبندان  
 سر بلندوں کے سر پر تاج رکھنے والے  
 کہ ہرگز بیج مقبل را انداوی  
 جو کبھی کسی مقبول پر گاہ کو نہ دیا تو نے  
 ز تدبیر جہان بینی گرفت است  
 بادشاہی کے انتظام سے تنگ ہو  
 مثال شاہ سے ملک ابد وہ  
 زبان ملک بادشاہی ہمیشگی کا دے  
 بقرب منزل عشق گرفتند  
 سبب نزدیکی کے مقام انگوں کا لیا  
 بغیر قربت ایشان سامم  
 برابر عزت نزدیک کی ان لوگوں کے ہو جائے مجھے  
 بدل زخمی رسیدش سخت کاری  
 دل میں اس کے زخم سخت لگا  
 اثر کرد و بزودے ام شکارا  
 اثر جلد ظاہر ہو جاوے گا  
 کہ در تاثیر آن کرد و دورے  
 کہ اس کی تاثیر میں کچھ دیر ہو جاوے

یوسف زلیخا کے درمیان  
 بیان کر رہے ہیں  
 کہ یوسف نے زلیخا سے  
 زلیخا کی خواہش  
 کو رد کیا اور اس کی  
 جان میں جہانی  
 آگ لگ گئی  
 اور وہ  
 اپنے شوق سے  
 بے پروا ہو گیا  
 اور  
 اپنے دل میں  
 اس کی  
 دعا کا  
 اثر  
 محسوس  
 کرنے لگا  
 اور  
 اس کی  
 تاثیر  
 میں  
 کچھ  
 دیر  
 ہو  
 جاوے



قدم در کلب سرد و تیرہ و تنگ

قدم ایک تنگ اور تاریک کو سٹھری میں رکھا  
ہمیکر داز غم دوری بسر خاک

کرتی تھی غم دوری سے سر پر خاک  
ز شادی طاق بانڈوہ شد جفت

خوشی سے علحدہ اور رنج سے مصیبت ہو گئی  
کہ اسی درمان در دور و ناکان

کہ اے درد مندوں کے درد کی دوا  
مراد خاطر ہر نامرادے

مراد دل ہر ایک نامراد کے  
منفاج آور در ہائے سبت

کبھی پیدا کرنے والے بند و دوزوں کے  
خلاصی بخش مجبوران زانڈوہ

نجات دینے والے ہجو و لون کو غم سے  
گر قمار دل افگار خوشم

گر قمار اپنے دل زخمی کی ہوں میں  
ندارم طاقت ہجران یوسف

یوسف کی جدائی کی طاقت نہیں رکھتی رہوں میں  
نخواہم بے جمالش زندگے را

میں بے اسکے جال کے جنیا نہیں چاہتی ہوں  
نہال عمر بے برکت بے او

درخت عمر کا بے پھل پتے کے ہے بغیر اس کے  
بقانون وفا نیکو بناشد

قانون میں محبت کے اچھا ہنو گا  
اگر ماسن لٹاڑے ہمراہ اورا

اگر مجھ کو اس کے ہمراہ نہیں کرتا ہے تو

کشاد از یکدگر کیسوی شہرنگ

کھولے یعنی بکھولے آپس سے سب و بال  
ہمیں مالید پر خون چہرہ بر خاک

لمتی تھی خون بھرا چہرہ بر خاک پر  
ز دیدہ اشک میاں رید و سلیقت

آنکھوں سے آنسو برساتی تھی اور کہتی تھی  
بہر اہم خرقہ دوز سینه چاکان

مرہم سے زخم سینے والے سینہ چاکون کے  
کشاد شد ہر یکشادے

کھولنے والے ہر بند کے پر کشادے کے  
جہاں بند و لہائے سکتے

تختیان بانڈھنے والے ٹوٹے ہوئے دلون کے  
سبک سازندہ غمہائے چون وہ

ہلکا کرنے والے پہاڑا لیسے غمون کے  
عجب حیران شدہ درکار خوشم

اس بچے کام میں حیران ہو گئی ہوں میں  
ز تن کش جان من جان یوسف

بدن سے کال جان میری عوض جان یوسف کے  
بہ ملک زندگے پائیدگے را

زندگی کے ملک میں چھڑنا نہیں چاہتی ہوں  
حیات جاودان مرگست بی او

زندگی ہمیشہ کی مرگست ہے بغیر اس کے  
کہ من باشم بکشتی او نباشد

کہ میں رہوں جہاں میں اور مردہ نہ رہے  
مرا بیرون بر اول انکہ اورا

مجھ کو باہر لیجا یعنی مار ڈال پہلے پھر اسکو

فاعل زدی از زلیخا  
اور کلب سرد و تیرہ و تنگ  
ہمیکر داز غم دوری بسر خاک  
کرتی تھی غم دوری سے سر پر خاک  
ز شادی طاق بانڈوہ شد جفت  
خوشی سے علحدہ اور رنج سے مصیبت ہو گئی  
کہ اسی درمان در دور و ناکان  
کہ اے درد مندوں کے درد کی دوا  
مراد خاطر ہر نامرادے  
مراد دل ہر ایک نامراد کے  
منفاج آور در ہائے سبت  
کبھی پیدا کرنے والے بند و دوزوں کے  
خلاصی بخش مجبوران زانڈوہ  
نجات دینے والے ہجو و لون کو غم سے  
گر قمار دل افگار خوشم  
گر قمار اپنے دل زخمی کی ہوں میں  
ندارم طاقت ہجران یوسف  
یوسف کی جدائی کی طاقت نہیں رکھتی رہوں میں  
نخواہم بے جمالش زندگے را  
میں بے اسکے جال کے جنیا نہیں چاہتی ہوں  
نہال عمر بے برکت بے او  
درخت عمر کا بے پھل پتے کے ہے بغیر اس کے  
بقانون وفا نیکو بناشد  
قانون میں محبت کے اچھا ہنو گا  
اگر ماسن لٹاڑے ہمراہ اورا  
اگر مجھ کو اس کے ہمراہ نہیں کرتا ہے تو



نے خواہم کز ویک سوشینم  
سین چاہتی ہوں میں کہ اس سے ایک طرف بیٹھوں میں  
لسر برو این چین در گریہ و سوز  
آخر لے گئی اسی طرح روئے اور سوز میں  
لی ہر کس ز غم دار و دل تنگ  
سچ ہے جو شخص غم سے دل داس کھتا ہے

جہان را بی جمال او بہ بینم  
جہان کو بے جمال اُسکے کے دیکھوں میں  
نہ شب را گفت شب لی و زرار روز  
نہ رات کو رات کہا یعنی سمجھتی نہ دن کو دن  
شب روزش نماید ہر دو یک رنگ  
رات اور دن اُسکو دونوں یکساں معلوم ہوتا ہے

وفات یافتن حضرت یوسف و ہلاک شدن  
رحبانہ حضرت یوسف علیہ السلام کا اور ہلاک ہونا  
زلیخا از الم مفارقت آن حضرت  
زلیخا کا سوچ اجدائی یوسف علیہ السلام سے

بدگیر روز یوسف با مادران  
دوسرے دن حضرت یوسف صبح کو  
پیر کردہ لباس شہر یارے  
لباس بادشاہی بدن میں پہن کر  
چو پاؤں ایک رکاب آور و جیل  
جب پاؤں ایک رکاب میں لائے جبریل  
امان بنو دز چرخ عمر فرسائے  
پناہ نہو گئی آسان نہ گمانے والے سے  
عنان بکسل ز آمال و امانے  
باگ توڑا امیدوں اور آرزوؤں سے  
چو یوسف این بشارت کرد در گوش  
حضرت یوسف نے جو یہ خوشخبری سنی  
ز شادی دامن ہمت بیفتا  
خوشی سے دامن ہمت کا جھٹاڑا

کہ شد دلہا از فیض صبح خندان  
کہ دل صبح کے فیض سے پہننے والے یعنی خوش ہوئے  
بیرون رفتہ با ہنگ سوارے  
با ہر گئے سواری کے ارادے میں  
بد و گفتا ملن زین بیش جیل  
اُس سے کہا اس سے زیادہ جلدی مت کر  
کہ سا پید در رکاب بکرت نائے  
کہ گھسے تیری رکاب میں دو سر شخص پاؤں  
بکیش یا از رکاب نہ گمانے  
پاؤں کھینچ رکاب زندگانی سے  
ز شادی شد برو ہستی فراموش  
خوشی سے اُس پر ہستی فراموش ہو گئی  
لے از و ارشان ملک خواہد  
ایک کو ملک کے دارتوں سے بلایا

یعنی خدا فراموش  
اُسکے غیر اپنی زندگی  
نہیں جانتی  
ہوں اس طرح رات  
اور دن برابر  
روئے اور جھٹلائے  
میں گزرا زمانہ  
۱۲  
۱۳  
۱۴  
۱۵  
۱۶  
۱۷  
۱۸  
۱۹  
۲۰  
۲۱  
۲۲  
۲۳  
۲۴  
۲۵  
۲۶  
۲۷  
۲۸  
۲۹  
۳۰  
۳۱  
۳۲  
۳۳  
۳۴  
۳۵  
۳۶  
۳۷  
۳۸  
۳۹  
۴۰  
۴۱  
۴۲  
۴۳  
۴۴  
۴۵  
۴۶  
۴۷  
۴۸  
۴۹  
۵۰  
۵۱  
۵۲  
۵۳  
۵۴  
۵۵  
۵۶  
۵۷  
۵۸  
۵۹  
۶۰  
۶۱  
۶۲  
۶۳  
۶۴  
۶۵  
۶۶  
۶۷  
۶۸  
۶۹  
۷۰  
۷۱  
۷۲  
۷۳  
۷۴  
۷۵  
۷۶  
۷۷  
۷۸  
۷۹  
۸۰  
۸۱  
۸۲  
۸۳  
۸۴  
۸۵  
۸۶  
۸۷  
۸۸  
۸۹  
۹۰  
۹۱  
۹۲  
۹۳  
۹۴  
۹۵  
۹۶  
۹۷  
۹۸  
۹۹  
۱۰۰







و دایع کلب تنگ جهان کرد  
 رخصت مکان تنگ چنان کی کی  
 چو بشیدین سخن از خوشن رفت  
 جب سنی بات آپ سے رگنی  
 ز ہول این حدیث آن نمر و حیا لاک  
 اس بات کے خوف سے وہ سر و ہلاک یعنی زلیخا  
 چو چارم روز شد زان جو اب بیدار  
 جب چوتھا دن ہوا اس خواب سے بیدار ہوئی  
 سہ بار اندیان سے روز از خود ہمیرفت  
 تیسری تہ اس طرح آپ سے جاتی یعنی بیہوش رہی  
 چہارم روز چون آمد بخود باز  
 پونہ دن جب پھر ہوش میں آئی  
 نہ از وی بر سر ستر نشان یافت  
 نہ اس سے بچھونے پر نشان پایا  
 جز این از وی خبر باز نہ آوند  
 سو اسکے اس سے پھر اسکو خبر نہ دی  
 نخست از جو رخ ناموافق  
 پہلے ظنلہ آسمان غاموافق سے  
 بدان آتش کہ در دلش نہان  
 اس آگ سے کہ دل میں پوشیدہ رکھتی تھی  
 ولی زان راہ در جالش بہر دم  
 لیکن اٹکی جان میں اس راہ سے ہر دم  
 بنا خن رخسہ ہا و روے میکند  
 ناخن سے چھیدہ منہ بر کھودتی یعنی کرتی تھی  
 بہر جوے کہ زان حیمہ روان کرد  
 ہر نہر سے کہ اس چشمے سے جاری کی

وطن براوج کلخ لامکان کرد  
 وطن محل لامکان کی ملبندی پر کیا  
 فروغ نیر ہوش از بدن رفت  
 روشنی آفتاب ہوش کی بدن سے رگنی  
 سہ روز افتاد همچون سایہ بر خاک  
 تین دن مثل سایہ کے خاک پر پڑی رہی  
 سماع آن از خود بردش و گربار  
 سنا اس خبر کا آپ سے لے گیا اسکو دوسری مرتبہ  
 بدایع سینہ سوز از خود ہمیرفت  
 سینے جلانوالے داغ میں آپ سے جاتی یعنی بیہوش رہی  
 ز یوسف کرد اول پیش آواز  
 حضرت یوسف سے پہلے پوچھنا شروع کیا  
 نہ تابوش دران عالم روان یافت  
 نہ تبارت اسکا اسوقت میں جاتے پایا  
 کہ همچون گنج در خاشس نہاوند  
 کہ خزانے کی طرح اسکو خاک میں رکھا  
 گریبان چاکے و چون صبح صادق  
 گریبان چاک کر ڈالا مثل صبح صادق کے  
 زہے بکشا و از چاک گریبان  
 ایک راہ کھولی چاک گریبان سے  
 فروغ گشت آتش سوزندہ فی کم  
 زیادہ ہوتی تھی آگ جلا سنے والی نہ کم  
 برائے حیمہ خون جوے میکند  
 خون کے چشمے کے لیے نہر کھودتی تھی  
 سمن را جلوہ گاہ ارعوان کرد  
 جمیلی کو جلوہ گاہ سرخی کا بنایا

۱۰  
 ۱۱  
 ۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰







گلاب از حشم خون افشان بخشم  
 کفن چون بر تن اور است کردند  
 کفن جو اس کے بدن پر پہنایا  
 نکر دم رشتہ اندوزے فن خویش  
 نہ کیا میں نے کپڑے سینے کا پرانیسا  
 چو از غم خار ہا در دل شکستند  
 جب غم سے کانٹے زمین ٹوٹے یعنی چھوٹے  
 دہان پر از نو اسے بنیوائے  
 منہ محتاجوں کی آواز سے بھرا ہوا  
 چو جامی خواب در خال کش کشاوند  
 جو جگہ سونے کی اس کے لیے زمین میں کھولی  
 زمین زیر بر و دو و دو شش زخم  
 زمین اس کی نعل در کندھے کے نیچے کئی جھاڑی میں نے  
 وریغا زین زیا نکارے وریغا  
 افسوس اس نقصان کے کام سے افسوس  
 پیا اے کام جان محروم میں  
 آواے مقصد جان کے میری بد نصیبی دیکھ  
 بریدی از من و یاد منکرے  
 قطع کی تو نے مجھ سے محبت اور میری یاد نہ کی تو نے  
 وفادار اور وفاداری نہ این بود  
 اے وفادار یہ وفاداری نہ تھی  
 مرا از دل تمبرون افکندہ رفتے  
 بجو دل سے باہر کل کر جلا گیا تو  
 عجب خاری شکستے در دل من  
 ایک عجب کانٹا میرے دل میں چھو دیا تو نے

بآن روشن گلاب اور ششم  
 اس کو روشن گلاب میرے سے نہ دھو یا  
 بہ تحقیق نشست و خاست کروند  
 واسطے کفن پہانے کے اسکو بٹھایا اور اٹھایا  
 کہ تا ووزم بر ولا عرق حویش  
 کہ سی دیتی مین اُس پر اپنے دُپٹے بدن کو  
 وزین سر مترش محل بستند  
 اور اس سر منزل سے اسکا کجا وہ باندرسا  
 نہ کروم محل اور اورا نے  
 نہ کیا مین نے اسکے کجا وہ کا گھنٹہ بجانا  
 چو در پاک در خاش نہاوند  
 مثل پاک موتی کے اسکو خاک مین رکھا  
 بکام دل در آغوش محفتم  
 دل کے مقصد سے اسکی گود مین نہ سوتی مین  
 دروغا زین جگر خوارے دروغا  
 افسوس اس کیجا کھانے سے انسوس  
 ز ظلم آسمان مظلوم مین  
 آسمان کے ظلم سے میری فریاد کرنا دیکھو  
 پدیداری ز خود شادم نگرے  
 آنے ایک دیدار سے جگو خوش نہ کیا۔ قہ نے  
 پیازان شیوہ یاری نہ این بود  
 یاروں سے یہ یاری کا طریقہ نہ تھا  
 میان خاک و خون افکنہ رفتے  
 خاک اور خون مین ڈال کر چلا گیا تو  
 کہ بیرون نایب الاز کل من  
 کہ باہر نہ نکلا سکا لیکن میری قبر سے

لا تعجل  
 حبيب كلان قضا قد  
 نے غم یوسف علیہ السلام  
 کے کاٹنے میرے دل  
 میں چھوڑے اور یوسف  
 کو جس جہان یعنی  
 دنیا سے باہر کیا فیسویں  
 کہ میرا بیجا ہے  
 سوسامانی کی  
 صدائوں سے  
 بھاگتا تھا مگر  
 میں نے نہیں  
**وفات اقصیٰ**  
 کس کا حکم  
 نہ بنا ویا وسط  
 کام جان روح  
 یوسف علیہ السلام  
 کے اشارہ پر  
 پہنچ کر تونے  
 کرو یا یعنی میری  
 وفاداری کا خیال  
 خالی کیا اور جلو  
 گیا











چو ساز نوہ را آہنگ شد پست

جو ساز نوہ کی آواز پست ہوئی یعنی زلیخا مگر

نشد شنیدش ز دیدہ اشکباران

نہلایا اشکو دیدہ سے آنسو گرنے یعنی رو ہونے

لسان غنچہ کز شاخ سمن رست

مانند گلی کے پتے کی شاخ سے پیدا ہوئی

ز گرد و فرشت رخ پاک کردند

جدا کی گرو سے مٹھو نہ صاف کیا

ندیدہ ہرگز این ولت کس زمرگ

نہ دیکھی کبھی کسی نے یہ دولت موت سے

بر آوردند بہر شنش دست

با ہر نکال دھلانے کے لیے اسکا ہاتھ

چو برگ گل ز باران بہاران

پھول کی پتی کی طرح سے بدلی بہار سے

برو کردند ز نگاری کفن حسیت

اُسپر کیا یعنی پنجا یا ز نگاری کفن ٹھیک

بجانب سے پوش و رخاک کردند

حضرت یوسف کے پہلو میں اشکو دفن کیا

کہ یا بد صحبت جانان پس زمرگ

کہ پاوے صحبت مشوق کی بعد مرنے کے

## حکایت

کہانی

ولی و نامی این شیرین حکایت

لیکن چنانچہ والا اس شیرین کہانی کا

حسن گوید کہ باہر جانب از نسل

آتیا کہتا ہے کہ جس طرف دریا کے

بدیکر جانفش خط و باخاست

اسکے دوسری طرف قحط اور دبا اٹھی

برین آخرت سرکار و اوند

اُس سر آخر کلر سرار دیا

شکاف سنک قبر اندامی کردند

در زمین پتھر کی سیاہ بوٹن سے لیس دین

سین جیلہ کہ چرخ بے وفا کرد

دیکھ جیلہ کہ آسان بے وفائے کیا

کہ وار و از کہن پیران رویت

کہ پڑانے بڑھون سے روایت رکھتا ہو

کہ جسم پاک یوسف یافت تحول

کہ یوسف پاک کے جسم پاک کو سونپا

بجائی نعمت انواع بلا خاست

بجائے نعمت کے طرح طرح کی بلا میں پیدا ہوئیں

کہ در تابونی از سنکس نہاوند

کہ ایک پتھر کے تابوت میں اسکو رکھا

میان قعر نیکیس جاے کردند

در میان گھر کی اسکی سے اچھی جگہ کی

کہ بعد از مرگش از یوسف جدا کرد

کہ بعد مرنے کے اسکو یوسف سے جدا کر دیا

یوسف زلیخا

اس کا ہر

اور اس کا

سے نہ ہوا

بجانب سے

یوسف زلیخا

یوسف زلیخا

یوسف زلیخا

یوسف زلیخا

یوسف زلیخا

یوسف زلیخا

یوسف زلیخا

یوسف زلیخا

یوسف زلیخا

یوسف زلیخا

یوسف زلیخا

یوسف زلیخا

یوسف زلیخا

یوسف زلیخا

یوسف زلیخا

یوسف زلیخا

یوسف زلیخا

یوسف زلیخا

یوسف زلیخا

یوسف زلیخا

یوسف زلیخا



مٹید اتم کہ با ایشان چه کین داشت  
 نہیں جانتا ہوں کہ ان سے کیا دشمنی رکھتا تھا  
 کے شد غرق بحر آشنائے  
 ایک دریا سے آشنائی میں غرق ہو گیا  
 خوش گفت آن قدم سودہ عشق  
 کیا اچھا کہا اس عشق میں قدم گڑھے ہوئے تھے  
 کہ عشق آنجا کہ باشد گرم بازار  
 کہ جس جگہ عشق کا بازار گرم ہوتا ہے  
 کفن بر عاشق از وی چاک باشد  
 کفن عاشق پر اس سے چاک ہوتا ہے  
 خوش آن عاشق کہ در بحر آن جن مرد  
 اچھا وہ عاشق کہ جدائی میں اس طرح مڑ گیا  
 بگوید کس کہ مری در کفن رفت  
 نہیں کہتا ہر کوئی شخص کہ کوئی مریض میں گیا یعنی مرا  
 تخت از غیر جانان دیدہ بر کند  
 پہلے سو مشغول ہوئے انکھیں بکمال ڈالیں  
 ہزاران فتن جان ویش باد  
 ہزاروں فیض اسکی جان اور بدن پر ہوں

کہ زیر خاک شان آسودہ نگاشت  
 کہ نیچے خاک کے اُن کو آرام سے نہ چھوڑا  
 کے لب تشنہ در بر جدائے  
 ایک پیاسا جدائی کی خشکی میں  
 زہر سود و زیان آسودہ عشق  
 عشق کے ہر فائدہ اور نقصان سے آسودہ ہے  
 نزار و هیچ با آسود کے کار  
 نہیں رکھتا ہے کچھ آسود کی مطلب  
 اگر خود خفت زیر خاک باشد  
 اگر آپ نیچے خاک کے سوتا ہووے  
 بخلو تگاہ جانان جان جنین کرد  
 معشوق کی بخلو تگاہ میں اس طرح جان دی  
 بدن مردانی کان شیر زن رفت  
 اس مردانگی سے کہ وہ بہادر عورت یعنی زلیخا گئی  
 وزان پس نقد جان رخاں افکند  
 بعد اسکے نقد جان کا اسکی خاک پر چڑھا لیا  
 بجانان دیدہ جان روش باد  
 اسکی جان کی آنکھ معشوق سے روشن ہوں

در شکایت فلک کہ اثر دہا وار گرد عالم حلقہ کردہ ہمہ ابدائے  
 آسمان کی شکایت میں کہ مثل بڑے سانپ کے گرد جان کے گندلی مار کر بیٹھا اور سب کو گھیرے  
 تصرف خود در آوردہ بر کی زخم زند و بد دیگری ہر فلکند  
 اختیار اپنے میں لایا ایک شخص کو زخمی کرتا ہوا اور دوسرے پر اس کا زہر داتا ہوا

بے آزار ما ز در آزمائست  
 ہمارے ستانے کے لیے ایک زور دکھائی دلا ہوا

فلک بے خوش بجان آرد ہائست  
 آسمان آپ پر ایک لڑتا ہوا اثر دہا ہے

۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰



گر قناریم در تیغ و جسم او

ہم گرفتار ہیں اسکے تہم اور تیغ میں

نہ لینے کس کز وزخمی نہ خوردہ

نہ زکھی تو کسیکو جس نے اس سے ایک خم نہ کھایا

ز غلامش مجلس سالم نخست است

اسکے ظلم سے کوئی سلامت بچا نہیں ہے

بہر آخر کز روشن چراغیت

ہر ستارہ کہ اس سے ایک روشن چراغ ہے

ہزارش داغ بہت و صحرای نہ

ہزار داغ اسکے پاس ہیں اور مرہم کوئی نہیں

بو و پیدا درین شہاے و پجور

ہوتے ہیں ظاہران اندھیری راتوں میں

چہ حال زان جو نوری و رفیعہ

کیا فائدہ اس سے جو ایک نور نہ پڑے

چو شیران روز و رست از دوری

باند شیروں کے دن دور ہے دورنگی سے

بجز آزار ما از وی چہ ناکست

سوا ہماری ایذا کے اس سے کیا فائدہ ہو

سرو کز عیش تنگ خود بنالم

لاؤں ہو جو اپنے عیش تنگ سے نالہ کروں میں

ترا باہر کہ رودر آشنایست

تیرا سلوک جس شخص کے خیال آسانی کا ہے

سے گردش نمود آن بشر طارم

بہت گردش کی اس سبب سے کہ معنی آسمان نے

کہ تا با ہم طالع را مکتشد

جب آئیں میں طبعیتیں موافق ہو میں

بہت ہی کسی کو  
کوئی ایسا نہیں ہے  
جس نے اس سے زخم  
نہ کھایا ہو اور عالم  
یعنی دنیا میں کوئی  
ایسا نہیں ہے  
جس نے اس سے زخم کھایا ہو  
اس کے بجائے  
سورج اور چاند  
بہت ہی اچھے ہیں  
میں دیکھا گیا ہے  
اس کے مقابلے میں  
صاف سمجھ میں آتا ہے  
یعنی کوئی ایسا نہیں ہے  
جس نے اس سے زخم کھایا ہو  
اور دنیا میں کوئی  
ایسا نہیں ہے  
جس نے اس سے زخم کھایا ہو  
بلکہ سب کے لیے  
بہت ہی اچھے ہیں  
جس نے اس سے زخم کھایا ہو  
میں دیکھا گیا ہے

رمیدن چون تو انم از دم او

کیونکر بھاگ سکتے ہیں ہم اس کی پیچھا کرے

ز صد کس بریکے زخمے نکرودہ

سو شخصوں سے ایک شخص پر زہر ارحم نہ کیا

کہ امین سینہ کان ظالم نخست است

کون سینہ کہ اسکو ظالم نے زخمی نہیں کیا ہے

نہادہ بر دل می تازہ و غلیت

رکھے ہوئے اسکے دل پر ایک تازہ داغ ہے

وزین بی مرہمے شش غمی نہ

اور اس بے مرہم سے اسکو کچھ غم نہیں ہو

ہزاران روزن اندر عالم نور

ہزاروں جھرو کے عالم نور میں

بخاطر ہا سرورے در شفیقہ

دلون میں کوئی سرور نہ پیدا ہو رہے

و لے شہا کنہا با مالک

لیکن راتیں کوئی ہیں ہم سر کام چیتے کا

کہ با مار و شیر و شب پلنگ است

کہ ہمارے ساتھ دن کو شیر اور رات کو چیتا ہے

کہ با شیر و پلنگ اندر جوالم

کہ ساتھ شیر اور چیتے کے ایک پھیلے ہیں ہونہیں

قرار کار ت آخر بر جدا نیست

قرار تیرے کام کا آخر جدائی پر ہے

سے تالش مہم و خورشید و اجم

بہت چمک دکھلائی جائدا اور سورج اور ستاروں نے

شکار مرغ جان را دام کشتند

جان کی جڑیا کے شکار کے لیے جان کو مین







زگل یرواغ لشت روی گلبن

بھول پرداغ سے منہ اور پیچھے بھول کی شاخ بھرا ہوا

درختان از صبا و ز صحرانند

درخت ہوا سے صبح کے ناپچ میں

بود کو کو ز زمان مرے نہر سو

یہ نری کو کو کرتی ہوئی ہر طرف سے

ہزاران ہزاران ہزاران نذر و رد

ملبلیں ہزاروں درد بھری ہوئی آواز سے کہتیں

مطوق فاختہ گردن بہ چہر

ڈالے ہوئے طوق فاختہ گردن کے حلقہ میں

جہانرا ویدی وصل بہارش

جہان اور اسکی فصل بہار کو دیکھا تو تے

سین دم سردی با و خزان را

دیکھ بیدردی پت جھٹکی ہوا کی

دم آن سردی و در و فراست

تھنڈی سانس اسکی جدائی کے درد سے ہو

سخ آن نر و اندام و دوریت

منہ اس کا زرد و دوری کے غم سے ہے

برفتہ آب و رنگ از شاہد باغ

باغ کے مشرق سے رنگ در رونق جاتی رہی

منو وہ غور ہر شاخے باغ

نگاہ ہر ایک شاخ کو ہر باغ میں کیا

ز سر چادر قنادہ نستران را

نستران کے سر سے چادر اور گئی

انار ان تاج تارک ناربن را

نار تاج سر تارون کے

لوگوں کو کہتے ہیں کہ  
کاف عرس ہوا  
آواز فاختہ اور  
نری کی آواز کو  
کسی لکھان  
کے معنی بیل اور  
دوسرے ہزار  
کے معنی اعداد  
شاخ کے اور بن  
باغ آزاد جہان سے  
جہانرا ویدی وصل بہارش  
جہان اور اسکی فصل بہار کو دیکھا تو تے  
سین دم سردی با و خزان را  
دیکھ بیدردی پت جھٹکی ہوا کی  
دم آن سردی و در و فراست  
تھنڈی سانس اسکی جدائی کے درد سے ہو  
سخ آن نر و اندام و دوریت  
منہ اس کا زرد و دوری کے غم سے ہے  
برفتہ آب و رنگ از شاہد باغ  
باغ کے مشرق سے رنگ در رونق جاتی رہی  
منو وہ غور ہر شاخے باغ  
نگاہ ہر ایک شاخ کو ہر باغ میں کیا  
ز سر چادر قنادہ نستران را  
نستران کے سر سے چادر اور گئی  
انار ان تاج تارک ناربن را  
نار تاج سر تارون کے

سمن در کندن رخ تیز ناخن

جھیل کے منہ نو چنے میں ناخن تیز

غم جافکاہ مرغان کوہ در کوہ

غم جان گھٹا نیوالا چڑیوں کو سبت بہت

کہ یعنی در جہان آسود کے کو

کہ یعنی جہان میں آرام کہاں ہے

کہ خوش آن کہ غم این باغ کم خود

کہ اچھا ہو وہ شخص جسے غم اس باغ کا کم کھایا

کزین چہرے کے نار و برون سر

کہ اس حلقے سے کوئی سر باہر نہ لائے

بیا و از خزان کیر اعتبارش

آؤ اور خزان سے رلے عبرت اس سے

سین رخ ز روی رک زان را

دیکھ زردی منہ انگور کی پتھون کی

کہ یار از یار و جفت از جفت دست

کہ یار یار سے اور جوڑا جوڑے سے جدا ہو

کہ دوری بعد نزدیکی کے ضروری ہے

سیہ پوش آمدہ در ماتش زاع

سیاہ پوش ہوا اس کے ماتم میں کوہ

دم طاوس را مائے کلائے

مور کی دم پر پانچوں ایک کوٹے کا

ز خیمہ رفت پوش ناروان را

خیمے سے گیا لباس ناروان کا

کہ می بخشد نوے باغ کہن را

کہ بخشا ہے تازگی جڑانے باغ کو







بصد حسرت بریدن خواہی آخر

سو افسوس سے آخر کو توڑ گے گا تو

کشاوستی و از پابندگی

کھول ایک ہاتھ اور بانوں سے بڑی توڑ

وگر تو نکسے اس کے بست

اور اگر تو نہ توڑے گا جس نے کہ باندھا ہے

تو غافل خفتہ او ایسا وہ

تو غافل سو رہا ہے اور وہ کھڑا ہوا

در آور و از دورتی پالست

لایا جوانی سے بانوں تیرا چہرین یعنی بھاری

عصا گیرے بکف گاہ روانی

لاٹھی پکڑتا ہے تو وقت چلنے کے

چو صرصر تازہ شاخی رازین کند

جب آندھی نے کسی تازہ یعنی ہری ڈالی کو اکھڑا

بر زور ت پنجہ طاقت زبون کرد

زور نے تیرے پنجہ طاقت کو عاجز کیا

بری دستی سوہر کار سوست

ہر ایک کام کی طرف ہمیشہ ایک ہاتھ لگانا ہر تو

چورفت از دست بیرون در پنجہ

جب گیا ہاتھ سے باہر زور پنجہ کا

ز خیمت برو نقد روشنائے

تیری آنکھ سے نقد روشنی کالے گیا

چو دریش ترا نیست سیرت

جب بنیانی بند تیرا یہ ہے طہریر

غم ہجرت کشیدن خواہی آخر

غم اسکی جدائی کا آخر کو کھینچے گا تو

وزین بیجا صلاں پیوند بکسل

گم اور ان بیکار چیزوں سے تعلق توڑ

بی بستش بکشاوہ و بست

و اسطے توڑنے کے اس کے ہاتھ کھلے ہو گئے ہیں

یکایک می ستاندا پنچہ داوہ

ایک ایک لیتا ہے جو کچھ دیا ہے

بہ میدان روانی ساخت لثکت

حاجت بر روانی کے میدان میں عاجز کیا تجھ کو

کہ لنگے را بر ہوارے نمائی

کہ لنگڑا بن راہ چلنے میں دکھلا دے تو

بجوب خشک نتوان کرد پیوند

سو تھکی لکڑی سے نہیں ممکن ہے جوڑنا

زدست نقد گیرانی بیرون کرد

تیرے ہاتھ سے نقد پکڑ لینے کا باہر کر دیا

ولی کاریت برمی ناید از دست

لیکن تیرے ہاتھ سے کوئی کام بر نہیں آتا ہے

مکن خود را بزور پنجہ

مت کر آپ کو پنجہ کے زور سے رنجیدہ

توان بی تبیش سرمہ چسائے

تو اندھے بن سے اسکو سرمہ کیا لگاتا ہر تو

مکش سرمہ بجز چشم بصیرت

مت لگا تو سرمہ سوا آنکھ بیسٹا کے

چہ سازی چارہ از چشم فرستے

کیا کرتا ہے تو تدبیر آنکھ کی

بیجا صلاں دینا

کی چیزوں سے

بیکار اور بیاداری

نہیں ہے

راہ میں

خدا بیکار سے

سے اور بیکار سے

یعنی خدا بیکار سے

حاضر اور بیکار سے

اور بیکار سے

ایک ایک

ایک ایک

ایک ایک

ایک ایک

ایک ایک

ایک ایک

ایک ایک

ایک ایک

ایک ایک

ایک ایک

ایک ایک

ایک ایک

ایک ایک

ایک ایک















چہ حاصل نہ اندکہ دانے کیمیا را

کیا فائدہ اُس سے کہ تو کیمیا جانتا ہے

ترتوفیق عمل چون خلعت خاص

عمل کی مدد سے جب خلعت خاص

عمل کر بمعنی اخلاص عار لست

جو عمل کہ اخلاص کے معنی سے خالی ہے

زکاری خام کس سودی مدارو

کسی کا ناقص کام کچھ فائدہ نہیں رکھتا ہو

چو اخلاص آوری میباش آگاہ

جب اخلاص بلا سے سرخبردار رہ

بخوش پوشی خوشخواری کن خوی

اچھے کھانے اور اچھے پہنے کی عادت مت کر

غرض از جامہ دفع حر و سردست

غرض کپڑے سے دور کرنا گرمی اور سردی کا ہو

چو افتد بر شش پوشی قرار ت

جب تری عادت موٹا کپڑا پہنے کی ہو جائے

چو رویہ گر شوی از نرم شادان

نورطی کی طرح اگر تو نرم پوشاک سے خوش ہو گا تو

بشرتی کن همچون بس جہد

تیل چھائی کی طرف کبھی کسی طرح کوشش مت کر

بخشی شادری زین بحر خوشخوار

کڑوی چیز سے خوش رہ اس خوشخوار دریا میں

زخوان ہر سی کالانی نکشت

جسکے خزان میں سرنگھیاں ڈبو دے یعنی کھا دے تو

نکے چون ہی در حور و حور صرف

سکا نکا بنے کھانے میں صرف کرتا ہے تو

سین ہلکے معنی اسکا  
خالص معنی اسکا  
پچھے خالی ہونے کا  
اداکاروں سے اور  
خالصاری اور نقصان  
کے کام کرنا اس  
علت کے معنی بھاری  
بیان اور نقصان  
جو بالعموم کے معنی  
اچھی اور بڑے

جو زیندگار کن

معنی سردی  
خوشی  
خامی  
معنی  
منقوع  
سخت اور سخت

اور نفع نانی سے  
سے ایک گھاس  
سے ہیں کہ اس  
پیرانہ میں اور  
بغیر غاف و سکون  
نوں سے معنی  
ساری جانور

ساری جانور

مس خود را نکر دے زر سارا

اپنے تانبے کو خالص سونا نہ بنایا تو نے

رسد آنرا سطر کن با خلاص

پہنچے اُس کو اخلاص کے عطر سے لبا

نہر و نچتہ کاران خام کاریست

عقل مندوں کے نزدیک نادانی ہے

چو حلوا خام باشد علت آرو

جو حلوا کچا ہوتا ہے بیماری لاتا ہو

کہ باشد صد خطر ز اخلاص در راہ

کہ ہوتے ہیں سو خوف اخلاص کی راہ میں

بتاب ز رحمت لبت و شکر روی

پہیٹھ اور پیٹ کے آرام سے کٹھ بھیر

مزار دیل زینت ہر کہ مردست

زینت کی خواہش نہیں رکھتا ہو جو شخص مرد ہو

بود ز آفات چون تنقذ حصار

ساہی کی طرح جھکوا آفتوں سے قلعہ ہو جائے

کشدت پوست از سرمہ سادان

تیری کمال ہر سے کھینچیں گے کتے کے خلعت والے

کہ آخر بند بر یا میت ہند شہد

کہ آخر رکھو بڑی رکھیگا شہد تیرے پانوں پر

کہ تلخ گہر گہر دی صدف وار

تاکہ خزانہ موتی کا ہو جاوے تو مثل سہی کے

مازار روی انکشتان کن مشت

اُسکے ایذا دینے میں انکلیونکو گھونسا مت بنا

نکدان را منہ انکشت بر حرف

نکدان کے لیے غیب کی نگلی مت اٹھا یعنی سکھو امت کہ



باحسان بر احباد دست بکشانے  
 دوستوں پر نیکی کرنے کا ہاتھ کھول  
 مددہ شان قرض و مستان نیم حبتہ  
 نہ آن کو قرض دے اور نہ اُسے نصف حبتہ لے  
 بخشش باش از ایشان بار بردار  
 بخشش میں آنکی برداشت کرنے والا رہ  
 چنان نہ لیک در بخشگری کام  
 لیکن بخشش میں ایسی طرح قدم رکھ  
 برائے دوستان جانرا فدا کن  
 دوستوں کے لیے جان کو قربان کر  
 کہ باشد دوست آن یار خدائے  
 کہ ہو وہ دوست مرد خدا یعنی خدا ترس  
 کشد بار تو چون باشی گرانبار  
 اتارے گا بوجھ تیرا جب تو بوجھل ہو جاوے گا  
 نینا خوش کار با گیر و خوش دست  
 بٹے کاموں سے اچھی طرح تیرا ہاتھ پکڑے گا  
 زالایش چو کرد و دستگیرت  
 آلودگی سے جب تیرا مددگار ہووے  
 بکار نیک کرد و یا در تو  
 نیک کاموں میں تیرا مددگار ہووے  
 چنین یار یکہ یابی خاک و شو  
 جس ایسے یار کو پاوے تو اس کی خاک ہو جا  
 وگرنہ روی در دیوار خود باش  
 اور جو نہیں اپنا ہاتھ دیوار میں کیے رہ  
 ز غمہائے زمانہ شاد و شمشین  
 زمانے کے غموں سے خوش بیٹھ

منہ در تنگنای مدخلی پائے  
 کنجوسی کے کوچے میں قدم مت رکھ  
 فان القرض مقرض المحبۃ  
 پس تحقیق کر قرض مقرض محبت کی ہو  
 مساز از و ام داری شان گرانبار  
 قرض دینے سے آنکو بوجھل مت کر  
 کہ بر گردن نیاید بارت از و ام  
 کہ تیری گردن پر قرض کا بوجھ نہ پڑے  
 و لیکن دوست از دشمن جدا کن  
 لیکن دوست کو دشمن سے علیحدہ کر یعنی پہچان  
 دلش روشن ز نور آشنائے  
 دل اُسکا آشنائی کے نور سے روشن ہو  
 کند کار تو چون کردی زیانکار  
 کرے گا کام تیرا جب تو خراب حال ہو جائے گا  
 کند ز آب نصیحت آشت پست  
 نصیحت کے پانی سے تیری آگ بجھاوے گا  
 بر آرد پاک چون موی از خیرت  
 صاف نکالے تجھکو بال کی طرح خمیر سے  
 بہ کوئے نیکنایے رہبر تو  
 نیکنامی کی گلی میں تیرا رہنا ہووے  
 اسیر حلفت و فراق و شو  
 گرفتار اُس کے شکار بند کے حلقے کا ہو  
 بر ز اغیار و یار غار خود باش  
 قطع کر غیروں سے اور یار اپنے یار کا رہ  
 ز اندر وہ چسان از او دشمن  
 جہان کے رنج سے بے فکر بیٹھ

پہلی بات  
 اول اور ثالث  
 کہ سننے والے کو  
 کہ شان کو  
 آن گروں کو  
 سننے والے کو  
 قرض مقرض  
 یعنی دوست  
 اور دوست  
 نجان اور غفلت  
 پہچان  
 زانہ از خیرت  
 یعنی اگر ذرا کام  
 کہ نہ ہو تو دوست  
 کہ نہ ہو تو دوست  
 اور نصیحت  
 بر آسے  
 کہ روک دیکھا  
 کہ آسے دوست  
 کی راہ کی خاک  
 ہو ۱۲۰  
 ایسا دوست نہ لے تو  
 بقابل غیروں سے  
 دیوار کو نہ چھو



فراوان شغلہارا اند کے کن

بہت شغلون میں کمی کر

اگر باشد شب تاریک و گر روز

اگر اندھیری رات ہو اور یا دن

دگر ناید ترا این دولت از دست

اور جو ترے ہاتھ سے یہ دولت نہ پیدا ہو سکے

مگر زین کارخانہ درکتب رو

اس کارخانے سے کتابوں میں متوجہ ہو

زوانایان بود این نکتہ مشہور

عقل مندوں سے یہ نکتہ مشہور ہے

انیس کنج تہائی کتاب ست

غنچہ ارگوشتہ تہائی کی کتاب ہے

بود بی مزد و منت استاد ہے

ہوگی بے مزدوری اور احسان کی ایک استاد

ندیمی مغز داری پوست پوشی

ایک بھابھ معزز رکھنے والا پوست پہننے والا

درویش سمجھو غنچہ از ورق پر

دل سکا کلی کی طرح در سرقون سے بھرا ہوا

عماری کردہ از رنگین ادویت

عماری اپنی یعنی جلیبانی رنگین جڑ سے

مشکین غداران توی بر توے

سب سب بیاہ رضا سے نہ بتہ یعنی مسلسل

زیکرنگی ہمہ روی وہم پشت

یک رنگی سے سب سمجھ سے کچھ بریج سے بچھ لائے

تقریر بطالیت درکشائند

لطیفوں کے بیان کرنے میں دواوازہ کھولتے ہیں

ہزاروں موتی حقیقت کے دکھلاتے ہیں

ہزاروں موتی حقیقت کے دکھلاتے ہیں

ز عالم روی شغل اندر کے کن

جہان کے کاموں سے سمجھ ایک طرف کر

بہر وقت سیکہ باشد دل درودوز

جس وقت ہو دل اس میں لگاؤ

نشاید عاری بیکاری بجز ولست

شرم بیکاری کی اپنے اوپر باندھنا یعنی گوارا کرنا بچلے

خیال خوش را وہ بالکتب خود

اپنے خیال کو کتابوں کی طرف توجہ دے

کہ دانش درکتب است درگور

کہ دانائی کتاب میں ہے اور عقل مند قبر میں

فروع صبح دانائی کتاب ست

روشنی صبح دانائی کی کتاب ہے

ز دانش بخشیت ہر دم کشائے

عقل سے ہر دم نچلو کشائیں بچھنے گی

بسرکار دانائے خموشی

کام جاننے کے بھید میں ایک چپ بیٹھنے والی

لقبیت ہر ورق زان یک طوق پر

نبت میں ہر ورق اسکا ایک طباق موتی کا

دو صد گل پیرہن دروہی مصمیت

دو سو بھول سے لباس یعنی معشوق اس میں مقیم

ز بس وقت نہادہ وی پر روے

رونے کی زیادتی سے منہ پر منہ پر رکھے ہوئے

کی ایشانرا اندکس لب نکشت

کب انکے لیے رکھے کوئی لب پر انگلی

ہزاران گوہر معنی نمایند

ہزاروں موتی حقیقت کے دکھلاتے ہیں

ہزاروں موتی حقیقت کے دکھلاتے ہیں

ہزاروں موتی حقیقت کے دکھلاتے ہیں

یوسف زلیخا

یوسف زلیخا

یوسف زلیخا

یوسف زلیخا

یوسف زلیخا

یوسف زلیخا

یوسف زلیخا

یوسف زلیخا

یوسف زلیخا

یوسف زلیخا

یوسف زلیخا

یوسف زلیخا

یوسف زلیخا

یوسف زلیخا

یوسف زلیخا

یوسف زلیخا

یوسف زلیخا

یوسف زلیخا

یوسف زلیخا

یوسف زلیخا

یوسف زلیخا

یوسف زلیخا

یوسف زلیخا

یوسف زلیخا

یوسف زلیخا

یوسف زلیخا

یوسف زلیخا

یوسف زلیخا







زاصل خوش آن میوه بریده

اپنی جڑ سے وہ میوہ ٹوٹا ہوا  
منہ و سنت تھی از سیم و از زر  
ہاتھ کوئی چاندی اور سونے سے غالی مت کھ

چو درویش نہی ست ارادت

جب اسکے ہاتھ میں ہاتھ عقلمدار کھے تو  
چو غلیسی گرتوانی خفت بی حفت

شل عیسی کے اگر سکے تو بغیر بی بند کے سونا  
زودیدہ خوابے احت و رکون

آکھون سے نیند راحت کی دور کرنا  
گلچمن پشت بر خاکستر گرم

بھاڑ کی گرم لکھ پر بیٹھ  
اگر ترستی کہ ناگہ نفس خود کام

اگر ڈرتا ہے کہ اکیبار گے نفس خود مطلب  
نزن کرون بنہ بنیش بریایے

شادی کرنے سے اسکے بانوں پر بیڑی رکھ  
بدین نیت در ہر زن کہ کو بے

اس ہم ارادے میں جس عورت کا دروازہ ٹھونکے تو  
زنی کش سرخرونی از عفاف ست

جو عورت کہ اسکی سرخرونی پاکدہنی سے ہو  
وران حلہ جمال خور وارو

اس لباس میں حسن غور کار کھتی ہو  
بو و قرب سلاطین آتش تیر

نزدیکی بادشاہوں کی ہوتی ہے تیراگ  
چو آتش برفوزو مشعل نور

جب آگ روشن کرے شعل نور کے

بماند تا قیامت نار سیدہ

قیامت تک رہے گا کچا  
بجز دروشت سیر مھر پرور

سوا ہاتھ ایک مرشد محبت کرتے والے کے  
بدست آید ترانج سعادت

بترے ہاتھ زمین خسد آنہ  
مدہ نقد تجرور از کف مفت

مجد ہونے کی پونجی ہاتھ سے مفت مت کھ  
بہ از ہنحو اب کے با حور کردن

بہتر حورون کے ہم بستری کرنے سے  
بہ از پہلو سے زن بر بستر نرم

بہتر عورت کے پہلو سے نرم بچھرنے پر  
میدان خطا کاری سندان کام

گناہ گاری کے میدان میں قدم رکھے گا  
کہ نتواند و گر جنبیدن از جابے

کہ بھر جگہ سے تل نہ سکے  
صلاح نفس جو اول نہ خوبے

اسکی نفس کی صلاح ڈھونڈ ڈھ نہیں خوبصورتی  
ہمین گلگونہ رویش کفاف ست

یہی اسکے منہ کے لیے روغن کافی ہے  
کہ از نامحسوسان مستور وارو

جو نامحسوس سے پوشیدہ رہتی ہو  
از ان آتش لبان و و دیگر

اس آگ سے دھوئین کی طرح بھاگ  
از ان میگیر بہرہ لبان از دور

اس سے مقصد حاصل کر لیکن دور سے

اینا خالی ہاتھ نہیں

سوفت کا زور دیکھ

نہیں ہاں سوار شد

کالی اور ہریان کا

اگر کوئی بھینس

کالی اور ہریان کا

جو دولت ہوت

کی بھینس

کالی اور ہریان کا

جو دولت ہوت

کی بھینس

کالی اور ہریان کا

جو دولت ہوت

کی بھینس







مغیر پیش کی  
راہ میں  
اور تکیہ سے  
بہان نہ دے  
اور غصہ سے  
سواہ قتل ہو  
احقر حاضر اور  
قربانی بنے  
میں گروہی کاردار

مخاطبت نفس

جو کہی ہو  
میں گروہی  
اور تکیہ سے  
بہان نہ دے  
اور غصہ سے  
سواہ قتل ہو  
احقر حاضر اور  
قربانی بنے  
میں گروہی کاردار

مکن یادش مگر در خلوت خاص  
یاد انگلیست مگر لیکن خلوت خاص میں  
چو پند ہی بشنوی از پند فرامی  
جب سحر نصیحت کسی نصیحت کر نیواہی سے  
نہ چون نادان یک گوشش دراری  
نہین مثل نادان کہ بر ایک کان سے اگھوٹے تو  
نروید پید رنلی دانہ از خاک  
نہین آگاہ ہے بے تامل کے دانہ خلک سے  
نباشد این مثل پوشیدہ برس  
یہ مثل کسی پر پوشیدہ نہیں ہے  
چو دریائے قدم جنبش نماید  
جب دریا قدامت کا جنبش کرتا ہے  
ہمان بہ کاند رین ویر مجازے  
وہی بہتر کہ اس ظاہری تنجا نے میں

کہ سازی شادش از تکیہ و خلاص  
کہ اسکو خوش کرے تو تکیہ اور خلاص سے  
چو دانا با پیدش در جان کنی جاسے  
مثلاً انا کے چاہیے اسکو جان میں جگہ دے تو  
ز دیگر گوشش بیرونش گذاری  
دوسرے کان سے اسی کو باہر تھوڑے تو  
نیا بد قطره قدر کو ہر پاک  
نہین پاتا ہے سطرہ مرتبہ پاک موتی کا  
کہ گرد رخا نہ کس حرفی بووس  
کہ اگر گھر میں کوئی شخص ہی ایک طرف کافی ہو  
زبانک غوک بی سامان چہ آید  
بے سامان مینڈھک کی آواز سے کیا پیدا ہوا  
کند فصل خدایت چارہ ساری  
کرے مہربانی خدا کی پتری مدد

در مخاطبت نفس و ترقی دادن وی از حصص  
نفس سے خطاب کرنے اور ترقی دینے میں اس کو رہتی  
خوشن دارے بندر وہ بلند ممت  
خود پسندی سے بلند ہمتی کی بلند ہی مکن

بکار نچگان رو آر جامی  
عقلندون کے کام میں متوجہ ہو جائے  
چہ باشد چنگے آزادہ بودن  
کیا عقلندی ہو آزاد رہنا  
نہ بینی زیر این زنگار کون کاخ  
نہ دیکھے گاتو نیچے اس منبر محل کے

مکن زمین بیشتر در کار خامی  
اس سے زیادہ کام میں نقصان مت کر  
نجاک نستی افستادہ بودن  
نستی کی خاک پر پڑا رہنا  
کہ از خامیست میوہ بر سر شاخ  
کہ کچے پن سے میوہ شاخ میں لگا ہے



بنیقد چون کند درخت کے رو

گر بڑتی ہے جب کہنے پر آ جاتی ہے  
زخوان پختہ کاران توشہ گیر  
عقلندون کے خوان سے کچھ توشہ لے  
طمع را از قناعت بیخ بر کن  
صبر سے لالچ کی جڑ اکھاڑ  
شہرستان ہمت سازخانہ  
سہت کے شہر میں مکان بنا  
زبان یکشای در مدح زبوانان  
زبان ست کھول برون کی توفیق میں  
سران ملک رازن لیت پانی  
ملک کے سرداروں کو ایک ٹھوکر مار  
نظر کن در فصول حیرانگانہ  
نظر کر چار دن فصلوں میں  
بہین یکسان بہار پار و مسال  
دیکھ برابر بہار سال گذشتہ اور حال کی  
میان ہر دو تابستان و وے تیر  
در میان دونوں کے درگمی اور جاڑا بھی  
نمی دامن درین شکل مدور  
نہیں جانتا ہوں نہیں اس گھومے ہوئے شکل یعنی نو ہما نہیں  
مگر کہ جسے سحر آمیز باشد  
دوبارہ اگرچہ جادو ملی ہوئی ہو سو سے  
زبان بکند از فکر سود خود کن  
نقصان کو چھوڑا اور اپنے فائدے کی فکر کر  
ورون از شغل مشغولان پرواز  
دل کو شغل کام کر نیوالوں سے آراستہ کر

خوردہ سنگ طفلان حجاب

بغیر شوخ لڑکوں کے کڑھیلے کھانے ہوئے  
زسنگ انداز خانان گوشہ گیر  
بیوقوفوں کے کڑھیلے مارنے سے بنا  
طلب را از توکل شاخ نشین  
توکل سے خواہش کی شاخ کو توڑ  
بغرلت گاہ عقدا شہانہ  
عقدا کے گھوٹنے میں جو بچہ بنا  
مکش از ہر یک بان سنگ و زمان  
ایک دلی کے لیے کمینوں سے نرسند گیت آٹھ  
قوی وستان کیتی راقطانی  
جہان کے زور آوروں کو دسے گردنی  
کہ مے گرد ویران دور زمانہ  
کہ گردش کرتا ہے ہر دور زمانہ کا  
خزان ہر دور ابھر یک حال  
دونوں بہت سجا پڑاں کو ایک حال میں  
بدین منوال ممکن نیست تیسر  
اسی طرح برکت نہیں ہے فرق کرنا  
چرا شاوے بدین وضع مکرر  
اس دہری وضع سے کیوں خوش ہے تو  
طبیعت را طلال انگیز باشد  
طبیعت کو لال دینے والی ہوتی ہے  
نہستی روی ورنالو و خود کن  
سستی ہے مجھ اپنی سستی میں کر  
دل از مشغولی غولان پرواز  
دل کو غولوں یعنی دنیا والوں کی مشغول سے نکالی کر

بانی حق کہنے کی جگہ  
بین ہر دو میں غریبی  
"طالع" جو کہ ہے غنی  
خدا پرستنا اور اسباب  
دنیا سے دل آٹھانا  
اور سب اسباب  
کی طرف توجہ نہ دینا  
عقل و تدبیر کی  
سے بہت غور کرنا  
زبان کے یکسان ہونے کا  
میان ہر دو تابستان و وے تیر  
در میان دونوں کے درگمی اور جاڑا بھی  
نمی دامن درین شکل مدور  
نہیں جانتا ہوں نہیں اس گھومے ہوئے شکل یعنی نو ہما نہیں  
مگر کہ جسے سحر آمیز باشد  
دوبارہ اگرچہ جادو ملی ہوئی ہو سو سے  
زبان بکند از فکر سود خود کن  
نقصان کو چھوڑا اور اپنے فائدے کی فکر کر  
ورون از شغل مشغولان پرواز  
دل کو شغل کام کر نیوالوں سے آراستہ کر  
بازن کہنے کی جگہ  
اور قناتوں کے  
میں ہر دو میں غریبی  
خدا پرستنا اور اسباب  
دنیا سے دل آٹھانا  
اور سب اسباب  
کی طرف توجہ نہ دینا  
عقل و تدبیر کی  
سے بہت غور کرنا  
زبان کے یکسان ہونے کا  
میان ہر دو تابستان و وے تیر  
در میان دونوں کے درگمی اور جاڑا بھی  
نمی دامن درین شکل مدور  
نہیں جانتا ہوں نہیں اس گھومے ہوئے شکل یعنی نو ہما نہیں  
مگر کہ جسے سحر آمیز باشد  
دوبارہ اگرچہ جادو ملی ہوئی ہو سو سے  
زبان بکند از فکر سود خود کن  
نقصان کو چھوڑا اور اپنے فائدے کی فکر کر  
ورون از شغل مشغولان پرواز  
دل کو شغل کام کر نیوالوں سے آراستہ کر



فسون عشق بر دوران میانوز

عشق کے جلاؤ خدا سے دوروں کو نہ بتلاؤ

ہمیدار از کزاف انفس اپاس

ڈینگ سے نفس کو بنگاہ رکھ

نفس کز روی آگاہ ہے نیاید

جو دم کہ راہ خبر داری سے نہ آوے

چراغ زندگانے را بولوف

چراغ زندگی ہم کے لیے ہوتی ہے سانس

جوانی تیر کی برواز دیارت

جوانی سیاہی کے گئی تیرے ملک سے

سرمظلمت کوری و دوری

آخر ہوئی تاریکی اندھے پن اور دوری کی

از ان ظلمت تنیدی ہچکامے

اس تاریکی یعنی جوانی سے نہ دیکھا تو نے کوئی مقصد

بود زین کام رہ آری بجائے

شاہ اس قدم سے راہ کسی جگہ لیجاے تو

چہ زنت آخر ترا از موسفیدے

کیا فائدہ آخر کو تیرے بارل سفید ہونے سے

بدل کر میت ان زنت حجابی

اُس رنگ سے اگر تیرے دلمین کوئی شرم نہیں ہے

زیر پیرے پرست برف شکرست

بڑھاپے سے تیرے سر پر برف نادر ہے

وران کریم براہ عذر خواہے

اُس نے میں عذر خواہی کی راہ سے

سیاہی کر ندانی شستن از دل

دل سے اگر سیاہی دھونا نہیں جانتا ہے تو

دوران بالضم جمع دور  
کی یعنی خدا سے دور  
اور دور ان بن مراد  
کے ہونے سے مراد  
نفس کزاف نکات  
یعنی غیور و باجم  
یعنی درست مراد  
ظلمت بالضم  
یعنی تاریکی کا نور  
اور محفل کی ہونے  
یعنی سانس کو کہتے  
دورانی طبع  
بین اور  
آئینہ آفرین  
اور دوری سے معنی  
گراہی مراد  
ظلمت سے مراد  
تاریکی اور نور  
سے شاد پیری  
جہاں جگہ  
کے معنی فضا اور  
خوشحالی مراد  
سے کاران کے  
میں بنگاہ

چراغ از بہر شب کوران میفروز

اندھوں کے لیے چراغ ست جلاؤ

کہ شرط رہرو آمدیاس انفس

کہ شرط سالک کی آئی ہو کنا نفس کا

مزید عمر آگاہان نشاید

زیادتی عمر کی خبر داروں کا بچا ہے

وما ع عقل را دو و تاسف

دماغ عقل کے لیے دھوان افسوس کا

منور شد زیر پیرے روزگارت

روشن ہوا بڑھاپے سے زمانہ تیرا

برآمدن شب نوری

مکلا ستارہ بڑھا پا نور میرے کا

بزن در پر تو این نور گامے

اس روشنی کے نور میں رکھ ایک قدم

کز انجا بشنوی بوسے وقایے

کہ وہاں سے سونگھے تو ایک بودفا کی

چونکہ ہر موسفیدے روسفیدے

جب بلون کا سفید ہونا منہ اجالا ہونے دے

مکن سمحون شہ کاران خضابی

گنگاروں کی طرح مت لگاؤ کوئی خضاب

وز ان عم کریم تو آب برست

اور اُس غم سے روناتیرا برف کا پانی ہے

باب برف شوازل سیاہے

برف کے پانی جیسی انسو سے دھو دل کی سیاہی

نماخ زین سپہ کاری حیل حاصل

نہیں جانتا ہوں میں اس گنگاری سے کیا فائدہ







افغان بالکس کے  
پہلوان اور پیر  
الہی کی خدمت میں  
وہاں سے کسی اور  
جی ایسا نہیں  
میں نے کہا  
وہاں سے کسی اور  
جی ایسا نہیں  
میں نے کہا  
وہاں سے کسی اور  
جی ایسا نہیں  
میں نے کہا

نہی پہلو پر دو کاروانے  
رہے تو شاد و طرب ایک دم  
چہ خوش گفت آمدن کنج عرفان  
کیا اچھا کہا اس ہر صفت کے خزانہ بھر دے  
سہمے آید نماز از ہر زن پیر  
ہو سکتی ہے ناز ہر بول بلیا عورت سے  
ولی کر مروی آن رہی بدست ار  
لیکن تو جو رو ہے وہ راہ باقیہ بین  
چنان دل اکہ شمرش با تو کفتم  
ایسے دل کو جسکا بیان کئے گئے کیا میں نے  
بجو از پہلو پر دو کاروانے  
رہے تو شاد و طرب ایک دم

میان کاروانان پہلووانے  
دافکارون میں ایک پہلووان  
کہ باشد روزہ داری مہمان  
کہ ہوتی ہے روزہ داری حرج کرنا رہے شوکان  
کہ باشد شبوہ او عجز و تقصیر  
کہ ہے طریقہ اس کا عا جزئی اور کمی  
کہ پیش کاروانان این بود کار  
کہ چاہئے دافکارون کے یہ کام ہو  
بوصفش کو ہر اسرارہ سقیم  
اسکی تعریف میں موتی بھید کے پروئے میں نے  
کہ این باشد بدست او چون دل  
کہ یہی ہے حاصل کرنا دل کا

# خاتمہ در شکر اتمام و تالیخ مست تمام

خاتمہ در شکر اتمام و تالیخ مست تمام  
تمام ہوئے اور تالیخ ختم ہوئے  
و دعای بعضی کرام الہیاء ہم اللہ تعالیٰ  
اور دعا ہے جس بزرگوں کے زندگی آدے ان کو خدا برتر

خاتمہ در شکر اتمام و تالیخ مست تمام  
تمام ہوئے اور تالیخ ختم ہوئے  
و دعای بعضی کرام الہیاء ہم اللہ تعالیٰ  
اور دعا ہے جس بزرگوں کے زندگی آدے ان کو خدا برتر

بھدا اللہ کہ بر عزم زمانہ  
شکر ہے خدا کا کہ بر طواف زمانے کے  
و لم کر نظم ہے در عیش نابود  
دل میرا کہ شکر کہنے سے رہے غمیدہ تھا  
بیکند از گفت فکرت تر ازو  
زاری فکر کے ہاتھ سے تر ازو  
رو یوار قرغت یافت شے  
قرغت کی دیوار سے باقی مدد

بیایان آمد این دلکش فسانہ  
انہتا کو ہو نچا یہ درحیب قصہ  
ز فکر قافیہ در تنگ نابود  
قافیہ کی فکر سے نہایت تنگ تھا  
شست از نظر شیخے ست بازو  
بیٹھا شوگوئی سے کھست بازو ہو کر  
براہ نرمی افتاد از ورشے  
نرمی کی راہ میں آہٹا سختی سے



سرم برداشت از انو گرانی  
 میرے سر سے زانو سے اٹھایا بوجھ  
 قلم آن فارس مرکب انال  
 قلم کوہ سو اونیو الا انگلیوں کے گھوڑے کا  
 بروم از مقدس ماندی اثر با  
 روم یعنی کاغذ پر اسکے آئیکے نشان یعنی حرف بنے رہتے  
 نے راحت زمرب شد سیاہ  
 آرام کے لیے گھوڑے سے بیدار ہو اپنی ہاتھ سے رکھا  
 نہ از دست قلمن رشت لست  
 نہ لکھنے کے ہاتھ سے سر کا پست یعنی جھکا  
 دوات آن طبلہ مشک خطائے  
 دوات وہ بیماری مشک خطا کی  
 وہان طبلہ راز دھری از موم  
 بیماری کے منہ کو بند کر دیا موم سے  
 ورقہا از پریشانی رہیدند  
 ورق پریشانی یعنی کھینچو بند ہونے سے بچے  
 لسان گل دو صد رشت یک پوست  
 بھول کی طرح دو سو تیان ہیں اور ایک چھلکا  
 چو گل بروم رواج تازہ شان باد  
 بھول کی طرح بروم ان کو تازگی ہو جیو  
 کتابی بن بکاک صدق مرقوم  
 ایک سچے لکھنے والے قلم سے لکھی ہوئی  
 زنا مش طوطی آسایم شکر خا  
 اس کے نام طوطی کے مانند ہونین مٹھی باتین کرنیوالا  
 بنام ایزوچہ خرم نو بہار لست  
 سجان اسد کیا تازہ اور سبز بہار ہے

سبک شد خاطر از بارہ نمانے  
 ہلکا ہوا دل پوشیدہ بوجھ  
 کہ کردی از حبش در روم منزل  
 کہ کرتا تھا حبش سے روم میں مقام  
 بحاضر دای از عائب خبر با  
 حاضرین دیتا تھا غائب کی خبر میں  
 دراز افتاد بے مدد و سادہ  
 لیٹ کر بغیر گوار سے اور پسند کے  
 نہ کز لاک را برو در سر رشت دست  
 نہ چھری کو اس پر ترا رشتنے کی ضرورت  
 با مداد و تلو و مشک سائے  
 قلم کی مدد سے شک لکھنے یعنی لکھنے میں  
 کہ با شاد وہان طبلہ مخموم  
 کہ بہتر ہے بیماری کے منہ پر سر لگا دینا  
 بدامن پائے جمعیت کشیدند  
 دامن میں بازون رکھنے کا یعنی لیٹ رکھے  
 کہ تا کی بر کندر ایشان فلک پوست  
 کہ کب تک کھینچے گا آسمان ان کی کمال  
 نہ پیوند بقا شیرازہ شان باد  
 باقی رہنے کے پیوند سے انکا شیرازہ ہو جیو  
 بنام عاشق و معشوق موسوم  
 عاشق اور معشوق کے نام سے کی گئی  
 چو بروم نام یوسف بازہ لیخا  
 جو لیخا و یوسف نام حضرت یوسف کا ساتھ لیخا کے  
 کہ و بایع ارم را خار خالست  
 کہ اس سے باغ بہشت کو ایک شک و حسرت ہے

یوسف زلیخا  
 کہ کرتا تھا حبش سے روم میں مقام  
 حاضرین دیتا تھا غائب کی خبر میں  
 لیٹ کر بغیر گوار سے اور پسند کے  
 نہ چھری کو اس پر ترا رشتنے کی ضرورت  
 قلم کی مدد سے شک لکھنے یعنی لکھنے میں  
 کہ بہتر ہے بیماری کے منہ پر سر لگا دینا  
 دامن میں بازون رکھنے کا یعنی لیٹ رکھے  
 کہ کب تک کھینچے گا آسمان ان کی کمال  
 باقی رہنے کے پیوند سے انکا شیرازہ ہو جیو  
 عاشق اور معشوق کے نام سے کی گئی  
 جو لیخا و یوسف نام حضرت یوسف کا ساتھ لیخا کے  
 کہ اس سے باغ بہشت کو ایک شک و حسرت ہے















در عہد خویش مرجع خاص و عام بود بادشاہ سلطان حسین ز خدمت

اپنے زمانے میں جگہ رجوع ہونے خاص و عام کا تھا بادشاہ سلطان حسین خدمت میں مولوی کمال عقیدت و دشت و نظام الدین میر علی شیر کہ مطاع بادشاہ

مولوی کی کمال عقیدہ رکھتا تھا اور نظام الدین میر علی شیر کہ اطاعت کیا گیا بادشاہ بود مطیع او و از معتقدان اوست و در مثنویات خویش ستایش بسیار

کا تھا فرمان بردار اس کا اور اس کے مریدوں سے ہی اور اپنی مثنویوں میں بہت تعریف فرمودہ تصانیف عالیہ او در اکثر علوم بر صغیر و بزرگاریادگارست کہ

کی اس کی بزرگ تصنیفیں اکثر علوم میں زمانے کے صفحے پر یادگار ہیں کہ عدوش پنجاہ و چہارست موافق عدد اسمی خلاصہ کہ جناب

جن کی گنتی چون رسالے میں موافق اس کے نام کے عدد کے خلاصہ یہ کہ جناب مولانا را در فن سخنوری قدری بود کہ تقریر نیکو منظومات بسیار دارد و را

مولانا مدوح کو شاعری کے فن میں ایسا مرتبہ تھا کہ بیان میں نہیں سانا ہے بہت نظم رکھتے ہیں سو دیوان و مثنویات سبعہ

دیوان اور سات مثنویوں کے

تاریخ وفاتش از میر علی شیر

گفت تاریخ وفاتش کاشف سرائے

کسی تاریخ اسکے مرنے کی ظاہر کر نیوالا بھید خدا کا

کاشف سرائے لو بیشک ان سبب

ظاہر کر نیوالا خدا کے بھید کا تھا بیشک اس سبب سے

منہ

ادبی سے

بادا ہزار جان مقدس ترا فدا

ہزار پاک جاہلین تجھ پر قربان ہو جیو

وین طرفہ ترکہ از تویم یک نفس جدا

اور یہ تعجب زیادہ کہ تجھ سے میں ایک دم جدا نہیں ہوں

یامن بد اجمالک فی کل ما بد ا

ای ذات کہ ظاہر ہوا جمال تیرا ہر مخلوق میں

مینالم از جدالی تو دمیدم چونی

روما ہوں میں تیری جدائی میں ہر دم مثل بانسری کے

مثنوی

مثنوی

مثنوی

مثنوی

مثنوی

مثنوی

مثنوی

مثنوی

مثنوی

مثنوی

مثنوی

مثنوی

مثنوی

مثنوی

مثنوی

مثنوی

مثنوی

مثنوی

مثنوی

مثنوی

مثنوی

مثنوی

مثنوی

مثنوی

مثنوی

مثنوی

مثنوی

مثنوی

مثنوی

مثنوی

مثنوی

مثنوی

مثنوی

مثنوی

مثنوی

مثنوی

مثنوی

مثنوی



<p>ولہ اور اسی سے</p>		<p>حسن شوق الی یار لقیۃ فہما جمال سلیمی میں جو کرتا ہوں قریب سے یہ شہر کہ طرف حسینؑ کی جگہ ہاں سلیمی کا جمال ہو تو قبلہ جان ہم کو ہی تو کعبہ دل جاساں تیرے منہ کا جان کا قبلہ ہم تیری گلی کی کعبہ دل کا ہے بنا رکھی فلان کجائی ہے پو دولت دین صفا ناز سے کھاتوں اور قتلے کمان ہر تو کیا تھا تیرا حال اس حد اتنی میں</p>	
<p>ولہ اور اسی سے</p>		<p>ہر چہ اسباب جمالت رخ خوب ترا جو کچھ اسباب جمال کا تیری خوبصورت چہرے کو ہے</p>	
<p>ولہ اور اسی سے</p>		<p>گاہ در دل سازوگہ در دیدہ جا کبھی دل میں اور کبھی دیدے میں جگہ کر</p>	
<p>ولہ اور اسی سے</p>		<p>از میل ملا ہے و مناس ہے توبہ خواہش کھیلوں اور خلاف شرع سے توبہ در توبہ چو ہست ضافت فعل بخش توبہ میں جو ضافت کلم کی ہے اپنی طرف</p>	
<p>ولہ اور اسی سے</p>		<p>وز نفس مباہی و تباہ ہے توبہ اور نفس فخر کرنے والی اور بد سے توبہ زین توبہ کہے کمز اگے توبہ اس توبہ سے کہ کرتا ہوں میں انجھا توبہ ہے</p>	
<p>کذا در تذکرہ داغستان و در لطائف نوشتہ ایسا ہی تذکرہ داغستانی اور لطافت میں لکھا ہے</p>			

جویم کے لئے  
 احاطہ اور کبریا  
 کا ارد گرد بھائی  
 جویم اور اپنے دیگر  
 جوانان کا  
 قتل کرنا حرام  
 ہے ۱۱  
 عیسیٰ کے سینے  
 بازی کھیل ۱۲  
 کے سینے  
 میں  
 حضرت مصطفیٰ کریم  
 صلی اللہ علیہ وسلم  
 کی خدمت میں  
 پہنچ کر  
 عرض کیا  
 کہ یا رسول اللہ  
 میں نے اپنے  
 سینے میں  
 جویم کے لئے  
 احاطہ اور کبریا  
 کا ارد گرد بھائی  
 جویم اور اپنے دیگر  
 جوانان کا  
 قتل کرنا حرام  
 ہے ۱۱  
 عیسیٰ کے سینے  
 بازی کھیل ۱۲  
 کے سینے  
 میں







بیان کرنے کی اس نام کے یاد آئی یہ حکمت	ح	کہ بسم اللہ کر کے لکھ چلون تو شیخ کی صنعت
مجھے بلوا کر اکدن لطف سے خواہش یہ ظاہر کی	ح	جیسی گرزلیخا کے لکھو اردو میں تم معنی
مقرر ہوگی وہ مقبول اردو ان زمانہ ہے	و	دلون میں ذوق اردو سب دو کارخانہ ہے
یہ سنتے ہی زبان سے میری بھی نکلا بہت اچھا	ع	غنا بیت آپ کی کہلک اٹھا کچھ دن میں لکھ لایا
قبول خاطر نازک ہوا جب ترجمہ دیکھا	و	وہ کچھ پایا صلہ میں جو اجرت سے زیادہ تھا
بوقت طبع فکر سالہ میں جب ہوئی پیدا	ت	تردد میں طبیعت تھی کوئی مضمون نہ ہاتھ آیا
ادھر مانع تھی تعلیمی ادھر تعمیل واجب تھی	ح	جو دلیں فکر تھی اس سے سبکدوشی مناسب تھی
رہا میں غوطہ زن کچھ دیر پھر دریائی فکر تین	ک	کیا کچھ دیر میں نے غور پھر اپنی طبیعت میں
تو دل کہنے لگا فکر عبث سے فائدہ کیا ہے	ب	بھرے ہیں کان تیس سے خدا کا شکر زیا ہے
سخن کے جوہری جو ہر شای سے ہیں یوں گویا		چھپا عقد گہرا تر تھے یوسف زلیخا کا

یوسف زلیخا کے بارے میں  
 ایک شخص نے لکھا ہے کہ  
 اس کا نام یوسف تھا  
 اور اس کا تعلق اردو  
 ادب سے تھا۔

## خاتمہ طبع

الحمد للہ والمنة کہ درین زمانہ شایستہ افتراں تلمذ پذیر و قصہ بے نظیر معنی داستان زلیخا برجال حضرت یوسف بنی خدا سے معنی بہ  
 یوسف زلیخا کہ نطق بیان انسان ہر شے کو تہ است و لہ سخن نقص علیک حسن القصص گواہ نمونہ فکر شیخ افزود بزم تحقیق فنور  
 افزای مصباح تدقیق مطبع تجلیات الہی نور و فیض نا تنہای حضرت مولانا عبد الرحمن جامی قدس سرہ اسای زبان پاک  
 کہ وصفش تجرید و تقریر نمی آید در ۹۲ عیسوی حضرت والدہ ماجدہ حاجی شیخ محمد یعقوب صاحب نور اللہ مرقدہ در مطبع خود معروف  
 بہ مطبع احمدی بصرہ زلیخا مترجم ساخته طبع نموده از کثرت شائقین دست بارت فروخت گشتہ واقع طبع دیگر بخشید اندام  
 الایامے برادر کرم جناب نشی محمد عبد القیوم صاحب تاجرت کلکتہ مطبع قیومی طبع خست بحال حبیب نشی اخوی موصوف یوسف زلیخا  
 مع ترجمہ زلیخا را در مطبع خود المومنین المطابع واقع لکھنؤ محلہ کٹوریہ گنج بہار نام صحیح مالا کلام کہترین محمد فخر الدین زلیخا طبع اسام

یوسف زلیخا کے بارے میں  
 ایک شخص نے لکھا ہے کہ  
 اس کا نام یوسف تھا  
 اور اس کا تعلق اردو  
 ادب سے تھا۔

نوٹ چونکہ حق ترجمہ کتاب زلیخا مترجم مذکور داخل رجسٹری گورنمنٹ شدہ است لہذا التماس میدارم کہ کسی طباعت و ہم نفش طبع کردہ  
 مستوجب دوزخ نشود بلکہ ہر قدر کہ خواہش گردد از مطبع المطابع طلب کردہ از نسخ حلال متبع کہترین محمد فخر الدین منیر مطبع فخر المطابع ۱۳۱۱  
 ضروری التماس ہے عا جہ کہ مطبع فخر المطابع میں ہر قسم کی کتابیں بکفایت طبع ہو سکتی ہیں جسکامالہ بذریعہ خط و کتابت  
 طو ہو سکتا ہے اور ہر علم و فن کی کتابوں کا ذخیرہ عاجز کے پاس بوض فروخت موجود ہے جن صاحب کو کتابیں مطلوب ہوں  
 بذریعہ ویلو بے اسل طلب فرمائیں۔ جملہ خط و کتابت بنام محمد فخر الدین تاجرت و مالک فخر المطابع لکھنؤ محلہ کٹوریہ گنج بہار ہونا چاہیے۔

یوسف زلیخا کے بارے میں  
 ایک شخص نے لکھا ہے کہ  
 اس کا نام یوسف تھا  
 اور اس کا تعلق اردو  
 ادب سے تھا۔







## تاجران عالی ہندوستان و ایران و الاشیم

پیشانی نرسے کہ خدا کے فضل سے ہمارا کتب خانہ تجارتی نہایت کامیابی کے ساتھ ترقی کرتا چلا آتا ہے اور اس میں جملہ علوم و فنون کی عربی - فارسی - اردو - کتابوں کا بہت بڑا ذخیرہ مطبوعہ مصر بمبئی کاپور - آگرہ - پٹنہ - میرٹھ - بریلی - لاہور - دہلی وغیرہ کا فروخت کے لیے ہر وقت موجود ہوتا ہے تاجران کتب (بیوپاریوں) کو جس رعایت سے اور متفرق خریداروں کو جس قدر کفایت سے مال روانہ کیا جاتا ہو اس سے پہلے مغز تاجران و خریدار جن کو ایک متبہ بھی ہے مال طلب فرمانے کا اتفاق ہوا ہو اچھی طرح واقف ہیں البتہ جن صاحبوں کو اس وقت تک ہمارے کارخانے سے مال طلب فرمانے کا اتفاق نہیں ہوا ان کی خدمت میں گزارش ہو کہ وہ ایک مرتبہ تھوڑا سا مال بطور نمونہ ہم سے منگا کر ہمارے قول کی تصدیق کر لیں اور دیکھیں کہ یہ کارخانہ اُن کے ساتھ کس خوش معاملگی کفایت اور رعایت سے پیش آتا ہو پس کہاں ہیں یقیناً علوم و فنون کتب قدیمہ جدیدہ صحیحہ اور کدھر ہیں تاجران (بیوپاریان) باوقار دیار و اصناف شریف لائیں اور کل میل کفایت کے ساتھ ہم سے طلب کر کے فائدہ اٹھائیں تاجران کتب و متفرق خریداروں کی گھٹیا جو رعایتیں کیجاتی ہیں اور جس نرخ سے انکو مال روانہ کیا جاتا ہو اس سے کم نرخ پر شاید ہندوستان کا کوئی تاجر مال نہ لے سکیگا عمدہ اور صحیح چھپی ہوئی کتابوں کا بھی خاص اہتمام کیا گیا ہو جو تاجر کھوک (زیادہ تعداد سے) کتابیں خرید کرنا چاہتے ہیں موجود نہ ہونے پر نہایت تعجیل اور کفایت سے پیش کیجاتی ہیں مفصل فہرست کارخانہ کا کٹ آنے پر پیڈ والا بینک روانہ کیجاتی ہو پیالے ناظرین اگر آپ ہمارے قدیم خریدار ہیں تو ہم کو آپ کے سفارش کی ضرورت نہیں اور اگر اب تک آپ کو ہم سے مال طلب فرمانے کا اتفاق نہیں ہوا تو معمولی سی معمولی فرمائش بھی کر کے حالات وغیرہ معلوم کر لیجیے کہ نسبت اور تاجروں کے کس قدر کفایت ہوتی ہو اپنا نام - مقام - ڈاک خانہ ریل - اسٹیشن - خوشخط اور صاف ہر خط میں ضرور تحریر فرمایا کریں۔

محمد عبد القیوم تاجر کتب کلکتہ قریب علیہ نمبر ۱۶







































THE JAMMU & KASHMIR UNIVERSITY  
LIBRARY.

DATE LOANED

Class No. 194501 Book No. 0127

Vol. \_\_\_\_\_ Copy \_\_\_\_\_

Accession No. 19424

~~492~~  
~~Proffers~~  
~~5/17~~



Bound, 20 Apr. '23

[illegible]

The Jammu & Kashmir  
University Library,  
Srinagar.

1. Overdue charge of *one anna* per-day will be charged for each volume kept after the due date.
2. Borrowers will be held responsible for any damage done to the book while in their possession.